تحریکِ ختمِ نبوّت

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

www.KitaboSunnat.com

احیاء التراث پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ پنجاہ وہفتم (۵۷)

قادیانی مشن اہل حدیث امرتسر ۱۹۳۰۔۱۹۳۱ء (۱۸)

تعلیمات مرزا

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ پنجاہ وہفتم (۵۷)
	قادیانی مشن اہل حدیث امرتسر ۱۹۳۰ء۔۱۹۳۱ء (۱۸)
	تعلیمات مرزا
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۳۳۳
ویب سائٹ اڈیشن	مئی ۲۰۲۰ء
زیر اہتمام	احیاء التراث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان	صفحہ نمبر
فاتحۃ الکتاب	۹
جلسہ مدراس میں اخبار اہل حدیث کا ذکر خیر	۱۰
قادیانی اپنے ارادوں میں ناکامیاب گیا	۱۱
مرزا صاحب کا فلسفہ اخلاق	۱۳
خاتم النبیین ۔ سلسلہ مضامین معماریہ ۔۲	۱۴
قادیان اور حضرت بہاء اللہ	۱۷
شیخ بہاء اللہ اور ان کا دعوی	۱۹
احمدی جماعت کے لئے ہجرت کا حکم	۲۱
آسمانی نکاح پر نظر	۲۲
جواب نداء ایمان	۲۶
رسالہ مراق مرزا لاجواب ہے	۳۱
مناظرہ مرزائیاں	۳۷
قادیانی علم کلام	۳۹
قادیان میں فساد وقتال	۴۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان کو مباہلہ کی دعوت اور ان کا انکار	۴۱
تفسیر القرآن میں مقابلہ	۴۳
تفسیر نویسی	۴۵
برما میں زلزلہ: صداقت مرزا	۴۹
تفسیر نویسی کا چیلنج اور خموشی	۵۲
کھلا خط بنام مولوی غلام رسول راجیکی	۵۳
جواب الجواب: اخلاق مرزا	۵۴
تفسیر بالرائے	۵۴
مولوی غلام رسول مرزائی کا وعدہ انعام	۵۵
قادیانی انعامات	۵۸
کانگریس کے خلاف فتویٰ قادیان سے	۵۹
مباحثہ مرزائیاں بمقام مونگ	۶۵
قصور کس کا؟ علماء کا یا مرزا کا	۶۹
مباحثہ مونگ ضلع گجرات پنجاب	۷۱
انبالہ شہر میں مرزائیت کا جنازہ نکل گیا	۷۲
قادیانی فتوحات زندہ باد	۷۲
قادیانی برات میں ماتم کا سامان	۷۴
جماعت قادیانی سے مطالبہ	۷۶
کھلی چٹھی بنام مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان	۷۸
خدمات مرزا	۷۹
قول فیصل	۸۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کے نسب پر بھی ایک نظر	۸۴
امام قادیان کا افسوس گورنر کیس پر	۸۵
قادیانی مباحثات کی مرزائی رپورٹیں	۸۷
قادیانی دائرہ تناسخ	۹۰
حضرت یونس اور بطن الحوت	۹۱
مراق مرزا	۹۳
شیخ بہاء اللہ ایرانی اور کوکب ہند دہلوی	۹۶
پیغامی اور محمودی دونوں سچے ہیں	۹۷
تعلیمات مرزا یا بم کا گولہ	۹۸
قادیانی تفسیر نویسی	۱۰۱
قادیانی انعام کی حقیقت	۱۰۸
تحریک وہابیت اور احمدیت	۱۱۰
کیا الفضل اپنی حق گوئی کا ثبوت دے گا؟	۱۱۵
قادیانی مجدد کامل	۱۱۷
مسیح قادیانی اور مہاتما گاندھی	۱۲۰
مرزائی اخلاق	۱۲۵
شیخ بہاء اللہ: ظہور اللہ	۱۲۷
وہی تفسیر نویسی کا ولولہ	۱۲۹
ولادت مسیح	۱۳۵
حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں	۱۴۱
قادیانیوں اور عیسائیوں میں مباحثہ	۱۴۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعور کون اور کذاب کون	۱۵۱
خلیفہ قادیان کا عیسائیوں کے مقابل گریز	۱۵۳
کھلا عریضہ بخدمت مولوی محمد علی لاہوری	۱۵۴
خلیفۃ المسیح کا فرار	۱۵۵
مرزا قادیانی اور آیات قرآنی	۱۵۶
بٹالہ میں اہلحدیث اور مرزائیوں کا مباحثہ اور مباہلہ	۱۶۰
مباہلہ سے فرار اور مریدوں کی نظر میں قرار	۱۶۲
حدیث مجدد	۱۶۳
پیر جماعت علی شاہ اور مرزا قادیانی	۱۶۶
مباہلہ ہوگا؟ غالباً نہیں	۱۷۰
قادیانی اور عیسائی مناظرہ کیوں نہیں ہوتا	۱۷۱
قادیانی مسخرہ پن	۱۷۲
ایک آیت کی تفسیر میں فلاسفہ حال کے پانچ اقوال	۱۷۴
مجوزہ گھڑیالوی، قادیانی مباہلہ میں محاکمہ	۱۷۹
قیامت کبری آگئی	۱۸۳
قادیانی بڑے ہوشیار ہیں	۱۸۸
الہام قادیانی: خلاف آیت قرآنی	۱۹۰
مباہلہ اور مباحثہ میں کیا دیر ہے؟	۱۹۲
قادیانی مسیح اور حواریوں میں اختلاف	۱۹۴
مباہلہ مرزا	۱۹۹
راولپنڈی میں مرزائی جلسوں کے نتائج	۲۰۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامات مسیح	۲۰۶
ان شانئك هو الا بتر	۲۰۸
بیٹا باپ کی مسند پر	۲۱۰
کوئٹہ میں زلزلہ اور قادیان میں خاموشی	۲۱۱
قادیان میں قتل وقتال	۲۱۲
ایک مخلوط النسل عظیم الشان انسان: مسیح قادیان	۲۱۳
مرزا کی دعا کے مطابق ثناءاللہ کیوں نہ مرا؟	۲۱۶
انعام جمع کراؤ	۲۲۰
میں بھی امیدوار انعام ہوں	۲۲۲
عشرہ مرزائیہ۔ا	۲۲۳
کرامات مرزا	۲۲۷
قادیان اور نور افشان	۲۳۰
عشرہ مرزائیہ۔۲	۲۳۱
فخر الدین ملتانی کو جواب	۲۳۶
حرامزادے سور	۲۳۸
متفرقات مرزائیہ	۲۳۹
آخری فیصلہ کی چھان بین	۲۴۱
مرزا صاحب اور عقلی اعجاز	۲۴۳
مولوی محمد علی اور ڈاکٹر بشارت جواب دیں	۲۴۶
راولپنڈی میں کانفرنس اتحاد بین المسلمین کا حشر	۲۴۷
آخری فیصلہ پر آخری سانس	۲۴۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذریۃ البغایا کی تشریح	۲۵۳
قادیانی انعامی چیلنج	۲۵۴
کیا سچ مچ مسیح آگیا؟	۲۵۶
قادیانی ہم سے مباحثہ کیوں نہیں کرتے؟	۲۵۷
تعلیمات مرزا	۲۵۹
پہلے مجھے دیکھئے	۲۵۹
باب اول: صفات مرزا	۲۶۰
دوسرا باب: اختلافات مرزا	۲۶۱
تیسرا باب: کذبات مرزا	۲۷۹
چوتھا باب: نشانات مرزا	۲۹۱
باب پنجم: اخلاق مرزا	۳۰۸
چورن کا اشتہار	۳۱۸
بہاء الدین: مشاہدات وتاثرات (پروفیسر محمد سرور۔ بوریوالا)	۳۱۹
رقیمہ وداد۔ چوہدری محمد ظفر اقبال ایم اے۔ بوریوالا	۳۲۸
ارمغان ممبئی۔ شیخ جبران احمد رحمانی، جامعہ رحمانیہ کاندیولی ممبئی	۳۳۰
راشدی ارمغان۔ سید انور شاہ راشدی پیر آف جھنڈا	۳۳۱
میرا نصیب: چوکیداری	۳۳۲
ایک گرامی نامہ	۳۳۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاتحة الکتاب

الحمد لله و الصلوۃ و السلام علی سید الا نبیاء۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی جلد ستاون (اور قادیانی مشن کی جلد اٹھارہ) قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس میں ۱۹۳۰ء۔۱۹۳۱ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر کے دستیاب شماروں میں شائع ہونے والی شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تحریروں کے علاوہ منشی محمد عبداللہ معمار، مولوی خلیل احمد نظام آبادی منشی محمد حسین صابری بریلوی، بابو حبیب اللہ کلرک امرتسری، حافظ فضل الرحمٰن لالہ موسی، مولوی عبدالسلام مدراس، مولوی مہر الدین میاں ونڈ، مولوی نور حسین گرجاکھی، مولوی محمد عبدالکبیر کوم کلاں، حافظ محمد حسن انجمن اہل حدیث لاہور، سید محمد حسن شاہ مالاکنڈ، سید محمد شریف گھڑیالوی، مولوی محمد عبداللہ منیجر محمدیہ سکول امرتسر، مولوی عبداللہ وکیل سری نگر وغیرھم کی نگارشات نقل ہوئی ہیں نیز مولانا ثناء اللہ امرتسری کا رسالہ تعلیمات مرزا بھی شامل اشاعت ہے۔

کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح، تخریج، تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ فرد واحد پر رہا ہے، اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے ۱۹۳۰ء۔۱۹۳۱ء کے کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کے لئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں۔ ممنون ہونگا۔ والسلام مع الاکرام

فقیر بارگاہ صمدی محمد بہاء الدین ۳۱ جنوری ۲۰۱۹ء

ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرنے کی غرض سے مطبوعہ جلد ہذا پر نظر ثانی کی گئی ہے، اور کمپوزنگ کی چند غلطیاں بھی درست کردی گئی ہیں۔ ناظرین وقارئین سے دعائے خیر کی درخواست ہے

محمد بہاء الدین۔ ۱۵ مئی ۲۰۲۰ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

جلسہ مدراس میں اخبار اہل حدیث کا ذکر خیر

والا جاہ ابوالصمصام محمد عبدالسلام بڑ مبٹ مدراس سے لکھتے ہیں:

ارباب عقل وتمیز سے پوشیدہ نہ رہے کہ امروز فرداتبلیغ عقائد مرزائیہ قادیانیہ کی زبان اردو جاننے والے مسلمانوں سے گذرکرتامل زبان کے جاننے والوں میں اشاعت ہورہی ہے۔ چنانچہ مذکورہ عقاید مرزا سے عوام مسلمانوں کو باز رکھنے کی غرض سے ایک انجمن بنام حفاظۃ الاسلام، مسلمانان میتال پیٹھ (مدراس) نے قائم کی ہے۔انجمن مذکورہ کا جلسہ آج بروز جمعہ بعد نماز جمعہ ۱۵ نومبر ۱۹۲۹ء مسجد بڑمبٹ میں زیر صدارت ملک التجار ساہوکارسی عبدالحکیم منعقد ہوا۔صدر نے بزبان تامل اپنی افتتاحی تقریر میں سامعین کو موجودہ وقت میں مسلمانوں کو بجائے اشاعت اسلام کرنے کے حفاظت اسلام کی اہمیت کو واضح طور پر بیان فرماتے ہوئے کہا:

مرزائی لوگ اشاعت اسلام کررہے ہیں لیکن اس کی آڑ میں اپنے مسیح موعود مرزا غلام احمد کے عقیدوں سے عوام کو بہکایا کرتے ہیں جو اہل سنت وجماعت کے عقاید کے خلاف ہے اور مرزا پنجاب کے رہنے والے تھے پنجابی حضرات انکے عقاید سے خوب واقف ہیں مدراس میں چند اردو دان حضرات کچھ کچھ ان کے عقیدوں سے واقف ہوئے ہیں علاوہ مدراس کے علاقہ مدراس میں تامل زبان کے جاننے والے عام مسلمان بہت ہیں مرزا صاحب کے عقائد کو بزبان تامل بذریعہ اخبار وتالیف وتصنیف مشتہر کرکے عوام مسلمانوں کو گمراہ کیا جاتا ہے اس لئے بہت ضروری وانسب ہے کہ اس کا تدارک کیا جائے اور انجمن حفاظۃ الاسلام کا ہونا ضروری ہے اور مرزا غلام احمد کا ردّ بہت معقول پیرایہ میں امرتسر کے اخبار اہل حدیث میں ہوا کرتا ہے جو اس کام کو باحسن وجوہ پورا کرتا ہے۔اس کے بعد اخبار سیف الاسلام مدراس کے اڈیٹر مولوی احمد سعید نے بزبان تامل صاحب صدر کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کلام کی تائید فرماتے ہوئے کہا

اس وقت اشاعت اسلام سے بڑھ کر ہم مسلمانوں کو حفاظت اسلام کرنا چاہیے کیونکہ آئے دن اور تو اور اسلام کے اندر بعض فرقے باطل عقاید کو مشتہر کر کے عوام مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں اس واسطے ان کی مدافعت کے لئے ایک انجمن تحفظ اسلام کا ہونا بہت ضروری ہے آریہ اور مرزائیہ کا رڈ اس وقت حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدیر اہل حدیث ہر ہفتہ معقول طور پر شائع کر کے ہم کو سبک دوش فرماتے ہیں۔ وغیرہ

آخر میں جناب سکرٹری صاحب انجمن حفاظۃ الاسلام میتال پیٹھ مدراس محمد علی صاحب نے بزبان تامل صاحب صدر کی تائید فرماتے ہوئے کہا کہ

اخبار اہل حدیث امرتسر ہماری انجمن میں آتا ہے۔ مولانا ثناء اللہ، مرزا غلام احمد کا رڈ مرزا صاحب کے آخری لمحہ تک فرماتے رہے۔ مرزا صاحب نے ان کی موت کی دعا بھی شائع کی اس وقت تک بھی مولانا صاحب نے قادیانی مشن کا پیچھا نہ چھوڑا۔...

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جنوری ۱۹۳۰ء مطابق ۲ شعبان ۱۳۴۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۱۰ ص ۶)

قادیانی اپنے ارادوں میں ناکامیاب گیا

جناب مولوی خلیل صاحب نظام آبادی لکھتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد، مسیح موعود وغیرہ تھے اور جس کام کے لئے آپ دنیا میں آئے اپنی خواہش اور پیش گوئی کے مطابق پورا اور مکمل کر کے دنیا سے گئے۔ اور جس مشن کو لے کر آپ اٹھے، اسے باحسن و جوہ مکمل کر کے دنیا سے سدھارے۔ لیکن افسوس ہے کہ واقعات اس کے خلاف ہیں اور اکثر حالات میں یہ کہنا پڑتا ہے کہ:

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کوئی آرزو نہ ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقعات صاف بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب نے جن جن باتوں کی تکمیل کا دعوی کیا وہ مطلقاً ناقص اور غیر مکمل رہ گئیں۔ بلکہ ان کی حالت آگے سے بدتر ہوگئی۔ مثلاً آپ اپنی کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۷۷۳ میں قرآن کی تفسیر کے متعلق لکھتے ہیں:

میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے نہیں رہ سکتا کہ یہ (یعنی قرآن کی تفسیر کر کے چھپوا کر شائع کرنا) میرا کام ہے، دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہوگا جیسا مجھ سے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا مرزا غلام احمد نے کوئی ایسی تفسیر تمام قرآن مجید کی مکمل لکھی اور شائع ہوئی؟ جواب میں یہی کہنا پڑتا ہے کہ وہ اپنے ارادہ میں بامراد نہیں گئے، اور اپنے دعوی میں سچے ثابت نہیں ہوئے۔ اور اپنے موعودہ مشن میں زبردست ناکام رہے۔ چنانچہ ان کے اس دعوی کی انہی کے مریدین تکذیب کرتے ہیں۔

تفسیر اگرچہ فی نفسہ اسلام کی خدمت ہے مگر وہ تفسیر ہرگز نہیں کہلا سکتی جس کا حضرت مسیح موعود کو اشتیاق تھا۔

(اخبار فاروق۔ ۷ نومبر ۱۹۲۹ء)

مطلب یہ کہ مرزا صاحب کے جملہ مقاصد میں ایک مقصد یہ بھی تھا کہ تفسیر لکھی جائے جیسا کہ حوالہ مذکور سے ظاہر ہے چونکہ ایسا نہیں ہوا اس لئے مرزا صاحب موصوف جس کام کیلئے آئے تھے اور جو جو ارادے ان کے دل میں تھے وہ بالکل نامکمل اور ادھورے چھوڑ کر چلے گئے۔ پس ثابت ہوا کہ اپنے مشن میں غیر صادق تھے پس سوچو اور سمجھو۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

سوامی دیانند کہہ گئے تھے کہ میں بعد انتقال بقاعدہ تناسخ دنیا میں آ کر ویدوں کی تفسیر پوری کرونگا۔ نہ ویدوں کی تفسیر ان سے پوری ہوئی، نہ قرآن کی مرزا صاحب سے۔ اسی لئے ہم نے ان دونوں صاحبوں کے نام پر ایک رسالہ شائع کیا ہوا ہے جس کا نام ہے ہندوستان کے دو ریفارمر۔ جس میں ان دونوں ریفارمروں کی شیریں کلامی کے بہت سے نمونے دکھائے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ جنوری ۱۹۳۰ء جلد ۲۷ نمبر ۱۴۔ ص ۱۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کا فلسفہ اخلاق

قادیان کے گزشتہ جلسہ میں شیخ یعقوب علی تراب اڈیٹر الحکم نے اخلاقی فلسفہ پر تقریر کی ۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آج تک جتنے معلمان اخلاق گذرے ہیں ان سب میں مرزا صاحب قادیانی کا فلسفہ اخلاق بلند ترین ہے ۔ آپ اپنی جماعت احمدیہ کو ایسے بلند مرتبہ پر پہنچانا چاہتے ہیں جہاں دوسرے معلمین نہیں پہنچا سکتے ۔ مقدمہ مذکور کی یہ تقریر الفضل مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۳۰ء میں چھپ کر آئی ہے ہم بھی مرزا صاحب کا فلسفہ اخلاق سب مسلمان اخلاق سے الگ اور نرالا جانتے ہیں قابل لیکچرر نے تو اپنے دعویٰ کا ثبوت نہیں دیا مگر ہم اپنی عادت میں مجبور ہیں کہ ثبوت ضرور پیش کریں ۔

معلمین اخلاق نے بالاتفاق اس سے منع کیا ہے کہ کسی کی عیب جوئی یا برائی کا اظہار کیا جائے بلکہ جہاں تک ہو پردہ پوشی سے کام لیا جائے ۔ یہ ہے کمال اخلاق ۔ لیکن مرزا صاحب کا فلسفہ اخلاق یہ کہتا ہے کہ جو کچھ کسی میں عیب ہو اس کو ظاہر کرنا برا نہیں اس کو اس عیب سے موسوم کرنا یا مخاطب کرنا مثلاً اندھے کو اندھا، کانے کو کانا، حرامی کو حرامی، بدمعاش کو بدمعاش کہنا، اخلاق فاضلہ کے خلاف نہیں ہے ۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں :

بڑے دھوکے کی بات یہ ہے کہ اکثر لوگ دشنام دہی اور بیان واقعہ کو ایک ہی صورت میں سمجھ لیتے ہیں اور ان دونوں مختلف مفہوموں میں فرق کرنا نہیں جانتے بلکہ ایسی ہر ایک بات کو جو دراصل ایک واقعی امر کا اظہار ہو اور اپنے محل پر چسپاں ہو محض اس کے کسی قدر مرارت کی وجہ سے جو حق گوئی کے لازم ہوا کرتی ہے دشنام ہی تصور کر لیتے ہیں حالانکہ دشنام اور سبّ اور شتم فقط اس مفہوم کا نام ہے جو خلاف واقع اور دروغ کے طور پر محض آزار رسانی کی غرض سے استعمال کیا جائے ۔ (ازالہ اوہام حصہ اول ۔ ص ۱۳) ۔

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: اس اصول کے مطابق مثلاً کوئی شخص جس کی تحقیق یہ ہو کہ اب نبوت جاری نہیں کسی آج کل کے مدعی نبوت کو کافر دجال وغیرہ الفاظ سے یاد کرے تو اس کی بداخلاقی نہیں، نہ ایسا کرنا اس کو ناجائز ہے ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ فروری ۱۹۳۰ء مطابق ۸ رمضان ۱۳۴۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۱۵ ص ۳ ۔ ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاتم النبیین

سلسلہ مضامین معماریہ۔۲

مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

۱۔ ہمارے نبی ﷺ کا خاتم الانبیاء ہونا بھی حضرت عیسیٰؑ کی موت کو ہی چاہتا ہے کیونکہ آپ کے بعد اگر کوئی دوسرا نبی آجائے تو آپ خاتم الانبیاء نہیں ٹھہر سکتے اور نہ سلسلہ وحی نبوت کا منقطع ہوسکتا ہے...

اگر خدا تعالی کے علم میں وہ نبی ہوں گے تو وہی اعتراض لازم آیا کہ خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد ایک نبی دنیا میں آگیا اور اس میں آنخضرت ﷺ کی شان کا استخفاف اور نص صریح قرآن کی تکذیب لازم آتی ہے قرآن شریف میں مسیح بن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں لیکن ختم نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے اور پرانے یا نئے نبی کی تفریق کرنا یہ شرارت ہے نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے اور حدیث لا نبی بعدی میں بھی نفی عام ہے۔ پس یہ کس قدر دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے۔ اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہو چکی پھر سلسلہ وحی کا جاری کر دیا جائے کیونکہ جس میں شان نبوت باقی ہے اس کی وحی بلاشبہ نبوت کی وحی ہوگی۔ (ص ۱۴۶۔ ایام الصلح اردو بار دوم طبع ۱۹۲۳ء بار اول ۱۸۹۹ء میں طبع ہوئی دیکھو صفحہ اخیر بار دوم)

مرزا غلام احمد قادیانی کی اس تحریر پر تزویر سے بعبارت النص ثابت ہے کہ آپ مرزا صاحب، آنخضرت ﷺ کو خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین مانتے تھے اور اس عقیدہ میں آپ کو اتنا غلو تھا کہ حضرت عیسی کی آمد کو بھی باوجودیکہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ سے کئی صدیاں پیشتر درجہ نبوت پر فائز ہو چکے ہیں اور جن کی تشریف آوری ہرگز ہرگز ختم نبوت کے منافی نہیں، ختم نبوت کے منافی سمجھتے تھے۔ حالانکہ ختم نبوت کے معنی صرف یہ ہیں کہ اللہ جو وقتاً فوقتاً انبیاء کو مبعوث فرما کر لوگوں کی ہدایت کے لئے ارسال کرتا رہا اب اس ہادی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مل رسول الی کا فۃ النا س نذیر للعالمین کے بعد کوئی نیا رسول نہ بنائے گا۔نہ یہ کہ یہ ،مقدس رسول، انبیاء سابقہ کی جو آپ سے سینکڑوں برس قبل نعمت نبوت سے سرفراز فرمائے گئے ہیں، مسند نبوت سے اتار کر ان کی نبوت کو ملیا میٹ کر دے گا۔ معا ذ اللہ ثم معا ذ اللہ ختم نبوت کے ہرگز یہ معنی نہیں ہیں جو مرزا ادیانی کر رہے ہیں یہ محض ان کا غلو ہے اور اس پر مرزا غلام احمد کا یہ فرمانا کہ: پرانے اور نئے نبی کی تفریق کرنا یہ شرارت ہے نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے اور حدیث لا نبی بعدی میں نفی عام ہے، بھی مغالطوں سے خالی نہیں۔

ا۔ پرانے اور نئے نبی کی تفریق کرنا شرارت ہے، اس کا ردّ میں کر چکا ہوں کہ ختم نبوت میں آئندہ ہونے والے نبیوں کی نفی کی ہے پرانے انبیاء کی نفی نہیں کی۔ اور احادیث میں واضح الفاظ کے ساتھ مسیح ابن مریم کی تشریف آوری مذکور ہے۔

۲۔ جب بقول مرزا غلام احمد صاحب نئے پرانے کی تفریق شرارت ہے اور لا نفی عام ہے تو ظلی اور بروزی نبی بننا اور تشریعی اور غیر تشریعی کی بیخ نکالنا کیوں شرارت نہیں۔ اور اس جگہ مرزا صاحب لا نفی عام کا سنہرا فقرہ کیوں بھول گئے۔ شائد وہی بات ہے کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے (صفحہ ۶ بلاغ المبین۔ مرزا جی کا آخری لیکچر لاہور)

۳۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مثیل مسیح ابن مریم بننے کے دعویدار تھے جیسا کہ تذکرۃ الشہادتین کے صفحہ ۶۷۔۶۸ پر ہے کہ:

ایک وہ نبی جو سلسلہ کے اول پر آتے ہیں جیسے سلسلہ موسویہ میں حضرت موسی اور سلسلہ محمدیہ میں ہمارے سید و مولا آنحضرت ﷺ۔

۲۔ دوسرے وہ نبی اور مامور من اللہ جو سلسلہ کے آخر میں آتے ہیں جیسے سلسلہ موسویہ میں حضرت عیسی اور سلسلہ محمدیہ میں یہ عاجز۔،،

حالانکہ قرآن کی بہت سی آیات سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح صاحب شریعت نبی تھے چنانچہ سورۃ شوری میں ہے:

شر ع لکم من الدّین ما و صّی بہ نو حاً و الّذ ی او حینا الیک و ما و صّینا بہ ابراھیم و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موسی و عیسی ..الخ۔(یعنی ہم نے تم کو وہی شرع دی ہے جو نوح، ابراہیم، موسی عیسی کو دی تھی)۔

اور مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی اقرار ہے کہ:

حضرت عیسی ...ان ہدایتوں کے پیرو تھے جو ان پر نازل ہوئی تھیں اور براہ راست خدا نے ان پر تجلی فرمائی تھی... اوران کو خدا تعالی نے الگ کتابیں دی تھیں ان کو ہدایت تھی کہ ان کتابوں پر عمل کریں اور کراویں۔

(نصرۃ الحق یعنی براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۱۸۸۔۱۸۹)

منشی عبداللہ معمار لکھتے ہیں کہ اب ہماری گزارش صرف یہ ہے کہ جب باوجود موجود ہونے حدیث لا نبی بعدی کے جس میں بقول مرزا قادیانی لا نفی عام ہے مرزا صاحب کا نبی بن جانا منافی ختم نبوت نہیں ہے تو حضرت مسیح تو بقول مرزا صاحب ؛مگر شان میں ہزار درجہ مثیل موسی موسی سے اور مثیل مسیح مسیح ، (کشتی نوح ۔ص ۱۳) ہزار درجہ ان سے گھٹیا تھے، ان کا آنا کیوں ختم نبوت کے خلاف ہے۔

۴۔مرزا غلام احمد صاحب جو عبارت مذکورہ میں یہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے بعد کسی نبی کے تشریف لانے کے اعتقاد سے آنحضرت ﷺ کی شان کا استخفاف اور نص صریح قرآن کی تکذیب لازم آتی ہے، تو مرزا صاحب کا مثیل مسیح بننا کیوں استخفاف شان محمد اور تکذیب کلام الہی نہیں۔

۵۔مرزا غلام احمد کا یہ فرمان بقول خود شرارت کیوں نہیں کہ :وحی نبوت منقطع ہوچکی پھر سلسلہ وحی نبوت کا جاری کردیا جائے کیونکہ جس میں شان نبوت باقی ہے اس کی وحی بلا شبہ نبوت کی وحی ہوگی۔، بحالیکہ خود آپ نے ہی یہ تحریر کرکے کہ :

آنجناب ﷺ کے بعد اس امت کیلئے کوئی نبی نہیں آئے گا.... ہاں محدث آئیں گے جو اللہ شانہ سے ہم کلام ہوتے ہیں...بلحاظ بعض وجوہ شان نبوت کے رنگ سے رنگین کئے جاتے ہیں۔اوران میں سے ایک میں ہوں ۔(نشان آسمانی۔ص ۲۹)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ فروری ۱۹۳۰ء مطابق ۸ رمضان ۱۳۴۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۱۵ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیان اور حضرت بہاء اللہ

جناب محمد عبداللہ وکیل ہائی کورٹ سری نگر کشمیر لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۲۹ء کا حوالہ دے کر الفضل مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۲۹ء میں بہاء کے دعوی الوہیت پر بحث کی گئی ہے۔ چونکہ میں بھی پرانا معتقد جناب مرزا صاحب کا ہوں اور بحث بھی میرے ہی خدشات پر شروع ہوئی ہے لہذا یہ چند سطور افاضل قادیان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ بال کی کھال اتارنا اور چیز ہے اور صفائی اور ایمان داری سے بات کو سمجھنا اور سمجھانا جداگانہ امر ہے۔ جب حضرت بہاء اللہ کا صریح بیان موجود ہے کہ آپ کا دعوی الوہیت مقام فنا محض کا اظہار ہے تو دیگر اشخاص کے بیانات سے استدلال فرمانا درست نہیں۔

علاوہ برآں اہل بہاء کے معتقدات سے جو نتیجہ افاضل قادیان نے اخذ فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ اہل بہاء حضرت بہاء اللہ کو موعود ادیان پر اور پرماتما کا اوتار جانتے ہیں اور جناب مولانا ثناء اللہ امرتسری نے اوتار کی یہ تعریف فرمائی ہے کہ جس میں خدا نے نزول اجلال خاص کیا ہو، اور ظہور کلی الہی کا مرتبہ نبوت و رسالت سے برتر ہے (میں نے کئی دفعہ بہاء اللہ کی مستند کتاب اقدس سے ان کا دعوی رسالت دکھایا ہے جسے قادیانی باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتے۔ اب بھی بتاتا ہوں کتاب اقدس صفحہ ۵۳۔ ثناء اللہ امرتسری)

اس پر میری طرف سے نیاز مندانہ اور مخلصانہ گزارش یہ ہے کہ اگر ظہور کلی یا نزول اجلال یا اوتار کے یہی معنی ہیں کہ کوئی انسان درحقیقت خدا ہو جاتا ہے تو اہل قادیان حضرت مرزا صاحب کو کن معنوں میں کرشن اوتار مانتے ہیں اور حضرت کرشن اوتار کو کس مفہوم میں خدا کا نبی اور رسول تسلیم کرتے ہیں۔

پس یہ حقیقت ہے کہ حضرت بہاء اللہ کے نزدیک اوتار یا ظہور کلی الہی کا مفہوم عینیت یا حلول واتحاد کا نہیں بلکہ تجلی الہی اور ظہور انعکاسی کا ہے اور جو انسان موعود ادیان یا مسیح موعود ہو گا اس کا ایسا اوتار یا مظہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الوہیت ہونا خود ہمارے حضرت مرزا صاحب مرحوم کا عقیدہ ہے جس سے کسی احمدی بالخصوص کسی قادیانی کو انکار کی گنجائش نہیں حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۶۹ پر آنحضرت ﷺ کا مظہر اتم الوہیت ہونا ثابت فرمایا ہے اور پھر حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۴ پر آیت یوم یأتی ربّك سے مسیح موعود کا ظہور مراد لیا ہے۔

بعینہ حضرت بہاء اللہ نے کتاب الشیخ میں بھی انہی آیات کا حوالہ دے کر اپنا ظہور ثابت کیا ہے۔ پس ہر ایک شخص ایمان داری سے علی وجہ البصیرت کہہ سکتا ہے کہ حضرت بہاء اللہ کا دعوی مبعوث من عند اللہ اور مامور من اللہ ہونے کا تھا۔ خواہ بہائی اپنی اصطلاح میں اس پر نبی ورسول کا لفظ استعمال نہ کریں۔ البتہ جو شخص موعود ادیان ہو کر ظہور کلی الہی یا پرماتما کا اوتار ہو اس کا مقام، مقام نبوت ورسالت سے بھی برتر ہے جیسا کہ خاتم انبیاء کا مقام مطلق نبوت ورسالت کے مقام سے برتر ہے۔ اگر خدا اس بات پر قادر ہے کہ کسی درخت کے ذریعہ سے اپنی تجلی ظاہر فرما کر کسی سے ہم کلام ہو تو وہ اس پر بھی قدرت رکھتا ہے کہ کسی انسان کو تجلی گاہ بنا کر اسکے ذریعہ اپنا کلام ظاہر کرے۔

بہر حال اس بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ بہائیت اور قادیانیت کی اصلیت بلحاظ عقیدہ ایک ہی ہے اور حضرت بہاء اللہ کی نسبت بہائیوں کا یہی عقیدہ ہے کہ وہ مسیح موعود تھے اور کوئی قادیانی اس واقعہ سے انکار نہیں کر سکتا کیونکہ فضلاء قادیان کا مسلمہ اصول ہے کہ صاحب البیت ادری بما فیہ ،

و ھذا ھوالحق و ما بعد الحق الا الضلال

قادیانی بزرگو! میری نسبت جو چاہو فتوے دو مجھے بہائی کہو یا مسلمان یا پیغامی کہو یا کچھ اور، میری طرف سے اجازت ہے لیکن خدا کیلئے مذہبی تحقیقات میں طرفداری چھوڑ دو۔ خدا کا خوف کر کے واقعات صحیحہ بیان کرو۔ زید وبکر کی حمایت چھوڑ دو سچائی کی تلاش کرو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ فروری ۱۹۳۰ء مطابق ۸ رمضان ۱۳۴۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۱۵ ص ۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ بہاء اللہ اور ان کا دعوی

جناب منشی محمد حسین صابریؒ بریلوی لکھتے ہیں:

بہائی رسالہ کوکب ہند ۱۹ جنوری ۱۹۳۰ صفحہ ۵ تا ۳۲ پر اہل حدیث ۳ جنوری ۱۹۳۰ء کے ایک مضمون کا جواب نکلا ہے جسکا جواب الجواب میں نے لکھا تھا۔ لیکن بغرض اشاعت بھیجنے میں تامل کیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ابھی تک اہل حدیث، اور کوکب ہند کے مابین یہ امر طے نہیں پایا کہ جناب بہاء اللہ صاحب ایرانی نے کیا دعوی کیا تھا اس بحث کی اب تک جو صورت ہے وہ یہ ہے (یہ بحث کوکب ہند کی طرف سے بند ہوئی تھی)

الف: اہل حدیث کا دعوی از روئے مقامات بہاء اللہ و عبد البہاء صاحبان یہ ہے کہ جناب بہاء اللہ نے نبوت اور رسالت کے مقام کا دعوی کیا ہے بلکہ نبوت اور رسالت کے الفاظ بہاء اللہ کی طرف منسوب کئے ہوئے دکھا دیئے گئے۔

ب: قادیانی صاحبان بڑے زور شور سے دعوی کرتے ہیں کہ بہاء اللہ نے ہرگز نبوت و رسالت کا دعوی نہیں کیا۔ انہوں نے جو کچھ دعوی کیا ہے وہ الوہیت اور خدائی کا تھا۔

ج: فاضل اڈیٹر کوکب ہند فرماتے ہیں کہ بہاء اللہ نے ہرگز نبوت و رسالت کا دعوی نہیں کیا اور نہ ہم (بہائی صاحبان) انہیں نبی و رسول مانتے ہیں اور نہ بہائی لٹریچر میں لفظ نبوت و رسالت ان کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

آنجناب کو تو اختیار ہے کہ چاہے اس (نسخ قرآن کی) بحث کو جاری رکھیں لیکن میرے نزدیک صورت حالات مذکورہ بالا پر نظر رکھتے ہوئے مناسب یہ ہے کہ پیشتر اس کے کہ یہ بحث کی جائے کہ قرآنی شریعت کے بعد اور کوئی نئی شریعت آ بھی سکتی ہے یا نہیں۔ یا یہ کہ نئی شریعت (بہائیہ) قرآنی شریعت سے بہتر ہے یا مثل قرآن ہے۔ یہ طے پا جانا ضروری ہے کہ جناب بہاء اللہ کا دراصل دعوی کیا تھا اور ان کی کتب کو ناسخ قرآن کہنے والے دراصل انہیں کیا مانتے ہیں اگر ان کو یہ لوگ (اڈیٹر کوکب) خدا کا بھیجا ہوا پیغامبر کہ جسے عربی میں نبی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور رسول کہا جاسکتا ہے مانتے ہیں تو ان کی لائی ہوئی شریعت کے متعلق ہر قسم کی بحث کی جاسکتی ہے اور اگر ایسا نہیں ہے بلکہ یہ لوگ جناب بہاء اللہ ہی کو خدا سمجھتے ہیں تو پھر ان کی شریعت پر بحث فضول ہے اور پھر حق بات یہ ہے کہ اس مسئلہ میں (بمقابلہ اڈیٹر کوکب) میدان قادیانی محمودیوں کے ہاتھ میں ہے۔ پس اڈیٹر کوکب ہند اس مسئلہ کو یوں طے فرماسکتے ہیں۔

اول: اہل حدیث (یا خاکسار نامہ نگار) نے جو الفاظ نبوت ورسالت کے بہاء اللہ کی طرف منسوب کئے ہوئے بہائی تحریرات سے دکھائے ہیں آیا ان کے حوالہ میں کوئی دھوکہ ہے یا (ہم نے) ان کے معنی سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔

دوم: کیا قادیانی صاحبان بہاء اللہ کے دعوی کے متعلق جو کچھ لکھ رہے ہیں وہ درست ہے؟ اور اڈیٹر کوکب ہند اسے تسلیم فرماتے ہیں۔

سوم: اگر بقول اڈیٹر کوکب ہند، بہاء اللہ ایرانی نے نبوت ورسالت کے مقام کا دعوی نہیں کیا تو پھر انہیں جس مرتبہ اور مقام کا دعوی ہوا سے صاف صاف لکھ دینا چاہیے، گول عبارت نہ ہو۔

کوکب ہند کے جواب آنے پر آئندہ یہ بحث جاری ہو سکے گی اگر انہوں نے جناب بہاء اللہ کو زمرہ انبیاء میں شمار کیا تو بے شک یہ بحث مناسب ہوگی کہ قرآن کے بعد اور کوئی شریعت موعودہ ہے بھی یا نہیں۔ اور یہ کہ بہائی شریعت مثل قرآن ہے یا قرآن سے بہتر ہے۔ کیونکہ ما ننسخ من آیة او ننسها نأت بخیر منها او مثلها کے مطابق اللہ تعالی کی بھیجی ہوئی شریعت کا پچھلی شریعت سے بہتر یا مثل ہونا ضروری ہے اور وہ کمتر یا ناقص نہیں ہوسکتی اور اس کا ثبوت واقعات اور مشاہدات عالم کی بنا پر ہمارے ذمہ ہوگا کہ بہائی شریعت نہ تو قرآن کی مثل ہے اور نہ قرآن سے بہتر ہے بلکہ کمتر اور ناقص ہے اس لئے یہ خدا کی طرف سے نہیں ہے۔

اور حق بات تو یہ ہے کہ اس امر کا ثابت کرنا صرف ہم مسلمانوں ہی کا کام ہے بچارے مرزائی قادیانی اس مسئلہ میں بھی بہائیوں سے جیت نہیں سکتے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

ہم نے بارہا اپنا دعوی تصریح بہائی سے ثابت کردیا کہ بہاء اللہ مدعی منصب رسالت تھے ۔ چنانچہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انکے اپنے الفاظ ہیں:

یا رسو ل الله یذکر ك مالك الو جود .(کتا ب اقدس. ص ۵۳)

قادیانی تو بہاء اللہ کو بدنام اور توہین کرنے کو مشہور کرتے ہیں کہ اس نے خدائی کا دعوی کیا معتقدین بھی ان کے دعوے میں امت مسیحیہ کی طرح غلطی یا غلو کرتے ہیں اس لئے ہم صاف کہتے ہیں کہ جو بھی وہ کہیں تصریحات بہائیہ سے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم کو کہنے کا موقع ملے: مدعی سست گواہ چست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ فروری ۱۹۳۰ء مطابق ۱۵ رمضان ۱۳۴۸ھ ص ۳-۴)

احمدی جماعت کے لئے ہجرت کا حکم

جناب مرزا صاحب کا فرمان

اخبار الفضل قادیان ۶ دسمبر ۱۹۲۹ء میں ایک مضمون نظر سے گذرا جس کی سرخی تھی:

حضرت مسیح موعود کے ارشادات ۔ قادیان کی رہائش،

جس کے ماتحت نامہ نگار نے مرزا غلام احمد کے ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے آپ کے ایک الہام کی تفسیر کی ہے جو ناظرین کیلئے بجنسہ ذیل میں درج کی جاتی ہے آپ لکھتے ہیں:

ا صحا ب الصفة و ما ادر ك ما ا صحا ب الصفة تری اعینهم تفیض من الد مع یصلو ن علیك ر بنا اننا سمعنا منا دیا ینادی للا یما ن و دا عیاً الی الله و سرا جاً منیرا ۔ ر بنا آ منا فا کتبنا مع الشا هدین

(یعنی کامل مخلص وہ ہیں جو تیرے مکان (قادیان) کے صفوں میں رہنے والے ہیں یعنی اپنے وطنوں کو چھوڑ کر یہاں (قادیان) آ گئے ہیں اور تو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں صفوں کے رہنے والے تو دیکھے گا انکی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے اور تیرے پر درود بھیجتے ہوں گے یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے خدا ہم نے ایک منادی کی آواز سنی کہ جو لوگوں کو ایمان کی طرف بلاتا ہے وہ خدا کی طرف بلانے والا ہے اور وہ ایک روشن چراغ ہے جو اپنی ذات میں روشن اور دوسروں کو روشنی پہنچاتا ہے اے ہمارے خدا تو ان لوگوں میں ہمیں لکھ لے جنہوں نے تیرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماموراور بھیجے ہوئے کی سچائی پر گواہی دی)

غرض خدا تعالی نے انہی اصحاب صفہ کو تمام جماعت میں پسند کیا ہے اور جو شخص سب کو چھوڑ کر اس جگہ (قادیان) میں آ کر آباد نہیں ہوتا اور کم سے کم یہ کہ یہ تمنا (قادیان کی طرف ہجرت کی) دل میں نہیں رکھتا اس کی حالت کی نسبت مجھ (مرزا صاحب) کو بڑا اندیشہ ہے کہ وہ پاک کرنے والے تعلقات میں ناقص نہ رہے اور یہ ایک پیشگوئی عظیم الشان ہے اور ان لوگوں کی عظمت ظاہر کرتی ہے کہ جو خدا تعالی کے علم میں تھے کہ وہ اپنے گھروں اور وطنوں اور املاک کو چھوڑیں گے اور میری (یعنی مرزا قادیانی کی) ہمسائیگی کے لئے قادیان میں آ کر بودو باش کریں گے۔ (تریاق القلوب۔ص ۱۳۶، ۱۳۷)

دیکھا صاحب! مرزا کے اس الہام نے تمام ان احمدیوں کو جو قادیان میں سکونت نہیں رکھتے اور نہ اپنے گھر سے ہجرت کر کے قادیان میں جانے کا ارادہ کر چکے ہیں دائرہ مرزائیت سے خارج کر دیا ہے اسلئے آج ہی مرزائی صاحبان اپنے اپنے اہل وعیال کو لے کر قادیان میں جا کر بودو باش اختیار کریں ورنہ مرزائیت سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔

میرے خیال میں یہ ایک بڑا سوال ہے جو اڈیٹر الفضل نے امت مرزائیہ کے سامنے پیش کیا ہے دیکھئے امت مرزائیہ اس کا کیا جواب دیتی ہے۔

مولوی حبیب اللہ خریدار اہل حدیث۔ نمبر ۱۰۴۶۵

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ فروری ۱۹۳۰ء مطابق ۱۵ رمضان ۱۳۴۸ھ ص ۴۔۵)

آسمانی نکاح پر نظر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خدا جانے وہ کیسا بابرکت دن تھا جس دن حضرت مرزا غلام احمد کا آسمان پر نکاح ہوا تھا (حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۳۲)۔آئے دن اس نکاح کی وجہ سے مرزا غلام احمد اور ان کے اتباع پر پریشانی نازل ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گزشتہ پریشانیاں کم نہ تھیں کہ نئی پریشانی مولوی اللہ دتہ مبلغ قادیان نے پیدا کر دی۔آپ نے قادیان کے سالانہ جلسہ میں ایک تقریر کے دوران اس نکاح پر اعتراضات دور کرنے کی کوشش کی۔سچ تو یہ ہے کہ وہ کوشش اس عربی شعر کی مثال ہے جو ایسے واقعات کے متعلق کہا گیا ہے۔:ایک بڑھیا سفید گیسو بازار جا رہی تھی۔شاعر نے پوچھا،بڑی بی کہاں جا رہی ہو؟بڑھیا بولی،سر کے سفید بالوں کیلئے وسمہ لینے جا رہی ہوں۔ظریف شاعر نے فی البدیہہ شعر کہا

تروح الی العطار تبغی شبابھا
ولن یصلح العطار ما افسد الدھر

دیکھو جی یہ بڑھیا جوان بننے کیلئے وسمہ لینے جاتی ہے بھلا جسے زمانہ نے بگاڑ دیا ہوا سے عطار کیا سنواریگا۔

وہی مثال قادیانی مبلغوں کی ہے۔خدا کے بگاڑے ہوئے کو سنوارنا چاہتے ہیں (ولن یفعلوا)۔

مولوی اللہ دتہ نے آسمانی نکاح دنیا میں نہ ہونے کی وجہ بیان کی۔کیا ہی معقول وجہ بیان کی۔ہم بھی اس کی داد دیتے ہیں اور اپنے ناظرین خصوصاً صابری صاحب بریلوی سے پوری داد کی امید رکھتے ہیں۔آپ نے فرمایا: اس پیشگوئی میں پہلے مرزا احمد بیگ کی موت ہے۔اس کے بعد اس کے داماد کی۔اور نکاح ان دونوں کے بعد ہے۔اس لئے جب تک احمد بیگ اور اس کا داماد موت کا شکار نہ ہو لیں،تب تک نکاح کے متعلق کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ہاں اگر دونوں مر جاتے اور پھر نکاح نہ ہوتا تو قابل اعتراض تھا۔مگر اب جب کہ ابھی سلطان محمد نہیں مرا تھا،نکاح کے متعلق اعتراض سراسر غلط ہے۔

پس اب سوال یہ ہے کہ جب پیش گوئی اپنے ظہور کے لحاظ سے یہ نوعیت رکھتی ہے کہ نکاح کے چھ ماہ بعد ہی احمد بیگ مر گیا،تو اس کی پہلی جز تو دنیا کی نظروں میں قابل اعتراض نہیں۔اور پیش گوئی کا یہ حصہ تو پورا ہو گیا۔اب اس کا دوسرا حصہ پورا ہونے کی یعنی سلطان محمد کی وفات کے بعد اگر نکاح نہ ہو تو البتہ قابل اعتراض بات ہو سکتی ہے۔لیکن جس صورت میں اس کی موت واقعہ نہیں ہوئی،تیسرے حصہ پر اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔

(الفضل قادیان ۱۰ جنوری ۱۹۳۰ء ص ۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا ثناءاللہ امرتسری فرماتے ہیں:

بس اب بات یہاں آ کر ٹھہری کہ مرزا سلطان محمد ناکح منکوحہ آسمانی چونکہ مرا نہیں، اسلئے نکاح نہیں ہوا۔ہم بھی اس جواب کی داد دیتے ہیں کیونکہ اس جواب سے حقیقتاً قادیانی عمارت کے نیچے ایک نہیں، دو بم رکھے گئے ہیں۔

سنئے! مرزا غلام احمد، مرزا سلطان محمد کی حیات کی مدت اگست ۱۸۹۴ء تک بتاتے ہیں۔اس کے بعد سلطان محمد کو دنیا میں رہنے کی اجازت نہ تھی (شہادۃ القرآن ازمرزا قادیانی۔ص ۸۰) مگر وہ اب تک (۱۹۳۰ء) زندہ ہے۔ایک بم۔

دوسرا بم، اس سے بھی زیادہ سخت ہے۔مرزا قادیانی، لکھتے ہیں:

میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ (سلطان محمد) کی تقدیر مبرم ہے۔اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں، تو یہ پیشگوئی پوری نہ ہوگی اور میری موت آجائیگی۔(انجام آتھم۔ص ۳۱)

ناظرین! اللہ غور فرمائیں کہ اس عبارت میں مرزا سلطان محمد کی موت کو اپنی زندگی میں تقدیر مبرم کہنے والے آج دنیا میں نہیں ہیں، اور مرزا سلطان محمد باوجود جنگ عظیم (اول) میں گولی لگنے کے آج تک (۱۹۳۰ء) تک زندہ ہے۔پس سوال یہ ہے کہ مرزا سلطان محمد کو خدا نے مرزا غلام احمد کی ان دو پیش گوئیوں کے مطابق کیوں نہ مارا؟

ان واقعات کے ہوتے ہوئے یہ کہہ دینا کہ مرزا سلطان محمد چونکہ نہیں مرا اس لئے نکاح نہیں ہوا، قادیانی مشن کی نمک حلالی تو بےشک ہے، مگر حقیقت صادقہ نہیں ہے۔ہمارے خیال میں ایسا کہنے سے قادیانی مبلغ مع سامعین کے الٹے صیاد کے جال میں پھنس گئے۔کیا سچ ہے:

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ فروری ۱۹۳۰ء مطابق ۲۲ رمضان ۱۳۴۸ھ ص ۲-۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیا قادیانی جال:

قادیانی خلیفہ نے اعلان کیا ہے کہ ہر مہینے میں اشتہار شائع کیا جائیگا جس سے قادیانی مذہب کی اشاعت کی جائے گی۔ اور اپنے مریدوں کو تاکید کی ہے کہ اس اشتہار کو بڑی کوشش سے شائع کیا کریں۔ اس لئے ہم بھی اپنے احباب کو بتاکید لکھتے ہیں کہ جس صاحب کے ہاتھ میں وہ اشتہار آئے فوراً دفتر اہل حدیث میں بھیجا کریں۔ پھر جو اس کا جواب اہل حدیث میں نکلے اپنے علاقہ میں ضرورت سمجھیں تو اس جواب کو بذریعہ اشتہار چھاپ کر شائع کر دیا کریں۔ پہلا اشتہار ۱۵ جنوری کا ہے جسے ملے وہ بھیج دے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ فروری ۱۹۳۰ء مطابق ۲۲ رمضان ۱۳۴۸ھ ص ۳)

مباحثہ مرزائیاں:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ حسب تعین ۲۵-۲۶ جنوری ۱۹۳۰ء بروز ہفتہ اتوار مابین مسلمانان و مرزائیاں مسائل مندرجہ ذیل پر بمقام کلانور ضلع گورداسپور پنجاب نہایت کامیابی سے ہوا۔

پہلے دن بعد ظہر ڈیڑھ گھنٹہ مثیل یہود پر مناظرہ ہوا۔ اسلامی مناظر نے و علی مریم بھتانا عظیما سے ثابت کیا کہ مرزا صاحب نے یہود کی طرح مریم صدیقہ پر بہتانات لگائے جس کے جواب میں اخیر تک مرزائی مناظر ناکام رہا۔ دوسرے دن قبل ظہر ڈیڑھ گھنٹہ مرزا صاحب بروئے پیش گوئی محمدی بیگم پر مناظرہ ہوا۔ لیکن مرزائی زوجنا کھا وغیرہ دلائل توڑ نہ سکا۔

پھر بعد نماز ظہر تیسرے مبحث: کیا مرزا صاحب نبی تھے، پر ڈیڑھ گھنٹہ مناظرہ ہوا۔ مرزائی مناظر ناکام رہا۔ اور مرزا صاحب کے ارشاد۔ ہر نبوت را بر دشد اختتام، وغیرہ کے سامنے کوئی پیش نہ گئی۔

مناظرہ کھلے میدان میں ہوا قادیانی پارٹی کے مولوی غلام رسول راجیکی و مولوی اللہ دتہ و مولوی محمد یار و عبدالحق وکیل گورداسپور موجود تھے۔ اہل اسلام کی طرف سے مولوی عبدالرحیم شاہ، مولوی محمد یوسف، مولوی عبدالکریم اڈیٹر مباہلہ، مولوی محمد مسعود و مولوی محمد امین حاضر جلسہ تھے جلسہ مناظرہ ہذا باوجود کثرت اژدہام نہایت اطمینان سے ختم ہوا اور ہندو سکھ وغیرہ معززین علاقہ بھی تھے سب نے اسلامی فتح کا اقرار کیا۔ ہاں کلانور سے بوقت شام جب ورک آ رہا تھا تو مرزائیوں نے اپنی ناکامی کی کسر مجھ سے نکالنی چاہی بوقت شام مجھا کیلے کا راستہ روک لیا اور سائیکل توڑنا چاہا آخر اس ڈاکہ سے خدا نے بچایا۔

حافظ گوہر دین ناظم انجمن تبلیغ الاسلام ورک ضلع گورداسپور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ فروری ۱۹۳۰ء ص ۳-۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب نداء ایمان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قادیان میں تجویز ہوا ہے کہ ہر ماہ ایک اشتہار تبلیغی نکالا جائے جو ہزاروں کی تعداد میں تقسیم ہو۔ جس میں دعاوی مرزا کی طرف لوگوں کو دعوت دی جائے۔ چنانچہ پہلا اشتہار ۱۵ جنوری ۱۹۳۰ء کو نکلا۔ جس کے متعلق اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۱ فروری ۱۹۳۰ء میں اطلاعی نوٹ دے کر لکھا تھا کہ اشتہار مذکور جس کسی صاحب کو ملا ہو، دفتر ہذا میں بھیج دیں۔ اس پر بہت سے احباب نے اشتہارات مذکورہ بھیجے جن کا شکریہ۔ جس سے معلوم ہوا کہ اشتہار مذکور دور دراز علاقوں میں تقسیم ہوا ہے۔

اس اشتہار کے متعلق منشی عبداللہ معمار امرتسری نے ایک چٹھی خلیفہ قادیان کو لکھی جس کی نقل انہوں نے اہل حدیث میں درج کرنے کو بھیجی ہے۔ یہ چٹھی اشتہار مذکور کا لاجواب جواب ہے۔ ناظرین سے امید ہے کہ اس چٹھی کو پڑھ کر اپنے ہاں کے خرچ سے چھپوا کر شائع کر دیں۔ آئندہ کے لئے اطلاع دیں کہ اگر یہاں ہی جواب بذریعہ اشتہار چھاپ دیا جائے تو کتنے کتنے اشتہار خریدیں گے۔

اعلاء قرآن بجواب اشتہار قادیان

بخدمت شریف جناب میاں (محمود احمد) صاحب خلیفہ قادیان۔

جناب کا ۱۵۔ جنوری ۱۹۳۰ء والا اشتہار موسومہ ندائے ایمان دیکھا (جس میں آپ نے نہایت ہی فراخ دلی اور بلند حوصلگی سے مخالفین جماعت احمدیہ کو تحقیق کی طرف توجہ دلائی ہے) جس کو پڑھ کر یہ خاکسار چند سطور لکھنے کی جرأت کر رہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ نے تحقیق کے تین طریقے تحریر کئے ہیں ۔

۱۔ جو سوالات حل طلب ہوں، انہیں مقامی احمدیوں کے سامنے پیش کر کے حل کرائیں۔

۲۔اگر کوئی احمدی جماعت نہ ہو، تو اپنے سوالوں سے اطلاع دیں۔

۳۔اپنے علاقہ میں جلسہ کر کے احمدی مبلغ بلا کر ...سلسلہ مرزائیہ کی صداقت کے دلائل سنیں..الخ

سو گزارش ہے کہ:۱۔ یہاں امرتسر میں اگرچہ احمدی چند موجود ہیں مگر ان میں کوئی اس لائق نہیں ہے جو میری پیاس بجھا سکے۔اس لئے تعمیل سے مجبور ہوں۔

اور تیسری صورت مقامی انجمن احمدیہ اگر چاہے، تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

فی الحال دوسری صورت تحریر کردہ جناب پر عمل پیرا ہو کر عرض گزار ہوں کہ آپ نے جو اپنے اشتہار میں تحریر فرمایا ہے کہ:

حضرت مرزا غلام احمد بانی سلسلہ احمدیہ نے اللہ تعالی سے الہام پا کر دنیا کی اصلاح کا کام شروع کیا تھا ،۔

بالکل مرزا صاحب کے دعوی کے مطابق ہے اور در حقیقت مرزا صاحب نے تمام دنیا کی اصلاح کا بیڑہ اٹھایا تھا اور اس کو اپنے لئے معیار صداقت اور اپنی علت غائی فرمایا تھا۔مگر اس کو اپنی زندگی سے مشروط کیا تھا۔حالانکہ یہ آپ کی زندگی میں پورا نہ ہوا جس کو آپ نے بھی اپنے اشتہار میں بایں الفاظ تسلیم فرمایا ہے :

تا کہ اسلام کے غلبہ پانے کا زمانہ جلد سے جلد آئے ۔(ص ۴۔اشتہار ۱۵ جنوری ۱۹۳۰ء)

جس سے معلوم ہوا کہ ابھی تک وہ غلبہ کاملہ جس کے ظہور کے مرزا صاحب مدعی تھے، ظاہر نہیں ہوا۔

اور آپ کی اس عبارت کے بالفاظ دیگر یہ معنی ہوئے کہ:

حضرت مرزا صاحب ابھی تک بہشت میں داخل نہیں ہوئے،

کیونکہ غلبہ اسلام کی نشانیوں میں سے ایک کڑی انہدام صلیب ہے،اور مرزا فرماتے تھے کہ:

میری صرف یہی خواہش ہے کہ صلیب ٹوٹ جائے۔یہی میرا فردوس ہے یہی میری بہشت ہے اے خدا میں بیقرار ہوں مجھے بہشت میں داخل کر (اعجاز المسیح ـ ص ۱۷۵)

اور بقول آپ کے ابھی تک غلبہ اسلام ہوا نہیں۔نتیجہ صاف ہے کہ مرزا صاحب بہشت کے باہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی تشریف فرما ہیں۔

باقی رہا یہ امر کہ مرزا قادیانی نے اپنی زندگی میں سب کچھ ہو جانا کہاں تحریر کیا ہے۔اس کے لئے میں جناب کی توجہ مرزا قادیانی کی مندرجہ ذیل عبارات کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ ملاحظہ ہو۔

ا۔ میرا کام جس کیلئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں، اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں۔ اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کروں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے اور وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا چاہیے تھا، تو پھر میں سچا (مسیح کے وقت میں جو کام ہونا تھا اس کیلئے دیکھو براہین صفحہ ۴۹۹، ۵۰۵، تمام روئے زمین پر اسلام کا پھیل جانا)۔ اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں

(اخبار بدر۔ قادیان۔ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)۔

۲۔ یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مجدد موجودہ فساد کی اصلاح کے لئے آتا ہے اور اس کی بدی کی بیخ کنی کی طرف متوجہ ہوتا ہے...اس زمانہ میں فساد عظیم صلیبی کارروائیوں کا فساد ہے۔ اسی فساد نے بہت سے بیابانی اور شہری لوگوں کو ہلاک کیا۔ پس یہ امر واجب ہے کہ مجدد اس صدی کا اس کی اصلاح کے لئے آوے اور بموجب منشاء احادیث کے کسر صلیب اور قتل خنازیر کرے۔ اور جو شخص کسر صلیب کرے پس وہی مسیح موعود ہے پس اس امر کو اے سعید آدمی سوچ۔ (حاشیہ ص ۱۶۔ نجم الہدیٰ)

۳: عیسائی مذہب کے ساتھ ہمارا مقابلہ ہے عیسائی مذہب آدم زاد کی خدائی منوانا چاہتا ہے اور ہمارے نزدیک وہ اصلی اور حقیقی خدا سے دور پڑے ہوئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ان عقائد کی (جو حقیقی خدا پرستی سے دور پھینک کر مردہ پرستی کی طرف لے جاتے ہیں) کافی تردید ہو اور دنیا آگاہ ہو جاوے کہ وہ مذہب جو انسان کو خدا بناتا ہے خدا کی طرف سے نہیں ہوسکتا اور بظاہر اسباب عیسائی مذہب کی اشاعت اور ترقی کے جو ہیں وہ اسباب پرست انسان کو کبھی یقین نہیں دلاتے کہ اس مذہب کا استیصال ہو جائے گا لیکن ہم اپنے خدا پر یقین رکھتے ہیں کہ اس نے ہم کو ان کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے اور یہ میرے ہاتھ پر مقدر ہے کہ میں دنیا کو اس عقیدہ سے رہائی دوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس ہمارا فیصلہ کرنے والا یہی امر ہوگا۔ یہ باتیں لوگوں کی نظر میں عجیب ہیں مگر میں یقین رکھتا ہوں کہ میرا خدا قادر ہے۔(اخبار الحکم قادیان نمبر ۱۶ ج ۸ ص ۲ کالم ۳)

۴۔ و نفخ فی الصور فجمعنا ھم جمعاً ۔ہم آخری زمانہ میں تمام لوگوں کو ایک ہی مذہب پر جمع کر دیں گے۔ یہ عام دعوت آنحضرت ﷺ سے شروع ہوئی اور مسیح موعود کے زمانہ میں اس کے ہاتھوں سے کمال تک پہنچی۔(مفہوم)(چشمہ معرفت ص ۶۷،۶۹،۸۰)

مرزا غلام احمد کی مذکورہ عبارات سے جو کچھ ظاہر ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ

۱۔علت غائی مسیح موعود کی کسر صلیب ہے۔پس جو شخص صلیب کو توڑ دے وہ مسیح ہے۔

۲۔ یہ کام یعنی استیصال مذہب نصاری اور ابطال عقیدہ تثلیث مرزا جی کے ہاتھ پر مقدر تھا اور اس بات کو منجملہ خدا کی قدرتوں کے ایک بڑی محیر العقول قدرت ظاہر کیا گیا تھا۔

۳۔اقوام عالم کیا ہندو، کیا عیسائی ،اور کیا یہود،اور کیا صابئی ،تمام کی تمام مذہب اسلام پر جمع ہو جائیں گی۔

۴۔یہ کام مجدد اعظم مصلح عالم امام انبیاء ختم المرسلین نذیراً للعالمین رسولاً الی جمیع الناس محمد مصطفیٰ ﷺ کے زمانہ میں (ہاں ہاں اس ہادی کامل کے زمانہ میں جنکے متعلق مرزا صاحب کو بھی تسلیم ہے کہ: ہمارے نبی ﷺ نے کروڑ ھا انسانوں کو بتوں اور عیسی پرستی سے نجات دے کر کلمہ توحید پڑھوا دیا۔اور مخلوق پرستی کی جڑ کاٹ کر اکثر ممالک میں توحید کا باغ لگا دیا ،ص ۳۷ست بچن از مرزا قادیانی) بھی نہیں ہوا اور نہ یہ کام خاتم الکتب جامع تعلیم انبیاء کافی وشافی مرشد و ہادی الی یوم الدین قرآن حکیم کلام رب العالمین سے تیرہ سو برس کے اتنے بڑے زمانہ میں نہ ہو سکا۔ہاں ہاں اس کلام سے بھی (جس کے متعلق مرزا صاحب تحریر فرماتے تھے کہ: قرآن شریف نے تمام پر وبال عیسائیوں کے توڑ دیئے۔ایک انسان کا خدا بننا باطل کر کے دکھلا دیا۔صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا۔ص ۸ چشمہ مسیحی) یہ کام سرانجام نہ ہو سکا ،جس کو مرزا صاحب انجام دینے آئے تھے جو یقیناً بے نظیر ہونا چاہیے۔

۵۔ یہ کہ آپ عیسی پرستی کے ستون کو توڑ کر اس کی بجائے توحید پھیلانے کے دعویدار تھے،اور اگر چہ کروڑ ہا نشانات اس کے علاوہ آپ کے موجود ہوتے،تو بھی یہ علامت جو،علت غائی ، ہے ایسی ممتاز اور واضح دلیل تھی کہ اس کے عدم وقوع سے بقایا تمام کے تمام نشانات کالعدم تصور کئے جانے کے لائق ہیں۔اور یہ تمام کام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی میں ہونا چاہیے تھا۔

پس میں بادب ملتمس ہوں کہ کیا یہ تمام باتیں ظہور میں آ گئیں؟ کیا کسر صلیب کے یہی معنی ہیں کہ عیسائیت دن بدن بڑھ پھول کر اچھا خاصہ ایک عظیم الشان درخت بن جائے یہاں تک کہ بعض پادری صاحب تو اب فاتح قادیان بھی کہلانے لگے۔

میرا مقصد اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ میں یہ تمسخر سے کہہ رہا ہوں۔ حاشا وکلا۔ بلکہ صرف یہ دکھلانے کو کہ کسر صلیب کی بجائے جو قصر صلیب تیار ہو رہا ہے کیا اس سے مرزا غلام احمد کے دعوی کو سخت نقصان نہیں پہنچتا۔ اور کیا ہم اس سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ آپ مسیح موعود بلکہ کچھ بھی نہیں تھے۔ غیر مسلم تو در کنار رہے مسلمانوں کی حالت بھی جناب پر عیاں ہے اور تو اور خود جماعت احمدیہ کا افتراق کیا کم ہے۔ ایک صاحب اگر مشرق کو جا رہے ہیں تو دوسرے مغرب کو حالانکہ مرزا غلام احمد فرماتے تھے:

میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقوی اور طہارت پر قائم ہو جائیں اور وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمانوں کے مفہوم میں اللہ تعالی نے چاہا ہے۔ (الحکم قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء)

خلیفہ صاحب! کیا واقعی مرزا جی مسلم کو صحیح معنوں میں حسب منشاء خود مسلم بنا گئے۔

کیا لاہوری اور قادیانی نزاع اس کے لئے ایک کاری ضرب نہیں۔ اور کیا عیسائیوں کا مخترعہ آلہ بحیثیت اعتقاد الوہیت نظر سے پنہاں ہو گیا اور دنیا اس کو بھول گئی؟

اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کیا ہمارا حق ہے کہ ہم بموجب اس قول کے:

ہر ایک چیز اپنی علت غائی سے شناخت کی جاتی ہے۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۵۵۳)،

بوجہ نہ پائے جانے اس علت غائی کے مرزا صاحب قادیانی کو صادق نہ سمجھیں اور آپ کے تمام دعاوی کو باطل جانیں اور اس پر اسی معاملہ کو بطور دلیل پیش کریں جیسا کہ مرزا قادیانی نے خود بھی یہی فرمایا ہے:

ہر ایک نبی یا رسول یا محدث جو نشان اتمام حجت کے لئے پیش کرتا ہے وہی نشان خدا تعالی کے نزدیک معیار صدق و کذب ہوتا (اشتہار موسومہ پیر مہر علی شاہ ص ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور یہ نشان وہ ہے جس کو مرزا نے بطور معیار صدق و کذب خود پیش فرمایا تھا جو اگر ہو جاتا تو واقعی بڑا مبارک تھا کیونکہ پھر نہ یہ ارتداد کا بکھیڑا ہوتا، اور نہ ملکانوں کا جھگڑا، نہ یہ شدھی بدھی کا فساد رہتا، نہ مذبح قادیان کے مقدمات، نہ ظفروال کا قضیہ نامرضیہ، جس سے آپکو بھی آرام ہوتا۔ خواہ مخواہ اشتہاروں پر سینکڑوں کی رقم کا ہے کو برباد ہوتی

کیا میں امید کروں کہ آپ نہایت مہربانی سے میرے ان سوالات پر نظر کر کے مجھے ان کے جوابات سے مطلع فرمائیں گے۔ والسلام خیر ختام۔

خاکسار محمد عبداللہ معمار امرتسر کٹرہ کرم سنگھ دروازہ بھگتانوالہ

معرفت مستری مولا بخش لوہار۔ ۲۶ فروری ۱۹۳۰ء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ مارچ ۱۹۳۰ء مطابق ۱۳ شوال ۱۳۴۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۲۰۔ ص ۴۔ ۶)

رسالہ مراق مرزا لاجواب ہے

(مولوی تاج الدین احمدی کی خیانتیں)

بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک امرتسری لکھتے ہیں: واضح ہو کہ عاجز نے ایک رسالہ: مراق مرزا، لکھا ہے جسے مینیجر صاحب اخبار اہل حدیث امرتسر نے چھپوایا۔ اس میں مرض مراق کی تشریح اور مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال سے خود ان کا، ان کی بیوی صاحبہ کا، اور ان کے بیٹے میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کا مراقی ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

قادیانی رسالہ ریویو آف ریلی جنز دسمبر ۱۹۲۹ء کے صفحہ اول سے ۱۶ تک ایک مضمون بعنوان: رسالہ مراق مرزا کا جواب، چھپا ہے۔ اس مضمون کے لکھنے والے مولوی تاج الدین لائل پوری قادیانی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ جواب کیا ہے، خیانت وسخت کلامی کا مجموعہ ہے۔ اور اس رسالہ ریویو آف ریلی جنز قادیان میں میری نسبت ایسی باتیں منسوب کی گئی ہیں جو میں نے نہیں کہی ہیں۔ ان شاء اللہ رسالہ مراق مرزا کی طبع ثانی میں مرزائی مولوی کی مفصل تردید کی جائے گی۔ اب مختصر طور پر مولوی (تاج الدین) صاحب قادیانی کی خیانتوں کو ظاہر کیا جاتا ہے۔

قولہ: خدا تعالی کے راست بازاور صادق بندوں کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ ان پر وہی اعتراض کئے جاتے ہیں جو ان سے پہلے راست بازوں پر ان کے مخالفین کر چکے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے ما یقال لك الا قد قیل للرسل من قبلك یعنی اے نبی تجھ پر جو الزام لگائے جاتے ہیں یا جو باتیں تیرے خلاف کی جاتی ہیں یہ الزام اور یہ باتیں کوئی نئی نہیں ہیں بلکہ یہ وہی ہیں جو تجھ سے پہلے رسولوں کے خلاف بھی پیش کی جاچکی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا کے رسول ایک ہی منہاج اور ایک ہی طریق پر آتے ہیں۔ پس ان میں سے کسی ایک پر جو اعتراض کیا جائے گا وہ اعتراض دوسرے پر بھی جا پڑے گا.... اسی اصول کے مطابق ہمارا دعوی ہے کہ ہمارے مخالف حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے خلاف کوئی ایسا اعتراض پیش نہیں کر سکتے جو ان کے مسلمہ راست بازوں پر نہ پڑتا ہو۔ بلکہ جو اعتراض حضور (مرزا قادیانی) پر کیا جائے گا، وہی کسی نہ کسی راست باز پر کیا گیا ہوگا ...ایک اور اعتراض جو خدا کے برگزیدہ مسیح پر کیا گیا ہے کہ نعوذ باللہ من ذلک حضور کو جنون لاحق تھا، لیکن مخلوق خدا کو راہ حق سے برگشتہ کرنے اور ہدایت الٰہی سے محروم رکھنے کے لئے یہ بھی کوئی حربہ نہیں جو سیدنا حضرت اقدس کے خلاف چلا گیا بلکہ یہ حربہ اور مکر بھی کفار نابکار کی پرانی چالوں میں سے ایک چال اور قدیمی رسموں میں سے ایک رسم ہے۔ چنانچہ اللہ فرماتا ہے ما اتی الّذین من قبلھم من رسول الّا قالوا ساحر او مجنون۔ اتواصوا به، بل ھم قوم طاغون۔ (ذاریات۔ ۵۲۔۵۳) کہ کوئی رسول ایسا نہیں.... جسے جادوگر یا مجنون نہ کہا گیا ہو۔ کیا یہ عاقبت نااندیش ایک دوسرے کو اس امر کی وصیت کرتے چلے آئے ہیں کہ جو بھی رسول آئے اس کو ساحر یا مجنون ضرور کہنا کہ اس طرح مختلف زمانوں میں آنے والے تمام رسولوں کے دشمن انہیں یہی الزام دیتے رہے ہیں....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سو ناظرین آگاہ رہیں کہ حال ہی میں ایک رسالہ شائع ہوا ہے جس میں حضرت اقدس کو مجنون اور مرض مالیخولیا میں مبتلا ثابت کرنیکی ناکام سعی کی گئی ہے۔(ریویو آف ریلی جنز قادیان دسمبر ۱۹۲۹ء۔ص ۴۴۱،۴۴۲ خلاصہ)

اقول۔ یہ سچ ہے کہ خدا کے رسول ایک ہی منہاج اور ایک ہی طریق پر آتے ہیں اور یہ بھی سچ ہے کہ قرآن میں صاف صاف الفاظ میں ذکر ہے کہ کافر لوگ آنحضرت ﷺ اور آپ سے قبل کے نبیوں کے حق میں مسحور و مجنون وغیرہ الفاظ بولتے تھے، احمدی مولوی صاحب نے جو آیات نقل کی ہیں وہ آپ کے مفید نہیں اور میرے مطلب کے خلاف نہیں۔

قرآن مجید کی ان آیات میں تو یہ لکھا ہے کہ دشمنوں نے نبیوں کو ساحر مجنون کہا۔ یہ تو کسی آیت میں نہیں آیا ہے کہ کسی نبی نے خود اقرار کیا کہ (معاذ اللہ) مجھ میں یہ بیماری ہے۔ جناب مرزا صاحب مدعی رسالت و نبوت کا معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ آپ نے خود تسلیم کیا ہے کہ مجھ میں مراق کی بیماری ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی کی تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہونگی۔ سو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی ایک نیچے کے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرت بول۔ (تشحیذ الاذہان۔ جون ۱۹۰۶ء ص ۵)

اسی طرح رسالہ ریویو آف ریلی جنز اپریل ۱۹۲۵ء کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کو مراق کی بیماری تھی۔ میں نے رسالہ مراق مرزا کے صفحہ ۴، ۵، ۶ پر اسی بات پر زور دیا ہے۔ میرا مضمون صفحہ ۴ سے شروع ہوتا ہے میں نے اس رسالہ میں کہیں نہیں لکھا کہ مرزا صاحب کو جنون تھا اور نہ یہ لکھا کہ مرزا صاحب کو مالیخولیا تھا۔ اگر احمدی مولوی صاحب میں ہمت ہے، تو حضرت آدمؑ سے حضرت خاتم النبیین ﷺ تک جتنے انبیاء گذرے ہیں، کسی ایک نبی کا اپنا اقرار دکھائے کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔

قرآن شریف کی آیات سے آپ یہ ہرگز ثابت نہ کرسکیں۔ دشمنوں کا الزام اور طعن کرنا اور بات ہے، اور کسی مدعی رسالت و نبوت کا اپنا اقرار اور امر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدا کے نبی ورسول کو مرض جنون مالیخولیا مرگی مراق اور ہسٹیریا میں سے کوئی مرض نہیں ہوسکتا۔اور لطف کی بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی کو مراق کی بیماری تھی اور مرض ہسٹیریا کا دورہ پڑتا تھا، جیسے کہ میں نے اپنے رسالہ میں سیرۃ المہدی از بشیر احمد حصہ اول کے صفحہ ۱۳ کے حوالہ سے ثابت کیا اور اس کے متعلق احمدی مولوی صاحب نے رسالہ ریویو دسمبر ۱۹۲۹ء کے ان صفحوں میں ایک سطر بھی نہیں لکھی اور سارا زور اس پر دیا کہ میں نے مرزا غلام احمد کو مجنون کہا ہے حالانکہ میں نے مجنون نہیں کہا، مراقی ثابت کیا ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ مراق اور جنون میں جس کو یونانی کتب میں مانیا اور ڈاکٹری میں مانومینیا کہتے ہیں، زمین وآسمان کا فرق ہے (ریویو آف ریلی جنز دسمبر ۱۹۲۹ء ص ۹) مراق کو عربی میں جمود اور انگریزی میں کاتالپس اور مالیخولیا کو ہائپوکانڈرائیس کہتے ہیں۔ یہ الگ الگ مرض ہیں۔

احمدی مولوی صاحب لفظ جنون اور مجنون کو بار بار لکھتے ہیں۔ چنانچہ میں نے شمار کیا تو ریویو کے سولہ صفحوں میں ساٹھ سے زیادہ دفعہ انہوں نے لکھا ہے (شائد یہ بھی جنون کا اثر ہے) مولوی صاحب کی بنیاد ہی غلط ہے تو عمارت کب ٹھیک ہوسکتی ہے۔

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

۲۔ واضح ہو کہ مرض مراق ہسٹیریا یا جنون مرگی اور مالیخولیا نبوت ورسالت کے منافی ہے کیونکہ ان مرضوں میں مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا (ریویو اگست ۱۹۲۶ء ص ۵-۶) حالانکہ نبی کو اپنے جذبات پر قابو رہتا ہے (ریویو مئی ۱۹۲۷ء ص ۳۰-۳۱)

قولہ: رسالہ مذکور میں یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ گویا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (مرزا محمود احمد)۔کو بھی جنون ہے۔

(ص ۴۴۶)۔

اقول: افسوس صد افسوس! میں نے رسالہ مراق مرزا میں یہ الفاظ کہیں نہیں لکھے ہیں کہ میاں (محمود احمد) صاحب کو بھی جنون ہے۔ بلکہ صفحہ ۶ پر جناب ڈاکٹر چودھری شاہ محمد نواز احمدی اسسٹنٹ سرجن کا قول ہے کہ: حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفۃ المسیح ثانی..نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔(ریویو آف ریلی جنز۔اگست ۱۹۲۶ء ص ۱۱)

قولہ: نادان معترض کو ناز ہے کہ حضرت مسیح موعود نے گویا خود اپنی نسبت لفظ مراق استعمال کیا ہے پس اس سے ثابت ہو گیا کہ حضور (نعوذ باللہ) مجنون تھے۔

سنیئے صاحب! محض الفاظ کو لے دوڑنا اور امر واقعہ و حقیقت الامر کو نظر انداز کر دینا شیوہ عقل مندی نہیں ہے اور اگر اس طریق کو استعمال کیا جائے تو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔(ص ۲۴۷)۔گو حضرت کی اپنی کسی تحریر کا حوالہ نہیں دیا۔(حاشیہ ص ۲۴۷)۔

اقول: ۱۔احمدی مولوی صاحب کا یہ قول، گو حضرت کی اپنی کسی تحریر کا حوالہ نہیں دیا، مجھ پر اعتراض کی صورت میں نہیں لگ سکتا بلکہ اپنے موجودہ خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود پر آپ یہ اعتراض کریں اور انہیں مخاطب کر کے سوال کریں کہ جناب نے مرزا کی کسی تحریر کا حوالہ نہیں دیا ہے کیونکہ جون ۱۹۰۶ء میں رسالہ تشحیذ الاذہان کے اڈیٹر میاں محمود احمد صاحب تھے۔ایک دن نماز مغرب کے بعد چند عورتوں کو مخاطب کر کے جناب مرزا قادیانی نے کچھ فرمایا تھا جس کو اڈیٹر نے اپنے اس رسالہ کے صفحہ ۵۔۶ پر درج کیا ہے۔احمدی اخبارات الحکم اور بدر میں جناب مرزا قادیانی کے ملفوظات چھپتے رہتے تھے۔تشحیذ الاذہان سے یہ مضمون اخبار بدر مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۵ پر چھپا ہے۔اس میں میرا کیا قصور ہے۔میں نے اپنے پاس سے بنا کر جھوٹ نہیں کہا، مجھ پر اعتراض کرنے سے پہلے اپنے خلیفہ پر اعتراض کرو۔خود خلیفہ نے اپنی کتاب حقیقۃ النبوۃ کے صفحہ ۲۱۳ پر اخبار بدر قادیان اور اخبار عام لاہور کے حوالے دیئے ہیں ان پر کیوں اعتراض نہیں کرتے۔

۲۔مرزا بشیر احمد پسر ثانی مرزا غلام احمد کی کتاب کلمۃ الفصل اور رسالہ ریویو مارچ اپریل ۱۹۱۵ء میں مولوی شیر علی احمدی کی یہ شہادت چھپی ہے کہ جناب مرزا (غلام احمد) صاحب نے آیت و بالآخرۃ ھم یوقنون سے مراد مسیح موعود کی وحی لی ہے۔اور یہی معنی اس آیت کے پارہ اول کے صفحہ ۱۳، اور فضل الدین احمدی کے رسالہ جماعت مبایعین کے عقائد صحیحہ کے صفحہ ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲ پر بھی لکھے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑے تعجب کی بات ہے کہ اپریل ۱۹۱۵ء (مرزا غلام احمد قادیانی کی وفات کے ۷سال بعد) مولوی شیر علی احمدی کا بیان تو قبول کرتے ہیں اور یہ اعتراض نہیں کرتے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی اپنی کسی تصنیف کردہ کتاب سے یہ معنی دکھاؤ۔ اور میں جون ۱۹۰۶ء (مرزا کی وفات سے دوسال پیشتر) کے تشحیذ الاذہان سے میاں محمود احمد کی روایت پیش کرتا ہوں اسے نہیں مانتے۔ یہ عجیب بات ہے۔

۳۔ رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ا نمبر ۲ بابت جون ۱۹۰۶ء اور اخبار بدر ۷ جون ۱۹۰۶ کے صفحہ ۵ کی عبارت میں پہلے نقل کر آیا ہوں اس میں یہ الفاظ اپنے ظاہر پر ہیں یہاں مجاز یا استعارہ کے طور پر لفظ مراق استعمال نہیں ہوا ہے کیونکہ سیاق وسباق میں یہ الفاظ ہیں: سو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔

یہاں قرینہ بتا رہا ہے کہ مراق اور کثرت بول (ذیابیطس) دو بیماریاں مرزا کو تھیں چنانچہ ذیابیطس شکری تھی، پیشاب میں شکر آتی تھی (ریویو آف ریلی جنز اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۴۹)

۴۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنا یہ بیان ہے کہ: میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے کیونکہ طبی اصول کے مطابق اس کے لئے چہل قدمی مفید ہے۔

(الحکم قادیان ۱۰۔ اگست ۱۹۰۱ء ص ۱۴)

یہاں بھی الفاظ، مراق کی بیماری، ظاہر پر ہیں کوئی مجاز واستعارہ نہیں ہے۔

قولہ: نادان معترض نے یہ ثابت کرنے کیلئے کہ حضرت اقدس کو جنون تھا، زیر عنوان: مرزا صاحب کو اپنے خیالات پر قابو نہیں تھا،، چار مثالیں پیش کر کے اپنی جہالت ونادانی پر چار شہادتیں قائم کر دی ہیں کیونکہ اس سے یہ امر قرار پایا ہے کہ اگر بزعم خود کسی کے کلام میں چار اختلاف پائے جاتے ہیں تو اس کے جنون ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔ چنانچہ اس کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

ہم نے شرعی نصاب کی اعلیٰ حد اختیار کر کے مرزا صاحب کی مراقیت (جنون) پر چار گواہ پیش کئے ہیں لہذا ہمارا دعویٰ ثابت ہونے میں کسی کو مجال سخن نہیں۔ (مراق مرزا۔ ص ۱۱۔ ریویو آف ریلی جنز۔ دسمبر ۱۹۲۹ء ص ۴۴۹)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقول: مولوی تاج الدین احمدی کی ایک اور خیانت ملاحظہ ہو۔اس صفحہ پر مراق مرزا کے صفحہ ۱۱ کی عبارت یوں نقل کی ہے: ہم نے شرعی نصاب کی اعلیٰ حد اختیار کر کے مرزا صاحب کی مراقیت (جنون) پر چار گواہ پیش کئے ہیں۔

حالانکہ رسالہ مراق مرزا کے صفحہ ۱۱ کی سطر ۱۹ میں صرف لفظ مراقیت ہے اور اس کے ساتھ لفظ جنون میں نے نہیں لکھا بلکہ یہ لفظ احمدی مولوی صاحب نے خود اپنی طرف سے بڑھا لیا ہے۔ہاں رسالہ مراق مرزا کے صفحہ ۱۲ پر لکھ دیا گیا ہے کہ :

نتیجہ ان سارے حوالہ جات کا یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نبی نہ تھے نہ رسول نہ مجدد نہ مسیح نہ ملہم نہ محدث ہاں کچھ تھے تو مراقی تھے جس کا انہیں خود اعتراف ہے ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ مارچ ۱۹۳۰ء مطابق ۲۰ شوال ۱۳۴۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۲۱ ص ۳۔۵)

مناظرہ مرزائیاں

مولوی محمد مہرالدین منتظم مناظرہ میاں ونڈ لکھتے ہیں:

موضع میاں ونڈ ضلع امرتسر میں ۸۔۹ مارچ ۱۹۳۰ء مرزائیوں سے بامن مناظرہ ہوا۔

موضوع تین تھے۔

۱۔ حیات و مماۃ مسیح ۲۔ اجرائے نبوت ۳۔ صدق و کذب مرزا۔

مرزائیوں کی طرف سے چند علماء شریک تھے۔جماعت اہل حدیث کی طرف سے کئی علماء تھے۔ مناظرہ آبادی سے باہر ہوا۔مسلم،غیر مسلم سامعین کی کثرت تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موضوع اول پر بعد نماز پیشیں، موضوع دوم سوم پر دوسرے روز (۹ تاریخ کو) مناظرہ کیا جانا تھا، وقت دو دو گھنٹہ فی موضوع قرار پایا۔، اول موضوع پر مولوی عبدالرحیم مبلغ کانفرنس کے بالمقابل مولوی محمد حسین مرزائی آئے۔ مرزائی مناظر سخت مرعوب ہوا۔ مجلس برخواست ہوئی۔، بوقت شام مولوی حبیب اللہ بھی آ گئے اور تقریر کی۔ اگلے روز دس بجے جلسہ مناظرہ منعقد ہوا۔ مولوی محمد امین امرتسری مناظر ہوئے۔ مرزائیوں کی طرف سے محمد حسین۔، تیسرا موضوع چونکہ فیصلہ کن تھا اس لئے مرزائیوں نے راہ گریز اختیار کرنی شروع کی۔ اور کہا کہ کل کریں گے۔ بعد میں کہا کہ اگر مولوی عبدالرحیم مناظر ہوں تو کل کریں گے ورنہ آج کر لیتے ہیں۔، دراصل انہیں قادیان سے کمک آنے کی امید تھی اور پھر مولوی محمد غفور قادیان سے آ گئے۔ اور انکے ساتھ شام ۴ بجے مناظرہ ہوا۔ ۶ بجے کے قریب انہوں نے مناظرہ بند کرنے کی درخواست کر دی۔..

شہادات غیر جانب دار: ہم مندرجہ ذیل اشخاص تصدیق کرتے ہیں کہ ہم نے مسلمانان میاں ونڈ کے ہمراہ مرزائیوں کا مناظرہ ہوتے دیکھا اور سنا اور بلا کسی قسم کے شک کے ہم کہتے ہیں کہ مرزا صاحبان اپنے دعوی میں بالکل جھوٹے ہیں ان کا پیر مرزا صاحب کسی طرح بھی نبی یا ولی یا بزرگ ہستی نہیں کہلا سکتا۔ مرزائیوں نے عبد الرحیم شاہ کے کسی سوال کو جواب نہیں دیا اور نہ دے سکتے صاف صاف جھوٹے ہیں۔

شنبھو ناتھ، گورداس مل برہمن۔ پریتم سنگھ ولد سندر سنگھ ساہوکار ٹیکس گذار۔ جاگیر سنگھ ولد روڑ سنگھ۔ بچن سنگھ۔ سردار جگت سنگھ ولد دیوا سنگھ جٹ۔ سلطان سنگھ ولد نہال سنگھ جٹ۔ دیوان سنگھ۔ جیون سنگھ نمبردار۔ خزان سنگھ ولد بھگت سنگھ۔ تارا سنگھ۔ سردار ماہنا سنگھ ولد ہیرا سنگھ۔ گنگا ولد گوردت سنگھ جٹ۔ سنتا سنگھ ولد خوشحال سنگھ۔ مل سنگھ ولد بھان سنگھ۔ لکھا سنگھ ولد گوردت سنگھ جٹ اکالی۔ سردار خوشحال سنگھ ولد قمر سنگھ جٹ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ مارچ ۱۹۳۰ء، ۲۷ شوال ۱۳۴۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۲۲ ص ۸، ۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی علم کلام

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ بتاتے ہیں:

اخبار الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۳۰ء صفحہ ۸ پر ہے:

ایک مقام پر ایک احمدی کا غیر احمدی مولوی سے مباحثہ ہوا۔

احمدی نے یا عیسی انّی متو فیك و را فعك سے رفع عیسی کے ثبوت کی تردید میں غیر احمدی سے کہا

کہ دیکھو متو فیك کی ف کے نیچے کیا ہے؟

غیر احمدی نے کہا۔ زیر۔

احمدی نے کہا کہ جب زیر نیچے ہے، تو حضرت عیسی اوپر کیسے جاسکتے ہیں؟ وہ تو نیچے ہی رہیں گے۔ (ملخصاً)

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں، کیا اچھی دلیل ہے؟ کہ متو فیك میں ف کے نیچے زیر ہے۔

ذرا یہ تو سوچو کہ یہ زیر اس پر ہے جو انّی میں متکلم ہے۔ یعنی خدا،

کیونکہ آیت کے معنی ہیں: خدا نے حضرت مسیح کو کہا میں ہی تجھے فوت کرونگا۔

اور مسیح ك سے مخاطب ہیں، جس پر زبر ہے۔

پس ثابت ہوا کہ بقول ان ملا دو پیازہ کے خدا نیچے ہے، اور مسیح اوپر۔

جل جلالہ تعالی شانہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ اپریل ۱۹۳۰ء مطابق ۴ ذی قعد ۱۳۴۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۲۳ ص ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں فساد وقتال

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان سے مرزائی تحریک کے خلاف ایک معمولی سا پرچہ ماہوار نکلا کرتا ہے جس کا نام مباہلہ ہے۔ اس میں ہمیشہ یہ ذکر ہوتا ہے کہ خلیفہ قادیان میں وہ عیب ہے، فلاں میں یہ عیب ہے، جس کا ثبوت ہمارے پاس ہے۔ اگر وہ سچے ہیں تو ہم سے مباہلہ کرلیں وغیرہ۔

اس دفعہ مباہلہ میں خلیفہ قادیان کی ازواج اور بنات کا بھی ذکر تھا جس پر قادیانی امت نے خلیفہ کو پریشان کیا کہ آپ بذریعہ عدالت اس کا فیصلہ کرائیے۔ اس پر خلیفہ قادیان نے ایک جمعہ کے خطبہ میں بڑی تیز تقریر کی۔ جس میں بڑا واویلا کیا۔ کچھ تو ان مریدوں کو ڈانٹا جو یہ درخواست کرتے ہیں کہ عدالت میں فیصلہ کرایا جائے۔ کچھ حاضرین کو گرم کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس وقت مباہلہ والوں میں سے ایک شخص ادھر سے گذرتا ہوا ہتھے چڑھ گیا، بس اس کی اچھی طرح مرمت کردی۔ (فاروق ۲۱۔اپریل ص ۳)۔

ادھر حکومت کو توجہ دلاکر مباہلہ والوں پر دفعہ ۱۵۳ وغیرہ کے ماتحت مقدمہ چلوا دیا۔ ۲۳۔ اپریل کو گورداسپور میں پیشی بھگتا کر لاری میں واپس آرہے تھے (تو راستے میں فساد ہوا۔ ایک آدمی مرگیا۔ دوسرا، عبدالکریم زخمی ہوکر ہسپتال میں ہوا۔)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ مئی ۱۹۳۰ء جلد ۲۷ نمبر ۲۷ ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان کو مباہلہ کی دعوت اوران کا انکار

اخبار مباہلہ خلیفہ قادیان پر نا گفتہ الزام لگاتا اور فیصلہ کے لئے خلیفہ مذکور کو مباہلہ کی دعوت دیتا رہا مگر خلیفہ مذکور مباہلہ سے انکاری رہے۔ آخر ۱۶۔ اپریل ۱۹۳۰ء کے پرچہ الفضل میں خلیفہ قادیان کی ایک تقریر نقل ہوئی جس میں انہوں نے دعوی کیا کہ کسی فعل مستلزم سزا میں مباہلہ کرنا کسی امام یا متبع امام کا قول نہیں۔ دکھائیں تو ایک سو روپیہ انعام دونگا۔ اس کے جواب میں محمد حسین صابری بریلوی نے ایک مضمون بھیجا ہے جس میں اقوال مرزا سے استدلال کر کے دعوی ثابت کیا ہے۔ ہم اقوال آئمہ سے جواز مباہلہ بتاتے ہیں۔ انعام کی امید خلیفہ صاحب سے فضول ہے...

تفسیر فتح البیان میں زیر آیت ابتہال ہے:

قال فی الجمل وقع البحث عند شیخنا العلامہ الدوانی فی جواز المباہلۃ بعد النبی ﷺ فکتب رسالۃ فی شروطھا المستنبطۃ من الکتاب و السنۃ و الآثار و کلام الآئمۃ و حاصل کلامہ فیھا انھا لا تجوز الا فی امر مھم شرعاً وقع فیہ اشتباہ و عناد و لا یتیسر دفعہ الا بالمباہلۃ فیشترط کونھا بعد اقامۃ الحجۃ و السعی فی ازالۃ الشبھۃ و تقدیم النصح الانذار و عدم نفع ذلک و مساس الضرورۃ الیھا۔

کہ علامہ دوانی نے جواز مباہلہ میں ایک کتاب لکھی ہے اس کا ملخص یہ ہے کہ ضروری شرعی امر میں مباہلہ کرنا جائز ہے جس میں شبہ اور عناد ہو، جو مباہلہ کے بغیر دور نہ ہو سکے۔ وغیرہ۔

اس حوالہ میں امر مہم شرعی، ایک عام جامع لفظ ہے یعنی بہت بڑا ضروری کام جس پر شرعی حکم وارد ہو جیسے چوری بدکاری زنا کاری وغیرہ۔ قادیانی صورت نزاع میں شرائط مذکور حسب پائی جاتی ہیں سننے والوں کو خلیفہ کے حق میں اشتباہ بھی ہے۔ الزام لگانے والوں کو عناد بھی ہے۔ اشتباہ کا ثبوت اس سے زیادہ کیا چاہیے کہ خود لاہوری جماعت احمدیہ کے لیڈر خواجہ کمال الدین نے خلیفہ قادیان کو انکاری حلف اٹھانے کی بابت خط لکھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تا کہ شبہ دور ہو۔ پس ہمارا پیش کردہ حوالہ دیکھ کر خلیفہ قادیان کو دفع الزام کے لئے مباہلہ کرنے سے انکار نہ ہونا چاہیے۔

ممکن ہے یہ حوالہ قادیانی جماعت نے بھی دیکھ لیا اس لئے انہوں نے دوسرا پہلو بدلا۔ چنانچہ الفضل ۱۴ مئی میں لکھا: الزام زنا وغیرہ پر ثبوت بذمہ مدعی ہوگا اگر وہ گواہ نہ لائے تو جھوٹا ہے ہاں جس پر الزام لگایا جائے وہ اس وقت تک کہ الزام دہندہ اس سے مطالبہ مباہلہ نہ کرلے اپنی بریت کو زیادہ نمایاں کرنے کے لئے مباہلہ کی بھی دعوت دے سکتا ہے۔ اگر مطالبہ ہو جائے تو وہ بھی مباہلہ کی دعوت نہیں دے سکتا اور نہ منظور کر سکتا ہے۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کہتے ہیں: یعنی ملزم بغرض بریت خود مباہلہ کی درخواست کرے تو جائز ہے۔ مدعی اگر ملزم سے مباہلہ طلب کرے تو ملزم مباہلہ منظور نہ کرے۔ بہت خوب۔ پہلا حصہ تو متنازع نہیں۔ دوسرا متنازعہ ہے جس میں قادیانی پارٹی مدعی عدم جواز ہے، لہذا اس کی دلیل پیش کرنا اس پر واجب ہے۔ ہم اس دلیل سننے کے لئے ہمہ تن گوش ہیں۔ اب صابری صاحب کی سنیئے:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

اسلام میں لعنة الله على الكاذبين کہنا ایک بددعا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ جو شخص کاذب ہے وہ خدا کی رحمت سے نومید ہو اور اسکے قہر کے نیچے آجائے۔ اسی لئے قرآن میں ایسے مردوں یا ایسی عورتوں کیلئے جن پر مجرم ہونے کا شبہ ہو اور کوئی گواہ نہ ہو جس کی گواہی سے سزا دی جائے ایسی قسم رکھی ہے جو مؤکد بہ لعنت ہے تا اس کا وہ نتیجہ ہو جو گواہ کے بیان کا نتیجہ ہوتا ہے یعنی سزا اور قہر الٰہی۔

(نزول المسیح ص ۵۷ حاشیہ زیر عبارت متعلقہ مباہلہ)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ اصول خلیفہ قادیان کے متعلق بالکل صاف ہے کہ انہیں بغیر چون چرا کے مباہلہ یا مؤکد بہ لعنت حلف اٹھانا چاہیے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء مطابق ۲۳ ذی الحج ۱۳۴۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۳۰ ص ۳-۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفسیر القرآن میں مقابلہ

مولانا نور حسینؒ گھرجاکھی مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کو لکھتے ہیں:

میری ایک احمدی دوست سے گفتگو ہوئی۔اس نے کہا کہ ہمارے خلیفہ نے مدت سے چیلنج دے رکھا ہے کہ میرے مقابلہ میں کوئی تفسیر قرآن عربی میں مقابلہ کرلے۔کوئی حنفی اہل حدیث آج تک تیار نہیں ہوا... میں نے کہا مولانا ثناء اللہ امرتسری نے چیلنج منظور کیا تھا لیکن خلیفہ صاحب نے خاموشی اختیار کی ...(اب) شیخوپورہ کے قادیانی دوست مقابلہ کرانے کو تیار ہیں۔اس لئے میں نے حسب ذیل تحریر لکھدی :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔بخدمت چودھری رحیم بخش سکرٹری انجمن احمدیہ شیخوپورہ۔

خلیفہ صاحب نے جو چیلنج تفسیر قرآن مجید کی نسبت دیا تھا مولانا ثناء اللہ نے منظور فرمالیا تھا جس میں یہ شرط تھی کہ ایک علیحدہ مکان میں بیٹھ کر صرف سادہ قرآن مجید بلا ترجمہ اور سفید کاغذ اور قلم دوات لے کر تفسیر لکھیں۔ قریب کوئی آدمی معاون یا مددگار نہ ہو۔اور عربی تفسیر لکھی جائے۔خواہ کوئی سورہ یا رکوع ہو۔پھر وہ تفسیر چھپ کر دنیا کے سامنے آجائے۔لوگ خود اندازہ لگالیں گے کہ کس میں علم اور روحانیت ہے۔میں آپ کو باآواز بلند کہتا ہوں کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب تفسیر لکھنے سے انکار کریں تو میں ان کی جماعت سے علیحدہ ہوجاؤنگا۔لیکن آپ بھی بالمقابل یہ اقرار کریں کہ اگر خلیفہ صاحب نے تفسیر لکھنے سے انکار کیا تو میں ان کی جماعت سے علیحدہ ہوجاؤنگا۔میں پیش گوئی کرتا ہوں کہ خلیفہ صاحب اس شرط پر تفسیر لکھنے کو کبھی تیار نہ ہوں گے۔

نور حسین گھرجاکھی خطیب جامع مسجد شیخوپورہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکرٹری صاحب نے یہ لکھ کر دیا:

بخدمت جناب مولوی نور حسین صاحب...

عرض ہے کہ خلیفہ صاحب چیلنج تفسیر قرآن کی نسبت اخباروں میں دے چکے ہیں۔اگر آپ کے دل میں یہ خیال ہے کہ تفسیر القرآن میں دونوں حضرات مقابلہ کریں تو میں راضی ہوں میں بھی آج ہی خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کو قادیان لکھ دیتا ہوں کہ آپ باہمی شرائط طے کر کے دنیا کو حق اور باطل کی تمیز کا موقع دیں۔

میں آپ کی اس صلاح کو مانتا ہوں بلکہ اتفاق کرتا ہوں۔مگر ایک بات سے انکار ہے کہ احمدیت سے توبہ کا تعلق نہیں مان سکتا۔ہاں اگر خلیفہ صاحب نے اس مقابلہ سے پہلوتہی کی تو میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو خلیفہ صاحب سے زیادہ عالم مانوں گا۔خاکسار رحیم بخش انجمن احمدیہ شیخوپورہ

چوہدری رحیم بخش نے بھی یہ بیان قادیان بھیج دیا ہے اور میں نے بھی ارسال خدمت کر دیا ہے۔ لہذا آپ اپنی منشاء تحت میں اظہار فرمائیں۔والسلام۔

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پہلے بھی خلیفہ قادیان نے دیوبندیوں کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا جس کے جواب میں ہم نے لکھا تھا کہ تعلیمی حیثیت سے ہم بھی دیوبندی ہیں، پس ایک سادہ قرآن شریف لے کر بٹالہ کی جامع مسجد میں آکر بالمقابل تفسیر لکھئے۔جس کے جواب میں آج تک ہاں نہ پہنچی، بلکہ انکار کر گئے۔

گزشتہ را صلوۃ۔اب سہی۔ہماری طرف سے کوئی شرط نہیں۔صرف یہ کہ سادہ قرآن اور کاغذ قلم دوات لے کر الگ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھنا ہوگا۔تفسیر اور معارف کے لئے ضروری ہوگا کہ علوم عربیہ کے ماتحت ہوں۔بس۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء مطابق ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۴۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۳۰ ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفسیر نویسی

حضرت مولانا ثناء اللہؒ امرتسری لکھتے ہیں:

بے حیائی تیرا آسرا، دراصل حدیث کا مضمون ہے جس میں ارشاد ہے

اذا لم تستحی فاصنع ما شئت ۔جب کسی کو حیا نہ ہو، تو جو جی چاہے کرے۔

عرصہ دراز سے قادیان سے آواز اٹھتی چلی آئی ہے کہ معارف اور نکات قرآنیہ جو ہم کو خدا نے بتائے ہیں وہ کسی کو نہیں بتائے۔اسی گھمنڈ میں بڑے مرزا جی نے پیر مہر علی صاحب گولڑہ اور خاکسار وغیرہ کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا۔جس کے جواب میں پیر صاحب گولڑہ ضلع راولپنڈی سے اور خاکسار امرتسر سے لاہور پہنچ گئے تھے۔مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تشریف نہ لائے۔جس کے عذر میں کہا تھا:

پیر گولڑہ سرحدی پٹھانوں کو لیکر آ گئے ہیں اور میرے مرید تو لاہور میں کل پندرہ ہیں۔

خیر یہ زمانہ بھی گذرا۔اس کے بعد چھوٹے میاں محمود خلیفہ قادیان کو وراثتاً یہ دعوی ملا کہ قرآنی معارف جو مجھ پر کھلے ہیں وہ کسی اور پر نہیں۔مقابلہ میں بیٹھ کر میرے سامنے تفسیر لکھو۔چنانچہ آپ نے چند علماء لاہور کو چیلنج بھی دیا جن میں خاکسار کا نام نہیں لیا، کیوں؟ اس لئے کہ ۱۹۲۵ء میں بھی یہ آواز قادیان سے اٹھی تھی کہ علماء دیوبند ہمارے مقابل آئیں جس کے جواب میں ہم نے اہل حدیث مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۲ میں لکھ دیا تھا: بٹالہ کی جامع مسجد میں سادہ قرآن اور خود روقلم لے کر آ یئے۔آمنے سامنے بیٹھ کر تفسیر لکھئے۔، اس کے جواب میں آج تک خاموشی رہی۔

اب یہ آواز اٹھی، تو ہمارے دوست مولوی نور الٰہی صاحب گرجاکھی کا مراسلہ اہل حدیث میں چھپ گیا جس کی ہم نے تصدیق کی۔اس کی منظوری آج (۲۶ مئی ۱۹۳۰ء) تک نہیں آئی۔ہاں اخبار الفضل قادیان ۲۳ مئی میں ایک نوٹ نکلا ہے (الفضل ۳۰ مئی صفحہ ۷ پر بھی یہی راگ گایا ہے) جس میں انجمن تحفظ شریعت لاہور کے چیلنج کا جواب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہوئے ایک فقرہ یہ بھی لکھ مارا ہے:

یہ کام (تفسیر نویسی) آسان نہیں۔ ورنہ انور شاہ دیوبندی، مولوی ثناء اللہ امرتسری، پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور دیگر کبائر کیوں صم بکم کے مصداق بن رہے ہیں۔ (ص ۹)۔

ناظرین! واقعات گزشتہ کو سامنے رکھ کر ان مقدس لوگوں سے پوچھئے کہ آپ کے مخاطب تو صم بکم نہیں بنے، مگر آپ عمی کیوں بن رہے ہیں جو اہل حدیث کی تحریرات کو دیکھتے نہیں۔ قادیانی دوستو! اپنے مشن کے کام میں جب تم کسی اور کو مخاطب کرتے ہو، تو ہمیں سخت ملال ہوتا۔ کیوں:

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

پس سنو! ہم تمہارے خلیفہ کی لیاقت علمیت معرفت نکتہ رسی نکتہ سنجی سب جانتے ہیں کہ وہ واقعی باپ کے قابل سپوت ہیں۔ اس لئے گو ہم آج سے پہلے آسمانی اور زمینی طور پر (مرزا قادیانی کا ہم سے پہلے مرجانا، لدھیانہ میں تین سو روپیہ انعام حاصل کرنا) تم پر فتح یاب ہو چکے ہیں تاہم اس میدان میں بھی بفضلہٖ تعالیٰ تمہیں شکست دینے کا ارادہ کر چکے ہیں ہماری طرف سے کوئی شرط نہ ہوگی۔ فقط یہ کہ: سادہ قرآن اور قلم لے کر بیٹھنا ہوگا۔ تفسیر اور معارف، علوم عربیہ کے ماتحت ہوں گے۔

قادیانی معارف اور نکات کی ایک آدھ مثال ناظرین کو بتاتے ہیں: بڑے مرزا صاحب قادیانی سورہ تکویر کی تفسیر لکھتے ہیں

اذا الشمس کورت۔ و اذا النجوم انکدرت۔ و اذا الجبال سیرت و اذا العشار عطلت و اذا الوحوش حشرت و اذا البحار سجّرت و اذا النّفوس زوّجت۔ و اذا الموؤدة سئلت۔ بایّ ذنب قتلت۔ و اذا الصحف نشرت۔ و اذا السماء کشطت، و اذا الجحیم سعرت۔ و اذا الجنة ازلفت علمت نفس ما احضرت۔

اس سورۃ میں خداوند تعالیٰ نے قیامت سے پہلے کے چند واقعات بتا کر ارشاد فرمایا ہے کہ جب یہ واقعات ہو جائیں گے تو اس وقت ہر نفس کو اپنے کئے اعمال معلوم ہو جائیں گے چنانچہ ان آیات کا ترجمہ صاف بتا رہا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ مقصود ان سے یہ بتانا ہے کہ جب یہ واقعات ظاہر ہونگے اس روز یوم الجزاء (روز قیامت) ہوگا۔

ان آیات میں جو لفظ اذا العشار عطلت ہے اس کی تفسیر میں مرزا غلام احمد نکتہ سنجی فرماتے ہیں۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: اور یاد رہے کہ اسی زمانہ کی نسبت مسیح موعود کے ضمن بیان میں آنحضرت ﷺ نے یہ بھی خبر دی جو صحیح مسلم میں درج ہے اور فرمایا و یترکن القلاص فلا یسعی علیھا یعنی مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹنی کی سواری موقوف ہو جائے گی۔ بس کوئی ان پر سوار ہو کر ان کو نہیں دوڑائے گا۔ اور یہ ریل کی طرف اشارہ تھا کہ اس کے نکلنے سے اونٹوں کے دوڑانے کی حاجت نہیں رہے گی ۔

اور اونٹ کو اسلئے ذکر کیا کہ عرب کی سواریوں میں سے بڑی سواری اونٹ ہی ہے جس پر وہ اپنے مختصر گھر کا تمام اسباب رکھ کر پھر سوار بھی ہو سکتے ہیں اور بڑے کے ذکر میں چھوٹا خود ضمناً آ جاتا ہے ۔

پس حاصل مطلب یہ تھا کہ اس زمانہ میں ایسی سواری نکلے گی کہ اونٹ پر بھی غالب آ جائے گی جیسا کہ دیکھتے ہو کہ ریل کے نکلنے سے قریباً وہ تمام کام جو اونٹ کرتے تھے اب ریلیں کر رہی ہیں۔ پس اس سے زیادہ تر صاف اور منکشف اور کیا پیش گوئی ہوگی۔ چنانچہ اس زمانہ کی قرآن شریف نے بھی خبر دی ہے جیسا کہ فرمایا و اذا العشار عطلت یعنی آخری زمانہ وہ ہے جب اونٹنی بے کار ہو جائے گی۔

یہ بھی صریح ریل کی طرف اشارہ ہے اور وہ حدیث اور یہ آیت ایک ہی خبر دے رہی ہیں اور چونکہ حدیث میں صریح مسیح موعود کے بارے میں یہ بیان ہے اس لئے یقیناً یہ استدلال کرنا چاہیے کہ یہ آیت بھی مسیح موعود کے زمانہ کا حال بتلا رہی ہے اور اجمالاً مسیح موعود کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ پھر لوگ باوجود ان آیات بینات کے جو آفتاب کی طرح چمک رہی ہیں ان پیش گوئیوں کی نسبت شک کرتے ہیں۔ اب منصفین سوچ لیں کہ ایسی پیش گوئیوں کی نسبت جن کی غیبی باتیں پوری ہوتی آنکھ سے دیکھی گئیں شک کرنا حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔

(شہادۃ القرآن از مرزا قادیانی۔ ص ۱۳،۱۴)

ناظرین! یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ اونٹوں کی جگہ ریل کا بن جانا خاص عرب میں مراد ہے۔

اسی لئے قادیانی نے ملک عرب کا نام بھی لیا ہے اس کی مزید توضیح دوسری کتاب میں موصوف نے فرما دی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: آسمان نے بھی میرے لئے گواہی دی اور زمین نے بھی۔ مگر دنیا کے اکثر لوگوں نے مجھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبول نہ کیا۔ میں وہی ہوں جسکے وقت میں اونٹ بے کار ہوئے اور پیش گوئی و اذا العشار عطّلت پوری ہوئی۔ اور پیش گوئی حدیث و لیترکن القلاص فلا یسعی علیها نے اپنی پوری پوری چمک دکھا دی۔ یہاں تک کہ عرب و عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اٹھے کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل تیار ہو رہی ہے یہی اس پیش گوئی کا ظہور ہے جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی جو مسیح موعد کے وقت کا یہ نشان ہے۔ (اعجاز احمدی۔ص۲)

احمدی دوستو! حضرت مرزا صاحب کی اس نکتہ سنجی کو اور کوئی مانے یا نہ مانے ہم تو اس کے قائل ہیں کہ یہ نکتہ خدا نے ان سے لکھوایا ہے کیوں؟ تا کہ آپ لوگ مرزا صاحب کی مسیحیت موعودہ کو اس نکتہ سے جانچیں کہ مسیح موعود کی علامت یہ ہے ملک عرب خاص کر حجاز میں ریل جاری ہو کر اونٹ بے کار ہو جائیں گے۔ پس جب تک عرب اور حجاز میں اونٹ چلتے ہیں آپ لوگوں کا حق نہیں کہ مرزا صاحب کو مسیح موعود سمجھیں۔ ورنہ خود مرزا صاحب قادیانی کے ارشاد کے خلاف ہوگا۔ کیا خوب:

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

ناظرین یہ ہیں وہ معارف اور نکات جو مرزا غلام احمد صاحب اور ان کی ذریت قرآن کی تفسیر میں لکھے گی۔ آئیں اور علوم عربیہ کی پابندی میں لکھیں اور خوب لکھیں۔ کیا آئیں گے؟ ہرگز نہیں۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
وہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ جون ۱۹۳۰ء مطابق ۸ محرم ۱۳۴۹ھ جلد ۲۷ نمبر ۳۲ ص ۳-۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برما میں زلزلہ
صداقت مرزا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جب سے ہم نے سنا اور اخباروں میں پڑھا کہ رنگون اور پیگو وغیرہ بلاد برما میں ماہ مئی گذشتہ میں سخت زلزلہ آیا ہم اسی وقت سے منتظر تھے کہ قادیان سے آواز اٹھے گی کہ ہمارے نبی رسول مرزا کی صداقت ثابت ہوگئی۔ ان کی خاموشی سے ہمارا خیال ہوا کہ ہم خود ہی ان کو یاد دلائیں کہ وقت سے فائدہ اٹھائیں۔ ہم ابھی خیال ہی کر رہے تھے کہ قادیان سے آواز نکلی یعنی اخبار الفضل نے بڑی موٹی سرخی:

حضرت مسیح موعود کی ایک پیش گوئی

لکھ ماری۔ اس کے ماتحت زلزلہ برما کے ذکر میں لکھا کہ مرزا نے حقیقت الوحی میں زلزلہ عظیمہ کی بابت پیش گوئی کر رکھی تھی۔ بس وہ سچی ہوگئی۔ اس کے بعد نتیجہ کے طور پر لکھا ہے:

کاش غافل اور دنیا میں منہمک لوگ خدا تعالی کے ان قہری نشانات سے جو حضرت مسیح موعود کی پیش گوئی کی صداقت میں رونما ہوئے ہیں عبرت حاصل کریں۔ (الفضل قادیان ۱۵ جون ۱۹۳۰ء)۔

کچھ شک نہیں کہ برما میں سخت زلزلہ آیا جس سے بڑی سخت تباہی ہوئی مگر سوال یہ ہے کہ یہ واقعہ ہائلہ کس کا نشان ہے؟ ہم بتاتے ہیں کہ اس قسم کے واقعات ہائلہ تین قسم کے نشان ہو سکتے ہیں

ا۔ نشان قدرت۔ بالکل سچ آمنا۔

۲۔ نشان نبوت محمدیہ۔ یہ اس لئے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے قیامت کے قریب تکثر الزلازل۔ زلزلے بہت آئیں گے۔ صدقنا۔ ان دونوں قسم کے نشانات میں ہمارا اور قادیانیوں کا اختلاف نہیں۔

۳۔ تیسرا نشان مرزا قادیانی ہے۔ اس میں نزاع ہے۔ الفضل نے تو کسی خاص غرض کے ماتحت بات گول مول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی ہے مگر مرزا صاحب قادیانی نے جہاں ان زلزلوں کی بابت لکھا ہے، وہاں صاف لکھا ہے :

مجھے خدائے عز و جل نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ دونوں زلزلے (اپریل ۱۹۰۵ء کا اور اس کے بعد آنے والا۔ جو بقول الفضل برما میں آیا۔ ثناء اللہ) تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے دو نشان ہیں۔ انہی نشانوں کی طرح جو موسی نے فرعون کے سامنے دکھلائے تھے اور اس نشان کی طرح جو نوح نے اپنی قوم کو دکھلائے تھے۔ (النداء من و حی السماء)

ناظرین! ملاحظہ فرمایئے کیسا صاف بیان ہے کہ یہ زلزلہ جس کی پیش گوئی مرزا نے کی ہے اور جس کو آج الفضل مرزا صاحب کی صداقت کا نشان قرار دیتا ہے یہ اسی طرح کا نشان مرزا ہوگا جس طرح حضرت موسی اور حضرت نوح کے نشان ظاہر ہوئے تھے۔ اس پر سوال پیدا ہوتا تھا کہ زلزلہ سے دعوی مرزا کو کیا تعلق تو اس کا حل مرزا غلام احمد نے یوں دیا ہے۔ لکھا:

آیت قرآنی و ما كنا معذ بين حتى نبعث رسو لا سے صاف ظاہر ہے کہ اس قسم کے قہری عذاب کے نازل ہونے سے پہلے خدا کی طرف سے کوئی رسول ضرور مبعوث ہوتا ہے جو خلقت کو آنے والے عذاب سے ڈراتا ہے اور یہ عذاب اس (رسول) کی تصدیق کے واسطے قہری نشانات ہوتے ہیں۔ اس وقت خدا کا ایک رسول (مرزا) تمہارے درمیان ہے جو مدت سے تم کو ان عذابوں کے آنے کی خبر دے رہا ہے پس سوچو اور ایمان لاؤ تا کہ نجات پاؤ۔ (النداء من و حی السماء)

جس کتاب حقیقۃ الوحی کا اخبار الفضل نے حوالہ دیا ہے اس میں بھی مذکور ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں:

اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں (زلزلوں) میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے، ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا و ما كنّا معذّبين حتّى نبعث رسو لا (صفحہ۔ ۲۵۶)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بس چونکہ زلزلہ برما مرزا غلام احمد کی نبوت کے ثبوت میں پیش کیا گیا ہے، اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم اس حیثیت سے اس پر بحث کریں کہ اس کو نبوت مرزا قادیانی سے کیا تعلق؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ شک نہیں کہ قرآن شریف میں انبیاء کے منکروں پر عذاب آنے کا ذکر ہے مگر کب؟ اس کا جواب خود مرزا صاحب کے کلام سے ملتا ہے (کیونکہ اپنی مثال میں موسیٰ اور نوح ؑ کا نام لیا ہے) کہ بعد تبلیغ رسالت ان کی تکذیب اور شرارت کو بھی دخل ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد خود اس پیش گوئی کے ضمن میں فرما چکے ہیں:

خوب یاد رکھو کہ جن قوموں کو خدا تعالی نے اس سے پہلے عذاب میں مبتلا کیا تھا جیسا کہ نوح ؑ کی قوم اور فرعون کی قوم اور لوط کی قوم، وہ اس لئے ہلاک نہیں کی گئی تھیں کہ محض اختلاف درمیان تھا بلکہ وہ اپنی شوخیوں اور شرارتوں کی وجہ سے ہلاک کی گئی تھیں۔ (النداء من وحی السماء)

مرزا غلام احمد صاحب کے اس دعوی کی تائید خود قرآن مجید بھی کرتا ہے۔ غور سے پڑھو حتی یبین لھم ما یتقون (خدا کسی قوم کو گمراہ اور برباد نہیں کرتا جب تک اس کو وہ احکام واضح طور پر نہ بتا دے جن سے ان کو بچنا چاہیے)۔

اب سوال یہ ہے کہ برما میں جو لوگ زلزلہ سے تباہ ہوئے ہیں، ان کو مرزا صاحب کی دعوت پہنچ چکی تھی؟ اس کے بعد انہوں نے تکذیب اور شوخی و شرارت کی تھی؟ اس کا جواب دینا الفضل اور ہر مصدق مرزا قادیانی کا فرض ہے۔ ہاں ہم اس سوال کے جواب سے سبکدوش ہیں کیونکہ ہمارے نزدیک زلزلہ برما ایک تو قدرت کا نشان ہے، دوم نبوت محمدیہ کا نشان ہے جنہوں نے فرمایا ہے کہ قیامت سے پہلے زلزلے بہت آئیں گے۔ پس امت مرزا بتائے کہ پیگو وغیرہ میں انہوں نے کب تبلیغ کی، اور ان تباہ شدہ لوگوں نے مرزا کی کب تکذیب کی اور کیا شرارت کی؟ قادیانی دوستو! اس قسم کے دعوی کرتے ہوئے دل میں سوچ لیا کرو کہ اہل حدیث کو کیا جواب دیں گے

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۷ جون ۱۹۳۰ء مطابق۔ ۲۹ محرم ۱۳۴۹ھ جلد ۲۷ نمبر ۳۵ ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفسیر نویسی کا چیلنج اور خموشی

حضرت مولانا ثناءاللہؒ امرتسری لکھتے ہیں:

ناظرین اخبار اہلحدیث امرتسر گذشتہ پرچوں میں پڑھ چکے ہیں کہ خلیفہ قادیان نے اپنے والد کی سنت پر عمل کرتے ہوئے علماء اسلام کو بالمقابل تفسیر لکھنے کا چیلنج دیا تھا جس کی منظوری سابقہ منظوریوں کے علاوہ حال میں دو دفعہ دی گئی۔ مگر ادھر سے خاموشی ہے۔ جو ہمارے نزدیک کچھ متعجب امر نہیں کیونکہ یہ خاموشی بھی ان کے والد کی سنت ہے جس پر خلیفہ قادیان (محمود احمد) نے عمل کیا تو کچھ برا نہ کیا

ایک دوسرے صاحب مولانا ابوالمناظر حافظ محمد ابراہیم صاحب حنفی لکھنوی ساکن مزنگ لاہور نے ایک مراسلہ بہت لمبا چوڑا بھیجا ہے جس کا ملخص یہ ہے کہ:

ہم (حافظ ابراہیم) نے پہلے بھی اخباروں کے ذریعہ خلیفہ قادیان کا چیلنج منظور کیا، اب بھی اعلان کرتے ہیں۔ ہمارے جواب میں خلیفہ تو خاموش ہے مگر اس کے مریدوں نے خط لکھا ہے کہ آپ اپنے ارادوں سے باز آئیں ورنہ آپ کو بھی مباہلہ والوں کی طرح حیران و پریشان ہونا پڑے گا۔

مگر حافظ صاحب موصوف ان گیدڑ بھبکیوں میں نہیں آئے وہ پھر لکھتے ہیں کہ:

خلیفہ ہمارے سامنے آکر تفسیری معارف لکھے اور حقانیت کا اظہار کرے۔

ہم انصاف کی بات کہنے سے نہیں رک سکتے کہ خلیفہ قادیان آج کل رات دن دو مشغلوں میں مشغول ہیں: ۱۔ مقدمات فوجداری جن کی وجہ سے وہ روزے رکھتے اور رکھواتے ہیں۔ ۲۔ لنڈن کی گول میز کانفرنس میں شرکت کے شوق میں۔ اسی لئے ان کا اخبار الفضل اسی قسم کے مضامین سے بھرا رہتا ہے۔ اسی فکر میں وہ قادیانی وفد لاٹ صاحب پنجاب اور دیگر افسران کی خدمت میں بھیجتے ہیں:

گر قبول افتد زہے عز و شرف

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۷ جون ۱۹۳۰ء مطابق ۲۹ محرم ۱۳۴۹ھ جلد ۲۷ نمبر ۳۵ ص ۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھلا خط بنام مولوی غلام رسول راجیکی

(معرفت اڈیٹر فاروق)

اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۹۔۱۶ مئی میں ایک مضمون بعنوان:

قادیان میں قتل قتال،

شائع ہوا تھا۔ جس میں مرزا غلام احمد کی دشنام بحق مسیح اور بحق جملہ مومنین درج تھیں۔

اس مضمون کے جواب میں ایک طویل مضمون دشنام مشحون قادیان کے ایک بڑے عالم مولوی غلام رسول راجیکی کی طرف سے قادیانی اخبار فاروق میں نکلا ہے جس میں دو الزاموں کے اثبات پر راقم کے لئے مجیب نے دوسو روپیہ انعام کا اعلان کیا ہے۔ میں نے انعامی مضمون دیکھتے ہی مندرجہ ذیل خط معرفت ڈاکٹر منیر امیر جماعت مرزائیہ امرتسر مولوی غلام رسول کو بھیجا کیونکہ ان دنوں آپ امرتسر کے دورے پر تھے۔

مولوی غلام رسول صاحب آف راجیکی: میرے مضمون قتل قتال مندرجہ اہل حدیث مورخہ ۹ مئی ۱۹۳۰ء کے جواب میں آپ نے جن دو باتوں کے اثبات پر دوسو روپیہ انعام شائع کیا ہے (فاروق۔ قادیان ۱۴ جون ۱۹۳۰ء)، میں اپنے دونوں دعوے ثابت کرنے کو تیار ہوں۔ آپ دوسو روپیہ کسی معزز معتمد کی پاس امانت رکھوا کر مجھے ان کی طرف سے اطلاع دلوائیں اور فیصلہ کے لئے کوئی اہل علم ثالث منظور کریں۔ امید ہے آپ منظوری سے جلدی اطلاع دیں گے۔ ثناء اللہ ۱۹ جون ۱۹۳۰ء۔

اس خط کا جواب آج ۲۸ جون ۱۹۳۰ء تک نہیں آیا۔ اس لئے اخباری طریق سے معرفت اڈیٹر فاروق بھیجا جاتا ہے۔ امید ہے اڈیٹر صاحب موصوف تک یہ خط پہنچا دیں گے اور جواب منظوری جلد عنایت کرائیں گے۔ تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ جولائی ۱۹۳۰ء مطابق ۱۴ صفر ۱۳۴۹ھ جلد ۲۷ نمبر ۳۶ ص ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب الجواب
اخلاق مرزا

منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار کا عنوان بالا کے تحت ایک مضمون ہے جس کے تعارفی نوٹ میں مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں:

اخلاق مرزا کا مضمون اہل حدیث ۹۔۱۶ مئی میں نکلا تھا.. ان کے جواب میں ایک مضمون قادیانی اخبار فاروق میں مولوی غلام رسول راجیکی کے نام سے نکلا جس میں راقم ہذا کو اتنی بے نقط سنائیں کہ مرزا صاحب نے بھی نہ سنائی ہوں گی...قادیانی مجیب نے دو اعتراضوں کے اثبات پر مبلغ دوسو روپیہ انعام دینے کا اعلان بھی کیا جس کی بابت اہل حدیث گذشتہ نمبر میں ہم نے کھلا مکتوب لکھا ہے کہ مجیب انعامی رقم کسی امین کے پاس امرتسر میں جمع کرائے اور بغرض فیصلہ ثالث منظور کرے۔ابھی تک اس کی طرف سے جواب نہیں آیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ جولائی ۱۹۳۰ء مطابق ۱۴ صفر ۱۳۴۹ھ جلد ۲۷ نمبر ۳۷ ص ۳)

تفسیر بالرائے

حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں: صاحب نبوت ہرگز امتی نہیں ہوسکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے اس کا کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کی رو سے بکلی ممتنع ہے۔اللہ جل شانہ فرماتا ہے و ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ ۔یعنی ہر ایک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے،اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو۔

(ازالہ اوہام۔ص ۵۶۹)

اس اقتباس میں مرزا غلام احمد صاحب نے الا لیطاع کی تفسیر فرمائی ہے...اب دیکھیں خلیفہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیان (محمود احمد) کیا کہتے ہیں۔ناظرین غور سے سنیں الفاظ بڑے سخت ہیں۔نہ اسلئے کہ مسیح موعود کے حق میں ہیں بلکہ اسلئے بھی کہ بیٹے نے باپ کے حق میں لکھا ہے:

بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ نبی دوسرے نبی کا متبع نہیں ہوسکتا اوراس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے و ما ار سلنا من رسو ل ا لا لیطاع با ذن الله۔اوراس آیت سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے خلاف استدلال کرتے ہیں۔لیکن یہ سب بسبب قلت تدبر ہے

(حقیقۃ النبوت۔ص ۱۵۵)۔

قادیانی دوستو! اتنا تو بتاؤ کہ تمہارا خلیفہ سچ کہتا ہے؟ کہ ایسی تفسیر کرنے والے نادان ہیں؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ جولائی ۱۹۳۰ء مطابق ۲۱ صفر ۱۳۴۹ھ جلد ۲۷ نمبر ۳۸ ص ۴)

مولوی غلام رسول مرزائی کا وعدہ انعام

۴ جولائی ۱۹۳۰ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں کھلا خط بنام موصوف لکھا گیا تھا جس میں دو باتیں درج تھیں۔

۱۔دوسو روپیہ کسی معزز امین کے پاس جمع کرائیں۔

۲۔کوئی اہل علم ثالث مقرر کریں۔

جواب میں فاروق ۷۔اگست نے طویل خط شائع کرایا جس میں اصل بات کا جواب نہیں بلکہ ایک جدید بہتان لگایا ہے۔لکھا ہے:

کپورتھلہ میں برمکان میاں عبدالمجید صاحب دیوان ریاست ایک بات پر دوسو روپیہ دینے کا وعدہ کیا تھا جس کا ثبوت میں نے فوراً دے دیا تھا مگر مولوی ثناء اللہ نے انعام نہ دیا۔

میں اعلان کرتا ہوں کہ یہ دعوی اسی دعوی کی طرح غلط ہے جو انہوں نے اعجاز احمدی میں لکھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا گزارہ کفن فروشی پر ہے۔ مولوی صاحب سچے ہیں تو دیوان صاحب سے شہادت دلوائیں۔

(ہاں اپنے انعامی چیلنج کی بابت مولوی غلام رسول نے لکھا ہے) اس کے متعلق میں بالتوثیق اس بات کا شرعی اور قانونی اقرار کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب میرے ان دونوں مطالبات کو پورا کرنے کے لئے جوابات شائع کریں اور جتنے بھی میں نے اپنے مطالبات کے پہلو وضاحت کے ساتھ پیش کئے ہیں ان سب کا جواب جس قدر بھی ان سے ممکن ہے، خواہ عرب وعجم کے علماء کی امداد سے بھی لکھ لیں۔ مگر ضرور لکھ کر شائع کریں، اگر وہ جواب میرے مطالبات کے مطابق صحیح ہوگا تو میں نہ اپنے خیالی معیار کی رو سے بلکہ احمدی اور غیر احمدی علماء کی برابر کی معینہ تعداد جو ہر فریق سے زیادہ سے زیادہ چار چار تک ہوگی ان کے متفقہ پیش کردہ علمی معیار کی رو سے مولوی ثناء اللہ امرتسری کا جواب درست تسلیم کیا گیا تو میں بلا حیل وحجت بلا عذرے وحیلے دو صد روپیہ کی انعامی رقم مولوی صاحب مجیب کے حوالے کر دونگا۔ (فاروق ۷۔ اگست ۱۹۳۰ء ص ۷)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کہتے ہیں: پنجابی نبی کے اصحاب کی ہمت اور انصاف ملاحظہ کیجئے۔ ہمت تو اس لئے کہ یہ ایک ایسے شخص کے سامنے انعامی اعلان کرتے ہیں جو ان کے نبی، رسول، مجدد اور مہدی سے بھی انعام وصول کرنے قادیان جا پہنچا تھا۔ جس پر رسول قادیانی کے انکار پر یہ کہتا ہوا قادیان سے واپس آیا تھا:

ہمہ شوق آمدہ بودم ہمہ حرماں رفتم

انصاف ملاحظہ کیجئے کہ جانچنے کے لئے فریقین کے چار چار آدمی جملہ آٹھ آدمی کی مجلس بیٹھے گی جو متفقہ اصول سے جواب کو جانچیں گے۔ کیا فریقین کے چار چار ممبروں کا جو درحقیقت فریقین کے وکیل ہوں گے کسی اصول پر اتفاق ہو جائے گا؟ اسی کو کہتے ہیں: نہ نو من تیل ہوگا، نہ رادھا ناچے گی۔

ہم تو پہلے ہی جانتے تھے کہ لودہانہ کے واقعہ کے بعد ناممکن ہے کہ مرزائی گروہ ہمارے ساتھ انعامی مقابلہ کرے۔ مولوی غلام رسول بھی دانا ہیں، وہ جانتے ہیں کہ اہل حدیث کی گرفت شیر کے پنجہ سے کم نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ اشارۃً گریز کی راہ نکالنے کو یہ بھی لکھ گئے یا قدرت نے ان سے جبراً لکھوا دیا کہ: المومن لا یلدغ من حجر وا حدمر تین مومن دو دفعہ ایک سوراخ سے ڈسا نہیں جاتا۔ (اخبار فاروق قادیان ۷۔ اگست ص ۶)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک دفعہ تو ہم لدھانہ میں رقم دے چکے، دوبارہ نہیں دے سکتے۔ مولوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب! ایک دفعہ ہم راہ انصاف آپ کے سامنے پھر پیش کئے دیتے ہیں اور آپ کو سوچنے کا موقع دیتے ہیں۔آپ انعامی رقم دوسو روپیہ کسی معزز مسلّمہ امین کے پاس جمع کرائیں اور کسی ایک غیر جانبدار اہل علم کو منصف مان لیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲۔اگست ۱۹۳۰ء مطابق ۲۶ ربیع الاول ۱۳۴۹ھ ص ۶)

مباحثہ مرزائیاں:

موضع مونگ ضلع گجرات میں ۱۴، اگست ۱۹۳۰ء کو مرزائیوں سے مسلمانوں کا مباحثہ ہوا۔مسلمانوں کی طرف سے قاضی فیروزالدین اور مرزائیوں کی طرف سے مولوی محمد یار مناظر تھے۔ مبحث صداقت مرزا تھا۔بحث بہت دیر ہوتی رہی۔ خدا نے اسلام اور مسلمانوں کو مرزائیت پر نمایاں فتح دی (مرسلہ۔محمد علی)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ ستمبر ۱۹۳۰ء ص ۱۴)

مرزائیوں سے مباحثہ:

۱۳۔۱۴ ستمبر ۱۹۳۰ء کو موضع گھرپنڈا ضلع امرتسر میں مسلمانوں اور مرزائیوں کے مابین مناظرہ ہوا۔مضامین بحث تھے: جناب مسیح ۔ اور صداقت مرزا۔مسلمانوں کی طرف سے مولوی احمد دین اور مولوی نور حسین مناظر تھے۔مرزائیوں کی طرف سے مولوی غلام رسول اور مولوی محمد یار تھے۔ الحمدللہ مسلمانوں کو فتح مبین ہوئی ۔راقم: اللہ بخش از کمیر پور۔

(اہلحدیث امرتسر ۲۶ ستمبر ۱۹۳۰ء ص ۱۴)

مناظرہ نارووال:

نارووال ضلع سیالکوٹ میں مباحثہ ہوا۔اسلامی مناظر نوجوان مولوی غلام رسول تھا،اور مرزائی مناظر مولوی عبداللہ اور مولوی خیرالدین تھے۔۵ سے ۸ ستمبر تک مباحثہ ہوتا رہا۔الحمدللہ مرزائیوں کو شکست اور اہل حق کو فتح ہوئی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ ستمبر ۱۹۳۰ء ص ۱۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی انعامات

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پنجابی نبی مرزا غلام احمد نے اپنی کتاب اعجاز احمدی میں مجھے قادیان پہونچ کر تحقیق کرنے کی دعوت دی تھی۔ کہا کہ میری ۱۵۰ پیش گوئی ہے۔ اگر جھوٹی ثابت کردو گے تو، فی پیشگوئی ایک سو روپیہ مجموعہ ۱۵ ہزار روپیہ میں خود دوں گا۔ اور میرے لاکھ مرید ہیں ان سے بھی ایک ایک روپیہ لے کر، مجموعہ ایک لاکھ پندرہ ہزار تمہاری نذر کریں گے۔ مگر جب میں اس غرض کے لئے جنوری ۱۹۰۳ء میں قادیان جا پہنچا اور اطلاع دی کہ میں جناب کی دعوت پر آ گیا ہوں تو جوابی خط پہنچا کہ ہم نے خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ علمائے اسلام کے ساتھ مباحثہ نہ کریں گے اسلئے تم چلے جاؤ۔ آخر میں یہ مصرعہ پڑھتا ہوا واپس آیا: خودسوئے ماندید وحیار ابہانہ ساخت

ابھی حال میں بتاریخ ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء مقام مونگ ضلع گجرات (پنجاب) میں مرزائیہ کے ساتھ مباحثہ تھا۔ مضمون مباحثہ حیات مسیح تھا جو مولانا ابراہیم سیالکوٹی نباہ رہے تھے۔ اثناء گفتگو میں فریق ثانی (مرزائی مناظر) نے مولانا ابراہیم کو للکارا کہ جس صورت میں توفی کا فاعل اللہ اور مفعول ذی روح ہو، اسکے معنی سوائے موت کے کوئی دوسرے بتادو، تو حسب اشتہار مرزا ایک ہزار روپیہ وہ اور ایک سو روپیہ میں از خود دونگا۔ دوسرا وقت میرا تھا، اسلئے مولانا موصوف نے استغنا سے اتنا فرمایا کہ میں انعام نہیں لیتا۔ انعام لینے والا بھی آجائے گا۔ چنانچہ میں نے صدر جلسہ سے کہا کہ یہ سودا میرے ساتھ کرائیے۔ بعد گفتگو فریق ثانی کا بالفاظ ذیل چیلنج آیا: حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب ازالہ اوہام حصہ دوم طبع سوم کے صفحہ ۳۷۵ پر جو چیلنج توفی کے لفظ کی نسبت... ہزار روپئے کا اشتہار دے رکھا ہے۔ اگر آج مولوی ثناء اللہ صاحب اس کے مطابق آج بھی حوالہ پیش کردیں تو علاوہ ایک ہزار روپئے کے یک صد روپیہ میں آج دے دونگا۔

خاکسار محمد یار مولوی فاضل مبلغ جماعت احمدیہ۔ ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسکا جواب فوراً وہیں دیا گیا: چیلنج منظور: مولوی محمد یار صاحب کا چیلنج مجھے منظور ہے۔ حسب قاعدہ گیارہ سوروپیہ کسی مسلّمہ امین کے پاس رکھوا کر منصف منظور کریں۔

خادم دین اللہ ابوالوفاء ثناء اللہ۔ ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء

مطلع بالکل صاف تھا کیونکہ مدعی کے کہنے سے دعوی ثابت نہیں ہوسکتا، منکر کے انکار سے غلط نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کسی مسلّمہ منصف کا تقرر ضروری ہے۔ لیکن کیا ہوا؟ اس کے بعد ایک دن اور دو شب وہاں رہے۔ انعامی پارٹی کی طرف سے صدائے برنخواست۔ چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند

اس مرزائی انعام سے پہلے مولوی غلام رسول راجیکی مرزائی نے دوصد کا انعامی چیلنج دیا۔ جس کی تفصیل گذشتہ پرچوں میں مکرر سہ کرر ہوچکی ہے۔ مگر وہ بھی آج تک معشوقہ سعاد کے وعدے کی طرح ثابت ہوئے ما مواعیدھا الا الا باطیل

ناقابل تردید حقیقت یہ ہے کہ انعام دینے والا صرف ایک ہی شخص دیکھا جس کا نام منشی قاسم علی ہے جس نے مباحثہ لدھیانہ (۱۹۱۲ء) میں سہ صدروپیہ امین کے پاس رکھوا کر منصف منظور کئے۔ بعد فیصلہ منصف تین سوروپیہ ہم کو بآسانی وصول ہوگیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء مطابق یکم جمادی الثانی ۱۳۴۹ھ ص ۴)

کانگریس کے خلاف فتوی قادیان سے

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس مضمون میں ہماری غرض نہ کانگریس کی تائید کرنا ہے، نہ تردید۔ بلکہ یہ دکھانا مقصود ہے کہ قادیانی مفتی نے مذہبی صورت میں جو احادیث نقل کی ہیں وہ نہ محض بے تعلق بلکہ قادیانی مفتی کے خلاف دعوی ہیں۔

اس فتوی کے مولوی کوئی مولوی اسماعیل احمدی ہیں۔ ان کی ذہنیت اور قابلیت بتانے کو ان کا ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتوی ،فتوی کانگریس سے پہلے کا بطور نمونہ ہم دکھاتے ہیں۔

سوال ہوا کہ کنچنی کی زمین (جس کی بابت یہ علم نہیں کہ اس کی بدکاری کی کمائی سے خریدی ہوئی ہے یا وراثت میں ملی ہے اس) کو خرید کر اس پر مسجد بنانی جائز ہے یا نہیں؟

قادیانی مفتی صاحب جواب دیتے ہیں:

کنچنی کی مملوکہ زمین خواہ اسے وراثت میں ملی ہو، یا اس نے خود پیدا کی ہو، مسجد کے لئے خریدی جا سکتی ہے کیونکہ اس زمین کے اندر اس کے ایک کنچنی کی ملکیت میں آجانے اور رہنے سے کوئی ایسا عیب پیدا نہیں ہو جاتا جو مسجد کے لئے اس کے استعمال ہو سکنے میں روک ہو۔ جب روپیہ دے کر اس سے زمین خرید لی جائے گی تو اب یہ زمین مسجد کے لئے اسی طرح استعمال ہو سکتی ہے جیسے کسی اور شخص سے خریدی ہوئی یا مسجد کے لئے وقف کی ہوئی زمین مسجد کیلئے استعمال ہو سکتی ہے۔ اور جو قباحت اس میں اس حالت میں تھی جب کہ وہ اس کنچنی کی بدکاری سے پیدا کردہ جائداد تھی، وہ اس سے خرید لینے کی صورت میں قائم نہیں رہے گی۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عائشہ کی ایک آزاد کردہ لونڈی جس کا نام بریرہ تھا، آپ ہی کے پاس رہتی تھی۔ ایک دفعہ اسے صدقہ کے طور پر کہیں سے گوشت ملا۔ آنحضرت ﷺ صدقہ کی کوئی چیز قطعاً نہیں لیتے تھے، بلکہ اپنے قریبی رشتہ داروں کے لئے بھی اسے ممنوع قرار دیا تھا۔ لیکن شفقت اور غریب نوازی کے طور پر حضور ﷺ نے بریرہؓ سے خود کہہ کر اس گوشت میں سے کچھ لے لیا اور تناول فرمایا۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ یہ تمہارے لئے صدقہ تھا اور ہمارے لئے تمہاری طرف سے ایک ہدیہ ہے۔

اس سے یہ حقیقت روشن ہوتی ہے کہ حالات کی تبدیلی سے ایسے اضافی احکام تبدیل ہو جاتے ہیں۔

(الفضل قادیان ۲۔اکتوبر ۱۹۳۰ء ص ۶)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! ان مفتی صاحب کی ذہنیت کا اندازہ کر لیجئے کہ اس حدیث سے کنچنی (رنڈی) کی بدکاری سے خریدی ہوئی زمین کو قیاس کر کے کہتے ہیں۔ حالانکہ حدیث کا مضمون اس کے خلاف ہے۔ بریرہ لونڈی غریب تھی۔ صدقہ لینا اسے جائز تھا۔ اور آنحضرت ﷺ کو صدقہ کھانا حرام تھا۔ مگر وہ بریرہؓ کے ہاتھ میں بطریق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائز پہنچا تو اس کی ملک ہوگیا۔ اور اس نے آنحضرتﷺ کو بطور تحفہ پیش کیا تو ایک ایسی چیز کو پیش کیا جو اس کے حق میں حلال تھی۔

قادیانی مفتی بتا دیں کہ کنچنی کی بدکاری پر جو اسکے ہاتھ میں آیا تھا وہ اس کے حق میں حلال تھا؟ اگر حلال تھا تو مھر البغی حرام (رنڈی کی کمائی حرام ہے) کا کیا مطلب؟ اور اگر حرام تھا تو بریرہؓ کے ماخوذ صدقہ پر قیاس کرنا آپ کا خیال باطل۔

ناظرین کرام! قادیانی مفتی کی ایسی ذہنیت ان کی وجہ سے نہیں بلکہ انکے نبی، رسول، مہدی معہود اور مسیح موعود کی وجہ سے ہے۔ ان کا بھی ایک فتوی سنیئے جو اس فتوی سے بھی عجیب تر ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بنک کے سود کے متعلق فرمایا ہے:

بنک کا سود اشاعت دین کے کام میں خرچ کیا۔ یہ بالکل سچ ہے کہ سود حرام ہے لیکن اپنے نفس کے واسطے۔ اللہ تعالی کے قبضہ میں جو چیز جاتی ہے وہ حرام نہیں رہ سکتی کیونکہ حرمت اشیاء کی انسان کے لئے ہے نہ اللہ تعالی کے واسطے۔ (فتاوی احمدیہ۔ ج۲ ص۴۶)

اہل حدیث: اس فتوی کی رو سے کوئی شخص خنزیر پکا کر نادار مرزائی کو کھلا دے تو کار ثواب ہے کیونکہ حرام اپنے نفس کے لئے اللہ کے لئے نہیں۔ جل جلالہ

ناظرین کرام! یہ ہے ہمارے پنجابی نبی اور ان کے مفتیوں کی ذہنیت۔

اب سنئے کانگریس کے متعلق قادیانی فتوی۔ قادیانی مفتی نے اول تو یہ کمال کیا کہ سوال کے حصہ اول کو ایسے طریق سے ظاہر کیا جو واقعہ کے خلاف ہے یعنی یوں سوال ظاہر کیا کہ:

ایک شخص ہندوستان میں ہندوراج قائم کرنا چاہتا ہے، اس کے ساتھ ملنا اور اس کے کام میں تعاون کرنا چاہیے یا نہ؟

اس کا جواب صاف ہے کہ نہیں۔ اس حصہ میں تو سوال عجیب ہے۔ دوسرے حصہ میں سوال کے الفاظ یہ ہیں:

سوال: ہندوستان پر ایک غیر ملکی حکومت کا جبریہ قبضہ ہے جس کو ہندوستان کے رہنے والے کسی طرح پسند نہیں کرتے۔ ہندوستانیوں کی خواہش ہے کہ پردیسی قوم جو ہزاروں میل دور سے آکر ہمارے ملک و وطن پر جبراً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قابض اور مسلط ہے اور ہمارے تمام خزائن ومنافع کو ہمارے ہاتھوں سے چھین کر لے جارہی ہے اور جس کی بدولت اہل ملک بھوکے اور محتاج ہو گئے ہیں جلد سے جلد ہمارا ملک خالی کر دے تاکہ اہل ملک خود اپنی مرضی کے موافق حکومت قائم کریں اور اپنے ملکی ذخائر سے متمتع ہوں۔لیکن وہ پردیسی حکومت کسی طرح ہندوستانیوں کی خواہش کا احترام کرنے کو تیار نہیں ہوتی اور اپنی مادی طاقت کے بل پر جبراً حکومت کر رہی ہے۔

ہندوستانیوں کے پاس مادی قوت اور طاقت نہیں ہے کیونکہ تمام مادی طاقتیں اور قوتیں اسی پردیسی قوم نے اپنے قبضہ میں کر رکھی ہیں حتیٰ کہ ہندوستانیوں کو اتنی بھی اجازت نہیں ہے کہ وہ اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے ہتھیار رکھ سکیں۔

اس لئے ہندوستان کی ایک ملکی مجلس نے جس میں تمام ہندوستانی اقوام کے نمائندے شریک ہیں یہ طے کیا ہے کہ اس غیر ملکی حکومت متسلط جابرہ سے آزادی حاصل کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ اس کے جبریہ قوانین کی خلاف ورزی کی جائے اور اس سلسلہ میں جو تکالیف اور مصائب برداشت کرنے پڑیں ان کو برداشت کیا جائے۔اپنی طرف سے تشدد پر ہرگز اقدام نہ کیا جائے تاکہ تحریک آزادی کی کامیابی کی امید ہو ورنہ بصورت تشدد حکومت کو تشدد کا بہانہ مل جائے گا اور پھر وہ اپنی مادی قوت سے قوم کو تباہ کر دے گی۔

(الفضل قادیان ۷۔اکتوبر ۱۹۳۰ء ص ۶)

اس سوال کا جواب قادیانی مفتی نے جو دیا ہے وہ دو حصوں میں منقسم ہے ایک حصہ میں دلائل قرآنیہ و حدیثیہ ہیں، دوسرے میں ان دلائل پر اعتراضات کا جواب ہے۔پس وہ جواب یہ ہے:

الجواب: جن حالات کا اس استفتاء میں اظہار کیا گیا ہے ان کے باوجود شریعت اسلام کی رو سے کسی مسلمان کو جب تک کہ وہ کسی ایسی حکومت کا ایک معاہد اور اس کی رعایا کا ایک فرد ہے جس کا ذکر استفتاء میں کیا گیا ہے، اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ اس حکومت کے انتظامی قوانین اور احکام کی خلاف ورزی پر آمادہ کرے۔یا اس حکومت سے کسی طریق پر جنگ کرے یا اور لوگوں کو اس کیخلاف جنگ کرنے پر برانگیختہ کرے۔یا اس بات پر خود آمادہ ہونے یا اوروں کو آمادہ کرنے کے متعلق کسی مسلم یا غیر مسلم کے حکم کی تعمیل کرے کیونکہ ایک قائم شدہ حکومت کو مٹانا جسکے ساتھ اسکے قائم ہونے کے وقت وفاداری کا اور ہمیشہ فرمانبردار رہنے کا عہد و پیمان کر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے سایہ میں امن حاصل کیا گیا اس کے خلاف کسی راہ سے جنگ کی ابتداء کرنا اسلام کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے اللہ فرماتا ہے: او فوا بالعھد انّ العھد کا ن مسؤلًا ۔(بنی اسرائیل ع ۴) اپنے عہدوں کو پورا کرو۔عہد کی بابت تم سے باز پرس ہوگی..عبادہؓ بن صامت کہتے ہیں:

بایعنا رسول اللہ ﷺ علی السمع و الطاعۃ فی العسر و الیسر و المنشط و المکرہ و علی اثرۃ علینا و علی ان لا تنازع الا مر اھلہ ۔ الا ان تروا کفراً بواحا عندکم من اللہ فیہ بر ھا ن۔ (متفق علیہ۔مشکوۃ۔باب الامارۃ والقضاء ص ۳۱۱) یعنی آنحضرت ﷺ نے ہم سے اس امر کے متعلق بیعت لی تھی کہ خواہ تم سے تمہارے حکام سختی کا سلوک کریں یا سہولت اور نرمی سے کام لیں اور خواہ تم ان کے حکم پر جو وہ تمہیں دیں خوش ہو یا ناخوش ہو اور خواہ کتنی ہی تمہاری حق تلفی کی جاتی ہو اور تمہارے حقوق کو دبایا جا رہا ہو، ہر حال میں تمہیں ان کی فرمان برداری کرنی ہوگی اور حکومت کے معاملہ میں ارباب حکومت سے کبھی لڑائی نہیں کرنی ہوگی ۔سوائے اس صورت کے کہ ان کی فرمان برداری تمہیں صریح طور پر کفر کا موجب نظر آتی ہو اور کوئی دنیوی معاملہ اور مادی حقوق کا سوال نہ ہو۔اور اس صورت میں بھی جب تک ان کے ملک سے باہر نہ نکل جائیں اور انہیں اپنے عہد اطاعت کے توڑ دینے کی اطلاع کر کے اعلان جنگ نہ کر لیں۔اس وقت تک ان کے مقابل کھڑے ہونے کی قطعاً اجازت نہیں...بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ ہدایات صرف ایسے حکام کے متعلق ہیں جو اپنی قوم میں سے ہوں غیر قوم اور غیر ملک کے نہ ہوں۔مگر یہ خیال صحیح نہیں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں اسمعوا و اطیعوا و ان استعمل علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبۃ ۔ (رواہ البخاری۔ایضاً ص ۳۱۱) تم اپنے حاکم وقت کا بہر حال حکم مانو اور اس کی فرمان برداری اور اطاعت کرو خواہ وہ کوئی حبشی غلام ہو جس کا سر کشمش کے دانے کے برابر ہو۔یعنی گو وہ غیر ملکی ہو آزادی اور حکومت کے استحقاق میں اس کا کوئی حصہ نہ ہو اور دماغی قابلیتوں سے بھی وہ تمہیں خالی اور کورا نظر آتا ہو،اور تمہارے نزدیک وہ کسی جہت سے بھی اس منصب اور مقام کا اہل اور مستحق نہ ہو تمہارے لئے اس کے احکام کی پابندی ضروری ہوگی۔

(الفضل قادیان ۷۔اکتوبر ۱۹۳۰ء ص ۶۔۷)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں کہ ہمارا اعتراض صرف یہ ہے کہ جن احادیث کو قادیانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفتی نے اپنے دعوی پر پیش کیا ہے، وہ ان کے دعوے کے خلاف ہیں۔ خطرہ ہے کہ جن لوگوں کو راضی کرنے کے لئے انہوں نے کلام اللہ اور کلام رسول کو بے محل لگایا ہے، ان کو اگر حقیقت معلوم ہوگئی تو عکس القضیہ لازم نہ آجائے۔

سنئیے ہمارا بھی یہی خیال ہے کہ جو حدیثیں آپ نے پیش کی ہیں یہ اور ان جیسی اور سب مسلمان بادشاہ کے حق میں ہیں۔ ان کو آج کل کی حکومت پر چسپاں کرنا منشاء رسالت کے خلاف ہے۔ اس دعوی کی دلیل ہماری زبان سے بلکہ خود رسول اللہ ﷺ کی زبان الہام ترجمان سے سنئے۔ ساری نزاع کی فیصلہ کن یہ حدیث ہے:

عن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ يكون عليكم امراء تعرفون و تنكرون فمن انكر فقد برئ و من كره فقد سلم و ليكن من رضى و تابع ۔ قالوا افلا نقاتلهم قال لا ماصلوا لا ما صلوا (مسلم) یعنی حضور ﷺ نے فرمایا تم پر ایسے حکام ہوں گے کہ ان کے کئی کام تم پسند کرو گے اور کئی ناپسند کرو گے۔ جو کوئی برے کاموں کو ناپسند کرے وہ سلامت رہے گا لیکن جو ان کو پسند کرے گا اور تابع ہوگا وہ ہلاک ہوگا یہ سب صحابہ نے عرض کی حضور! ہم ایسے امیروں سے جنگ نہ کریں فرمایا جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں ان سے مت لڑنا جب تک نماز پڑھیں ان سے مت لڑنا۔

یہ حدیث صاف بتا رہی ہے کہ آپ کی پیش کردہ حدیثیں جن امراء کی اطاعت کے متعلق ہیں ہیں وہ نمازی ہیں اور ان کی نماز گذاری تک ان کی اطاعت کا حکم ہے لیکن اگر وہ نمازی امراء نماز چھوڑ کر تارک نماز ہو جائیں تو پھر ان سے بغاوت کرنے کی اجازت پائی جاتی ہے۔

ناظرین! غور فرمائیے ایسی حدیثوں سے آج کل کے حکام کی اطاعت ثابت کرنا الٹا نتیجہ پیدا ہونے کا خطرہ ہے یا نہیں کیونکہ معترض کہہ سکتا ہے کہ ان حدیثوں میں جس اطاعت کا ذکر ہے وہ نماز گزاری تک محدود ہے۔ جب نماز نہیں تو اطاعت بھی نہیں۔ اس لئے ہم ان حدیثوں کو اس دعوی میں پیش کرنا لیاقت دیانت اور مقصود کے برخلاف جانتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ ہم مذہبی اور علمی حیثیت سے اس فتوی کی تنقید کرتے ہیں۔یعنی ہمارا فرض یہ ہے کہ آیات اور احادیث کو بے محل استعمال ہونے سے محفوظ رکھیں۔رہی کانگریس اور اس کا طریق عمل سو یہ الگ بات ہے: ہر نقطہ مکانے دارد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴۔اکتوبر ۱۹۳۰ء مطابق یکم جمادی الثانی ۱۳۴۹ھ ص ۵۔۶)

مباحثہ مرزائیاں بمقام مونگ

جناب منشی محمد عبداللہؒ صاحب معمار امرتسری لکھتے ہیں:

کچہریوں میں جس طرح وکیل پارٹی کا طریق کار ہے کہ ایک دفعہ ہار جائیں تو رکتے نہیں، بلکہ اسی عدالت میں پھر آ کھڑے ہوتے ہیں۔اسی طرح مرزائیوں کا حال ہے ایک دفعہ نہیں، سو دفعہ نہیں، ایک ہزار دفعہ بھی شکست کھائیں مگر پھر میدان میں ڈٹ جاتے ہیں۔زمینی مباحث کے علاوہ آسمانی فیصلہ ہوا جو خود مرزا جی نے مانگا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ مرزا جی نے دعا کی تھی کہ

خداوندا! مجھ میں اور مولوی ثناء اللہ میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے۔

آخر کیا ہوا؟۔دنیا نے دیکھ لیا۔مگر شاباش ہے مرزائیوں کے استقلال (یا بالفاظ دیگر ڈھٹائی) پر کہ پھر آکر سامنے ڈٹ جاتے ہیں۔اس لئے کہ جس طرح وکیل فیس لے کر کام کرتے ہیں مرزائی مبلغ بھی تنخواہ حلال کرتے ہیں اور کوئی وجہ نہیں۔

آمدم برسر مطلب۔مونگ ایک قصبہ ہے ضلع گجرات پنجاب میں۔وہاں چند گھر مرزائیوں کے بھی ہیں۔ان مرزائیوں نے مسلمانوں کو ستانا شروع کیا تو وہاں سے مولوی اللہ دتا امام مسجد اور مولوی محمد یسین نے مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں آکر حالات عرض کئے اور درخواست کی کہ آپ ضرور تشریف لے چلیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا موصوف نے فرمایا کہ ہم آپ کو اس کام کیلئے تجربہ کار آدمی دیں گے جو کام خوب اچھی طرح کر دیں گے۔ مگر انہوں نے اسی پر اصرار کیا کہ آپ اور مولانا ابراہیم صاحب کی سب لوگوں کی خواہش ہے۔ اس لئے مولانا ثناء اللہ نے باوجود علالت طبع کے شرکت منظور فرمائی اور ۱۰۔ اکتوبر کو روانہ ہوئے۔ خاکسار ہمراہ تھا۔ ادھر سے مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی بھی پہنچ گئے۔

۱۱۔ اکتوبر کو مباحثہ حیات مسیح پر ہوا جس میں مدعی حیات مسیح مولانا سیالکوٹی تھے اور مرزائی مناظر مجیب۔ مولانا موصوف نے حدیث پیش کی جس میں ذکر ہے کہ مسیح موعود دنیا میں آ کر تبلیغ کریں گے پھر فوت ہو کر مقبرہ رسالت میں دفن ہوں گے۔ اس حدیث کو مرزا صاحب نے متعدد مقامات پر اپنے دعویٰ کی دلیل بنایا ہے اس لئے اس پر تنقیدی بحث کرنا فریق ثانی کا حق نہیں۔ وہ مقامات مولانا ابراہیم نے پڑھ کر سنائے منجملہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۳ وغیرہ۔

مرزائی مناظر اس کے جواب میں بہت تنگ آیا۔ کبھی کہے یہ حدیث ابن جوزی کی ہے جو صحیح ہے۔ کبھی کہے ان معنی سے صحیح نہیں جو تم مراد لیتے ہو۔ اور ان معنی سے صحیح ہے جو مرزا صاحب قادیانی لیتے ہیں۔ مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی نے فرمایا کی حدیث کی صحت تو سند کے اعتبار سے ہوتی ہے معنی تو ہر فریق الگ کر سکتا ہے معنی کی تشریح کو صحت حدیث میں کوئی دخل نہیں۔

اسی ضمن میں مرزائی مناظر نے آیت فلماتو فیتنی پیش کی اس سے حضرت عیسیٰؑ کی وفات کا ثبوت دینا چاہا۔

مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے فرمایا اس آیت میں روز قیامت کا واقعہ ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ روز قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰؑ فوت ہو چکے ہونگے اس لئے یہ آیت ہماری پیش کردہ حدیث کے موافق ہے

نوٹ: مرزائی مناظر کو مرزائی، مولوی فاضل یار محمد کہتے تھے مگر وہ ایسے گھبرائے کہ آیت و لکم فی الا رض مستقر و متا ع الی حین میں لکم کو مبتداء کہنے لگے جس سے اہل علم سامعین بہت محظوظ ہوئے سوا تین گھنٹے کی گفتگو کے بعد پہلا مباحثہ ختم ہوا جس کا اثر سامعین پر بہت اچھا ہوا۔ لہ الحمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا مباحثہ: دوسرا مباحثہ ختم نبوت پر تھا اس میں مرزائی مناظر مولوی غلام رسول راجیکی تھے۔ آپ نے بتایا کہ ختم نبوت سے خدائی فیض بند ہونا لازم آتا ہے یہ کیسے ہوسکتا ہے خدا سوروں اور کتوں کی نسل تو بند نہ کرے مگر نبوت بند کردے۔

یہ فقرہ آپ نے بار بار کہا۔ پھر بتایا کہ ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے براہ راست نبی نہیں آئیں گے، ہاں آپ کے اتباع میں آئیں گے۔

مولانا ابراہیم نے فرمایا یہ آپ کی تاویل مرزا صاحب کی تحریرات کے خلاف ہے۔ مرزا صاحب نے بہت جگہ تصریح سے لکھا ہے کہ نبوت ختم ہوچکی ہے، اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جو نبوت کا دعوی کرے وہ جھوٹا ہے۔ اسی ضمن میں مرزائی مناظر نے کہہ دیا کہ آنے والے مسیح کے حق میں بھی یہی آیا ہے کہ وہ تمہارا امام ہوگا۔

اس پر مولانا ابراہیم نے مرزا صاحب کی کتاب ازالہ اوہام نکال کر دکھائی کہ مرزا نے جو بخاری کے حوالے سے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بل هو اما مکم منکم - یہ بل ھو صحیح بخاری میں دکھا دیں تو میں مان جاؤنگا۔ اس پر خوب زور دیا مگر مرزائی مناظر نہ دکھا سکا۔ اس پر ہر شخص یہ کہتا تھا کہ مرزائی مناظر جواب نہیں دے سکا

تیسرا مباحثہ: صداقت مرزا پر ہوا۔ اس میں مدعی مرزائی لوگ تھے مولوی اللہ دتا مرزائی مناظر نے صداقت مرزا کے اثبات میں تقریر کی، جس میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پہلی زندگی کو بطور ثبوت پیش کیا اور اس بات پر زور دیا کہ مرزا صاحب اگر جھوٹے ہوتے تو آج ہماری اتنی ترقی نہ ہوتی۔ ہماری تنظیم ہے ہم میں ہر قسم کے لوگ ہیں۔ وغیرہ

اس مضمون کے جواب کیلئے مولانا ابوالوفاء کھڑے ہوئے۔ آپ نے ایک تمہید بیان کی۔ وہ تمہید کیا تھی سارے مباحثہ کی جان اور مرزائی نزاع کیلئے بم کا گولہ تھی۔ فرمایا ہمارے شہر میں دو بھائی تھے۔ ان کے مکانات جدی تھے۔ جن کی رجسٹری کے کاغذات موجود تھے کہ ان کے دادا بلکہ پردادا نے خریدے ہوئے تھے۔ ان بھائیوں میں سے ایک نے فارغ خطی لکھ کر علیحدگی کر لی۔ اس کے مرنے کے بعد اس کے لڑکوں نے چچا سے جھگڑنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شروع کیا کہ اس مکان کی رجسٹری ہمارے دادا کی ہے، لہذا ہم بھی اس میں حصہ دار ہیں۔ چچا نے کہا رجسٹری بیشک دادا کے نام کی ہے مگر بھائی کی فارغ خطی اس رجسٹری سے پیچھے ہو چکی ہے لہذا فارغ خطی کو دیکھئے یہ تمہید بتا کر فرمایا مرزا صاحب کا اور میرا بہت پرانا جھگڑا چلا آیا ہے یہاں تک کہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا جی نے ایک اشتہار دیا تھا جس کی سرخی تھی مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ۔ اس میں مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ ہم دونوں (مولوی ثناء اللہ اور قادیانی) میں سے جو اللہ کے نزدیک جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے۔ خدا نے یہ دعا قبول کرنے کا وعدہ بھی کیا تھا پھر وہ فوت ہو گئے۔ بس فیصلہ ہو گیا اب جھگڑا کیا؟

اس کے جواب میں مرزائی مناظر ویسے ہی گھبرائے جیسے کہ ان کو گھبرانا چاہیے۔ مرزائی مناظر نے کہا کہ یہ دعا دراصل مباہلہ کی دعا تھی چونکہ آپ نے اسے پسند نہ کیا۔ لہذا مباہلہ منعقد نہ ہوا۔ پس آپ اس کو پیش کرنے کا حق نہیں رکھتے۔

مولانا نے اس کے جواب میں ایسا حوالہ پیش کیا جس سے ہمارے اس دعوی کے علاوہ مولانا کا ایک دوسرا دعوی بھی ثابت ہوا جو آپ کہا کرتے ہیں کہ ہم واقعات مرزا کو مرزائی لوگوں سے زیادہ جانتے ہیں کیونکہ آپ نے فرمایا کہ تمہارے اخبار بدر ۲۲۔ اگست ۱۹۰۷ء کو مرزا کی زندگی ہی میں ایک مضمون نکلا تھا جس میں یہ فقرہ بھی تھا: حضرت مرزا صاحب نے جو مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ کیا تھا وہ دعا کے طور پر تھا نہ کہ مباہلہ سے۔،، یہ حوالہ ایسا فیصلہ کن تھا کہ مرزائی مناظروں کے حق میں پریشان کن ثابت ہوا۔ اخیر مباحثہ تک مرزائی مناظر نے اس کا جواب نہ دیا اور ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ دے بھی نہیں سکتے۔

اس آخری فیصلہ کے ساتھ ہی مولانا ثناء اللہ نے آسمانی نکاح کا ذکر بھی کر دیا۔ فرمایا مرزا غلام احمد تو رسالہ ازالہ اوہام میں کہتے ہیں کہ آسمانی منکوحہ ہمارے نکاح میں ضرور آئے گی۔ بلکہ یہ بھی کہتے ہیں، نہ آئی تو خدا کا کلام ناقص ہو جائیگا۔ حالانکہ وہ نہ آئی

اس کا جواب مرزائی مناظر نے دیا کہ نکاح کا ہونا مرزا سلطان محمد کے مرنے پر موقوف تھا۔ وہ چونکہ نہ مرا اس لئے نکاح نہ ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا ثناء اللہ نے فرمایا مرزا صاحب قادیانی انجام آتھم میں کہتے ہیں سلطان محمد کا میری زندگی میں مرنا تقدیر مبرم (ان ٹل) ہے۔ میری زندگی میں نہ مرے تو میں جھوٹا۔ پس مرزا سلطان محمد کا نہ مرنا ایک کذب ہے تو منکوحہ آسمانی کا مرزا جی کے نکاح میں نہ آنا دوسرا کذب ہے۔ اس کا جواب بھی مرزائی مناظر نہ دے سکا ۔ غرض یہ مباحثہ ہر طرح سے ابر رحمت ثابت ہوا۔ الحمد للہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء مطابق یکم جمادی الثانی ۱۳۴۹ھ ص ۷۔ ۸ ص ۱۴)

قصور کس کا؟
علماء کا یا مرزا کا

لاہوری جماعت کے ڈاکٹر بشارت احمد جو آج کل لودھانہ ہسپتال میں اسسٹنٹ سرجن ہیں، آپ مرزا قادیانی کے بڑے راسخ مریدوں میں ہیں۔ پیغام صلح لاہور میں ان کا ایک مضمون شائع ہوا۔ لکھا ہے:

افریقہ میں ناواقف مسلمان اپنی کم علمی کی وجہ سے عیسائی پادریوں کی اسلام سے متعلق غلط فہموں کے کس طرح شکار ہو رہے ہیں ..

اس کی ایک مثال سنیئے ۔ ایک مسلمان پادری سے لڑ رہا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا پادری صاحب تم مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہو تو خون غصہ سے کھولنے لگتا ہے۔ پادری نے بڑے اطمینان سے کہا بیٹا! کبھی تم نے کسی شخص کو عورت کے پیٹ سے بغیر باپ کے بھی پیدا ہوتے دیکھا یا سنا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ تو پھر مسیح کیسے بغیر باپ کے پیدا ہو سکتا ہے ۔، وہ کہنے لگا آدم جو پیدا ہوا ۔، پادری نے ہنس کر کہا بیٹا آدم تو مٹی کے پتلے سے بنا۔ فرشتوں نے مٹی کا پتلہ بنایا اور روح پھونک دی۔ اگر ہمارا دعوی یہ ہوتا کہ ایک مٹی کے پتلے میں روح پھونکنے سے مسیح پیدا ہوا، تب تو تمہاری مثال ٹھیک ہوئی، ہم تو یہ کہتے ہیں کہ عورت کے پیٹ سے کبھی کوئی بغیر باپ کے پیدا ہوا؟ یعنی کبھی ایسا ہوا کہ کسی شخص کی ماں ہو اور باپ نہ ہو؟، اس پر وہ مسلمان کہنے لگا کہ نہیں ایسا تو کبھی نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا۔

پادری کہنے لگا جب مسیح کی ماں موجود ہے تو اس کا باپ؟، اب بتلاؤ آدمی تو کوئی اس کا باپ نہ تھا۔ تو سوائے خدا کے اب اس کا باپ کون ہوسکتا ہے۔ اس پر وہ مسلمان مسیح کے بن باپ عقیدے کا شیدائی مفت میں مارا گیا اور پادری کے فقرہ سے متاثر ہو کر بائیبل پڑھنے کو لے گیا۔ میں اپنے دوستوں سے اب سوال کرتا ہوں کہ اس مثال میں قصور کس کا ہے۔ پادری صاحب کا یا ہمارے علماء کا جنہوں نے مسیح کے بن باپ ولادت کے غلط عقیدے کی اشاعت کی۔ (پیغام صلح لاہور ۷۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء ص ۴)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں قصہ صحیح ہو یا غلط، اس سے ہمیں بحث نہیں۔ ہمیں تو یہ بتانا ہے کہ امت مرزائیہ تعلیم مرزا بھول چکی ہے اور بھولتی جاتی ہے۔ سنیئے مرزا صاحب، ہاں مسیح موعود، فرماتے ہیں:

حضرت مسیح کا بغیر باپ پیدا ہونا بھی امور نادرہ میں سے ہے خلاف قانون قدرت نہیں ہے۔ یاد رہے کہ خدا نے بے باپ پیدا ہونے میں حضرت آدم سے حضرت مسیح کو مشابہت دی ہے۔

(تحفہ گولڑویہ۔ ص ۶۸، ۷۱)۔

لاہوری جماعت کے ممبرو! ایمان سے بتاؤ کہ حضرت مسیح کو بے باپ مخلوق کہنا علماء کا قصور ہے یا آپ کے مسیح موعود کا بھی۔ اسی لئے قادیانیوں کا تم پر الزام بجا معلوم ہوتا ہے کہ تم لوگ اپنے مسیح موعود کو چھوڑ کر پیر نیچر کے پیرو ہوئے جاتے ہو۔

اگر یہ الزام غلط ہے تو بتاؤ کہ پھر اس عقیدہ کو تم لوگوں نے غلط کیوں کہا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ یہ اس بزرگ کا کلام ہے جس کو تم امت مرزائیہ بالا جماع حکم عدل مانتی ہے، اور کہتی ہے کہ مرزا صاحب کے حکم عدل ہونے کے یہی معنی ہیں کہ وہ مسائل دینیہ میں اغلاط کو دور کرنے والے ہیں۔ باوجود تصریحات مرزا کے تم لوگ اس عقیدے کو غلط کہو اور مرزا کو حکم عدل بھی کہتے جاؤ، تو تمہیں نہ کہا جائے کہ: تیلی بھی کیا اور روکھا بھی کھایا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ نومبر ۱۹۳۰ء مطابق ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۴۹ھ ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مباحثہ مونگ ضلع گجرات پنجاب

(یہ وہ مباحثہ ہے جس کی روداد اہل حدیث ۲۴۔ اکتوبر میں منشی عبداللہ معمار کے نام سے شائع ہوئی ہے)

ہم دونوں دن جلسہ مناظرہ میں شروع سے اخیر تک شریک رہے۔ یہ مناظرہ مابین اہل سنت والجماعت اور مرزائیان مونگ ضلع گجرات میں ۱۱۔۱۲ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو ہوا۔

ہم لوگ حلفیہ بیان کرتے ہیں کہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے مدمقابل جو مرزائیوں کے مناظر مولوی محمد یار اور مولوی غلام رسول تھے، سخت ناکامیاب رہے اور حضرت مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی کے دلائل کو توڑ نہ سکے۔ اور مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسری کے مقابلہ پر مولوی اللہ دتا مناظر مرزائی سوائے لسانی باتوں کے ان کی گرفت سے نہ نکل سکے۔ اور تمام لوگوں پر ظاہر ہو گیا کہ مولانا ثناءاللہ کی دلیل کا اس کے پاس کوئی جواب نہیں۔ مرزائی مناظر (مولوی محمد یار) نے لفظ توفی کے معنی سوائے موت دکھانے پر گیارہ صد روپیہ انعام دینا چاہا، مگر جب اہل اسلام کے مناظر (مولوی ثناءاللہ) نے مطالبہ کیا کہ گیارہ صد روپیہ جمع کرا کر فیصلہ کے لئے منصف مقرر کرو ہم ثبوت پیش کریں گے، تو یہ مطالبہ انہوں نے اخیر تک پورا نہ کیا۔ اور خدا نے اہل اسلام کو مرزائیوں کے مقابلہ میں عظیم الشان فتح دی۔ ہم بغرض آگاہی عام اپنے دستخط کرتے ہیں:۔

ولایت خان پٹواری مال مونگ۔ نور عالم نائب مدرس مونگ۔ احمد الدین ٹیچر سکول مونگ لالہ سنت رام مونگ۔ چودھری محمد خان من زمین دار مونگ۔ سردار نانک سنگھ ساہوکار مونگ۔ سردار جیمل سنگھ صاحب کلاتھ مرچنٹ مونگ۔ دولت رام بزاز مونگ۔ سردار گودر سنگھ بزاز مونگ محمد رحمان محمد عظیم مدرس مونگ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ نومبر ۱۹۳۰ء مطابق ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۴۹ھ ص ۵۔۶)

مباحثہ مونگ رسول پر قادیانیوں کی غلط بیانیاں، کے عنوان سے منشی محمد عبداللہ معمار کا ایک مضمون ہے۔

(اہل حدیث ۲۸ نومبر ۱۹۳۰ء مطابق ۷ رجب ۱۳۴۹ھ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انبالہ شہر میں مرزائیت کا جنازہ نکل گیا

عرصہ تین سال سے مرزائیوں نے سیرت کے جلسے کر کے بھولے بھالے مسلمانوں کو پھنسایا...حال میں انبالہ شہر کی مرزائیہ جماعت نے بٹالہ سے ایک مبلغ بلا کر شہر میں تقریروں کا سلسلہ کرایا۔اس کا نام محمد حسن بٹالوی تھا ۔پھر شیخ عبدالحکیم صدر انجمن نونہالان شیدائے اسلام نے مرزائیوں کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔

۱۱۔نومبر کی شب کھلے میدان میں ہزارہا کے مجمع میں شیخ عبدالحکیم کی صدارت میں مناظرہ ہوا۔مسلمانوں کی طرف سے مولوی محمد یوسف پیش ہوئے۔مرزائیوں کی طرف سے مولوی محمد حسن بٹالوی۔یوسف نے احمدی مبلغ کا ایسا ناطقہ بند کیا کہ بیچارہ ندامت کے مارے سر نہیں اٹھا سکتا تھا۔تین گھنٹے مناظرہ ہوا۔مسلمانوں کو فتح مبین ہوئی۔کئی غیر عقیدہ حضرات نے اپنی مرضی سے سرٹیفیکیٹ دیئے کہ مسلمانوں کو کامل فتح ہوئی۔مرزائی مناظر وقت کو ٹالتا رہا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ نومبر ۱۹۳۰ء ص ۶)

قادیانی فتوحات زندہ باد

منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب نے (جو اپنی جماعت کے اخلاق عادات تہذیب وشائستگی کے پورے پورے ماہر تھے) اپنی واقفیت تامہ کی بنا ایک مرتبہ تحریر کیا تھا:

ہماری جماعت کے اکثر لوگ کج دل، بھیڑیئے، متکبر، سفلے، خودغرض، ادنی ادنی خودغرضی کی بنا پر ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے، بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے۔(قادیانی اشتہار ۲۷ نومبر ۱۸۹۳ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مونگ میں مباحثہ ہوا۔اس میں قادیانیوں کی جوگت بنی ان کا دل خوب ہی جانتا ہے۔تمام حاضرین مجلس ہندوسکھ مسلم بیک آواز بزبان حال وقال کہتے تھے کہ مرزائی مناظر سخت ذلیل ہوئے۔اگران میں شرم وحیا کا مادہ ہے تو پھر کبھی مناظرہ کا نام نہ لیں گے۔...باوجود اس کے مرزائی مناظر کہتا ہے:

مولوی ثناءاللہ غیراحمدیوں کا بڑا بت تھا۔حضرت محمود کے ایک ادنی خادم نے اس بت کو ریزہ ریزہ کیا۔غیراحمدیوں کے چہروں کی مردنی اس پر گواہ تھی۔حق کو بین فتح ہوئی۔(الفضل قادیان ۲۷ نومبر ۱۹۳۰ء)

مرزائیو! خدارا سوچو کہ جب کہ تمہارے بڑے حضرت ساری عمرانہی مولانا ثناءاللہ کے ہاتھوں چیختے چاختے بالآخر سردھڑ کی بازی لگا کر باوجود مختار کن فیکون ہونے کے اپنے خون سے صداقت ثنائی پر مہر تصدیق ثبت کرکے چل بسے،تو آج کل کے نوآموز کس شمار وقطار میں ہوں گے۔

اس کے بعد اخبار الفضل قادیان نے لکھا ہے: اکثروں نے (ہماری فتح کا) اظہار بھی کردیا۔ حیادار ہوتے تو کسی کا نام بھی ظاہر کرتے۔مگر کرتے کہاں سے،کوئی ہوتا تو آسمان نہ سر پر اٹھالیتے ۔پھر لکھا ہے:

مولوی محمد ابراہیم نے اپنی شکست کا غصہ اپنی جماعت کے ایک فرد حافظ فضل الرحمٰن پر نکالا۔حتی کہ ایک تھپڑ بھی اس کو رسید کردیا۔

کس قدر جھوٹ ہے۔.. اگر سچے ہو تو حافظ فضل الرحمٰن سے اس تھپڑ کی تصدیق کراؤ۔

اس کے بعد اس قادیانی مناظر نے اپنی تازہ شکست (جو اس نے بٹالہ میں مولانا ثناءاللہ کے مقابلہ پر کھائی ہے) مٹانے کیلئے نہایت ڈھٹائی سے اپنی عظیم الشان فتح کا راگ گایا ہے۔

ناظرین! سکھوں کی حکومت کے زمانہ میں جب کوئی سردار کسی بنئے پر خفا ہوتا،تو اسے اندر حویلی میں بلا کر جوتیاں لگوادیتا۔دانا بنئے عزت بچانے کو اندر جاتے ہوئے باریک ململ کا تھان،نصف تھان،دھوتی کے اندر چھپا کرلے جاتے،جب جوتے کھا کر نکلتے تو ڈیوڑھی میں وہ تھان سر پر رکھ لیتے۔سائلوں کے پوچھنے پر بتاتے کہ سردار صاحب نے بخسیس دی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یہی حال ان قادیانی مناظروں کا۔ ہزار ذلیل ہوں باہر نکل کر بخسیس ہی کہیں گے۔ ہماری دعا ہے خدا تمہاری ایسی فتوحات میں ترقی دے ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ دسمبر ۱۹۳۰ء مطابق ۲۱ رجب ۱۳۴۹ھ ص ۵۔۷ ملخصاً)

قادیانی برات میں ماتم کا سامان

جناب محمد عبدالکبیر از موضع کوم کلاں ضلع لدھیانہ لکھتے ہیں:

کل ہمارے گاؤں میں ایک بارات موضع لنگڑ و یہ ضلع ہشیار پور سے آئی چونکہ مرزائیت سے ان کا تعلق تھا اس لئے خاص طور پر براتیوں نے قادیان سے دو مولوی منگوائے جو تہیہ کر کے آئے تھے کہ یہاں سے اہل حدیث کا اثر مٹا کر جائیں گے۔ ان مولویوں نے آ کر وعظ کا اعلان کیا۔ ہم نے بھی مناظرے کی طرح ڈال دی۔ قادیانی بھی راضی ہو گئے۔ موضوع پر تنازعہ ہوا۔ وہ حیات و وفات مسیح پر مناظرہ چاہتے تھے ہم نے صداقت مرزا قادیانی پر مناظرہ چاہا، جسے قیل وقال کے بعد انہوں نے بھی تسلیم کرلیا۔

مرزائی مولوی نے صداقت مرزا میں مولوی محمد حسین بٹالوی مرحوم کی ایک پرانی تحریر پیش کی کہ لوگوں کا قبل از نبوت مرزا کی نسبت کیا خیال تھا۔ دوسری دلیل کسوف وخسوف کی تھی۔ تیسری دلیل مدعی نبوت کی قطع الوتین تھی۔ چوتھی دلیل یہ کہ جس جگہ ہم گئے ہماری فتح ہوئی۔ پانچویں دلیل یہ کہ مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک مرزائیت پھیل گئی ہے۔ چھٹی یہ کہ آریہ مت اور عیسائیت کا ستون ٹوٹ گیا ۔ ساتویں یہ کہ اونٹوں کی بے کاری ہوگئی۔

میری طرف سے یہ جواب تھا: مولوی محمد حسین بٹالوی مرحوم کی تحریر قابل سند ہوتی تو وہ خود کیوں مخالف ہوتے۔ کسوف خسوف والی حدیث ایک شخص کا موضوع قول ہے۔ باوجود موضوع ہونے کے واقعہ اس طرح نہیں ہوا۔ قطع الوتین کی نسبت ثابت کر دیا گیا کہ مرزا صاحب نبوت (کاذبہ) کے بعد صرف چھ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

برس سات ماہ زندہ رہ سکے ہیں۔ سردار بچن سنگھ کا فیصلہ اور سہ صدی دوست کا تذکرہ کرکے انکی فتح کی دھجیاں بکھیری گئیں۔ مشرق ومغرب کی بات کا جواب یہ ہے کہ خود قادیان میں غیر مسلم آباد ہیں۔ چھٹی دلیل کے جواب میں بتایا اقوال مرزا سے ویدوں اوراس کے رشیوں اور کرشن جی کی نسبت خیال ظاہر کرکے ستون توڑنا تو کجا بلکہ ان سے بھائی چارہ ثابت ہوتا ہے۔ عیسائیت کی ترقی کی تفصیل ظاہر کرکے عیسائیت کے ستون کی قائمی ثابت کردی۔ اونٹوں کی بے کاری پر تو مجمع عام میں مرزائیوں کا خوب مضحکہ اڑا۔

پھر میری طرف سے اعتراض ہوئے: مرزا نے کہا ہے .. میرا نام، غلام احمد قادیانی، حروف ابجد کے لحاظ سے میرا مسیح موعود ہونا ثابت کرتا ہے حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ مبتداء اور خبر دونوں موجود نہیں۔ بلکہ: غلام قادیانی ہے دجال، حروف ابجد کے لحاظ سے مرزا صاحب کی پوزیشن کو صاف کرتا ہے کیونکہ مبتدا، اور خبر دونوں موجود ہیں۔ میرے اس اعتراض پر مرزائی مناظر آگ بگولا ہوگیا اور لوگوں کو توجہ دلائی کہ میرے پیشوا کو دجال کہا گیا ہے۔ اس پر میری طرف سے جواب دیا گیا۔ ایں گناہیست کہ در شانیز کنند، اور میں نے آئینہ کمالات اسلام سے عبارت پڑھ کر لوگوں پر واضح کردیا کہ ہمیں ذرية البغا يا ، کہا گیا ہے۔ اس پر مجمع میں اتنا اشتعال پیدا ہوا کہ اگر ہم نہ روکتے تو یقیناً مرزائی مناظر کی لاش بھی نظر نہ آتی۔

دوسرا اعتراض یہ تھا: مرزا صاحب اپنی تحریر کے موجب قبل از وقت آئے اور قبل از وقت گئے، اس لئے مسیح موعود نہ تھے۔ جب وقت پر آئیں گے تو تسلیم کیا جائے گا بشرطیکہ وہ اپنے دعاوی میں پھر بھی سچے ثابت ہوئے۔ تیسرا اعتراض ان پر یہ کیا گیا کہ قادیانی مرزا صاحب آدم ہیں اور ان کی پیش گوئی يا آدم اسكن انت و زوجك الجنة کا ترجمہ لوگوں کو سمجھایا گیا جس کو سن کر لوگوں نے مرزا کی عقل کا ماتم کیا۔

چوتھا اعتراض: مرزا صاحب کا حضرت مسیح کی نسبت اعتقاد اور پھر خود ہی مثیل مسیح کا دعوی کرنا تھا۔ اور ثابت کر دیا گیا کہ مرزا صاحب خود بھی واقعی ایسے ہوں گے جیسے ان کا اعتقاد دربارہ حضرت مسیح ہے۔

پانچواں اعتراض، سچے اور جھوٹے نوح کی دعاؤں کے متعلق تھا۔ اس کے تحت میں مولانا ثناءاللہ امرتسری کے مقابلہ میں خود مرزا کا پیوند زمین ہوجانا اور پھر لودھیانہ میں تین صد سکہ چہرہ شاہی ہارنا وغیرہ بیان کرکے ثابت کر دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نہ نوح تھے نہ مسیح موعود، نہ مجدد۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ میرے پانچ اعتراض تھے جن کا جواب مرزائی مناظر سے بن نہ آیا۔ اگر مرزائی مناظر میری اس تحریر کو غلط ثابت کرنا چاہیں تو پھر میں صدر جلسہ چودھری امیر خان رئیس ساکن لنگڑ وبہ ضلع ہوشیار (جو برات میں مہمان بن کر ساتھ آئے تھے اور فریقین نے بخوشی ان کو صدر تسلیم کیا تھا) کا تحریری فیصلہ شائع کرونگا جوان کی قلم سے تحریرشدہ میرے پاس موجود ہے جس کے آخری الفاظ یہ ہیں: خاکسار بطور صدر یہ حروف تحریر کرتا ہے کہ جہاں تک بنظر غائر خیال کیا گیا ہے مرزائی مناظر صداقت مرزا ثابت کرنے میں بالکل قاصر اور کمزور رہے ہیں۔ ناظرین تادم تحریر وہ برات یہاں موجود ہے اور مرزائی مولوی صبح ہی دوڑ گئے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ دسمبر ۱۹۳۰ء ص ۴۔۵)

مناظرہ کوٹ کپورہ:

۱۰۔۱۱۔ دسمبر ۱۹۳۰ء کو سٹیشن کوٹ کپورہ ریاست فرید کوٹ میں مناظرہ مابین جماعت محمدیہ و مرزائیہ وفات مسیح وختم نبوت پر ہوا۔ جس میں مخالفوں (مرزائی) کو شکست ہوئی اور اہل حق کو فتح ہوئی۔

راقم : مولوی علم الدین فرید کوٹی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ جنوری ۱۹۳۱ء ص ۱۴)

جماعت قادیانی سے مطالبہ

۱۵ نومبر ۱۹۳۰ء کو جلسہ اہلحدیث بٹالہ میں زیر صدارت مولانا محمد ابراہیم میر مرزائیوں سے مباحثہ ہوا۔ اب جو دسمبر ۱۹۳۰ء کی تعطیل میں قادیان میں جلسہ ہونے کے دن آئے تو انجمن اہل حدیث بٹالہ نے مندرجہ ذیل اشتہار دیا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت قادیانی سے مطالبہ:

جلسہ انجمن اہل حدیث بٹالہ میں بغرض تحقیق بڑی فراخ دلی سے ہم نے قادیانی جماعت کو موقعہ تبادلہ خیالات دیا تھا جس کا نتیجہ پبلک نے خود دیکھ لیا۔ اب انصافاً ہمارا بھی حق ہے کہ قادیان کے جلسہ میں ہم کو بھی تبادلہ خیالات کا موقع دیا جائے۔ امید ہے کہ ہماری اس درخواست کو امام جماعت قادیانی فراخ دلی سے منظور فرمائیں گے۔

براہ مہربانی اس کے متعلق ہم کو ۱۶ ماہ حال تک اطلاع دیں۔ المشتہر۔

ناظم انجمن اہل حدیث بٹالہ۔

اس کے جواب میں قادیان والے تو خفتہ اند، مگر بٹالہ کی انجمن احمدیہ نے ایک اشتہار دیا جس کا جواب انجمن اہل حدیث بٹالہ نے دیا: قادیانی امام نے ہم کو جواب کیوں نہیں دیا۔؟.... ہم نے قادیان کے امام جماعت سے درخواست کی تھی کہ جس طرح ہم نے فراخدلی سے اپنے جلسہ میں وقت دیا اور آپ کے فرستادوں نے ہم سے مباحثہ کیا۔ آپ بھی اپنے جلسہ قادیان میں ہم کو تبادلہ خیالات کے لئے وقت دیں۔، ۱۶ دسمبر تک منظوری کی تاریخ تھی جو گذر گئی مگر قادیان سے صدائے برنخواست۔ ہاں بٹالہ کی انجمن احمدیہ کا ایک اشتہار ہمیں ملا ہے جس میں راقم اشتہار نے کمال دلیری سے لکھا ہے کہ :

چونکہ یہ امر مقامی جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتا ہے اس لئے ہم حاضر ہیں۔،

کیا خوب! ہمارے جلسہ میں مباحثہ کرنے آئیں قادیان سے مرکزی انجمن کے فرستادہ.. جب ہم ان سے وقت مانگیں تو بٹالہ انجمن کہے کہ یہ معاملہ مقامی ہے ۔

اے جناب! مقامی معاملہ کیا؟ معاملہ تو قادیانی ہے جہاں بناء دعوی قائم ہوئی۔ آپ کون اور آپ کی انجمن کون؟ جب بناء دعوی قادیان میں ہے اور ہمارے جلسہ میں وہیں سے علماء آئے، تو اس وقت آپ نے ان کو روکا ہوتا کہ معاملہ ہمارا ہے، تم دخل دینے والے کون ہو، جو سو دو سو کی تعداد میں بن ٹھن کے آگئے ہو؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس ان وجوہ سے ہمارا حق تھا کہ ہم قادیان کے جلسہ میں وقت مانگتے اور قادیانی امام کا فرض تھا کہ ہم وقت دیتے۔ مگر ان کو حوصلہ نہ ہوا، تو خیر ان کی مرضی۔

ہاں بٹالہ کی انجمن بھی اگر مرزا صاحب کی صداقت دل میں رکھتی ہے اور اس صداقت کو ثابت کرنے کی جرأت اور ہمت ہے، تو بے شک وہ جلسہ کرے اور مرزا صاحب کے دعویٰ کی صداقت پر بحث کرنے کو ہمیں دعوت دے۔ ہم اظہار حق کے لئے حاضر ہو جائیں گے۔

ناظم انجمن خادم المسلمین اہلحدیث بٹالہ

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲ جنوری ۱۹۳۱ء ص ۶)

کھلی چٹھی بنام مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان

حافظ فضل الرحمٰن صاحب ریلوے کلرک لالہ موسیٰ، پنجاب لکھتے ہیں

جناب میاں (محمود احمد) صاحب! پیشتر ازیں کہ میں اپنے مطلب کی طرف رجوع کروں یہ عرض کئے دیتا ہوں کہ طالب علمی کے زمانہ سے مجھے آپ کے فرقہ کی کتابوں کے مطالعہ کا شوق رہا ہے اور اللہ کے فضل سے خاکسار نے آپ کے فرقہ کی ہر ایک کتاب محض حق کی تلاش کے لئے پڑھی ہے۔

آمدم برسر مطلب۔ چونکہ مرزا صاحب متوفی کا زمانہ میری طالب علمی میں گزرا ہے، اس لئے مرزا صاحب کے دعووں کے متعلق جناب کو بحیثیت ان کے جانشین ہونے مخاطب کرنا میرا حق ہے۔ بنا بریں میں آپ کی توجہ حضرت مرزا صاحب کی کتاب ازالہ اوہام حصہ دوم کے صفحہ ۳۷۵ پر جو چیلنج تـو فـی کے لفظ کی نسبت ہزار روپے کے اشتہار کے ماتحت دیا ہے مبذول کرتا ہوں اور ڈنکے کی چوٹ سے اعلان کرتا ہوں کہ جناب انعامی رقم امپیریل بنک لاہور میں جمع کرا کر بذریعہ اخبار اطلاع دیویں تو میں انشاء اللہ علماء کی مجلس میں مرزا صاحب کی شرط کو پورا کرونگا۔ یعنی یہ ثابت کرونگا کہ جس صورت میں تـو فـی کا فاعل اللہ اور مفعول ذی روح ہو تو اس کے معنی سوائے موت کے اور بھی ہوتے ہیں۔، نیز میں جناب کو اپنے مطالبہ مندرجہ اہل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث ۱۳ دسمبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۶ کی بھی یاد دلاتا ہوں۔

امید ہے کہ جناب ہر دو مطالبات کا جواب جلدی اثبات میں عنایت فرمائیں گے۔

حق کا طالب۔

حافظ فضل الرحمٰن ریلوے کلرک لالہ موسی ضلع گجرات پنجاب

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ جنوری ۱۹۳۱ء مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۴۹ھ جلد ۲۸ نمبر ۱۰ ص ۵)

خدمات مرزا

منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

مرزائی کہتے ہیں کہ ان کے مرزا غلام احمد نے ایسے علم کلام کی بنیاد ڈالی کہ مخالفین اسلام کے حوصلے شکست اور ان کے قلم ٹوٹ گئے۔ خود مرزا غلام احمد بھی فرماتے ہیں:

(خدا نے عیسائی مذہب کی گمراہی سے بچانے کو) اپنے اس بندہ کو الہام اور کلام اور اپنی برکات خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرہ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف اور دقائق ساتھ دیئے تا اس آسمانی پتھر کے ذریعہ وہ موم کا بت توڑا جائے جو سحر فرنگ نے تیار کیا۔ (فتح اسلام۔ص ۶)

آیئے دیکھیں مرزا غلام احمد کے وہ کون سے آسمانی تحائف، روحانی معارف علوی عجائبات ہیں جن کے ذریعہ عیسائیت یا دیگر مذاہب مخالفین اسلام کو بدلائل توڑا ہے۔

ہمارا یہ دعوی ہے کہ مرزا غلام احمد نے اپنے وجود بے جود، اور اپنے علم کلام بے لگام سے بجائے اسلام کو فائدہ پہنچانے کے، الٹا اپنے پیش کردہ اسلام پر اعتراضوں کا باب کھول دیا ہے۔ سب سے پہلے میں عیسائیوں ہی کو پیش کرتا ہوں جن کے مذہب کا استیصال بحیات خود مرزا صاحب نے اپنی آمد کی علت غائی اور عجائبات قدرت سے ایک محیر العقول قدرت بتایا تھا۔ (ملاحظہ ہو بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء۔ الحکم نمبر ۱۶ ج ۸ ص ۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیسائیوں کا اخبار نورافشاں مرزائی علم کلام کی خوبی کا اعتراف ان الفاظ میں کرتا ہے:

مرزا قادیانی بھی عجیب شخص تھے جن کی زبان سے شائد ہی کوئی مقدس شخص بچا ہو...

خیال کیجئے کہ اس نے پیش گوئی کی تو وہ جھوٹی نکلی۔ جب ان سے سوال کیا گیا تو جھٹ کہہ دیا کہ آنحضرت (ﷺ) کی پیش گوئی بھی تو سچی نہیں تھی.... انجیل میں لکھا ہے کہ مخالف مسیح خدا بن بیٹھے گا، سو یہ بھی مرزا نے کر دکھایا۔ کہتا ہے کہ میں خدا ہو گیا میں نے آسمان وزمین بنا دیا۔

وہ کون سی بات تھی مرزا میں جو اس نے آنحضرت پر نہ جڑ دی ہو... جب کہا گیا کہ مرزا بڑا بدزبان ہے، تو کہا کہ قرآن اور خدا بھی تو بدزبان ہے۔ غرضیکہ کونسا عیب ہے جو مرزا نے قرآن اور آنحضرت ﷺ پر نہیں لگایا... اب ہم کو قرآن یا آنحضرت پر اعتراض کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ خود ایک بڑا مجدد مسلمانوں کا ان اعتراضات کو قبول کرتا ہے۔ (نورافشاں ۵ دسمبر ۱۹۳۰ء)

مرزائیو! کیا کہتے ہو؟ اب سنو۔ آریو کے متعلق تمہارے مسیح کی خدمات اسلامیہ۔

سب سے پہلے قدامت دنیا کے مسئلہ کو لیجئے۔ اس مسئلہ میں مسلمانوں اور آریوں کے درمیان جو اختلاف ہے وہ اہل علم سے مخفی نہیں۔

آرین مذہب کا تمام دارومدار اسی مسئلہ پر ہے اگر قدامت دنیا کا مسئلہ باطل ہو جائے تو آریوں کے بقایا مسائل قدامت روح و مادہ و مسئلہ تناسخ وغیرہ سب کے سب باطل ہو جاتے ہیں۔ لیکن مرزائیوں نے مرزائی علم کلام سے مستفیض ہو کر جو کچھ اس پر درافشانی کی ہے وہ بھی سن لیجئے۔ مثل سابق وہ بھی ہم ایک غیر مسلم کی تحریر سے ہی پیش کرتے ہیں تاکہ بانصاف ناظرین مرزائی علم کلام کی برکت کا اندازہ کر لیں کہ کہاں تک غیر مسلم اصحاب اس سے دب کر عاجز ہیں۔ ملاحظہ ہو اخبار آریہ ویر مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۲۹ء میں مہاشہ پریم چندر جی آریہ سیوک پنڈ دادن خان۔ آریہ سماج اور اسلام کے عنوان سے لکھتے ہیں:

وہ (علماء اسلام) یہ بیان نہیں کرتے کہ کون سے مادہ سے عالم کی پیدائش ہوئی.... غرضیکہ ان تمام اقسام کے حقیقی اعتراضات سے گھبرا کر مرزا غلام احمد کے پیرووں نے دور عالم کو مسلسل تسلیم کر لیا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قادیانیو! کہیں جلدی میں یہ نہ کہہ دینا کہ یہ جھوٹ ہے۔ایسا کہنے سے پہلے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے نسبتی بھائی میر محمد اسحاق کی کتاب روح و مادہ کا صفحہ ۲۴۳۔۲۴۵ ملاحظہ کر لینا۔

دوسرا مسئلہ آریوں اور مسلمانوں میں وید اور قرآن کے الہامی ہونے کا ہے ۔پہلے قرآن کے متعلق مرزائی خدمات ملاحظہ ہوں۔راجپال ناشر رنگیلہ رسول کے قتل کے بعد لاہوری مرزائیوں کے جواب میں مہاشہ سنت رام جی اجمانی نے اخبار آریہ ویر لاہور ۳۰۔اپریل ۱۹۲۹ء کے صفحہ ۳ پر ہندوؤں اور مرزائیوں کی زبان درازی کا مقابلہ کرتے ہوئے مرزا قادیانی کی تحریر سے لکھا ہے کہ:

قرآن شریف کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

قرآن شریف جس بلند آواز سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت نادان بھی اس سے بے خبر نہیں ہوسکتا...

میں نے آپ کو مرزا صاحب سے لے کر قادیانی اور لاہوری گالیوں کے نمونے پیش کئے اور قرآن شریف کی سخت زبانی کی بابت مرزا غلام احمد کی شہادت دی ہے۔

قادیانی بزرگو! قرآن کے متعلق یہ ہے تمہارے گرو کی خدمت جس سے آریہ اخباروں نے فائدہ اٹھایا۔تحریر مذکور اس پر شاہد ہے۔

اب سنو وید کے الہامی ہونے پر اپنے پیر و مرشد کا فیصلہ

۱۔ ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں۔(پیغام صلح مصنفہ مرزا۔ص ۲۳)

۲۔ماسوا اسکے جس قدر اسلام میں تعلیم پائی جاتی ہے وہ تعلیم ویدک تعلیم کی کسی نہ کسی شاخ میں موجود ہے

(پیغام صلح۔مصنفہ مرزا قادیانی۔ص ۵)

قادیانی بزرگو! کیا یہی وہ خدمات ہیں جن پر تم ناچتے پھرتے ہو؟ اور کیا یہی وہ علم کلام ہے جس کے گھمنڈ پر تم علماء کرام کو جاہل، کندہ ناتراش اور کیا کیا نہ کہا کرتے ہو۔

دور عالم کو تم نے قدیم مان لیا۔(آریوں کی پہلی فتح)۔

وید کو تمہارے نبی نے الہامی مان لیا۔(آریوں دوسری فتح)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی تعلیم کو ویدک مت سے ماخوذ کہا۔ (آریوں کی تیسری فتح) ۔

قرآن کو تمہارے مجدد مسیح نے خود بدزبان کہا ۔ (جمیع مخالفین اسلام کی فتح)۔

انبیاء کو تمہارے انوکھے مجدد اور نئے متکلم نے جھوٹے کہا۔

بتلاؤ اب تمہارے پلے اب کون سی خوبی باقی ہے جس کے بل بوتے پر تم مخالفین اسلام کے مقابلہ پر نکلو گے۔ کیا یہ وہی قرآن نہیں جس کی صداقت اور اعجاز بیان کرنے کے لئے بقول تمہارے اس نے براہین میں دلائل کے دریا بہا دیئے۔ اور کیا یہ وہی وید نہیں جس کے متعلق مرزا کو الہام ہوا تھا: وید گمراہی سے بھرا ہوا ہے۔ (البشریٰ۔ جلد ا ص ۵۰)۔

کیا ہمارا حق نہیں کہ مرزا جی کی پہلی تحریرات کو دیکھتے ہوئے کہیں کہ انہوں نے نبی و مسیح وغیرہ بننے کے مدعی ہو کر بجائے فائدہ کے الٹا اسلام کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ جنوری ۱۹۳۱ء مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۴۹ھ۔ ص ۵۔۶)

قول فیصل

انہ لقول فصل و ما ھو با لھزل

قادیانی بستی کے نبی مرزا غلام احمد قادیانی جو بقول خود جو کلام کرتے ہیں وہ صداقت سے لبریز اور جو بات کہتے ہیں وہ الہام اور وحی من اللہ سے کم درجہ نہیں رکھتی انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کے متعلق جو کچھ ارشاد فرمایا ہے اس کا نمونہ درج ذیل ہے۔ اور اس کے بعد پھر ایک قرآنی آیت اس پر بطور حکم پیش کیا ہے۔ ناظرین خود فیصلہ فرمالیں کہ مرزا صاحب کی نبوت و مجددیت اور مہدویت کا پایہ کتنا بلند ہے۔ کیا ہے کوئی قادیانی امت کا بہادر نوجوان جو اس قرآنی فیصلہ اور اس کے حکم سے مرزا صاحب کی رست گاری کر کے ان کی روح کو خوش کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد قادیانی، حضرت عیسیٰؑ ابن مریم کے معجزات کے متعلق کھلے لفظوں میں فرماتے ہیں:

۱۔غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح صرف مٹی کے پرندے بنا کر اوران میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنادیتا تھا نہیں بلکہ صرف عمل الترب (مسمریزم) تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔ (ازالہ اوہام کلاں۔حاشیہ ص ۱۲۶)

۲۔ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزم طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکتیں (ازالہ اوہام کلاں۔ص ۱۲۶)

۳۔بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہی جیسے سامری کا گئو سالہ۔ (ازالہ اوہام کلاں۔حاشیہ ص ۱۳۳)

ان عبارتوں سے تو حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کو مسمریزم اور عمل الترب بتلایا گیا ہے اور دوسری جگہ ارشاد ہے۔

۱۔مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے خیال ہوسکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷)

۲۔اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کردیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ ظاہر بھی ہوگیا تو معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اسی تالاب کا معجزہ ہے اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکروفریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ص ۷ حاشیہ)

۳۔مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے بھی پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم، مفلوج، مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہوجاتے تھے لیکن بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھلائے اس وقت تو کوئی تالاب بھی موجود نہیں تھا۔ (ازالہ اوہام۔حاشیہ ص ۱۳۲)

۴۔یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔

(ازالہ اوہام۔کلاں حاشیہ ص ۱۳۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۱۲۵)

ایک اور جگہ مرزا غلام احمد نے حضرت عیسیٰؑ کے معجزوں کو ان لفظوں میں مکروہ و قابل نفرت ٹھہرایا ہے:

مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالی کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ (ازالہ اوہام کلاں۔ ص ۱۲۷ حاشیہ)

مندرجہ بالا عبارات سے بغیر کسی قسم کی تاویل کے صراحۃً ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے حضرت عیسیٰ کے معجزات احیاء موتی وطیور اور شفائے ابرص واکمہ وغیرہ تمام کو عمل الترب (مسمریزم) و لچر بتلایا ہے یا تالاب کا معجزہ اور اثر بتلایا ہے اور حضرت عیسیٰؑ کے ان تمام معجزوں کو شعبدہ بازی و دھوکہ دہی اور غیر قابل قدر ہی نہیں بلکہ مکروہ و قابل نفرت فرمایا ہے۔ لیکن آہ! افسوس کہ نبوت کے بھوت اور مجددیت و مسیحیت و مہدویت کے نشہ نے اس درجہ عقل پر پردہ ڈال دیا کہ خدا کو بھی جھوٹا بنانے سے دریغ نہیں کیا۔ الی اللہ المشتکی ۔ (نامہ نگار)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ جنوری ۱۹۳۱ء مطابق ۲۶ شعبان ۱۳۴۹ھ جلد ۲۸ نمبر ۱۱ ص ۴۔۵)

قادیانی کے نسب پر بھی ایک نظر

قادیانی مشن سے دل چسپی رکھنے والے اصحاب کی خدمت میں گذارش ہے کہ ذرہ مرزا غلام احمد کے نسب پر بھی روشنی ڈالیں کیونکہ جس طرح جناب مرزا صاحب کی ذات والا صفات مجموعۃ الامراض تھی اسی طرح مجموعۃ الانساب بھی تھی۔ جس قوم یا نسب میں آنجہانی نے ذرہ سی بھی کوئی بڑائی دیکھی، اسی میں اپنا کنکشن جا ملایا ہے جو قابل غور ہے۔ خاص کر جناب مولانا شیر پنجاب (ثناء اللہ) اور منشی حبیب اللہ کلرک نہر امرتسر اور منشی محمد یعقوب سنوری پٹیالوی نائب تحصیل دار مصنف عشرہ کاملہ و تحقیق لاثانی، اس کے اہل ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تریاق القلوب چشمہ معرفت ازالہ اوہام سیرت مسیح موعود مولفہ مرزا محمود، سیرت مہدی مولفہ بشیر احمد حیات النبی مولفہ شیخ یعقوب علی تراب وغیرہ سے مرزا صاحب کے نسب پر کافی روشنی پڑسکتی ہے (نامہ نگار)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: آپ مرزا صاحب قادیانی کا نسب پوچھتے ہیں۔ مرزا صاحب اپنا حسب نسب خود درثمین اردو میں بتاتے ہیں۔ غور سے سنیئے:

میں کبھی آدم کبھی موسی کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ جنوری ۱۹۳۱ء مطابق ۲۶ شعبان ۱۳۴۹ھ جلد ۲۸ نمبر ۱۱ ص ۵)

امام قادیان کا افسوس گورنر کیس پر

اور ہمارا افسوس امام قادیان پر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گورنر پنجاب پر گولی چلائی گئی۔ عموماً اہل پنجاب نے اس پر افسوس کیا۔ مگر خلیفہ قادیان نے جس طریق سے افسوس کیا اس پر ہمیں افسوس نہیں سخت افسوس ہے۔ سخت افسوس اس لئے کہ قادیانی مرید تو بھولنے کے عادی ہیں خلیفہ قادیان ان سے زیادہ بھولنے لگ گئے۔ خلیفہ قادیان کے الفاظ اخبار الفضل (یکم جنوری ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۱) کے ذریعہ ہم تک پہنچے ہیں آپ فرماتے ہیں: افسوس کہ آج کل بعض لوگ ناجائز طریقوں سے ہندوستان کو آزاد کرانا چاہتے ہیں، حالانکہ اس طرح سے حاصل کردہ آزادی غلامی سے بھی بدتر ہے کیونکہ ایسا کرنے سے ملک کے اخلاق تباہ ہوتے ہیں۔

یہ بات کسی مذہب میں بھی جائز نہیں کہ راہ چلتے بے گناہ لوگوں پر حملے کئے جائیں اگر بالفرض یہ تسلیم کرلیا جائے کہ انگریز افسروں کا مارنا جائز ہے تو اندھا دھند پستول بازی سے جو دوسرے لوگ مارے جاتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ تو بہر حال ناجائز ہی ماننا پڑے گا۔ مثلاً یہی حملہ ہے جو حال میں گورنر پنجاب پر کیا گیا ہے اور جس کے متعلق آپ لوگوں نے آج ہی ایک ریزو لیوشن پاس کیا ہے۔ گورنر تو بچ گئے لیکن ایک ہندوستانی مارا گیا اس سے زیادہ برا اور بزدلی کا فعل کیا ہوسکتا ہے کہ ایک شخص پر اچانک حملہ کردیا جائے بہادر کا کام ہے کہ مقابلہ کرے۔ ہجوم میں کھڑے ہوکر گولی چلانے کے یہ معنی ہیں کہ دوسرا تو اس خیال سے کہ بے گناہ زخمی نہ ہو جائیں مجھ پر حملہ نہیں کرے گا اور میں جسے چاہوں مارسکتا ہوں تو گویا ایسا شخص زبان حال سے انگریزوں کی شرافت اور اپنی کمینگی کا اقرار کرتا ہے اور اس سے وہ اپنی قوم کی بھی ہتک کرتا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ میں اتنا کمینہ ہوں کہ ایک ایسی جگہ جہاں اور بے گناہ لوگوں کو بھی گولی لگ جانے کا امکان ہے، بے تحاشا گولی چلا سکتا ہے مگر انگریز اس خیال سے کہ کسی اور کو نہ لگ جائے ہجوم میں مجھ پر فائر نہیں کریں گے اور اس سے زیادہ کوئی شخص اپنی قوم کی ذلت اور کیا کرسکتا ہے۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق حضرت رسول کریم ﷺ کبھی بے گناہ لوگوں پر حملہ نہ کرتے تھے بلکہ بعض دفعہ صحابہ کہتے کہ اب دشمن غافل ہے یا سویا ہوا ہے، حملہ کردیا جائے تو آپ فرماتے نہیں ٹھیرو صبح اذان دیں گے اور پھر حملہ کریں گے۔ مگر ہندوستانی ان دونوں بے گناہ لوگوں پر گولی چلا کر اپنی قوم کی توہین کر رہے ہیں۔''

یہ تقریر ساری دل پذیر اور قابل قبول ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ یہ اصول انگریزوں اور سرکاری آدمیوں کے لئے تو صحیح اور سونے سے لکھنے اور خلیفہ قادیان کے فرمانے کا ہے لیکن مولوی عبدالکریم اڈیٹر مباہلہ پر حملہ کرکے حاجی محمد حسین بٹالوی کو ناحق شہید کرنے کے لئے نہیں ہے تلك اذا قسمة ضيزى

اللہ اللہ! انصاف بھی ہو تو زبردست کے لئے، خوف خدا بھی ہو تو طاقتور کے لئے۔ حاجی محمد حسین بے گناہ کو کھلے بندوں قتل کرنے والے کو غازی کا خطاب دیا جائے اس کی روغنی تصویر شائع کی۔ اس کے مقدمہ کی پیروی اور اپیل پر بے دریغ روپیہ خرچ کیا جائے اور کہا جائے کہ: اس سے زیادہ برا اور بزدلی کا فعل کیا ہوسکتا ہے کہ ایک شخص پر اچانک حملہ کردیا جائے۔''

ہاں ہاں یہ بھی کہا جائے (ایسا کرنے والا کہتا ہے کہ) میں اتنا کمینہ ہوں کہ جہاں بے گناہ لوگوں کو بھی گولی (چھرا) لگ جانے کا امکان ہے بے تحاشا گولی (چھرا) چلا سکتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالکل سچ ہے کہ: بے گناہ لوگوں پر گولی (چھرا) چلانے والا (قادیانی غازی) اپنی قوم کی توہین کرتا ہے، مگر شاباش ہے اس قوم کا کہ اس کو غازی کا خطاب دیتی ہے اور اس کے مقدمہ پر وہ روپیہ خرچ کرتی ہے جو اشاعت دین کے نام سے جمع کیا ہے۔ قادیانی ممبرو!

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ جنوری ۱۹۳۱ء مطابق ۲۶ شعبان ۱۳۴۹ھ ج ۲۸ نمبر ۱۱ص ۱۵۔۱۶)

مباحثہ مرزائیاں

۳۔۴ جنوری ۱۹۳۱ء کو بمقام دھرگ ضلع سیالکوٹ مرزائیوں سے مباحثہ ہوا۔ مسلمانوں کی طرف سے مولوی عبدالرحیم شاہ واعظ اہل حدیث کانفرنس اور مولوی محمد امین امرتسری تھے۔ مرزائیوں کی طرف سے مولوی اللہ اور مولوی محمد یار تھے۔ مسلمانوں کو کامیابی ہوئی۔ راقم: عبدالرحیم صدر جلسہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ جنوری ۱۹۳۱ء مطابق ۲۶ شعبان ۱۳۴۹ھ ج ۲۸ نمبر ۱۱ص ۱۴)

قادیانی مباحثات کی مرزائی رپورٹیں

جناب محمد عبداللہ منیجر محمدیہ سکول امرتسر لکھتے ہیں:

ہمارے دوست شاکی ہیں کہ اٹاوہ اور سکھر کی گفتگو قادیانی اخباروں میں غلط چھپی ہے۔ ہم ان احباب کی شکایت کو بجا سمجھ کر یہی کہتے ہیں کہ ان کی رپورٹیں صحیح کب ہوتی ہیں؟ بلکہ ہمارا عندیہ تو یہ ہے کہ قادیانی پریس میں اگر کوئی خبر صحیح چھپ جائے تو مقام تعجب ہے۔ گذشتہ نومبر میں بٹالہ کے جلسہ اہل حدیث میں ان سے گفتگو ہوئی۔ جس کی پوری کیفیت حاضرین ہی بتا سکتے ہیں کہ آسمان وزمین سے بھِت کی صدا آتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھی، مگر قادیانی پریس نے حلفیہ شائع کیا کہ ہم جیتے۔

بات اصل یہ ہے کہ قادیانی مناظروں کی مثال ہے ہاتھی کی۔ کہتے ہیں ہاتھی کی قیمت زندہ کی لاکھ ہو، تو مرے کی سوا لاکھ ہوتی ہے۔ یہی مثال ان کی ہے۔ فتح (نصیب اعداء) ہو، تو اتنی خوشی کا اظہار نہ کریں گے جتنی شکست پر اظہار مسرت کریں گے تاکہ مقامی ناظرین سے قطع نظر بیرونی مریدین پر اثر پہنچائیں۔

اٹاوہ سے اطلاع آئی ہے کہ: انجمن اہل حدیث اٹاوہ کا کامیاب جلسہ دیکھ کر مرزائیوں کو بھی جلسہ کا شوق ہوا، تو انہوں نے بھی جلسہ کا انتظام کیا۔ اہل حدیث کی طرف سے سوال و جواب کا وقت مانگا۔ جو ایک گھنٹہ ملا۔ جس میں مولوی عبداللطیف صاحب نے حیات مسیح اور معراج جسمانی پر تقریر کی۔ جس کے جواب میں مرزائی مبلغ نے بھی تقریر کی۔ جب جواب الجواب کے لئے وقت مانگا تو مرزائی منتظمین نے وقت نہیں دیا۔ پس ہم خاموشی سے چلے آئے۔

اتنے سے واقعہ کو قادیانی اخبار الفضل نے یا اس کے نامہ نگار جورائی سے پہاڑ بنایا ہے وہ اسکے پڑھنے والوں سے مخفی نہ ہوگا۔ درحقیقت یہ سب کاروائیاں انکی پروپیگنڈہ ہیں۔ دگر ہیچ۔ (یکے از شرکاء جلسہ مرزائیہ اٹاوہ)

سکھر سندھ کے ضلع میں ایک قصبہ غریب آباد ہے۔ وہاں جلسہ ہوا۔ امرتسر کے مولوی عبداللہ ثانی اس میں شریک ہوئے۔ اس جلسہ میں مرزائی مذہب کی تنقید بھی قدرے ہوئی۔ بس پھر کیا تھا اخبار الفضل ۲۳ دسمبر میں وہ وہ ہوائی قلعے بنائے کہ بچہ سقہ کے قلعوں سے بھی مضبوط۔ اس کے جواب میں مولوی عبداللہ امرتسری نے ایک مضمون بھیجا جس کا اقتباس یہ ہے۔

مرزائی مخبر لکھتا ہے:

ملا عبداللہ امرتسری اہلحدیث فرمانے لگے میں مباحثہ تو ضرور کرتا مگر میری پھوپھی کو رائے ونڈ میں میرا انتظار ہے۔ (الفضل قادیان ۲۳ دسمبر ۱۹۳۰ء)

اس کا جواب بجز اس کے اور کچھ نہیں جو قرآن مجید میں جھوٹ بولنے والوں کے لئے آیا ہے۔ اصل بات یوں ہے کہ جب جلسہ میں آخری روز میں نے اعلان کر دیا کہ میں آج رات کو ۹ بجے روانہ ہو جاؤنگا تو چند معزز دوستوں نے جلسہ کی دعوت دی۔ جن کے جواب میں، میں نے کہا کہ میرے پھوپھا صاحب سب ماسٹر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رائے ونڈ میں ہیں انہوں نے لاہور چلے جانا ہے اور مجھے ان سے ملنا ضروری ہے۔ چنانچہ جلسہ کا پروگرام دیکھ کر ان کو اطلاعی خط لکھ چکا ہوں۔ اس لئے میرا پہنچنا ضروری ہے۔ مرزائی جماعت کے متعلق جب بھی میرے سامنے گفتگو ہوئی میں نے یہی کہا کہ ایام جلسہ میں مباحثہ کے لئے پر وقت تیار ہوں چنانچہ مرزائی رپورٹر نے جو لکھا ہے:

عبداللہ امرتسری نے .. اپنی تقریر میں جہلاء کو احمدیوں کے خلاف بھڑکایا اور شیعوں کو اور چند جاہل پٹھانوں کو اشتعال دلا کر احمدیوں پر حملہ کروادیا پولیس انسپکٹر کی کوشش سے موقع پر قابو پالیا گیا۔ (حوالہ مذکور)

وہ صرف یہی بات تھی کہ خاکسار کی تقریر سے جب حاضرین پورے متاثر ہوئے تو مرزائی جماعت نے جل کر شور مچانا شروع کر دیا۔ میں نے اس وقت بھی یہی کہا کہ میں اسی وقت مناظرہ کے لئے تیار ہوں۔ (محمد یار مرزائی مولوی صاحب مخاطب ہوکر) چلئے بالمقابل کھڑے ہو کر تقریر کیجئے۔ ابھی دو گھنٹہ میں فیصلہ ہو جائے گا۔ انہی لفظوں پر ایک گول مول انسان چیں بجبیں ہوئے اور جھنجھلا کر بولے، مرزائی سکرٹری نے بھی تیز کلامی شروع کی جس پر پبلک کو جوش آیا، جسے ہم نے خود ہی پوری سعی سے فرو کر دیا۔ نہ وہاں کوئی پولیس تھی نہ سب انسپکٹر پولیس۔

ہاں اگر کشفی رنگ میں ہو جیسے مرزا جی نے قضاو قدر کی مسلوں پر خدا کے دستخط کرائے تھے (تریاق القلوب) اور عبداللہ پٹواری کے کپڑوں پر چھینٹے پڑے تھے تو وہ اور بات ہے

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ جنوری ۱۹۳۱ء مطابق ۳ رمضان ۱۳۴۹ھ جلد ۲۸ نمبر ۱۲ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی دائرہ تناسخ

مولوی محمد مہر الدینؒ صاحب میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

رئیس قادیان کا لیکچر حصہ دوم ۳ ستمبر ۱۹۰۴ء کے صفحہ ۴۱ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنا الہام لکھتے ہیں:

۱۔ یا مریم اسکن انت و زوجك الجنّة

(یعنی مریم تو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو جاؤ)

۲۔ پھر فرمایا: نفخت فيك من روح الصّدق

(یعنی اے مریم میں نے صدق کی روح تجھ میں پھونک دی)

(گویا استعارہ کے رنگ میں مریم صدق سے حاملہ ہوگئی)

۳۔ یہ الہام بھی ہوا: یا احمد اسکن انت و زوجك الجنة۔

جس کے معنی خود ہی فرماتے ہیں: کہ زوج سے مراد اپنا تابع ہے

۴۔ یہ بھی الہام ہوا جعلناك المسيح ابن مريم ۔یعنی ہم نے تم کو مسیح ابن مریم بنا دیا۔

جس طرح مرزا صاحب کو یا مریم کا خطاب ہوا اسی طرح یا عیسی کا بھی خطاب ہوا۔ معلوم ہوا کہ آپ میں مریم اور عیسی دونوں کی حقیقت جمع تھی۔ بنا بریں قادیانی مذہب میں مرد سے عورت بن جانا جائز ہوا۔ جس کا عدم وجود مرزائی مذہب کے باطل و نامکمل ہونے پر دلیل تھا چنانچہ مولوی اللہ دتا صاحب اس بار برداری کے حامل بنے جیسے کہ الفضل ۲ دسمبر ۱۹۳۰ء میں مدینۃ المسیح سے ظاہر ہے کہ:

۲۹ نومبر کو مولوی اللہ دتا صاحب کا رخصتانہ ہوا، حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے بھی اس تقریب میں شمولیت فرمائی۔ کیوں نہ ہو والد کی سنت مردہ کو اگر مولود نہ زندہ کرائے، تو کون کرائے۔ دیدہ باید مسماۃ اللہ دتا صدق کی روح سے کب تک حاملہ ہو اور کیا بر لائے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ جنوری ۱۹۳۱ء مطابق ۳ رمضان ۱۳۴۹ھ جلد ۲۸ نمبر ۱۲ ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت یونس اور بطن الحوت

و انّ یو نس لمن المر سلین ۔ اذ ابق الی الفلك المشحو ن ۔ فساھم فکا ن من المد حضین ۔ فا لتقمه الحو ت وھو ملیم ۔ فلو لا انّه کا ن من المسبّحین۔ للبثت فی بطنه الی یوم یّبعثون ۔(الصا فات : ۱۴۰۔۱۴۴)

مندرجہ بالا آیت قرآنی کا مطلب بالکل واضح ہے۔حضرت یونسؑ کو کشتی والوں نے سمندر میں ڈال دیا، یہاں تک مچھلی نے آپ کو نگل لیا،مگر اللہ تعالی نے اسکے پیٹ میں آپ کو زندہ رکھا اور صحیح سلامت نکال لیا۔

لیکن لاہوری جماعت کے امیر مولوی محمد علی اس واقعہ کو درست تسلیم نہیں کرتے اور اپنے انگریزی ترجمہ میں تحریر فرماتے ہیں؛ قرآن میں کہیں کسی جگہ نہیں لکھا کہ حضرت یونس کو مچھلی نے نگل لیا... نبی ﷺ کے ایک قول سے ظاہر ہوتا ہے کہ مچھلی نے آپ کی صرف ایڑیاں اپنے منہ میں پکڑی تھیں ۔(ص ۸۷۶۔حاشیہ ص ۲۱۲۳)

اس جگہ ممدوح نے نبی کریم ﷺ کے قول کا حوالہ نہیں دیا اس لئے ہم اس پر تنقید کرنے سے معذور ہیں۔

لاہوری مرزائی چونکہ معتزلہ عقاید رکھتے ہیں اس لئے وہ ہر ایسے واقعہ کا جو بظاہر خلاف فطرت معلوم ہوتا ہے، انکار کردیتے ہیں۔ چنانچہ ان کے انگریزی رسائل میں حضرت یونسؑ کے قصہ کو فرضی ثابت کرنے کے لئے ہمیشہ یہ دلیل دی جاتی ہے کہ:

گو وہیل مچھلی کا ڈیل ڈول بہت زیادہ ہوتا ہے تاہم اس کا حلق اس قدر تنگ ہوتا ہے کہ اس میں انسان کا گذرنا محال ہے۔

اس دلیل کی تردید کے لئے میں روزنامہ سیاست لاہور مورخہ ۲ جون ۱۹۲۹ء صفحہ ۳ سے دو خبروں کے اقتباس نقل کرتا ہوں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۱۔ولایت کے شہر برمنگھم کے پادری نے اس واقعہ سے انکار کیا تھا۔اسی شہر کے ایک شخص نے لکھا کہ پادری صاحب کو چونکہ معلوم نہیں کہ سمندروں میں کیسی کیسی مچھلیاں موجود ہیں۔لہذا وہ حضرت یونسؑ کے واقعہ کو صحیح تسلیم نہیں کرتے۔میرا ذاتی تجربہ سنیئے:

اسی برمنگھم میں آج سے ۲۵ سال قبل ایک جہازران ویل مچھلی لایا تھا جو اسٹیشن پر رکھی گئی تھی۔یہ مچھلی مردہ تھی۔ میں خود اور گیارہ آدمی اور باری باری اس کے منہ کے راستہ سے اس کے اندر گئے اور اس کے معدہ میں بہ آسانی پھرتے رہے۔اس لئے کہ معدہ ایک خاصے کمرے کے برابر تھا۔اس کا گلہ عام دروازہ کے برابر وسیع تھا۔اور ہم آسانی سے اندر جاسکتے اور باہر آسکتے تھے۔ایسی مچھلی کے لئے کسی آدمی کو زندہ نگل جانا اور پھر کسی تکلیف کے باعث اس کو اگل دینا کوئی بڑی بات نہیں۔

۲۔ ۶۳ سال کے تجربہ کے بعد سر فرانسس فاکس نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں مچھلیوں کا تذکرہ ہے۔اس میں وہ لکھتے ہیں کہ فروری ۱۸۹۱ء میں جزائر فاکلینڈ کے قریب دو کشتیوں نے ایک مچھلی پر حملہ کیا۔یہ ویل مچھلی تھی۔اس نے دم کی حرکت سے ایک کشتی کو الٹ دیا۔جو آدمی پانی میں گرے وہ سب نکال لئے گئے۔صرف جیمز بارٹلے نامی آدمی نہ ملا۔لوگوں نے سمجھا وہ ڈوب گیا۔انہوں نے مچھلی کا تعاقب کیا اور اس کو پکڑ کر ہلاک کر دیا۔دوسرے روز اس کا معدہ نکال کر سوکھنے کے لئے ڈال دیا گیا۔ملاحوں نے دیکھا کہ اس میں کوئی چیز حرکت کر رہی ہے۔معدہ چیرا گیا تو اس میں سے گم شدہ ملاح نکلا جو بے ہوش تھا۔تین ہفتہ کے علاج کے بعد وہ تندرست ہوگیا اور مدتوں زندہ رہا۔

ممکن ہے کہ مولوی محمد علی ان خبروں کو صحیح نہ مانیں لیکن اپنے مجدد و مسیح موعود و مہدی مسعود مرزا صاحب کی ہر تحریر پر ایمان رکھنا ان کا مذہبی فرض ہے۔مرزا غلام احمد لکھتے ہیں: ضرور حضرت مسیح کو یہودیوں کے ہاتھ سے ایک جسمانی صدمہ پہنچا مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ صلیب پر مر گئے تھے کیونکہ توریت سے ثابت ہے کہ جو مصلوب ہو وہ لعنتی ہے اور مصلوب وہی ہوتا ہے جو صلیب پر مر جاوے۔.سو ہرگز ممکن نہیں کہ وہ صلیب پر مرے ہوں...اور خود حضرت عیسی نے آپ بھی فرما دیا کہ میں قبر میں ایسا داخل ہوں گا جیسا کہ یونس مچھلی کے پیٹ میں داخل ہوا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ان کے کلام کا ماحصل ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ قبر میں زندہ داخل ہو گئے اور زندہ ہی نکلے جیسا کہ یونس مچھلی کے پیٹ میں زندہ ہی داخل ہوا تھا اور زندہ ہی نکلا کیونکہ نبی کی مثال غیر مطابق نہیں ہوسکتی (ست بچن طبع ۱۹۰۲ء ص ۱۶۴)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا عقیدہ یہ تھا کہ عیسیٰ صلیب پر لٹکائے گئے لیکن صلیب پر ان کی موت واقع نہیں ہوئی اور وہ زندہ اتار لئے گئے جیسا کہ یونس مچھلی کے پیٹ میں داخل ہوئے لیکن مرے نہیں بلکہ زندہ نکل آئے۔

اگر یہ کہا جائے کہ یونسؑ سرے سے مچھلی کے پیٹ میں نہیں گئے تو ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑے گا کہ عیسیٰ بھی صلیب پر نہیں لٹکائے گئے ورنہ حضرت یونسؑ کے ساتھ ان کی مشابہت بے معنی ہوئی۔ تفسیر القرآن میں مولوی محمد علی لاہوری نے صریحاً اپنے مرشد کے قول کی تردید کی ہے۔ کیا اب بھی اس میں شک ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی امت اپنے مسیح الموعود کی تعلیم کو بھول رہی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ جنوری ۱۹۳۱ء مطابق ۳ رمضان ۱۳۴۹ھ جلد ۲۸ نمبر ۱۲ ص ۶-۷)

مراقِ مرزا

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عاجز نے اس نام کا ایک رسالہ لکھا تھا اور یہ رسالہ اپریل ۱۹۲۹ء میں شائع کیا گیا تھا (یہ مختصر سا رسالہ کتاب کے آخری صفحات پر نقل کر دیا گیا ہے۔ بہاء)۔ اس کی تردید ایک مرزائی مولوی تاج الدین لائل پوری نے رسالہ ریویو آف ریلی جنز دسمبر ۱۹۲۹ء میں کی۔

میں نے اس کا مختصر سا جواب اہل حدیث امرتسر ۲۱ مارچ ۱۹۳۰ء میں دیا۔ لیکن مرزائی ضدی بڑے ہوتے ہیں، اپنی غلطی کو کبھی نہیں مانتے۔ اس کے بعد الفضل قادیان یکم اپریل ۱۹۳۰ء کے صفحہ ۱۰-۱۱ پر مولوی تاج الدین صاحب احمدی نے پھر کچھ لکھا ہے جس کی تردید ذیل میں کی جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ: اپریل ۱۹۲۹ء میں ایک رسالہ مراق مرزا مینیجر اہل حدیث امرتسر نے شائع کیا تھا جس میں سادہ لوح لوگوں پر یہ ظاہر کرنے کی بے سود کوشش کی گئی کہ گویا مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی وحی اور حضور (مرزا قادیانی) کے الہامات خدا کی طرف سے نہ تھے بلکہ کسی بیماری کا نتیجہ تھے اور کہ حضور (مرزا) کو خود اقرار ہے کہ آپ مراق (جنون) میں مبتلا تھے۔

مراق سے مراد جنون یا مالیخو لیا مراق نہیں بلکہ محض دوران سر مراد ہے جیسا کہ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے یہی بیماری اپنے بدن کے اوپر کے حصے میں بیان فرمائی ہے۔ (حقیقۃ الوحی)

اقول: رسالہ مراق مرزا میں، میں نے اس پر زور دیا کہ جناب مرزا غلام احمد کو مراق کی بیماری تھی جس کا ان کو خود اقرار ہے اور مرض ہسٹیریا (یعنی باؤلہ پن) کا دورہ پڑتا تھا۔

باقی رہا یہ کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنی تصنیفات میں، دوران سر، لکھا ہے سو واضح ہو کہ مرزا صاحب کو دوران سر کا ہونا مرض مراق کے منافی نہیں ہے۔ مراق کے علاوہ مرزا صاحب کو دوران سر، دردسر، کمی خواب، تشنج دل، بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب (یعنی ذیابیطس) امراض بھی تھے۔

(دیکھو رسالہ ریویو آف ریلی جنز قادیان۔ مئی ۱۹۲۷ء ص ۲۶)

قولہ: پھر کہا گیا ہے کہ خدا کے نبی ورسول کو مرض جنون، مالیخو لیا، مرگی، مراق، ہسٹیریا میں سے کوئی مرض نہیں ہوسکتا۔ اس کے متعلق میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کیا ان پانچوں امراض کی تشریح یعنی ان کی تعریف، اسباب، علامات اور عوارضات ونتائج بیان کرنے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے۔

اقول: یہ پانچ بیماریاں یعنی جنون، مالیخو لیا، مرگی، مراق، ہسٹیریا درحقیقت دماغی امراض ہیں اور یہ پانچوں امراض نبوت ورسالت کے منافی ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ نبی کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو ہوتا ہے اور ان مرضوں میں مریض کو اپنے خیالات اور جذبات پر قابو نہیں رہتا۔

(دیکھو ریویو آف ریلی جنز قادیان اگست ۱۹۲۶ء ص ۵۔ ۶۔ نیز ریویو آف ریلی جنز مئی ۱۹۲۷ء ص ۳۰۔ ۳۱)

قولہ: ہاں مولوی صاحب! آپ تو اہل حدیث کے نامہ نگار ہیں۔ بخاری اور مسلم میں بروایت حضرت عائشہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو یہ حدیث آئی ہے: سحر رسو ل الله ﷺ حتى انه ليخيل اليه انه فعل الشىء وما فعله (بخاری و مسلم۔ مشکوۃ۔ ص۵۳۴) کہ رسول مقبول ﷺ مسحور ہو گئے تھے۔ اور اس کا آپ پر یہاں تک اثر تھا کہ بسا اوقات آپ ایک نا کردہ فعل کو کردہ فعل تصور کر لیا کرتے تھے۔ یعنی آپ سمجھتے تھے کہ میں کوئی فعل کیا ہے، حالانکہ آپ ﷺ نے وہ فعل کیا نہیں ہوتا تھا۔،، اس کا کیا مطلب ہے؟

اقول: چونکہ سائل مرزائی ہے، اس لئے اس کے جواب میں مرزا صاحب قادیانی کا ایک قول ذیل میں درج کیا جاتا ہے جو آپ نے ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء کو سیر کے وقت فرمایا تھا۔ ذرہ غور سے سنیئے۔ اخبار الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۸ پر لکھا ہے:

ایک شخص نے سوال کیا کہ آنحضرت ﷺ پر کافروں نے جو جادو کیا تھا اس کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے؟

حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ جادو بھی شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ رسولوں اور نبیوں کی یہ شان نہیں ہوتی کہ ان پر جادو کا کچھ اثر ہو سکے بلکہ ان کو دیکھ کر جادو بھاگ جاتا ہے، جیسا کہ خدا تعالی فرماتا ہے لا يفلح السّا حر حيث اتى (طہ:۶۹) دیکھو حضرت موسیٰؑ کے مقابل پر جادو تھا، آخر موسی غالب ہوا کہ نہیں۔ یہ بات بالکل غلط ہے کہ آنحضرت ﷺ کے مقابلہ پر جادو غالب آ گیا۔ ہم اس کو کبھی بھی نہیں مان سکتے۔ آنکھ بند کر کے بخاری و مسلم کو مانتے جانا یہ ہمارے مسلک کے خلاف ہے یہ تو عقل سلیم بھی تسلیم نہیں کر سکتی کہ ایسے عالی شان نبی پر جادو اثر کر گیا ہو۔

ایسی ایسی باتیں کہ اس جادو کی تاثیر سے (معاذ اللہ) آنحضرت ﷺ کا حافظہ جاتا رہا یہ ہو گیا اور وہ نہو گیا کسی صورت میں صحیح نہیں۔

معلوم ہوتا ہے کسی خبیث آدمی نے اپنی طرف سے ایسی باتیں ملا دی ہیں۔ گو ہم نظر تہذیب سے احادیث کو دیکھتے ہیں لیکن جو حدیث قرآن کریم کے برخلاف، آنحضرت ﷺ کی عصمت کے برخلاف ہو اس کو ہم کب مان سکتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ جنوری ۱۹۳۱ء مطابق ۱۰ رمضان ۱۳۴۹ھ جلد ۲۸ نمبر ۱۳ ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ بہاء اللہ ایرانی اور کوکب ہند دہلوی

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

شیخ بہاء اللہ ایران میں ایک صاحب گذرے ہیں جن کا دعوی تھا کہ میں خدا کا مامور ہوں، مسیح موعود ہوں۔کوئی شخص ان کے دعاوی کو جانچنا چاہے تو بے تعصب ان کتابوں کو دیکھنے سے اس مرحلہ پر پہنچ جاتا ہے کہ انہوں نے الہام وحی نبوت اور رسالت کے دعاوی کئے۔اس مضمون پر اہل حدیث میں بارہا بحث ہو چکی ہے۔اہل حدیث کے قابل مضمون نگار صابری صاحب بریلوی کے مضامین بھی درج ہو چکے ہیں۔تاہم بہائی مذہب کا آرگن کوکب ہند انکار پر مصر ہے اس کا قول ہے کہ شیخ بہاء اللہ رسول نہ تھے بلکہ ظہور اعظم، تھے جو مرتبہ رسالت سے بالا مرتبہ ہے۔جیسے بی اے کا درجہ ایف اے سے بالاتر مضمن ایف اے کو ہے۔ان سے پوچھا گیا کہ ظہور اعظم، کی اصطلاح الہامی نوشتوں میں دکھایئے، وہ اس کے جواب سے سبک دوش نہیں ہوئے بلکہ بات کو اور طرف لے گئے۔اس لئے آج ہم ان سے نحوی قانون سے ایک سوال کرتے ہیں۔

سوال: ظہور اعظم۔یہ مرکب اضافی ہے، مرکب توصیفی۔اضافی ہونے کی صورت میں اعظم کا موصوف کیا ہے؟ اور توصیفی کی صورت میں ظہور کا فاعل کون؟

اس سوال کے جواب آنے کے بعد بحث انشاء اللہ آگے چلے گی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ فروری ۱۹۳۱ء مطابق ۱۷ رمضان ۱۳۴۹ھ جلد ۲۸ نمبر ۱۴ ص ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیغامی اور محمودی دونوں سچے ہیں

حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل امت مرزائیہ کی دو جماعتوں (قادیانی اور لاہوری) میں اس امر پر بحث ہو رہی ہے کہ ہر ایک فریق دوسرے کو سرکاری خدمت گار بکار خاص کہتا ہے۔یعنی لاہوری جماعت قادیانی کو کہتی ہے کہ یہ لوگ حکومت کو رعایا کی خبریں دیتے ہیں اور قادیانی، لاہوریوں کو یہی کہتے ہیں۔

ہم متفکر تھے کہ اس بارے میں ہم کیا فیصلہ کریں۔سوچتے سوچتے ہمیں ایک حکایت یاد آئی جس سے ہماری تسکین ہوگئی۔، ہندوؤں میں ایک حکایت مشہور ہے کہ ودوان سادھو مع اپنے چیلے کے شہر میں آ کر ایک دوکاندار کے ہاں ٹھہرے۔تھوڑی دیر کے بعد چیلا ضرورت کے لئے باہر گیا۔دوکاندار نے پوچھا مہاراج یہ چیلا کتنی ودیا پڑھا ہے۔مہاراج نے فرمایا کیا پڑھنا ہے گدھا بشکل منکھ ہے اتنے میں چیلا آیا تو مہاراج سوچیتا کرنے لگے تو دکاندار نے چیلے سے پوچھا کیوں جی مہاراج کتنے ودوان ہیں؟ چیلے نے کہا کیا ودوان ہیں بیل کے بیل ہیں۔ہم بھی اپنی عمر خراب کر رہے ہیں۔دکاندار نے دونوں کی بات ذہن میں رکھی۔کھانے کے وقت گرو کے آگے تو بھوسہ رکھ دیا اور چیلے کے آگ گھاس۔، دونوں خفا ہو کر بولے۔ابے یہ کیا؟ کیا ہم بیل اور گدھے ہیں۔، دکاندار ہاتھ باندھ کر کھڑا تھا، بولا: مہاراج آپ نے اس کو گدھا کہا، اس نے آپ کو بیل کہا۔ہم نے دونوں کو سچا سمجھا۔

ٹھیک اسی طرح ہم بھی مجبور ہیں کہ ان دونوں راست گو جماعتوں کی تصدیق کریں۔ لہذا ہمارا اس نزاع میں یہی فیصلہ ہے کہ پیغامی اور محمودی دونوں سچے ہیں۔

اللھم قنا شر ھم بما شئت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ فروری ۱۹۳۱ء مطابق ۱۷ رمضان ۱۳۴۹ھ ص ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلیمات مرزایا بم کا گولہ

منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

مولانا ثناءاللہ نے ان دنوں ایک جدید رسالہ تعلیمات مرزا شائع کیا ہے۔ہم نے اسے دیکھا ہے ہم اپنی ذمہ داری پر کہہ سکتے ہیں کہ قادیانی سحر کاریوں اور ملمع سازیوں کا پورا جواب ہے۔لطف یہ ہے کہ مولانا کو قادیانی لٹریچر میں ایسا کمال ہے کہ قادیانی مشن کے متعلق کیسا ہی سخت سے سخت مضمون ہو،اس کا جواب مرزا صاحب قادیانی کی عبارتوں سے دکھا دیتے ہیں۔

رسالہ تعلیمات ایک عجیب رسالہ ہے جس پر عیسائی اخبار نور افشان نے ان لفظوں میں ریویو کیا ہے:

تعلیمات رسالہ،رسالہ کیا ہے اسم بامسمی ہے جس مے مرزا صاحب قادیانی کے متعلق چار باب ہیں:

۱۔اختلافات مرزا۔

۲۔کذبات مرزا۔

۳۔نشانات مرزا۔

۴۔اخلاق مرزا۔

مولوی صاحب نے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے نہایت مفید رسالہ ہے۔

مگرامت مرزائیہ کی لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح کے پیٹ میں چوہوں نے گدگدی کی تو آپ نے مندرجہ ذیل الفاظ میں رسالہ مذکورہ کا ذکر کیا ہے:

تعلیمات مرزا تمسخر،ضلالت،کذب، بطالت،ان چار اجزاء کا معجون مرکب مولانا ثناءاللہ امرتسری نے شائع کیا ہے۔ (پیغام صلح ۲۳ جنوری ۱۹۳۱ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم نے جو غور کیا تو اس عبارت کے دو مطلب ہماری سمجھ میں آ ئے۔ایک تو یہ کہ مولانا ثناءاللہ نے اس رسالہ میں تمسخر کیا، ضلالت بھر دی، کذب اور بطالت سے کام لیا۔یعنی مولانا کا اپنا کلام ایسے چار اجزاء سے مرکب ہے۔ یہ معنی تو صحیح نہیں کیونکہ رسالہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا موصوف نے اس میں آپ کچھ نہیں لکھا بلکہ مرزا قادیانی کی عبارات پیش کی ہیں۔اس لئے جو کچھ ہے مولانا کا نہیں۔

دوسرے معنی اس کلام کے یہ سمجھ میں آئے کہ مرزا صاحب نے جو تمسخر ضلالت، کذب، بطالت اپنی تصنیفات میں بھری ہیں، مولانا ثناءاللہ امرتسری نے ان کو ایک جا جمع کر کے پبلک کی ہدایت کے لئے مرزا غلام احمد صاحب کی طرف سے پہنچا دیا ہے۔ یہ معنی البتہ غلط نہیں کیونکہ رسالہ مذکورہ میں جو کچھ ہے وہ سراسر مرزا صاحب ہی کا کلام ہے۔

لطیفہ۔مولانا ثناءاللہ کی تقریروں میں یہ ایک عجیب فقرہ ہوتا ہے:

میرے احمدی دوست مجھے اپنا مخالف جانتے ہیں حالانکہ میں مرزا صاحب متوفی کا آنزیری مبلغ ہوں کیونکہ میں انہی کے الفاظ پبلک کو پہنچاتا ہوں۔

جو صاحب مولانا ثناءاللہ کے اس کلام کی تحقیق کرنا چاہیں وہ رسالہ تعلیمات مرزا کو پڑھیں ہم بطور نمونہ ایک دو اقتباس اس کتاب سے پیش کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ ایسا کہنے والا کون ہے، مولانا ثناءاللہ یا مرزا صاحب قادیانی۔

تعلیمات مرزا کے صفحہ ۱۰ پر مرزا غلام احمد صاحب کا قول یوں مرقوم ہے:

ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی لوگوں میں مشہور کیا

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵)

اس عبارت میں صاف مذکور ہے کہ یسوع کی روح سے وہ شخص شریر بن گیا تھا۔

مولانا ثناءاللہ نے اس کے ساتھ مرزا غلام احمد کی دوسری عبارت بھی رکھ دی ہے جو یہ ہے:

مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا اور توارد طبع کے لحاظ سے یسوع کی روح میرے اندر رکھی۔(تحفہ قیصریہ۔ص ۱۵)۔اس عبارت کا صاف مطلب ہے کہ قادیانی مرزا صاحب میں یسوع کی روح داخل ہوئی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دونوں عبارتوں پر مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسری نے بطور استفسار چند الفاظ لکھے ہیں جو یہ ہیں:

احمدی دوستو! یسوع کی روح جس انسان میں ہو وہ شریر ہو جاتا ہے تو دوسرے قول کا قائل کون؟

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرہ دیکھ بھال کے

ناظرین! انصاف فرمائیے یہ جو کچھ ہے مولانا صاحب کا ہے یا مرزا صاحب کا۔

یہ ایک مثال ہم نے باب اول سے دکھائی ہے۔ دوسرے باب (کذبات مرزا) سے بھی ایک مثال سنئیے:

مرزا غلام احمد لکھتے ہیں: آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آئے گی (ازالہ اوہام۔ص ۲۵۲)

اس اقتباس پر مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسری نے اتنا سا لکھا ہے:

آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے سو برس تک قیامت بتانے والی حدیث کو ہم بھی دیکھنا چاہتے ہیں امت مرزائیہ اس حدیث کا پتہ دے ورنہ مشہور حدیث من كذب علی متعمداً فليتبوأ مقعده في النار سے خوف کریں۔ (ص ۱۳)

ناظرین! فرمائیے اس کلام میں کذب کس کا۔ مرزا صاحب کا یا مولانا صاحب کا؟ کیا کسی مسلمان کے سامنے کوئی حدیث پیش ہو، تو اس کا حق نہیں کہ اس کی صحت دریافت کرے؟ بے شک حق ہے۔ پھر مولانا صاحب نے اس میں کیا جرم کیا۔ ہاں جرم ہے تو مرزا غلام احمد کا ہے جنہوں حضور نبی کریم ﷺ پر جھوٹ باندھا کہ آج دشمنان اسلام کو مسلمانوں کے ذبح کرنے کو ایک تیز ہتھیار دے دیا کہ وہ کھلے میدان میں پکار پکار کر کہیں کہ یہ ہے مسلمانوں کا رسول جس کی پیش گوئی ایسی صاف طور پر غلط ہوئی کہ بجائے ایک سو سال کے آج چودہ سو سال گزرنے کو ہیں مگر قیامت نہیں آئی۔ اس لئے مولانا ثناءاللہ امرتسری کا سوال محض اسلام کی خیرخواہی میں تھا اور امت مرزائیہ کا فرض تھا کہ اس حدیث کا پتہ دیتی یا اس قول مرزا کی تغلیط کرتی۔ مگر افسوس کہ مرزائی اپنی حق پسندی کا ثبوت یوں دیتے ہیں کہ بجائے واضع حدیث پر خفگی کرنے کے سائل پر خفگی کرتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ فروری ۱۹۳۱ء جلد ۲۸ نمبر ۱۴ ص ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی تفسیر نویسی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

...قادیانی اخبار الفضل ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء میں علماء دیوبند کو بالمقابل تفسیر نویسی کا (مرزا محمود احمد نے) نوٹس دیا۔ ..اس کے جواب میں ہم نے لکھا:

ہم بالمقابل تفسیر نویسی کے لئے تیار ہیں۔ (اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اگست ۱۹۲۵ء)

الفضل قادیان اس کے جواب میں بولا کہ:

ہمارا خطاب دیوبندیوں کو ہے مولوی ثناء اللہ کیوں دخل دیتا ہے۔ پہلے دیوبندیوں سے وکالت نامہ حاصل کرے اگر وہ مخاطب بنتا ہے تو قادیان میں آکر تفسیر لکھے۔ (الفضل قادیان۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۵ء)

اس کے جواب میں ہم نے اہل حدیث امرتسر ۲۵ ستمبر میں لکھا:

تعلیمی حیثیت سے ہم بھی دیوبندی ہیں۔ ہمیں وکالت نامہ کی حاجت نہیں

اس کے بعد اہل حدیث ۱۳ نومبر ۱۹۲۵ء میں فیصلہ کن جواب دیا جو یہ ہے:

سنو جی! ہم زیادہ باتیں کرنا نہیں چاہتے اس لئے آخری اعلان کر کے اس بحث کو ختم کرتے ہیں۔ ناظرین پبلک کو حقیقت معلوم ہوگئی ہے۔ اب اصل بات سنو۔

آپ بتراضی فریقین کوئی تاریخ مقرر کر کے بٹالہ کی مسجد میں آجائیں (بٹالہ امرتسر سے بجانب شمال مشرق ۲۴ میل ہے اور قادیان سے ۱۱ میل بجانب غرب) جہاں آٹھ بجے صبح سے ۱۲ بجے تک مجلس ہوگی جس میں میں اور آپ (خلیفہ قادیان) تفسیر القرآن لکھیں گے اس طرح کہ مجھ سے اور آپ سے قریب دس گز تک کوئی آدمی نہ بیٹھے گا۔ ہمارے ہاتھ میں صرف سادہ بے ترجمہ قرآن اور سادہ کاغذ اور آزاد قلم (انڈی پنڈنٹ) ہوگا۔

آپ کو اختیار ہوگا ایک رکوع لیجئے، دو لیجئے، تین لیجئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مریدوں کے خرچ کا اندیشہ ہے تو ان کو منع کر دیجئے کہ وہ ہرگز آپ کو ایسے امتحان میں دیکھنے نہ آئیں۔ہاں میں ہمدردانہ بات آپ کو سمجھا دوں کہ اس مقابلہ کے لئے آنے سے پہلے اپنے رکن اعظم مولوی سرور شاہ صاحب سے ضرور مشورہ کرلیں۔

اس کے جواب میں الفضل نے لکھا:

مولوی ثناء اللہ جو ہمارے چیلنج کے مخاطب نہ تھے اس بحث میں آن کودے۔ہم سے ان سے مطالبہ کیا تھا کہ دیو بندیوں سے قائم مقامی کی سند لیں جو ہمارے اصل مخاطب ہیں مگر افسوس کہ اس میں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔

اصل بات کا جواب یوں دیا:ہمارے ہاتھ میں صرف سادہ بے ترجمہ قرآن اور سادہ کاغذ اور آزاد قلم ہوگا۔ بے شک یہ طریق مقابلہ اس وقت درست ہوسکتا تھا جب یہ دیکھنا ہوتا کہ زید عربی زیادہ پڑھا ہوا ہے یا بکر۔ لیکن ہر عقل مند انسان جو ہمارے پہلے مضامین پڑھ چکا ہے اور دیو بندیوں کے اشتہار دیکھ چکا ہے،وہ سمجھ سکتا ہے کہ مقابلہ اس امر میں نہیں ہے کہ حضرت خلیفہ عربی جانتے ہیں یا نہیں۔یا غیر احمدی مولوی عربی جانتے ہیں یا نہیں۔بلکہ فیصلہ اس امر کا کرنا ہے کہ اللہ تعالی غیر احمدی مولویوں پر ایسے علوم ظاہر کرتا ہے جو پہلی کتب میں نہیں،یا حضرت مسیح موعود کے اوپر اس نے ایسے علوم ظاہر کئے ہیں اور جن کے ذریعہ آپ کی جماعت میں بھی رہ طاقت ہے کہ قرآن کریم کے نئے علوم اور معارف ظاہر کر سکے،اس فیصلہ کے لئے بے ترجمہ قرآن کے کیا معنی؟اور دوسری کتاب کے نہ ہونے کا کیا مطلب؟ (الفضل قادیان۔۲۵دسمبر۱۹۲۵ء)

یعنی مرزا غلام احمد نے پیر گولڑہ کے سامنے عربی کی شرط لگائی اور بے یارومددگار تلاشی دے کر بے کتاب عربی تفسیر لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا۔مگر ان کے جانشین عربی دانی کو شرط نہیں مانتے،اور قادیان چھوڑ کر کسی دوسرے مقام پر نہیں آتے یوں یہ باب بند ہوا۔

پھر ۲۸مارچ ۱۹۳۰ءکو ایک آواز آئی:

حضرت امام جماعت احمدیہ (مرزا محمود احمد)...کو اللہ تعالی نے محض اپنے فضل سے قرآن مجید کا ایسا علم عطا کیا ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔چنانچہ حضور بارہا اس بارے میں چیلنج دے چکے ہیں اور حال ہی میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک تقریر میں موجودہ زمانہ کے علماء کے ذکر میں فرمایا کہ میں نے کئی بار چیلنج دیا ہے کہ قرعہ ڈال کر قرآن مجید کا کوئی مقام نکال لو۔ اگر یہ نہیں تو جس مقام پر تم کو زیادہ عبور ہو، بلکہ یہاں تک کہ تم ایک مقام پر جتنا عرصہ چاہو غور کرلو، اور مجھے وہ نہ بتاؤ۔ پھر میرے مقابلے میں آ کر تفسیر لکھو۔ دنیا فوراً دیکھ لے گی کہ علوم کے دروازے مجھ پر کھلتے ہیں یا ان پر۔ (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۳۰ء ص ۷)

پھر الفضل ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء میں مضمون نکلا:

یہ کام (تفسیر نویسی) آسان نہیں ورنہ انور شاہ دیو بندی، مولوی ثناء اللہ، پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور دیگر کبار کیوں صم بکم کے مصداق بن رہے ہیں۔

اس دعوت ثانیہ کی تحریک پر مولوی نور الٰہی گھر جاکھی کی ایک مرزائی دوست سے اس بارے میں مکاتبت ہوئی جس پر مجھے توجہ دلائی گئی تو میں نے ان کی چٹھی اہل حدیث امرتسر ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء میں درج کر کے نیچے لکھا:

پہلے بھی خلیفہ قادیان نے دیو بندیوں کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا جس کے جواب میں ہم نے لکھا تھا کہ تعلیمی حیثیت سے ہم بھی دیو بندی ہیں پس ایک سادہ قرآن لے کر بٹالہ کی جامع مسجد میں آ کر بالمقابل تفسیر لکھئے۔ جس کے جواب میں آج تک ہاں نہ پہنچی، بلکہ انکار کر گئے۔ گزشتہ را صلوۃ۔ اب سہی۔ ہماری طرف سے کوئی شرط نہیں، صرف یہ کہ سادہ قرآن اور کاغذ قلم دوات لے کر الگ الگ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھنا ہوگا اور تفسیر کے معارف کے ضروری ہوگا کہ علوم عربیہ کے ماتحت ہوں۔ بس۔

اس کے بعد اہل حدیث ۶۔۲۷ جون ۱۹۳۰ء میں بھی اسی مضمون کی یاد دہانی کرائی گئی۔ اس پر الفضل ۲۲ جولائی ۱۹۳۰ء میں ایک نوٹ نکلا:

چند روز ہوئے مولوی ثناء اللہ نے حضرت خلیفہ کے مقابلہ میں تفسیر نویسی پر آمادگی کا ذکر اپنے اخبار میں کیا تھا۔ اس سلسلہ میں پرائیویٹ سکرٹری نے شملہ سے اطلاع ہے کہ پچھلے مضامین کے حوالے نکلوائے جا رہے ہیں انشاء اللہ جلد ہی مولوی صاحب کے مضمون کا جواب لکھا جائیگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری کہتے ہیں:

لکھا جائے گا، کہ فقرہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔مگر اس اعلان کے بعد ایسے خاموش ہو گئے۔ ..

پھر سالانہ جلسہ قادیان میں ایک طویل تقریر کی جو ۳۱ جنوری ۱۹۳۱ء کے الفضل میں شائع ہوئی۔لکھا ہے:

اس سال جب میں شملہ جانے لگا تو مجھے معلوم ہوا کہ مولوی ثناءاللہ نے بالمقابل تفسیر نویسی کے متعلق ایک مضمون شائع کیا ہے۔روانگی کے وقت وہ مضمون مجھے ملا۔شملہ میں چونکہ اور بہت کام تھا اس لئے اس مضمون کی طرف توجہ نہ کر سکا۔...اب میں اصل بحث کو لیتا ہوں۔ ....

مولوی ثناءاللہ نے لکھا:

پہلے بھی خلیفہ قادیان نے دیوبندیوں کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا جس کے جواب میں ہم نے لکھا تھا کہ تعلیمی حیثیت سے ہم بھی دیوبندی ہیں پس ایک سادہ قرآن شریف لے کر بٹالہ کی جامع مسجد میں آ کر بالمقابل تفسیر لکھئے۔جس کے جواب میں آج تک ہاں نہ پہنچی بلکہ انکار کر گئے۔گزشتہ راصلوۃ۔اب سہی ہماری طرف سے کوئی شرط نہیں صرف یہ کہ سادہ قرآن اور کاغذ قلم دوات لے کر الگ الگ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھنا ہوگا اور تفسیر کے معارف کے ضروری ہوگا کہ علوم عربیہ کے ماتحت ہوں۔بس۔(اہل حدیث ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء)

اس تحریر سے یہ امور ثابت ہوتے ہیں:

اول یہ کہ مولوی ثناءاللہ نے تفسیر نویسی کے متعلق میرا وہ چیلنج منظور کر لیا تھا جو میں نے دیوبندیوں کو دیا تھا۔دوم یہ کہ باوجود ان کے قبول کر لینے کے میری طرف سے ہاں نہ پہنچی بلکہ انکار کر دیا

پہلی بات کہ مولوی صاحب نے چیلنج منظور کر لیا تھا خود ان کی اپنی بات سے ہی رد ہو جاتی ہے۔وہ چیلنج منظور نہیں کرتے بلکہ ایک نیا چیلنج دیتے ہیں۔چنانچہ باوجود یہ لکھنے کے کہ ان کی طرف سے کوئی شرط نہیں پھر شرطیں پیش کرتے ہیں (ہم نے شرطوں کی نفی کی ہے شرط نہیں لگائی۔ہم نے تو یہ کہا تھا کہ سادہ قرآن اور کاغذ قلم لے کر آ جاؤ۔اس بیان کو شرط کہنا قادیانی دماغ والوں کا کام ہے۔ثناء) حالانکہ شرطیں پیش کرنے کا حق چیلنج دینے والے کا ہوتا ہے چیلنج منظور کرنے والے کا نہیں ہوتا۔چیلنج منظور کرنے والا یہ تو کہہ سکتا ہے کہ جو شرائط پیش کی گئی ہیں وہ معقول نہیں غلط ہیں مگر یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں اپنی طرف سے یہ شرطیں پیش کرتا ہوں....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی صاحب نے یہ جو کہا ہے کہ ان کو جواب نہ دیا گیا تھا اور ہماری طرف سے خاموشی رہی۔ یہ بھی درست نہیں۔ ان کو جواب دیا گیا تھا چنانچہ ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء کے الفضل میں میری منظوری سے ایک مضمون شائع کیا گیا تھا... (آپ نے ہمارے انکار کہنے کا مطلب نہیں سمجھا۔ آپ نے ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء کو جو لکھا تھا اس کا جواب اہل حدیث ۱۲ نومبر ۱۹۲۵ء میں دیا گیا تھا جس کو الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۲۵ء میں نقل کر کے وہ لکھا جو ہم نے اوپر نقل کیا ہے، جس کا شروع،، بے شک سے ہے، ۔،، اور خاتمہ: کیا مطلب،، پر ہے۔ اس عبارت سے ہر ایک دانا انکار بلکہ فرار ہی سمجھے گا۔ پس آپ کا ۲۷۔ اکتوبر کا حوالہ دے کر انکار سے انکار کرنا غلط ہے۔ ثناء اللہ امرتسری) میرا اصل چیلنج جو اس وقت دیا گیا تھا اور جواب بھی قائم ہے ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے اور وہ یہ ہے:

غیر احمدی علماء مل کر قرآن کریم کے وہ معارف روحانیہ بیان کریں جو پہلی کسی کتاب میں نہیں ملتے اور جن کے بغیر روحانی تکمیل ناممکن تھی۔ پھر ان کے مقابلے میں کم سے کم دگنے معارف قرآنیہ بیان کرونگا جو حضرت مسیح موعود نے لکھے ہیں۔ اور ان مولویوں کو تو کیا سوجھتے پہلے مفسرین و مصنفین نے بھی نہیں لکھے۔ اگر میں کم سے کم دگنے ایسے معارف نہ لکھ سکوں تو بے شک مولوی صاحبان اعتراض کریں...

یہ وہ چیلنج ہے جو دیوبندی مولوی کو دیا گیا تھا جس کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا تھا کہ میں بھی دیوبند کا پڑھا ہوا ہوں، میں اسے منظور کرتا ہوں۔ لیکن کہتے ہیں سادہ قرآن اور کاغذ قلم دوات لے کر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھنا ہوگا۔ میں کہتا ہوں ترجمہ یا بے ترجمہ کا تو کوئی سوال ہی نہیں۔ معلوم ہوتا ہے مولوی صاحب کی عقل میں اتنی کمی آ گئی ہے کہ باوجود اس کے کہ انہوں نے میرے متعدد مضامین اور کتابیں پڑھی ہوں گی مخالفین پر میری تحریروں کا رعب بھی جانتے ہیں (آپ کے پیغامی اسے نہیں مانتے ۔ثناء اللہ) مگر خیال کرتے ہیں کہ جب میرے ہاتھ میں بے ترجمہ قرآن آیا تو بس میں ان کے مقابلہ میں رہ جاؤنگا۔ گویا جو کچھ میری طرف سے شائع ہوتا ہے وہ مولوی صاحب لکھ کر مجھے بھیج دیا کرتے ہیں اور میں اپنی طرف سے اسے شائع کر دیتا ہوں۔

مولوی صاحب کو یاد رکھنا چاہیے میری طرف سے یہ چیلنج نہیں کہ میں بڑا عالم ہوں ۔ اگر کوئی یہ دعوی کرے تو اس کے لئے ایسی بات پیش کر دینا جو اس کی ذاتی قابلیت کی نفی کرتی ہو اس کے دعوی کو رد کر سکتی ہے۔ مگر جو یہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کہتا ہو کہ مجھے خدا تعالی کی طرف سے تائید حاصل ہوتی ہے اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ایسی چیز پیش کرے جس میں خدا کی تائید شامل ہو...میں نے اردو میں ترجمہ کرنے کا چیلنج نہیں دیا

اب بتاتا ہوں کہ تفسیروں وغیرہ کے دیکھنے کی کیا ضرورت ہے

زیر بحث امر یہ تھا کہ تفسیر لکھنے والے کی تفسیر میں کچھ ایسے معارف ہوں جو پہلی کتابوں میں نہ ہوں مگر میں تفسیروں کا حافظ نہیں ہوں۔ پھر ان تفسیروں کو دیکھے بغیر یہ کس طرح پتہ لگ سکتا ہے کہ فلاں بات ان میں آئی ہے یا نہیں (یہ تو ثالثوں کا کام ہے۔ ویسے بھی دنیا کی تمام تفاسیر قادیانی کتب خانے میں یا کسی بھی ایک کتب خانے میں موجود ہونے کا دعوی کیسے ہوسکتا ہے۔اور اگر تمام کتب تفاسیر جمع کرنا ہوں تو ۱۹۲۵ء کے قادیان میں ایسا کرنے میں برسوں، بلکہ عشرے لگ جائیں گے۔اور یہ ہے ،نہ نومن تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔ ہر وقت یہ بہانہ رہے گا کہ ابھی فلاں فلاں تفسیر ہمارے پاس نہیں پہنچ سکی۔ بہاء)

اسی طرح کلید قرآن کی بھی ضرورت ہوگی کیونکہ میرا یہ دعوی نہیں کہ میں قرآن کریم کا حافظ ہوں اس لئے قرآن کی کلید کی ضرورت ہوگی۔ وہ مضمون جو میرے ذہن میں ہوتا ہے وہ دوسروں کو معلوم نہیں ہوتا مگر ساری آیت مجھے یاد نہیں ہوتی

...مولوی صاحب نے یہ شرط لگائی ہے کہ تفسیر اور معارف کیلئے ضروری ہوگا کہ علوم عربیہ کے ماتحت ہوں۔ مگر یہ صاف بات ہے اور ایسا ہی ہونا ضروری ہے ورنہ مثلاً قرآن کریم میں جو ذلك الكتاب آیا ہے، میں کتاب کے معنی کپڑا لکھوں تو ہر شخص سمجھے گا کہ یہ غلط ہے۔ پھر اس شرط کے پیش کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے (جن کے بڑے میاں دمشق کے معنی قادیان کرسکتے ہیں ان سے کیا تعجب کہ کتاب کے معنی کپڑے کے کردیں۔ ثناء)... میں یہ شرط اپنے چیلنج میں بڑھا دیتا ہوں کہ کوئی اردو کتاب نہ رکھنی ہوگی اور نہ ترجمہ والا قرآن ہوگا... غرض اگر انہوں نے میرا چیلنج منظور کرلیا ہے تو آئیں معارف لکھیں ان کا خرچ ہم دیں گے۔ اب میں چند کی شرط بھی نہیں رکھتا۔ تمام کے تمام نکات ایسے ہونگے جو کسی پہلی کتاب میں نہ ہوں گے۔ اور ان تفسیروں میں تو یقیناً نہ ہوں گے جو پاس رکھی جائیں گے وہ صرف اس لئے رکھی جائیں گی کہ تا معلوم ہو کہ مفسرین نے کیا لکھا ہے تاہم ان کی لکھی ہوئی باتوں میں نہ پڑیں۔ (الفضل قادیان ۳۱ جنوری ۱۹۳۱ء) ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا ثناء اللہ کہتے ہیں اس سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ

۱: میاں محمود تفسیر نویسی کے وقت عربی تفسیریں اور کلید قرآن ساتھ رکھیں گے۔

۲۔ اور معارف جو بتائیں گے وہ اپنے باپ کی تحریرات سے بتاوینگے (دیکھو ص ۱۷ کالم ۳۔)

پہلے فقرے کا جواب تو خود مرزا صاحب متوفی کی تحریر سے ملتا ہے جو بوقت تفسیر نویسی جامہ تلاشی دینے اور لینے کی شرط لگا چکے ہیں ۔

دوسرا فقرہ آپ کی اصل لیاقت کا کافی اظہار کرتا ہے۔ ایک طرف تو یہ تعلّی ہے کہ :

اللہ تعالی نے حضور (میاں محمود احمد قادیانی) کو قرآن کا ایسا علم عطا کیا ہے کہ کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔

کیا وہ علم یہی ہے کہ جو باوا جی نے کہا، بیٹا جی نے نقل کر دیا؟ یہ کیا بات ہوئی کہ :

میں معارف قرآنیہ بیان کروں گا جو حضرت مسیح موعود نے لکھے ہیں۔

مختصر یہ کہ آپ سادہ قرآن لے کر میرے مقرر کردہ مقام بٹالہ میں یا اپنے والد کے مقرر کردہ مقام لاہور میں آ کر کسی محفوظ مکان میں بالمقابل عربی میں تفسیر لکھیں۔ عربی میں نہ لکھ سکیں تو اردو بھی منظور کرسکتا ہوں ۔ کتاب کلید قرآن کی اجازت بھی دیدونگا۔ بس اب زیادہ باتیں نہ کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔۲۰ فروری ۱۹۳۱ء ص ۱۴۔ ۱۸ مختصراً)

مرزائیت سے توبہ

۱۲ رمضان مبارک (۱۳۴۹ھ) کو بمقام محلانوالہ ضلع امرتسر ما بین مولوی قادر بخش اہل حدیث و مولوی فضل الہی مرزائی مقیم اجنالہ، مرزا صاحب قادیانی کے صدق و کذب وغیرہ پر مناظرہ ہوا جس میں مولوی فضل الہی نے شکست کھا کر ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب اپنے دعاوی میں کاذب تھے لہذا ہم تین آدمی مرزائیت سے توبہ کرتے ہیں۔ اور محمدیت میں داخل ہوتے ہیں ۔ مہر دین درزی۔ بوٹا جٹ۔ بوٹا موچی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔۲۰ فروری ۱۹۳۱ء مطابق ۲۴ رمضان ۱۳۴۹ھ ص ۲)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قادیانی انعام کی حقیقت

حافظ فضل الرحمان کو کورا جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حافظ فضل الرحمٰن کلرک ریلوے اسٹیشن لالہ موسی کی ایک چٹھی بنام میاں محمود احمد قادیانی اہل حدیث ۹۔ جنوری میں چھپی تھی جس میں موصوف نے مرزا غلام احمد کے چیلنج پر قادیانیوں سے انعامی رقم امانت رکھوانے کا مطالبہ کیا تھا تفصیل اسکی یہ ہے۔

مرزا صاحب قادیانی نے اپنے ازالہ اوہام میں ایک چیلنج دیا ہوا ہے کہ جو شخص بتائے کہ توفی فعل کا فاعل اللہ ہو، اور مفعول ذی روح ہو، اس وقت اس کے معنی سوائے موت کے کچھ اور بھی ہوتے ہیں تو اس کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔

یہی چیلنج مباحثہ مونگ میں میرے سامنے کیا تھا جس میں ایک سو (روپیہ) اپنا بھی ملایا تھا۔ میں نے وہ چیلنج برسر اجلاس منظور کر کے کہا تھا کہ انعامی رقم امین کے پاس رکھواؤ اور جواب کی تنقید کے لئے کوئی منصف مقرر کرو۔

یہ جواب سن کر ساری پارٹی ایسی مبہوت ہوگئی کہ آج تک اسے ہوش نہیں آیا۔

حافظ صاحب موصوف کے جواب میں الفضل میں مولوی اللہ دتا مبلغ قادیانی کا ایک مضمون نکلا ہے جس میں انہوں نے حافظ صاحب کو کورا جواب دیا۔ لکھا کہ تم ہمارے مخاطب نہیں ہوسکتے کیونکہ تم کلرک ہو (یعنی اسی طرح سرکاری محرر ہو جس طرح مرزا قادیانی سیالکوٹ میں کبھی تھے) اسلئے تم اپنی وکالت پر پانچ علماء کے دستخط کرا کر سامنے آؤ اور جواب شائع کرو ہم خود دیکھ لیں۔ روپیہ رکھوانے سے کیا فائدہ بنک میں رہا تو ہمارے ہی نام سے رہے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ فضل الرحمٰن کی طرف سے اس کے جواب میں ایک طویل مراسلہ آیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:

ا۔میں (حافظ فضل الرحمٰن) نے خلیفہ قادیان کو مخاطب کیا آپ جواب دینے والے کون؟ وکالت نامہ حاصل کیجئے۔

۲۔انعامی رقم رکھوانے کا مطالبہ کرنا مرزا صاحب کی سنت ہے انہوں نے مولوی رسل بابا مرحوم امرتسری کو ایسا لکھا تھا۔

۳۔امانت آپ کے نام پر نہیں ہوگی، آپ کی طرف سے ہوگی۔اس میں وہی عبارت لکھی جائے گی جو مباحثہ لدھیانہ میں قادیانی لیڈر جناب منشی قاسم علی صاحب نے لکھ دی تھی کہ ہم مناظرہ کنندوں میں سے جو سچا ہوگا یہ رقم اسی کو ملے گی۔غالباً منشی صاحب زندہ ہیں آپ ان سے عبارت پوچھ لیجئے۔

۴۔میں واقعی کلرک ہوں مگر بفضلہٖ تعالیٰ حافظ قرآن ہوں اپنا دعویٰ قرآن ہی سے ثابت کروں گا۔میں مولوی نہیں لیکن آپ چاہیں تو اپنے لائق ترین مناظر منشی قاسم علی صاحب سے میرا امتحان مقابلہ کرالیں مضامین یہ ہوں۔اردو، فارسی۔عربی۔انگریزی۔حفظ قرآن۔علم قرآن وغیرہ

نمونہ دیکھئے: آپ جیسے مولوی فاضل قرآن دانی کے دعویٰ میں لکھتے ہیں:

ہمارا دعویٰ ہے کہ قرآن مجید بالترتیب ہے اس کے ہر لفظ ہر نقطہ اور ہر حرکت میں ترتیب ہے اس کی واؤ میں ترتیب ہے۔(الفضل قادیان ۲۴ جنوری ۱۹۳۱ء)

کیا خوب! مطلب آپ کا یہ ہے کہ قرآن مجید میں جو لفظ پہلے ہے اس کا محل بھی پہلے ہے۔یہ قادیانی علم قرآن۔پس اب آپ بتایئے اس آیت میں واؤ پہلے کا درجہ پہلے اور پچھلے کا پیچھے ہے؟ غور سے سنئے

اقیموا الصلوۃ و لا تکونوا من المشرکین۔ نماز پڑھو اور مشرک نہ بنو

یعنی نماز پہلے ادا کرو، اور شرک پیچھے چھوڑ دو۔

کیا خوب معنی ہیں۔کوئی بت پرست مشرک کسی قادیانی عالم کے پاس مسلمان ہونے آئے اور نماز کا وقت ہو، تو اس اصول سے اسے کہنا چاہیے کہ میاں تم پہلے نماز پڑھ لو، پھر شرک سے توبہ کرلینا، کیونکہ علم نحو میں گو لکھا ہے کہ واؤ ترتیب کے لئے نہیں مگر قرآن شریف کے ہر لفظ اور ہر حرف میں ترتیب ہے۔اس لئے بحکم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیت موصوفہ تم نماز پہلے پڑھو،شرک سے توبہ بعد میں کرنا۔غالبًا یہی معارف قرآنیہ ہوں گے جن کے دکھانے کے لئے خلیفہ قادیان صاحب نے تحدی کی ہے ۔۔ فضل الرحمٰن۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۷ فروری ۱۹۳۱ء مطابق ۸ شوال ۱۳۴۹ھ ص ۱۱)

تحریک وہابیت اور احمدیت

بدعتوں کا زور تھا مکہ میں ، آخر نجد سے
یادگارِ دورہء عبد الوہاب آ ہی گیا
(اکمل قادیانی)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

لاہوری جماعت کے امیر مولوی محمد علی مرزائیت کے بڑے دلدادہ ہیں آپ ہی کے حق میں ۱۹۰۶ء کے جلسہ قادیان میں یہ شعر پڑھا گیا تھا:

کیا ہے راز طشت از بام جس نے عیسویت کا
یہی ہیں وہ یہی ہیں وہ یہی ہیں پکے مرزائی

ہم بھی اس شعر کی تصدیق پاتے ہیں کیونکہ ہم مولوی صاحب کو فن تحریر وتقریر میں بالکل مرزا غلام احمد صاحب کے رنگ میں رنگا ہوا دیکھتے ہیں۔مرزا غلام احمد میں ایک کمال تھا کہ محض خیالات کو واقعات بنا کر دکھا دیتے تھے یہ وصف مولوی محمد علی لاہوری میں بھی ہے۔

موصوف نے اپنی انجمن کے سالانہ جلسہ میں ایک بسیط تقریر کی تھی جو انکے اخبار پیغام صلح لاہور ۳ فروری ۱۹۳۱ء میں چھپی ہے۔آج ہم اسی مطبوعہ تقریر پر تبصرہ کرتے ہیں۔

مولوی محمد علی لاہوری نے اس تقریر میں کئی ایک باتیں بتائی ہیں۔سب سے پہلے آپ نے تحریک وہابیت کا ذکر کیا ہے۔آپ کے الفاظ یہ ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحریک وہابیت:

ہمارے اس زمانہ سے کچھ عرصہ پیشتر مسلمانوں میں ایک تحریک پیدا ہوئی جو نافع الناس تھی۔ وہ تحریک فی الواقع مفید تحریک تھی۔ لوگوں نے اس تحریک کا نام تحقیر کے طور پر جو رکھا ہوا ہے وہ وہابیت ہے۔ مگر خود ان لوگوں نے اپنا نام اہل حدیث رکھا ہے۔، الگ نام رکھنے پر لوگ خواہ مخواہ جھگڑا کرتے ہیں۔ دیکھئے یہ تحریک پیدا ہوئی لوگوں نے اس کا حقارت آمیز نام رکھ دیا اس لئے ان کو خود اس کے بالمقابل اپنا نام رکھنا پڑا۔ اسی طرح جہاں کہیں بھی کوئی تحریک پیدا ہوگی، اگر وہ خود اپنا نام نہ رکھے گی تو دوسرے خواہ مخواہ اس کا کوئی نام رکھ دیں گے تحریک احمدیت کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا۔ بہر حال وہابیت ایک تحریک تھی کہ جس کو میں نافع الناس سمجھتا ہوں۔ میں اس نام کو تحقیر کے لئے نہیں سہولت کے لئے استعمال کرتا ہوں۔ لوگوں نے اس تحریک کی بڑی سخت مخالفت کی۔ اس کو مٹانا چاہا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی نظریں بہت تنگ ہوگئی ہیں وہ کسی مفید تحریک کا کھلے دل سے اقرار کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔ غرض مسلمانوں نے اس تحریک وہابیت کو بھی بہت بری نگاہ سے دیکھا۔ لیکن دوسرے مذاہب کے باریک بین علماء نے شہادت دی ہے کہ اس وہابیت کی تحریک نے مسلمانوں کو بہت فائدہ پہنچایا ہے۔ وہابیت سے میری مراد رفع یدین، آمین اور ہاتھوں کا نماز میں اوپر باندھنا نہیں۔ یہ مسائل تحریک وہابیت کی اصل نہیں، چھوٹے اور فروعی امور ہیں۔ اس تحریک کی اصلی روح یہ ہے کہ اس نے مسلمانوں کو اس تقلید کے پھندے سے نکالا جس کے نیچے مسلمانوں کی گردن پھنسی ہوئی تھی، جس نے مسلمانوں کے دماغ کو برباد اور بے کار کر دیا تھا۔ پس اس تحریک کا اصل پیغام نافع الناس تھا اس لئے یہ تحریک زندہ اور قائم رہی اور اس نے یہ کام کر کے دکھا دیا۔ کسی چیز کے حق ہونے کی یہی دلیل ہے کہ وہ چیز دنیا میں قائم رہتی اور لوگوں کو نفع پہنچاتی ہے۔ (پیغام صلح ۳ لاہور فروری ۱۹۳۱ء ص ۳)

آپ کی اس تقریر کو پڑھنے سے میرے دل میں القاء ہوا کہ:

مرزا غلام احمد قادیانی نے جو آخری فیصلہ کیا تھا جس کا مضمون ہے: (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ امرتسری) میں سے جو خدا کے نزدیک جھوٹا ہے، وہ پہلے مرے۔،، آخر وہ پہلے فوت ہو گئے اور پیچھے رہنے والا اس لئے رہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ نافع الناس تھا۔ له الحمد

اسکے بعد آپ (محمد علی لاہوری) نے احمدیت کے حق میں بہت کچھ کہا۔ اس سب کا خلاصہ یہ ہے کہ:

مرزا صاحب نے تمام فقہی مباحث اور فروعی اختلافات نظر انداز کر دیئے،۔

ہم کو اس حکایت کا محکی عنہ نہیں ملتا کیونکہ اختلافی مسائل میں جو نسبت احناف اور اہل حدیث میں ہے وہ نسبت احمدیت میں بحال نظر آتی ہے۔ مرزا کے مفتی اعظم مولوی نور الدین کا فتوی در بارہ آمین بالجہر اور فاتحہ خلف الامام یہ ہے: آمین بالجہر کو ہم پسند کرتے ہیں سورۃ فاتحہ خلف الامام کو ہم فرض سمجھتے ہیں (فتاوی احمدیہ۔ ج۱ ص۳۳)

یہی فتوی اہل حدیث کا ہے گو مرزا صاحب بذات خود حنفی تھے (بدر قادیان ۲۰ شعبان ۱۳۲۰ھ) مگر یہ فتوی ان کی جماعت کے رکن اعظم کا ہے۔ مرزا صاحب فتوی دہی جن کے سپرد کرتے تھے۔ مولوی محمد علی کو خود اس کا اعتراف ہے۔ (پیغام صلح مذکور)

احمدیت کی تعریف میں آپ نے لکھا ہے کہ:

احمدیت نے مسلمانوں کا وھن دور کر دیا۔ (یعنی بزدل سے بہادر بنا دیا)

کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں میں بہادری کی علامت جہاد تھا جس میں سرفروشی ہوتی ہے۔ مرزا غلام احمد نے جہاد کے منسوخ ہونے کا فتوی دیا تو وھن زیادہ کیا یا دور کیا؟

۱۹۰۰ء میں پیر مہر علی صاحب گولڑہ کو مقابلہ میں تفسیر نویسی کیلئے لاہور بلایا جب وہ آ گئے تو آپ نے عذر کیا کہ لاہور میں میرے مرید تھوڑے ہیں اور پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے ساتھ بہت سے سرحدی لوگ آ گئے ہیں۔

اللہ اللہ! کیسی جرأت اور دلیری ہے۔ کہنے کو تو یہ کہہ گئے کہ:

میرا دادا گل محمد اکیلا دو ہزار کا مقابلہ کرتا تھا۔ (ازالہ اوہام)

مزید ثبوت یہ ہے کہ قادیان میں ذبح بقر سکھوں نے گرا دیا تو قادیان کے پیر خلف مرزا صاحب اور مرید دونوں نے بیک زبان اعلان کیا کہ اپنا حق (لحم البقر) کے لئے آخری قطرہ تک گرا دیں گے۔ مگر جب وقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیا تو وہی ہوا جو قرآن میں بزدل قوم کا ذکر ہے:

فلما کتب علیھم القتال تو لوا

ابناء فارس:

حدیث شریف میں حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان فارسی کو مخاطب رکھ کر فرمایا ہے کہ:

فارسی قوم ایسی ذہین ہے کہ دین اگر ثریا تک گیا ہوتا تو بھی ابناء فارس اس کو لے آتے۔

مولوی محمد علی لاہوری نے یہ حدیث مرزا غلام احمد صاحب پر چسپاں کی ہے حالانکہ مرزا صاحب اپنے آپ کو چینی الاصل بتاتے ہیں۔ شیخ اکبر ابن العربی کی پیش گوئی متعلق چینی ولد اپنے اوپر لگاتے ہیں۔ (تریاق القلوب)

چین کجا اور فارس کجا۔ (ہاں دونوں ایشیا میں ضرور ہیں جیسے قادیان اور دمشق ایک خط میں ہیں)

مخصوصات احمدیہ:

ہم مشکور ہیں کہ مولوی محمد علی نے احمدیت کے مخصوصہ مسائل بھی بتا دیئے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں: بڑی بڑی باتیں جو احمدیت کے ساتھ مخصوص ہیں، مثلاً وفات وحیات مسیح وغیرہ۔

حالانکہ وفات مسیح کا مسئلہ ہندوستان میں ایجاد کرنے کا سہرہ سید احمد خان مرحوم کے سر ہے۔ مرزا غلام احمد نے انہی سے لیا ہے۔ باوجود اس کے ہم پوچھتے ہیں کہ اگر کچھ مسائل ایسے بھی ہیں جو احمدیت کے ساتھ مخصوص ہیں تو پھر آپ یہ کیوں کہتے ہیں: احمدیت فرقہ کی تعریف میں نہیں آتی۔،، جس صورت میں چند مسائل احمدیت سے مخصوص ہیں تو پھر وہ فرقہ نہیں تو خصوصیت کیسی؟

اقتداء بالمخالف:

مسئلہ اقتداء میں مولوی محمد علی نے مرزا غلام احمد کی ساری تعلیم کو نظر انداز کر دیا ہے۔ چونکہ مولوی محمد علی کا ضمیر شہادت دیتا ہے کہ واقعی نماز ہر موافق ومخالف کے پیچھے جائز ہے، مگر مرزا صاحب کے اقوال اس کے صریح خلاف ہیں اسلئے مولوی صاحب نے مرزا صاحب کے حکم کی وہ تاویل کی جو خود مرزا قادیانی کو بھی پسند نہ ہو گی ۔آپ لکھتے ہیں: خود حضرت (مرزا) صاحب اپنے دعوی کے پانچ سال بعد تک قسمیں کھا کھا کر لوگوں کو اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمان ہونے کا یقین دلاتے رہے۔ اور دوسرے لوگوں کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے۔ مگر بااین ہمہ علماء آپ کو کافر ہی کہتے رہے اور اپنی ضد سے باز نہ آئے۔ تب نمازوں کے علیحدہ کرنے کا حکم دیا اس لئے کہ آپ اس امر کو واضح کرنا چاہتے تھے کہ مسئلہ تکفیر سے آپ کس قدر بے زار ہیں اور اس غلطی کو نکالنا چاہتے تھے کہ کلمہ گو کو کافر کہنا جائز نہیں۔

ہر چند آپ نے لوگوں کو سمجھایا اور ان کے ساتھ نمازیں بھی پڑھتے رہے، مگر جب دیکھا کہ یہ لوگ عمداً انکار کر رہے ہیں اور اس انتہائی ظلم سے باز نہیں آتے اور اس تکفیر کے مسئلہ نے ہی مسلمانوں کو پاش پاش کر دیا ہے، تو آپ نے اس بیزاری کا اعلان کرنے کیلئے جماعت کی نمازوں کو علیحدہ کر لیا۔ فی الحقیقت یہ تکفیر کا مسئلہ جب سے مسلمانوں میں شروع ہوا ہے اس نے مسلمانوں کی جماعت کو پراگندہ کر دیا۔

(پیغام صلح ایضاً ص ۶)

اس بیان میں تو مولوی محمد علی نے کمال کر دیا۔ آپ کی تقریر کا ملخص یہ ہے کہ مرزا غلام احمد نے جو فتوی عدم جواز اقتداء کا دیا ہے، وہ ان لوگوں کے حق میں ہے جو مرزا غلام احمد صاحب اور ان کے اتباع کو کافر کہتے ہیں۔ اس لئے ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اصل الفاظ سامنے رکھ دیتے ہیں۔ ناظرین کرام خود انصاف فرمالیں گے۔

مرزا غلام احمد صاحب کے ایک راسخ مرید عجب خان تحصیل دار تھے ان کا ذکر ہے:

مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو خان محمد عجب خان صاحب آف زیدہ کے استفسار پر کہ بعض اوقات ایسے لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے جو اس سلسلہ سے اجنبی اور ناواقف ہوتے ہیں، ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کریں یا نہیں؟

(مرزا قادیانی نے) فرمایا اول تو کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں لوگ واقف نہ ہوں اور جہاں ایسی صورت ہو کہ لوگ ہم سے اجنبی ہوں اور ناواقف ہوں تو ان کے سامنے اپنے سلسلہ کو پیش کر کے دیکھ لیا کریں۔ اگر تصدیق کریں تو ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو ورنہ ہرگز نہیں۔ اکیلے پڑھ لو۔ خدا تعالی اس وقت چاہتا ہے کہ ایک جماعت طیار کرے۔ پھر جان بوجھ کر ان لوگوں میں گھسنا جن سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے منشاء الہی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مخالفت ہے۔ (فتاوی احمدیہ۔ج اص ۱۹)

ناظرین عجب خان کا سوال اور مرزا غلام احمد کا جواب ملاحظہ کریں۔ کیسے صاف الفاظ میں مسئلہ اقتداء بیان فرمایا ہے کہ: مصدقین کے سوا کسی کے پیچھے مت پڑھو۔

یہ نہیں فرمایا کہ مکفرین کے سوا سب کے پیچھے پڑھو۔

وجوہات بالا پر نظر کر کے ہم مجبور ہیں کہ اعلان کریں کہ مولوی محمد علی اور لاہوری جماعت احمدیت سے کھسکتی جارہی ہے۔ آخر ایک وقت آنے والا ہے کہ بحکم فجعلنا ھم احادیث (محض باتیں رہ جائیں گی)

بہانہ کرتا ہے ساقیا کیا نہیں شیشہ میں مئے کا قطرہ
خدا نے چاہا تو دیکھ لیں گے ترا سبو بھی نہیں رہیگا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ مارچ ۱۹۳۱ء مطابق ۱۵ شوال ۱۳۴۹ھ جلد ۲۸ نمبر ۱۸ ص ۳۔۵)

کیا الفضل اپنی حق گوئی کا ثبوت دے گا؟

(اخبار اہل حدیث امرتسر ۲ جنوری ۱۹۳۱ء کے صفحہ ۹ پر بعنوان جماعت اہل حدیث پر سرسری نظر، ایک مضمون نکلا تھا جس میں اہل حدیث کی اخلاقی کمزوری (بغض عداوت کینہ وغیرہ) بتا کر حسب معمول اعیان اہل حدیث کو ان کمزوریوں کی اصلاح کرنے پر ایک نامہ نگار نے خیر خواہانہ طور پر متوجہ کیا تھا۔

قادیانی اخبار الفضل نے اس اخلاقی مضمون کو اسی نظر سے دیکھا جس نظر سے ان لوگوں نے دیکھا تھا جن کے حق میں ارشاد ہے: یضل به كثيراً و يهدى به كثيراً۔

چنانچہ الفضل (۷ فروری ۱۹۳۱ء) میں لکھا ہے: جن لوگوں کی یہ حالت ہو انکا سردار، یقیناً ایسا ہی انسان ہونا چاہیے جو ان سب سے بڑھا ہوا ہو ۔

اس کے جواب میں اہل حدیث کے قابل نامہ نگار منشی عبداللہ معمار نے مضمون لکھا ہے جو درج ذیل ہے۔ مدیر اخبار اہل حدیث امرتسر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اف کس قدر دیانت امانت اور ایمان کے خلاف اعتراض ہے۔ اے جناب! اگر آپ کا یہ اصول صحیح ہے کہ کسی جماعت کے افراد کی بدعملی سے اس کا سردار بھی ویسا ہی ہوتا ہے، تو براہ مہربانی مندرجہ ذیل تحریرات کو پڑھ کر آپ کے مسیح موعود اور خلیفہ ثانی کس مد شمار ہوں گے۔

سنئیے! مرزا صاحب اپنی جماعت کی حالت ان الفاظ میں لکھتے ہیں:

میں اس جگہ اس بات کا اظہار بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ جس قدر لوگ میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہے وہ سب کے سب ابھی اس بات کے لائق نہیں ہیں کہ میں ان کی نسبت کوئی عمدہ رائے قائم کرسکوں بلکہ بعض خشک ٹہنیوں کی طرح نظر آتے ہیں جن کو میرا خداوند جو میرا متولی ہے مجھ سے کاٹ کر جلنے والی لکڑیوں میں ...اور بعض ایسے بھی ہیں کہ اول ان میں دل سوزی اور اخلاص بھی تھا مگر اب ان پر سخت قبض وارد ہے اور اخلاص کی سرگرمی اور مریدانہ محبت کی نورانیت باقی نہیں رہی بلکہ صرف صرف بلغم کی طرح مکاریاں باقی رہ گئی ہیں اور بوسیدہ دانت کی طرح اب بجز اس کے کسی کام کے نہیں کہ منہ سے اکھاڑ کر پیروں کے نیچے ڈال دیئے جائیں وہ تھک گئے اور درماندہ ہوگئے اور نابکار دنیا نے انہیں نیچے دبالیا۔ (فتح الاسلام۔ص ۶۹)

کیا کافی نہیں؟ نہیں۔ تو اور لیجئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

اکثر لوگ باوجود بیعت کے اور میرے دعوی کی تصدیق کے پھر بھی دنیا کو دین پر مقدم رکھنے کے زہریلے تخم سے بکلی نجات نہیں پاتے بلکہ کچھ ملونی ان میں باقی رہ جاتی ہے اور ایک پوشیدہ بخل خواہ وہ جان کے متعلق ہو خواہ مال کے اور خواہ اخلاقی حالتوں کے متعلق ان کے نامکمل نفسوں میں پایا جاتا ہے۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ص ۸)

ہاں کافی نہ ہو، تو اور لیجئے: میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بہت ایسے ہیں کہ نیک ظنی لا مادہ بھی ہنوز ان میں کامل نہیں ...بعض بدقسمت ایسے ہیں کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے کتا مردار کی طرف۔

(نصرۃ الحق۔ پنجم براہین۔ص ۹۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جناب مرزا صاحب پر سردار اہل حدیث والا فتوی لگانے سے فارغ ہونے کے بعد خلیفہ قادیان کی سنئیے۔ خلیفہ جی (کلام محمود۔ص ٦٧) فرماتے ہیں:

ہر دل میں پر ہے بغض و کیں ہر نفس شیطاں کار ہیں
جو ہو فدائے نور دین کوئی نہیں کوئی نہیں
ہر ایک کے سر میں مکیں ہے کبر کا دیو لعین
اک دم کو یاد آتی نہیں درگاہ رب العالمین

مذکورہ بالا تحریرات مرزائیہ و اشعار محمودیہ سے ظاہر ہے کہ مبایعین مجدد قادیانی، بلغم کی مانند نجس، بوسیدہ دانتوں کی طرح ردی، دنیا کے طالب، پاؤں سے روندنے کے قابل، بدباطن، بدقسمت، اشرار کی ہاں میں ہاں ملانے والے، مثیل کلاب، بخیل، آبروریز، اخلاق کش، مال مردم خور، ناقابل اعتماد، بغض و کین سے بھرے ہوئے، بلکہ ظاہر میں سب ابرا ہیں باطن میں سب اشرار ہیں، وغیرہ۔

کیا الفضل کا لائق اڈیٹر حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) اور جناب خلیفہ قادیان، کان اللہ نزل من السماء، کو ان تمام افعال قبیحہ میں بقول خود بڑھا ہوا لکھ رہا اپنے حق کو مومن ہونے کا ثبوت دے گا۔ دیدہ باید

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ٦ مارچ ١٩٣١ء مطابق ١٥ شوال ١٣٤٩ھ جلد ٢٨ نمبر ١٨ ص ٥۔٦)

قادیانی مجدد کامل

خواجہ کمال الدین لاہوری، مرزا غلام احمد کے پرانے مریدوں میں واقف حال ہیں، انہوں نے مجدد کامل کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے جس میں مرزا صاحب کے کمالات و فضائل بہت کچھ معتقدانہ رنگ میں لکھے ہیں۔ ہاں بطریق لاہوری پارٹی نبوت مرزا سے انکار کیا ہے اور قادیانی خلیفہ اور ان کے ہم نواؤں کو بہت جگہ معماران نبوت کا خطاب دیا ہے۔ قادیانی اخبار فاروق نے اس کے جواب کا سلسلہ شروع کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھا ہے...ہم یہاں ایک نوٹ لکھتے ہیں:

خواجہ کمال الدین نے مسئلہ وفات مسیح میں منطقی تقریر سے کام لیا ہے۔آپ کے الفاظ یہ ہیں:

جس آیت نے علمی رنگ میں مجھ پر متحقق کر دیا کہ جناب مسیح مر چکے ہیں وہ حسب ذیل ہے۔کوئی ذی علم اس آیت کے ہوتے ہوئے مسیح کو زندہ نہیں مان سکتا۔

ما محمد ا لا رسو ل قد خلت من قبله الرسل ۔ افان ما ت او قتل انقلبتم على اعقا بكم

(یعنی محمد ایک رسول ہے۔اس سے پہلے رسول مر چکے ہیں۔اگر وہ مرے یا قتل ہو جائے تو کیا تم پسپا ہو جاؤ گے)

یہ ایک منطقی مقدمہ ہے جس کا صغری یہ ہے۔محمد رسول ہے۔، اس کا کبری یہ ہے: محمد سے پہلے رسول گذر چکے ہیں۔۔اصول منطق کی رو سے ہر صغری میں جو بھی مبتدا ہو وہی نتیجہء مقدمہ میں مبتداء ہوتا۔ اور نتیجہ کی خبر وہ ہوتی ہے جو کبری کی خبر ہوتی ہے ۔اب کبری میں قد خلت بطور خبر واقع ہوا ہے جس کے معنی میں نے ،مر چکے، کئے ہیں۔لیکن بالفرض اس کے معنی گذر چکے، لے لئے جاویں تو چونکہ نتیجہ میں محمد مبتداء ہے اور مرنا بطور خبر بالفاظ قرآن واقع ہوا ہے اس لئے خلت کے معنی لازماً مر چکے ہوں گے۔لہذا آیت کے معنی یہ ہوئے۔محمد رسول ہے،اس سے پہلے کل رسول مر چکے ہیں۔

یہ امر مسلم ہے کہ کبریت کی کلیت ہونی ضروری ہے،یعنی جس جماعت کا ذکر کبری میں ہے اس کے ہر فرد پر خبر حاوی ہونی چاہیے۔مثلاً یہ کہا جائے کہ زید انسان ہے اور انسان ہنستے ہیں،اس؛ لئے زید ہنستا ہے۔اگر بنی آدم میں سے ایک فرد بھی ایسا ہو جو ہنس نہ سکے تو نتیجہ غلط ہوگا۔

اسی طرح حضرت محمد ﷺ کی موت کی خبر تو قرآن نے دی لیکن وجہ یہ بتلائی کہ اس سے پہلے رسول مر چکے ہیں۔لہذا آپ سے پہلے ایک بھی رسول ایسا نہیں ہوسکتا جو آپ ﷺ سے پہلے مر نہ چکا ہو۔اب اگر جناب مسیح ان میں سے ہیں تو مر چکے ہیں۔کس قدر سیدھی بات ہے۔اس آیت کے ہوتے ہوئے تو جو مسیح کو زندہ مانے گا وہ معاذ اللہ قرآن حکیم کو بروئے اصول منطق ایک غلط کتاب تسلیم کرے گا۔ (مجدد کامل۔ص۔۱۰-۱۱)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم راستی سے کہتے ہیں کہ ہم اس منطقی شکل اور منطقی تحریر کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔..علم منطق میں نتیجہ بر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آمد کرنے کے لئے چار شکلیں بتائی گئی ہیں۔خواجہ صاحب کی عبارت شکل اول بن سکتی ہے اور شکل ثانی بھی۔ لیکن خواجہ صاحب کے فحوائے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس کو شکل ثانی بناتے ہیں کیونکہ محمد، کے لفظ کو نتیجہ کا مبتداء (منطقی اصطلاح میں مبتداء نہیں بلکہ موضوع کہتے ہیں۔ثناءاللہ) قرار دیتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حد اوسط (محمد) نہیں، ورنہ حسب قانون منطق نتیجہ میں ساقط ہو جاتا

اب ہم دیکھتے ہیں کہ اہل منطق کے نزدیک شکل ثانی کی کیا شروط ہیں: شروط کی تلاش میں ہم دور دراز نہیں جاتے بلکہ ابتدائی درسی کتاب تہذیب المنطق میں ہے: يشترط فی الثانی اختلافهما فی الكيف و كلية الكبرى ـ مع دوام الصغرى۔

یعنی شکل ثانی میں یہ شرط ہے کہ اس کے دونوں مقدمات میں سے ایک موجبہ ہو تو دوسرا سالبہ۔نہ دونوں موجبہ ہوں، نہ دونوں سالبہ۔یعنی پہلا منفی ہو تو دوسرا مثبت ۔ پہلا مثبت ہو تو دوسرا منفی ۔مگر خواجہ کمال الدین کے کلام میں دونوں مثبت ہیں۔

صغری۔محمد رسول ہے۔، کبری۔محمد سے پہلے رسول گذر چکے ہیں۔

پس حسب قوانین منطق یہ شکل صحیح نہیں بلکہ صریح غلط ہے۔اگر ہم خواجہ کمال الدین صاحب کے لحاظ میں اس کو صحیح بھی مان لیں تو نتیجہ کیا ہوگا؟ قاعدہ منطق ہے کہ حد اوسط کو گرا دیتے ہیں باقی موضوع محمول کو لے کر نتیجہ بنا دیتے ہیں۔

کچھ شک نہیں کہ حد اوسط یہاں، رسول، ہے۔اس کو گرا دیں تو باقی رہا (محمد۔محمد ہے)۔بہت خوب ! ہم مان لیتے ہیں کہ محمد۔محمد ہے۔، ہوا کیا؟ بلکہ ہم یہ بھی مان لیں کہ خواجہ۔خواجہ ہے۔ بلکہ ہم یہ بھی مان لیں کہ مرزا۔مرزا ہے۔تو ہمارا کیا حرج ۔زیادہ سے زیادہ اس کو حمل اولی کہیں گے۔یہ تو اس کے کے مشابہ ہوا جو کسی شاعر نے کہا تھا : انا ابو النجم و شعری شعری

اور اگر ہم اس کو شکل اول بنائیں تو اس میں کبری کلیہ نہیں کیونکہ موضوع کبری، محمد ہے جو جزئی ہے جس کی وجہ سے قضیہ مخصوصہ بنے گا، پھر بھی نتیجہ معدوم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خواجہ صاحب! آپ سارے ملک انگلستان میں تبلیغ اسلام کریں، علوم عربیہ کے تنگ و تاریک کوچوں میں نہ گھسیں: ایں زمین را آسمان دیگر است

میں نے ایک دفعہ مولوی غلام رسول راجے کی سے کہا کہ تم لوگوں نے خواجہ کمال الدین کا حق دوستی ادا نہیں کیا کیونکہ ان کے عربی الفاظ کی اصلاح نہیں کی جو ایک مخلص دوست کا قرض ہے۔ انہوں نے کہا، بہت سمجھایا، مگر وہ کسی کی مانتے نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ مارچ ۱۹۳۱ء مطابق ۲۲ شوال ۱۳۴۹ھ۔ ص ۴۔۶)

مسیح قادیانی اور مہاتما گاندھی

(ہندوستان کے دو ریفارمر)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: آج ہم دو ریفارمروں کی زندگی کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں مگر اس مقابلہ میں مذہبی خیالات اور کفر و اسلام پر نظر نہ ہوگی بلکہ محض ان کی اصلاحی کوشش اور اس میں کامیابی یا ناکامی کا مقابلہ ہوگا۔ انشاء اللہ

دعوی: کچھ شک نہیں کہ مرزا قادیانی کا دعوی ان کو گاندھی جی سے ایک بڑے رتبے والا ثابت کرتا ہے کیونکہ وہ کہتے تھے کہ: میں خدا کا مخاطب ہوں، ملہم ہوں، مامور ہوں، یہاں تک کہ مسیح موعود ہوں۔ میں اس لئے آیا ہوں کہ تمام دنیا کی مکمل اصلاح کروں۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۵۱)۔ اور یہ بھی اعلان فرمایا تھا کہ: میں اپنا کام تمام کر کے دنیا سے رخصت ہوں گا۔ (ازالہ اوہام)

گاندھی جی کو دیکھا جائے تو وہاں اس قسم کے دعاوی کا نشان بھی نہیں ملتا، البتہ بعض دفعہ ان کی تقریر تحریر سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ اظہار کرتے ہیں کہ میں خدا کی روشنی سے دیکھتا ہوں۔ ان کا دعوی نہیں کہ میں ہندوستان کو خود مختار بنا دونگا، بلکہ یہ ہے کہ میں مرتے دم تک کوشش کرونگا کہ ہندوستان آزاد ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ وہ اسی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔گاندھی نے جب سے ہندوستان میں سیاسی کام کرنا شروع کیا ہے، انہوں نے ہمیشہ اپنا نصب العین سامنے رکھا یعنی ہندوستان کی آزادی۔گو اس نصب العین کو انہوں نے مختلف الفاظ سے بیان کیا۔کبھی سوراج کہا، تو کبھی پورن سوراجیہ، کبھی مکمل آزادی۔مگر نہ تو اس نصب العین کے اظہار کرنے میں جھجکے، نہ اس کے حصول کے ذرائع پر عمل کرنے سے ڈرے۔یہی ایک گر ہے جو آج ہندوستان کے ہر قسم کے لوگ ان کی عزت کرتے ہیں۔

ہاں وہ کبھی کبھی مقصود کو اتنا قریب الحصول بتاتے ہیں کہ عام رائے کا انسان اس کو تخلف اور غلط کہنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔مگر وہ درحقیقت سیاسی اصطلاح ہوتی ہے۔گاندھی جی کا مقصد اور حرکت سب سیاسی ہے۔اس لئے ان کا ہر کام سیاسی ہے۔جس میں اس قسم کے مواعید ہوا کرتے ہیں تاکہ لوگ چست ہو کر کمر ہمت باندھ کر کام کریں۔ہاں مرزا غلام احمد چونکہ مذہبی حیثیت کے بزرگ ہیں، اسلئے ان کی اصطلاح بھی مذہبی ہونی چاہیے جس میں کسی طرح کا کذب یا تخلف ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔

کچھ شک نہیں کہ گاندھی جی اپنے مقصد میں ہنوز کامیاب نہیں ہوئے، بلکہ یوں کہیے کہ ابھی وہ کام شروع بھی نہیں ہوا، اس لئے وہ اس اعتراض کا محل نہیں ہو سکتے جو قادیانی مرزا جی پر وارد ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ ہم ایک اور طرح سے مقابلہ دکھاتے ہیں جو بالکل صاف اور سیدھا اور قابل فہم ہے۔وہ یہ ہے کہ مرزا جی نے بقول خود قریباً چالیس سال تبلیغ فرمائی کیا تقریر سے کیا تحریر سے کیا مناظرات سے۔تحریر سے تو اتنی کہ کوئی ملک شائد ہی خالی رہا ہو گا جہاں ان کی تحریر نہ پہنچی ہو۔مگر ان ممالک میں بجائے اصلاح کے فساد پھیلا۔مرزا جی کی طرف میلان کرنے والوں کی تعداد بہت ہی کم قریب العدم ثابت ہوئی اور مخالفت کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ۔

ہم کہہ آئے ہیں کہ مذہبی حیثیت سے یہاں ہماری گفتگو نہیں، بلکہ واقعات کی رو سے ہے۔اس لئے یہاں ہم یہ نہیں کہنا یا سننا چاہتے کہ دو گروہوں میں حق پر کون ہے اور باطل پر کون؟ ہاں واقعات یہ ہیں کہ مرزا جی کی مخالفت بمقابلہ موافقت بہت ہے برخلاف گاندھی جی کے کہ انہوں نے ہندوستان میں اس سرے سے اس سرے تک پبلک میں ہندو ہو یا مسلمان عیسائی ہو یا پارسی سیاسی کام کرنے کی استعداد پیدا کر دی ہے۔جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا نتیجہ یہ ہے کہ جو لفظ دس سال پہلے کسی بڑے سے بڑے لیڈر کے منہ سے نہ نکلتے تھے آج عوام کالانعام بلکہ اطفال بھی بولتے ہیں، اور عام طور پر، انقلاب زندہ باد، کے نعرے سنے جاتے ہیں۔ ان آوازوں کا زور اس قدر طوفان انگیز ہے کہ قادیانی پارٹی کو خود ان میں شریک ہو کر کہنا پڑا کہ:

ہندوستان غیر محدود زمانہ تک غیر ملکی حکومت گوارا نہیں کر سکتا...اب ہندوستان خاموش نہیں بیٹھ سکتا۔

(الفضل قادیان ۲۶۔۲۹ جون ۱۹۳۰ء)

حالانکہ مرزا غلام احمد کا اپنا قول یہ ہے کہ: میری عمر کا اکثر حصہ (یہ اکثر کا لفظ یاد رہے۔ ثناء اللہ) اس سلطنت کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی حکومت کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں (تریاق القلوب ص ۱۵) (دراصل یہ مرزا صاحب کا وہی کلیہ ہے کہ ۵۰ اور ۵ میں کوئی فرق نہیں کیونکہ ایک صفر ہی کا تو فرق ہے۔ یہاں پچاس کے ساتھ اعشاریہ لگانے سے ۵. ہونا ہے یعنی ایک الماری کا نصف، جو حقیقت سے ذرا قریب تر ہے بہاء)

اتباع گاندھی جی کا نعرہ انقلاب زندہ باد، خود قادیانیوں اور خلیفہ قادیان پر بھی موثر ثابت ہوا کہ ان کے منہ اور قلم سے بھی کانگریس کے مقصد کی تائید اور تحسین نکلتی ہے۔ (الفضل قادیان۔ ۹ مئی ۱۹۳۰ء)

اس سے ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ گاندھی اپنے مقصد کی تمہید میں کہاں تک کامیاب ہیں اور مرزا صاحب قادیانی کہاں تک ناکام۔ اسکے جواب میں ہمارے کانوں میں آواز پہنچتی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کامیابی یہ ہے کہ انہوں نے اشاعت اسلام کے لئے ایک جماعت بنائی جن کے مشن دور دراز ممالک میں ہیں۔

یہاں تک کہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کے صاحبزادہ میاں محمود نے اسّی (۸۰) ہزار روپئہ خرچ کر کے انگلستان کی سیر کی جس میں اشاعت اسلام کی بنیاد لگا دی۔

ہم مانتے ہیں کہ خلیفہ قادیان خدم حشم کی ایک پارٹی لے کر انگلستان گئے تھے جہاں سے واپسی پر انہوں نے اپنا لقب فاتح انگلستان رکھا تھا (الفضل ۴۔ اکتوبر ۱۹۲۴ء) مگر سوال یہ ہے یہ سفر دراصل کام کی ابتداء اور فعل کا تہیہ ہے یا اکمال اور اتمام فعل؟ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ کام ابھی ابتدائی مرحلے میں ہے حالانکہ مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلام احمد جو فرما چکے ہیں اس کے الفاظ درج ذیل ہیں: میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقوی اور طہارت پر قائم ہو جائیں اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مسنوعی خدا نظر نہ آوے دنیا اس کو بھول جائے خدا واحد کی عبادت ہو۔

(قول مرزا قادیانی، در اخبار الحکم قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء)

اور یہ بھی مرزا غلام احمد قادیانی نے فرمایا:

عنقریب دیکھو گے کہ کوئی پڑھا لکھا ہندو تمہیں دکھائی نہ دے گا۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۳۲)

بس یہ ہے تصویر کا رخ جو قادیانی کا نصب العین تھا۔ کیا یہ پورا ہوا؟ کیا ہندوستان میں پڑھا لکھا ہندو کوئی نہیں؟ کیا عیسائی قوم نے اپنے مصنوعی خدا (مسیح) کو چھوڑ دیا اور دنیا اسے بھول چکی ہے؟، ہماری تو دعا ہے کہ ایسا ہو۔ مگر مردم شماری کے کاغذات اور ہمارا مشاہدہ بتا رہے ہیں کہ ہر دس سال کے بعد عیسائی سو فیصدی بڑھ جاتے ہیں۔

ناظرین یہ ہیں واقعات صحیحہ جو کسی تاویل سے غلط نہیں ہو سکتے۔

مختصر یہ کہ گاندھی جی کی کامیابی ابھی متوقع ہے اور مرزا جی کی ناکامی ہو چکی۔ چنانچہ انکے صاحبزادے میاں محمود بھی آہ و زاری میں مرزا جی کی ناکامی کا مرثیہ پڑھتے ہیں:

اے چشمہ علم و ہدی اے صاحب فہم و ذکا
اے نیک دل اے با صفا اے پاک طینت با حیا
اے مقتداء اے پیشوا اے میرزا اے رہنما
اے مجتبی اے مصطفی اے نائب رب الوراء
کچھ یاد تو کیجئے ذرا ہم سے کوئی اقرار ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتے تھے تم ہر دم خبر بند ھتی تھی جس سے یاں کمر
مٹ مٹ جائے گا سب شورو شر موت آئے گی شیطان پر
پاؤ گے تم فتح و ظفر ہوں گے تمہارے بحر و بر
آرام سے ہو گی بسر ہوگا خدا مد نظر
واں تھے یہ وعدے خوب تر یاں حالتِ ادبار ہے

ہر دل میں پر ہے بغض و کیں ہر نفس شیطاں کار ہیں
جو ہو فدائے نور دیں کوئی نہیں کوئی نہیں
ہر ایک کے سر میں مکیں ہے کبر کا دیو لعین
اک دم کو یاد آتی نہیں درگاہ رب العالمین
بے چین ہے جا ن حزیں حالت ہماری زار ہے

کہنے کو سب تیار ہیں چالاک ہیں ہشیار ہیں
منہ سے تو سو اقرار ہیں پر کام سے بیزار ہیں
ظاہر میں سب ابرار ہیں باطن میں سب اشرار ہیں
مصلح ہیں پر بدکار ہیں، ہیں ڈاکٹر پر زار ہیں
حالات پر اسرار ہیں دل مسکن افکار ہے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چھینے گئے ہیں ملک سب باقی ہیں اب شام و عرب
پیچھے پڑا ہے ان کے اب دشمن لگا ئے تا نقب
ہم ہو رہے ہیں جاں بلب بنتا نہیں کوئی سبب
ہیں منتظر اس کے کہ کب آئے ہمیں امداد رب
پیالہ بھرا ہے لب بلب ٹھو کر ہی اک درکار

کیا آپ پر الزام ہے یہ خود ہمارا کام ہے
غفلت کا یہ انجام ہے سستی کا یہ انعام ہے
قسمت یو نہی بدنام ہے دل خود اسیر دام ہے
اب کس جگہ اسلام ہے باقی فقط اک نام ہے
ملتی نہیں ہے جام مئے بس اک یہی آزار ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مارچ ۱۹۳۱ء مطابق ۲۹ شوال ۱۳۴۹ھ ص ۳۔۴)

مرزائی اخلاق

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ضلع گوجرانوالہ میں ایک موضع قلعہ میہاں سنگھ مشہور مردم خیز گاؤں ہے، جہاں ایک بزرگ ولی اللہ مولوی غلام رسول مرحوم گذرے ہیں جو حضرت مولوی عبداللہ صاحب غزنویؒ کے مرید خاص تھے۔ان مرحوم کی اولاد میں آج بھی ایک صاحب مولوی عبدالعزیز صاحب علم زندہ ہیں جو صاحب تقریر کے علاوہ صاحب تحریر بھی ہیں۔آپ نے ایک پارہ کی تفسیر القرآن اردو میں لکھی۔اس میں کھیر کا ذکر بھی آتا ہے (ہمارے احباب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی اصطلاح میں مرزا صاحب قادیانی کے ذکر کا نام کھیر ہے اسی کی طرف اشارہ ہے۔ثناءاللہ امرتسری) اس لئے صفراوی مزاج والوں کو میٹھا ناموافق ہوا تو انہوں نے قئے کر دی۔ چنانچہ ایک مرزائی صاحب نے نہایت میٹھے لہجے میں مولوی عبدالعزیز صاحب کو خط لکھا جو درج ذیل ہے:

مکرم مولوی صاحب مولوی عبدالعزیز صاحب سلمہ تعالی ۔السلام علیکم ۔

عرض ہے کہ میں نے آپ کی تفسیر القرآن اردو سیپارہ اول دیکھی ہے۔صفحہ ۶۳ پر آپ نے حضرت مرزا صاحب کو صاحب المرض مجنون لفظ سے تعبیر فرمایا ہے اور پھر ساتھ ہی آپ اللہ کی قسم کھا کر احمدی جماعت کی خیر خواہی ظاہر کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کی پیروی سے باز آجائیں۔

میرے دل میں از حد رنج پیدا ہوا۔مولوی صاحب آپ کو میں طفل مکتب سمجھتا ہوں اور خدا کے علم محض سے ناواقف سمجھتا ہوں۔حضرت مرزا صاحب کی پیروی چھوڑ کر کون سے اسلام کی پیروی کروں۔

یہ اسلام جو آپ پیش کر رہے ہیں خدا کی قسم ایک آنہ؟ کو بھی نہیں لیتا۔ہاں بے شک اس اسلام پر ایمان رکھتا ہوں جو اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف نازل ہوا ہے اور وہی میرا اسلام ہے۔میں توحید کو افضل سمجھتا ہوں عیسی دوسرا خدا بن جاتا ہے اگر آسمان پر زندہ سمجھوں۔ثابت ہوا آپ مشرک ہیں اس واسطے آپ کا اسلام حیوان قبول نہیں کر سکتے (اسی لئے آپ نے بھی قبول نہیں کیا۔ثناءاللہ)۔تو کیا چیز ہے۔ولی کا بیٹا۔اپنے باپ کا ولی ہونا ثابت کر۔علم ربانی سے ناواقف، قسم خدا کی اگر تجھے بغض مرزا صاحب سے ہے تو کیا دین اسلام تیرے باپ کا دین ہے۔ہم نہیں تیرا اسلام قبول کرتے ۔تیرے علم کو ہم خاک بھی نہیں سمجھتے۔خبردار یہ علم کی شیخی ثناءاللہ سنا، یا کسی وہابی مشرک کو۔ایسی تفسیر لکھ کر اپنے وقت کو ضائع کرتا ہے۔اور محض نابلد ہو کر عالم ہونے کا دعوی کرتا ہے۔ایسا شخص دوزخی ہوتا ہے۔میں تو اللہ اور رسول کریم اور حضرت مرزا صاحب کا نام تیرے منہ سے سننا نہیں چاہتا کیونکہ وہ پاک ہیں، اور تیری زبان حسد کی تلوار ہے۔

رحیم بخش زمین دار احمدی شیخوپورہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم تصدیق کرتے ہیں کہ راقم خط ہذا رحیم بخش واقعی پختہ مرزائی ہے۔اس کی دشنام دہی اس کے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بمنزلہ معذرت کے ہے۔ مرزا غلام احمد کی دشنام طرازی دیکھنی ہو، تو ہمارا رسالہ ہندوستان کے دو ریفارمر ملاحظہ کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مارچ ۱۹۳۱ء مطابق ۲۹ شوال ۱۳۴۹ھ ص ۵)

شیخ بہاء اللہ

ظہور اللہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خدا کی شان ہمارے دو ایشائی رہبر اور ہادی مہتدی مصلح اعظم ہونے کے مدعی شیخ بہاء اللہ اور مرزا صاحب قادیانی جو جو دعوے لے کر ظاہر ہوئے اس کی تکمیل کیا کرتے ان کے دعاوی کی تعیین بھی متنازعہ ہو رہی ہے۔ قادیانی حضرت کی بابت تو ان کی امت کی دو پارٹیاں آپس میں لڑ جھگڑ رہی ہیں کہ وہ مدعی نبوت تھے یا نہ تھے۔

اسی طرح شیخ بہاء اللہ ایرانی کے متعلق اپنے بیگانے ان کے دعاوی میں مختلف ہیں۔ قادیانی گروہ ان کو مدعی الوہیت کہتا ہے۔ اہل حدیث ان کو مدعی نبوت کہتا ہے۔ ان کا اپنا گروہ ان کو ظہور اعظم کہتا ہے۔

ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۶ فروری ۱۹۳۱ء میں ایک علمی سوال کیا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں: ظہور اعظم، یہ مرکب اضافی ہے یا توصیفی؟ اضافی ہونے کی صورت میں اعظم کا موصوف کیا ہے؟ اور توصیفی کی صورت میں ظہور کا فاعل کون؟

اس سوال کا جواب بہائی مذہب کے آرگن کوکب ہند دہلی نے یوں دیا ہے:

یہ مرکب توصیفی ہے اور ظہور کا فاعل وہی ہے جو مالک ظہور ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ۔ جس کا ایک اسم الظاہر بھی ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ کل کائنات کی اشیاء خدا کے اسم الظاہر کی مظہر ہیں یعنی سب میں قدرت خداوندی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظہور ہے لیکن ظہور کے مدارج مختلف ہیں۔ جماد، نبات، حیوان، انسان۔ سب اپنے اپنے درجہ میں مظاہر قدرت ہیں۔ ان سب میں سے انسان بڑا مظہر قدرت ہے۔

پھر انسانوں میں مختلف مدارج ہیں۔ جن میں سے انبیاء بڑے مظاہر قدرت ہیں۔ لیکن خدا کی قدرت کی انتہاء نہیں ہے اور نہ اس کے ظہور کا کوئی محدود دائرہ ہے بلکہ وہ نئے نئے اور اعلی سے اعلی ظہورات قدرت دکھاتا رہتا ہے نبوت بھی ایک دائرہ میں ظہور قدرت تھا۔ وہ دائرہ خاتم النبیین پر آ کر ختم ہوا۔ اب ظہور قدرت کا ایک نیا دور اور نیا دائرہ شروع ہوا جس کی شان نبوت ورسالت سے بالاتر ہے جیسا کہ دلائل کے ساتھ کوکب ہند میں یہ مضمون بارہا بیان کیا جا چکا ہے اس لئے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ مولانا ثناء اللہ کے سوال کا جواب ہم نے دے دیا ہے۔ (کوکب ہند۔ مارچ ۱۹۳۱ء ص ۱۰)

ہم آپکی تکلیف فرمائی کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور آپ کی دعا پر آمین (بالجہر) کہتے ہیں۔ بعد اس کے اتنا اور پوچھتے ہیں کہ آپ کے اس فرمانے سے قدرت کلی مشکک ہے جو کہیں کم کہیں زیادہ ظہور کرتی ہے ۔ پس قدرت کے کلی مشکک ہونے کا ثبوت آپ کے ذمہ ہے۔ قدرت بحثیت اپنی ماہیت کے کلی متواطی ہے۔ شاید آپ کو مقدورات کے کلی مشکک ہونے سے شبہ ہوا جو قدرت کو بھی کلی مشکک قرار دیا۔ ہمارے نزدیک قدرت کا تعلق جیسا انسان جیسی عظیم ہستی سے ہے ویسا ہی ایک تنکے سے بھی ہے آپ کے قریب الفہم کرنے کے لئے ایک مثال عرض ہے۔

ٹرین میں حرکت پیدا کرنے والا انجن ہے۔ جس کی تحریک سب گاڑیوں میں برابر ہے۔ اگرچہ گاڑیاں اپنے درجوں میں مختلف حیثیت کی ہیں۔ کوئی اول درجے کی، کوئی دوم، کوئی سوم کی، کوئی مال کی۔ ٹھیک اسی طرح قدرت کا تعلق ہے۔

آپ کا یہ فرمانا صحیح ہے کہ: خدا کی قدرت کی انتہاء نہیں۔

مگر اس کے معنی یہ ہیں کہ آج تک جو مخلوق اس نے بنائی ہے بس اسی پر قدرت ختم نہیں بلکہ لا تقف عند حد اس سے قدرت کا کلی مشکک ہونا ثابت نہیں ہوا۔ پس آپ کا جواب ہنوز تشریح طلب ہے خدا کی قدرت علی وجہ الاتم نے بہاء اللہ میں ظہور کیا، اس کے معنی کیا ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیجئے ہم مانے لیتے ہیں کہ قدرت حسب مقدور مختلف المدارج ہے تو کیا ہم پیغمبر علیہ السلام کو افضل الناس جانتے ہیں یا اور کوئی اہل مذہب اپنے پیشوا کو افضل جانتے ہیں وہ نہیں کہہ سکتے کہ ہمارے پیشوا میں خدا کی قدرت کا ظہور اتم اور اعظم تھا کیونکہ وہ بزرگ خود اعظم تھا۔ جب ہم بھی اپنے نبی کے حق میں کہہ سکتے ہیں حالانکہ نبوت اور رسالت سے وراء ان کو کوئی درجہ نہ تھا تو ثابت ہوا کہ کسی چیز میں ظہور اعظم ہونا اس کی نبوت کے منافی نہیں بلکہ موید ہے۔

سردست آپ کے غور وفکر کے لئے اتنا ہی معروض ہے۔ باقی بعد جواب پھر۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔ اپریل ۱۹۳۱ء مطابق ۱۴۔ ذی قعد ۱۳۴۹ھ ص ۵۔۶)

وہی تفسیر نویسی کا ولولہ
پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اہل حدیث مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۳۱ء میں قادیانی خلیفہ کی بالمقابل تفسیر نویسی کے متعلق ایک بسیط مضمون لکھا گیا تھا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ: مرزا صاحب متوفی کی شروط پر تفسیر لکھی جائے ۔یعنی کوئی کتاب ساتھ نہ ہو، تفسیر عربی میں ہو، تفسیر میں وہ معارف بیان کئے جائیں جو پہلے کسی نے بیان نہ کئے ہوں۔ وغیرہ

خلیفہ قادیان تو خاموش رہ سکتا ہے مگر مریدین نہیں رہنے دیتے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ:

(ہمارا محمود احمد) دنیا کے اسیروں کا رستگار بنا قوموں کا سردار کہلایا اور خاص وعام کا مرجع بن گیا۔ ہر ہاتھ جو ہمارے آقا فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف اٹھا، شل ہو گیا۔ ہر انسان جس نے آپ کو گرانا چاہا خود گر گیا۔ اور ہر وہ جس نے آپ کو ذلیل کرنا چاہا، نہایت بری طرح ذلیل ورسوا ہو کر رہا۔ جنہیں اپنے علم پر ناز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا وہ آپ کے مقابل پر جاہل ثابت ہوئے۔ جنہیں حسن تدابیر پر گھمنڈ تھا وہ آپ کے سامنے طفل مکتب ثابت ہوئے۔ خدا نے آپ کو ظاہری اور باطنی علوم سے پر کیا۔ آپ کو مسیح پاک کا سچا جانشین ثابت کیا۔ اور آپ کے ہاتھوں پر اسلام کی فتح کو مقدر کر دیا۔ اور آج وہ دن ہے جب کہ وہ اولوالعزم محمود شوکت وظفر کا جھنڈا لئے بصد عزوشان خلیفہ مانا جاتا ہے۔ خدا کی غیرت نے نہ چاہا کہ خلیفہ کا لقب کسی اور کو بھی ملے۔ قدرت خداوندی نے سب کو نیچے گرا کر اسی کو جو برحق خلیفہ تھا دنیا میں رکھا۔ (الفضل ۱۴۔ مارچ ۱۹۳۱ء ص ۷)

ہم اس کے جواب میں کیوں بولیں کیونکہ یہ سب اشارات لاہوری پارٹی کی طرف ہیں۔ چنانچہ آگے اس کا نام بھی آجاتا ہے ہاں ہم اتنا ہی کہتے ہیں:

پیراں نمے پرند و مریداں ہمے پرانند

اس لئے مریدوں کی تحریک سے خلیفہ قادیانی متحرک ہوئے۔ مگر حرکت ایسی کی کہ اس سے سکون اچھا تھا۔ اخبار الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۳۱ء میں ایک طویل مضمون نکلا ہے جس میں نہ ہاں کا پتہ چلتا ہے، ناں نہ کا۔ بلکہ اس شعر کا مصداق ہے

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

آپ کی تحریر کے الفاظ یہ ہیں:

میرا یہ دعویٰ نہیں کہ مولوی ثناء اللہ سے زیادہ عربی جانتا ہوں۔ میرا یہ دعویٰ ہے کہ احمدیہ جماعت معارف قرآنیہ کے جاننے میں حضرت مسیح موعود کے فیض سے اور مطابق آیت لا یمسّہ ا لا المطھّرو ن دوسرے لوگوں سے بڑھی ہوئی ہے؛ کسی شخص کا کسی دوسرے سے کسی امر میں بڑھا ہوا ہونا تائید الٰہی کا ثبوت نہیں ہوتا۔ بلکہ موید من اللہ ہونے کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ سب قوم یا سب دنیا سے بڑھا ہوا ہو۔ پس مولوی صاحب کا عربی میں تفسیر لکھنے کا چیلنج مجھے دینا، یا میرا، انہیں دینا محض حماقت ہوگا، جب تک کہ ہم میں سے کسی کا یہ دعویٰ نہ ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کی تائید سے سب دنیا سے زیادہ فصیح عربی لکھ سکتا ہے۔ اور مجھے یہ دعویٰ نہیں اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں مولوی صاحب کو بھی باوجود لاف زنی کی عادت کے ایسا دعویٰ نہیں ہے۔ پس جس امر میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم میں سے کوئی اپنے مؤید من اللہ ہونے کا مدعی نہیں اس میں مقابلہ سوائے پہلوانی کے اور کیا معنی رکھتا ہے۔ اور مولوی صاحب اپنے آپ کو اپنی قومیت اور اپنے شہر کی نسبت سے پہلوان خیال کرتے ہوں، میں اپنے لئے خالی پہلوانی والے زور کو ہتک سمجھتا ہوں اور صرف ایسے ہی مقابلے کے لئے تیار ہوں جس سے اسلام اور سلسلہ کی سچائی ثابت ہوتی ہو۔

لیکن اگر میرا خیال مولوی صاحب کی نسبت درست نہیں بلکہ انہیں عربی تصنیف یا بے نظیر ترجمہ کرنے کا دعوی ہے تو وہ یہ چیلنج شائع کردیں کہ خدا تعالی کی طرف سے مجھے عربی زبان میں ایسی فصاحت عطا ہوئی ہے جس کی نظیر اس دنیا میں موجود نہیں یا قرآن کریم کے اردو ترجمہ کے لئے خاص کمال عطا ہوا ہے۔ پھر ان کی فرعونیت کے لئے خدا تعالی کے فضل سے ایک موسی ضرور کھڑا ہو جائے۔ اور شائد اس میں خدا تعالی کوئی نیا نشان ہی دکھا دے۔ خاکسار میرزا محمود احمد۔

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس ساری عبارت کا ملخص یہ ہے کہ خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب عربی میں تفسیر لکھنا نہیں چاہتے۔ بہت خوب! ہم بھی آپ کو عربی نویسی کے لئے مجبور نہیں کرتے۔ آپ اردو میں لکھیں۔ مگر لکھیں گے کیا؟ وہی جو والد صاحب مکرم آیات قرآنیہ میں تحریف کر گئے ہیں آپ اس تحریف کی تشریح کریں گے۔ چنانچہ الفضل مذکور میں اڈیٹر کا نوٹ جس کی خلیفہ نے تصدیق کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

حضرت مسیح موعود کے معارف

سمجھ میں نہیں آتا اس قدر جہالت کے اظہار کی مولوی صاحب کو کیا ضرورت پیش آئی ان کے نزدیک وہ معارف قرآنیہ بیان کرنا جو حضرت مسیح موعود نے لکھے ہیں معمولی بات ہوگی۔ لیکن جماعت احمدیہ خوب جانتی ہے اور خدا کے فضل سے تجربہ رکھتی ہے کہ مرزا محمود ان حقائق اور معارف کی جو تشریح و توضیح فرماتے ہیں وہ بجائے فہم قرآن کا بہت بڑا ثبوت ہے اور یہ جماعت احمدیہ میں روحانیت اور تعلق باللہ کے لحاظ سے آپ کے سب سے بلند مقام رکھنے کا ثبوت ہے... پس وہ معارف جن کا اشارہ مرزا صاحب کی کتب میں پایا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہیں تفصیل وتشریح کے ساتھ بیان کرنا کوئی معمولی بات نہیں بلکہ مرزا صاحب کے سچے جانشین کی اصلی علامت ہے۔(الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۳۱ء)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اب بھی کسی کو خیال ہو کہ قادیان میں علم، خاص کر علم مناظرہ ہے تو وہ اس اقتباس کو پڑھ کر اپنے خیال کی اصلاح کر لے۔

اے جناب! مرزا صاحب کے معارف کی تشریح کر کے ان کا جانشین ثابت کرنے کا موقع وہ ہے جب آپکا مقابلہ لاہوری مرزائیوں سے ہو۔ چنانچہ آپ نے ان پر چوٹ بھی کی ہے ہمارے سامنے اس مدعا کو ثابت کرنے کیلئے تفسیر نویسی کرنا بالکل بے کار ہے۔، لیجئے ہم آپ کو ان کا قائم مقام اور جانشین ہونے کا اعلان کئے دیتے ہیں۔ کیا ہم آپکے سوا عبدالبہاء کو بہاء اللہ کا قائم مقام نہیں مانتے؟ ایسا ہی آپکو مانتے ہیں۔

ناظرین غور سے پڑھیئے اس مقابلہ کی انتہاء یہ ہے

خلیفہ قادیان ہمارے سامنے معارف مرزائیہ کی تشریح فرمائیں گے اور ہم براہ راست قرآن سے معارف بتائیں گے۔ یعنی خلیفہ اپنی لیاقت سے معارف قرآنیہ نہیں بتائیں گے بلکہ (بماتحت اصول نیوگ) والد ماجد کے بتائے ہوئے کو مشرح بتائیں گے۔ اب سوال یہ ہے کہ آپ کے والد کے معارف کو جب ہم تحریفات قرآنیہ کا نام رکھتے ہیں تو آپ کی تشریحات کا نام کیا رکھیں گے۔

ناظرین! ذرہ ٹھہریئے ہم آپ کو مرزا غلام احمد کے معارف اور تشریح خلیفہ کی ایک مثال بتائیں۔ مرزا غلام احمد نے لیکچر سیالکوٹ میں لکھا ہے۔ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے اس کے بعد دنیا کا خاتمہ ہے۔

(لیکچر سیالکوٹ۔ص ۶)

مرزا محمود احمد نے اس کی تشریح میں لکھا ہے:

بعض نے غلطی سے مرزا صاحب کی تحریروں سے یہ سمجھ لیا ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے۔ حالانکہ یہ تو ایک دور کا اندازہ ہے۔ جس طرح سات دنوں کا ایک دور ہے، کیا آٹھویں دن قیامت آجایا کرتی ہے۔ نہیں بلکہ ہر جمعہ کے ساتھ ساتھ ہی ہفتہ شروع ہو جاتا ہے۔ یہ تو ایک دور ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مرزا نے جس قیامت کی طرف اشارہ کیا ہے اس سے وہ قیامت مراد نہیں جس کے بعد فنا آنے والی ہے۔ یہی وجہ ہے جہاں حضرت مرزا نے سات ہزار سال کا ذکر فرمایا ہے وہاں یہ بھی فرما دیا کہ تعجب نہیں کہ اور ملکوں کے آدم کوئی اور ہوں ممکن ہے کہ افریقہ کے لوگ اس آدم کی نسل سے نہ ہوں جس کی نسل سے ہم ہیں۔ اسی طرح یورپ کے لوگ کسی اور آدم کی اولاد ہوں۔ غرض جہاں آپ نے آدم کا ذکر کیا ہے وہاں اس آدم کا ذکر مراد ہے جس کی موجودہ نسل پائی جاتی ہے۔ پس آپ کا بصورت امکان مختلف آدموں کا تسلیم کرنا بتاتا ہے کہ جب آپ دنیا کی عمر سات ہزار سال بتاتے ہیں اور اسکے بعد قیامت بتاتے ہیں تو اس قیامت سے اور قیامت مراد ہے۔ اس سے مراد اس دنیا کی ایک نسل کا ایک دور ہے جو ختم ہوگا اور آپ پہلے دور کے خاتمہ پر آئے ہیں۔ میرا اپنا عقیدہ یہی ہے کہ مرزا صاحب اس دور کے خاتم اور اگلے دور کے آدم بھی آپ ہی ہیں کیونکہ پہلا دور سات ہزار سال کا آپ پر ختم ہوا، اور اگلا دور آپ سے شروع ہوا۔ اسی لئے آپ کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ اس کے یہی معنی ہیں کہ آپ آئندہ نبیوں کے حلوں میں آئے ہیں جس طرح پہلے انبیاء کے ابتدائی نقطہ حضرت آدم تھے اسی طرح مرزا صاحب جو اس زمانہ کے آدم ہیں آئندہ آنیوالے انبیاء کے ابتدائی نقطہ ہیں۔ (ضمیمہ اخبار الفضل ۱۴ فروری ۱۹۲۸ء ص ۴۹)۔

کیسی مرزائی منطق ہے اور کیسی اچھی تشریح ہے۔ ناظرین سن لیں کہ اس تشریح سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب مرزا غلام احمد قادیانی اس اینٹ کی طرح ہیں، جو دو دیواروں میں مشترک ہوتی ہے۔ یعنی کونے کی اینٹ کی طرح۔ پہلے دور کے خاتم بھی آپ اور دوسرے دور کے بابا آدم بھی آپ۔

اب انبیاء کرام حضرات شیث، الیاس، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور سب سے آخر میں محمد ﷺ مرزا صاحب متوفی کی اولاد سے پیدا ہوں گے۔ غالباً ابھی تو شیث کا زمانہ ہے، بقول مرزا صاحب قادیانی چھیالیس صدیوں کے بعد اس دور کے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پیدا ہوں گے۔ پھر ابھی سے ان کو کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں داخل کرنے کی کیا ضرورت۔ پس قادیانی امت کا پہلا فرض یہ ہے کہ اس کلمہ اسلام کی ترمیم کرے۔ اور اس ترمیم کرنے میں ڈرے نہیں بلکہ صاف کہدے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

ہم ایسے معارف سننے کے لئے خلیفہ سے مقابلہ کریں تو دانایان ملک ہم کو یہ نہ کہیں گے کہ آپ نے: کوہ کندن وکاہ برآوردن، کی مثال سچ کر دکھائی۔

احمدی دوستو! میں دیگر علماء کی طرح تمہارا بے قدر نہیں ہوں کہ تمہاری آواز کو، ہواء شتر، جان کر خاموش رہوں، بلکہ تمہارا قدردان ہوں پس سیدھے ہو کر چلو اور بٹالہ امرتسر یا لاہور میں آجاؤ، اور سادہ قرآن شریف لے کر ہمارے سامنے تفسیر القرآن لکھو۔

لو ہم تمہیں اجازت دیتے ہیں کہ حسب خواہش خود کلید قرآن و اردو تفسیرات سابقہ بھی ساتھ رکھو، مگر وقت محدود ہوگا۔ تاسیہ روئے شود کہ دروغش باشد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔ اپریل ۱۹۳۱ء مطابق ۱۴ ذی قعد ۱۳۴۹ھ ص ۹۔۱۱)

موضع مالووالی میں مرزائیوں سے مباحثہ:

موضع مالووالی ضلع سیالکوٹ میں ۱۱۔۱۲ مارچ ۱۹۳۱ء کو مابین جماعت اہل حدیث و جماعت مرزائیہ مسئلہ حیات مسیح وصدق کذب مرزا پر مناظرہ ہوا۔ جس میں اہل اسلام کو فتح ہوئی۔ راقم: عبدالغنی صدر مناظرہ از مالووالی ضلع سیالکوٹ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔ اپریل ۱۹۳۱ء مطابق ۱۴ ذی قعد ۱۳۴۹ھ ص ۱۴)

موضع ہرچووال میں مرزائیوں سے مباحثہ:

موضع ہرچووال ضلع گورداسپور میں مناظرہ مابین جماعت اہل حدیث و جماعت مرزائیہ در مسئلہ حیات مسیح وصدق و کذب مرزا ہوا۔ اہل حدیث کی طرف سے مولوی محمد یعقوب بھامڑی اور مرزائیوں کی طرف سے مولوی مبارک احمد تھے۔ اہل حق کو فتح مبین ہوئی۔

راقم: محمد شریف خان شوق۔ وریاہ۔ ہرچووال۔ (اہل حدیث امرتسر ۳۔ اپریل ۱۹۳۱ء ص ۱۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ولادت مسیح

حضرت مولانا ثناءاللہ لکھتے ہیں:

ولادت مسیح نام کا ایک رسالہ لاہوری جماعت مرزائیہ کے ایک سرکردہ (ڈاکٹر بشارت احمد) کی طرف سے شائع ہوا ہے جس میں ولادت مسیح پر بحث کی ہے کہ مسیح کی ولادت بے باپ نہ تھی، بلکہ مثل دیگر انسانوں کے با باپ تھی۔

رسالہ کا مضمون ذکر کرنے سے پہلے منصف سے تعارف کرانا ضروری ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ مصنف جس شان کا ہے،تصنیف بھی اسی شان کی ہوگی۔

مصنف کی تعریف زبانی کرنے سے بہتر ہے کہ آپکا ایک آدھ کارنامہ بتادیا جائے۔

آپ کی تعریف کا بالا جمال ذکر یہ ہے کہ آپ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مرید ہوکر مرزا صاحب سے دس قدم ہیں یعنی کسی کلام کوایسے محل پراتارنا جو متکلم کے خواب وخیال میں بھی نہ ہو،مرزا صاحب قادیانی اس میں کامل تھے مگر ڈاکٹر صاحب اکمل ہیں۔اس کی مثال ایک ہی کافی ہے۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ مرزا صاحب متوفی نے تین سال کی مدت میں آسمانی نکاح کا ظہور بتایا تھا۔مگر جب نہ ہوا تو آپ نے خلاف توقع اس کو فسخ فرمادیا (حقیقۃ الوحی)۔ایسا کہنا بھی ایسا کمال تھا کہ جس امر کے وقوعہ کا انتظار ہوتا رہا عین وقت پراسے معدوم قراردے دیا۔لیکن ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا کمال اس سے بھی زیادہ ہے۔آپ نے اس نکاح کی یہ تفسیر فرمائی کہ آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم بنت مرزا احمد بیگ) سے مراد کوئی خاص عورت نہیں، بلکہ اس سے مراد ہے عیسائی قوم۔نکاح مرزا سے مراد یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی تبلیغ سے عیسائی قوم محمدی بیگم بن جائے گی۔(جل جلالہ)۔(پیغام صلح لاہور ۲۵ ذی قعد ۱۳۴۲ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب میں کمال جو مرزا صاحب قادیانی میں بھی نہ تھا کیونکہ مرزا صاحب نے گو اس پیش گوئی کے انجام کو سوچ سمجھ کر ذہن میں جواب گھڑ رکھے تھے مگر وہ جواب ڈاکٹر بشارت صاحب کے جواب میں سب ہیچ ہیں: جو بات کی خدا کی قسم لا جواب کی

یہی ڈاکٹر صاحب اس کتاب کے مصنف ہیں جو آج زیر ریویو ہے۔

ولادت مسیح کا مسئلہ اگر سیدھی نظر سے دیکھا جائے اور اس میں محمدی بیگم والی تفسیر کو دخل نہ دیا جائے تو مضمون صاف ہے۔ ہم پہلے قرآن مجید کی آیات لکھتے ہیں ان آیات کا ترجمہ بھی ہم مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت مرزائیہ لاہوریہ کا کیا ہوا نقل کرتے ہیں۔ پس ناظرین بغور پڑھیں:

و اذکر فی الکتاب مریم اذ انتبذت من اھلھا مکاناً شرقیاً۔ فاتّخذت من دونھم حجاباً فارسلنا الیھا روحنا فتمثّل لھا بشراً سویاً۔ قالت انّی اعوذ بالرحمن منك ان کنت تقیا۔ قال انّما انا رسول ربّك لاھب لك غلاماًزکیاً۔ قالت انّی یکون لی غلام و لم یمسسنی بشر و لم اك بغیّا۔ قال کذلك قال ربك ھو علی ھین و لنجعلہ آیۃ للناس و رحمۃ منا و کان امراًمقضیاً۔ فحملتہ فانتبذت بہ مکاناً قصیاً۔ فاجاءھا المخاض الی جذع النّخلۃ قالت یالیتنی متّ قبل ھذا و کنت نسیاً منسیاً۔ فنادٰھا من تحتھا الّا تحزنی قد جعل ربك تحتك سریا۔ و ھزّی الیك بجذع النّخلۃ تساقط علیك رطباً جنیاً۔ فکلی و اشربی و قرّی عیناً فاما ترینّ من البشر احداً فقولی انّی نذرت للرحمن صوماً فلن اکلّم الیوم انسیاً۔ فاتت بہ قومھا تحملہ قالوا یامریم لقد جئت شیئاً فریاً۔ یااخت ھارون ماکان ابوك امرأ سوء و ما کانت امك بغیاً۔ فاشارت الیہ قالوا کیف نکلّم من کان فی المھد صبیاً۔ قال انّی عبد اللہ آتانی الکتاب و جعلنی نبیا۔ و جعلنی مبارکاً این ما کنت و اوصانی بالصلوۃ و الزکوۃ مادمت حیا۔ و براً بوالدتی و لم یجعلنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جبا راً شقیاً (مریم ۱۶: ۳۲)

اور کتاب میں مریم (کی خبر) کو بیان کر جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر ایک مشرقی مکان میں چلی گئی پس اس نے ان سے پردہ کر لیا سو ہم نے اپنی روح کو اس کی طرف بھیجا تو اسے ایک صحیح سالم انسان کی شکل نظر آئی۔ کہا میں تجھ سے رحمان کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو متقی ہے ۔اس نے کہا میں صرف تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں ۔ وہ فرماتا ہے تا کہ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا بخشوں۔ کہا میرے لڑکا کس طرح ہوگا حالانکہ مجھے کسی انسان نے نکاح کر کے چھوا نہیں۔ اور نہ میں بدکار ہوں۔ اس نے کہا ایسا ہی ہوگا تیرا رب کہتا ہے یہ مجھ پر آسان ہے اور تا کہ ہم اسے لوگوں کے لئے نشان اور اپنی طرف سے رحمت بنائیں اور یہ امر فیصلہ شدہ ہے۔ پھر مریم نے اسے حمل میں لیا اور اس کے ساتھ الگ ہو کر دور جگہ چلی گئی ۔ پھر دردزہ اسے کھجور کے تنے کی طرف لے آیا کہنے لگی اے کاش میں اس سے پہلے مرجاتی اور بھولی بسری ہوتی۔ تو اس کے نیچے سے اسے ایک ندا آئی کہ غم نہ کر تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ بہا رکھا ہے اور کھجور کی شاخ کو اپنی طرف ہلا تجھ پر تازہ پکی کھجوریں جھڑ پڑیں گی سو کھا اور پی اور آنکھ کو راحت پہنچا۔ پھر اگر تو کسی انسان کو دیکھے تو کہنا میں نے رحمان کے لئے اپنے او پر روزہ واجب کیا ہے۔ اس لئے آج میں کسی انسان سے کلام نہیں کرونگی۔ پھر وہ اسے ،سوار کئے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئی۔ انہوں نے کہا اے مریم تو ایک بناوٹ بنالائی ہے۔ اے ہارون کی بہن تیرا باپ برا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی تو اس نے اس کی طرف اشارہ کیا انہوں نے کہا ہم کس طرح اس سے کلام کریں جو (ابھی کل) جھولے میں لڑکا تھا۔ عیسی نے کہا میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دا ور مجھے نبی بنایا اور مجھے برکت والا بنایا جہاں کہیں میں رہوں اور مجھے نماز اور زکوۃ کا تاکیدی حکم دیا ہے جب تک میں زندہ رہوں اور اپنی ماں سے نیکی کرنے والا ہوں اور اس نے مجھے سرکش بدبخت نہیں بنایا۔

اس ترجمہ کے ساتھ ناظرین انجیل کا حوالہ بھی پڑھیں جو یہ ہے:

یسوع مسیح کی پیدائش یوں ہوئی کہ جب اسکی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہوئی تو انکے اکٹھا ہونے سے پہلے وہ روح القدس سے حاملہ پائی گئی تب اس کے خاوند شوہر یوسف نے جو راست باز تھا اور نہ چاہا کہ اسے مشتہر کرے ارادہ کیا کہ اسے چپکے سے چھوڑ دے ۔ وہ ان باتوں کی سوچ ہی میں تھا کہ دیکھو خداوند کے ایک فرشتے نے اس پر خواب میں ظاہر ہو کر کہا اے یوسف بن داؤد اپنی جورو مریم کو اپنے یہاں لانے سے مت ڈر کیونکہ جو اس کے پیٹ میں ہے سو روح القدس سے ہے۔ (انجیل متی باب اول)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ اقتباس بھی قرآن مجید کے ساتھ متفق ہے۔صاف مظہر ہے کہ مریم کا حمل یوسف سے نہ تھا سب سے پہلے سر سید احمد مرحوم نے آواز اٹھائی کہ مسیح، یوسف کے بیٹے تھے۔انہی کا تتبع مرزا صاحب قادیانی نے کیا ۔لیکن دونوں میں فرق بہت ہے۔سر سید احمد نے تو یہ کہا کہ یہودیوں میں دستور تھا کہ منگنی کے ساتھ ہی نکاح بھی ہو جاتا تھا،مگر رخصتی نہ ہوتی تھی۔اس حالت میں دولہا دولہن کا ملنا شرعی حرام نہ تھا،مگر عرفی معیوب تھا۔ یوسف نے مریم سے قبل رخصتی ملاپ کر لیا اس سے اس کو حمل ٹھہر گیا۔سر سید احمد نے تو شریفانہ طور پر شریعت کا ادب اور خاندان مریم کا لحاظ رکھا،مگر مرزا صاحب نے ان دونوں باتوں سے چشم پوشی کر کے صاف لکھ دیا کہ یوسف اور مریم کا ملاپ قبل از نکاح باعث حمل ہوا۔چونکہ ایسی حالت میں حمل کا ہونا موجب ندامت اور باعث شرمندگی تھا،اس لئے ان دونوں کا نکاح کیا گیا حالانکہ یوسف نجار کی ایک بیوی پہلے بھی تھی۔ چنانچہ ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

مریم کی وہ شان جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا گو لوگ اعتراض کرتے رہے کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا۔اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض (کشتی نوح۔ص ۱۶)

کیا فرماتے ہیں علمائے سلسلہ احمدیہ کہ قبل نکاح منسوب اور منسوبہ کا ملاپ حرام ہے یا حلال اور اس حمل کا مولود جائز مولود ہے یا ناجائز؟ بینوا توجروا۔

ناظرین! قرآن مجید میں مغضوب قوم کے ذکر میں فرمایا ہے: وقولهم على مريم بهتانا عظيما (یہودیوں نے مریم پر ایک بہت بڑا بہتان لگایا جس کی وجہ سے وہ لعنتی ہوئے)

کیا مرزا صاحب قادیانی کا قول اس بہتان کی قسم سے نہیں؟

یہ تو ہے اس مضمون کی تمہید جو آج ہم بتانے والے ہیں۔ڈاکٹر بشارت صاحب نے مسئلہ ولادت مسیح کو دو طرح سے لکھا ہے۔ایک تو اس اصول کی پابندی سے جو عام انسانی پیدائش کے متعلق قرآن مجید میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذکر ہے، دوسرے ان آیات کی موافق مطلب تفسیر کرنے میں کوشش کی ہے۔

حضرت مسیح کی پیدائش پر یہودیوں کو جو تعجب ہوا، با قاعدہ پیدائش ہوتی تو یہ تعجب کیوں ہوتا۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اس کا جواب دیتے ہیں:

یہ استعجاب حضرت مسیح کی پیدائش کے متعلق نہیں تھا جیسے آگے مفصل بیان ہوگا۔ اور اگر بالفرض اس کے متعلق تھا، تو اس سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے وہ اسی قدر ہے کہ حضرت مریم پر لوگوں نے الزام لگایا۔ اس سے یہ نتیجہ کس طرح نکلتا ہے کہ الزام بھی صحیح تھا۔ اور فی الحقیقت بغیر شوہر کے حضرت مریم نے بچہ جنا تھا۔ کیا شوہر والی عورتوں پر الزام نہیں لگا کرتا اور ہمیشہ کنواری لڑکیوں پر ہی الزام لگا کرتا ہے؟ یہ تو بالبداہت غلط ہے۔ ہم نے سینکڑوں شوہر والی عورتوں پر الزام لگتے دیکھا ہے۔ حضرت مریم پر بھی شریر لوگوں نے جھوٹا الزام لگایا ۔ (ولادت مسیح۔ص ۱۸)

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

منکوحہ عورت پر بھی الزام لگائے جاتے ہیں، مگر اس وقت مگر جب ان کے خاوند گھر سے باہر ہوں، یا دائم المریض ہوں یا کسی اور وجہ سے منکوحہ کا چال چلن مشتبہ ہو۔ اگر کوئی ایسی وجہ نہیں تو محض اولاد پیدا ہونے پر الزام زنا نہیں لگایا جاتا۔

آگے چلئے آپ لکھتے ہیں: انجیل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ الزام ناپاک یہود نے اس وقت لگایا جب حضرت مریم، یوسف نجار کی بی بی بن چکیں تھیں (ولادت مسیح۔ص ۱۹)

مہربانی کر کے انجیل کے اس حوالہ کا پتہ دیجئے اور اپنے پیر و مرشد مرزا قادیانی سے فیصلہ کیجئے جن کا قول اوپر نقل ہوا ہے کہ یہ حمل قبل نکاح ہوا تھا۔ آیت مرقومہ میں ذکر ہے کہ مریم جس وقت حضرت مسیح کو اٹھا کر لائیں تو یہودیوں نے طعنہ دیا۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اس کا جواب دیتے ہیں: فاتت به قومها تحمله ۔ تحمله کے معنی صرف گود میں اٹھانے کے نہیں ہوتے بلکہ کسی سواری پر سوار کرانے کے بھی ہوتے ہیں، جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے و لا على الذين اذا ما اتوك لتحملهم قلت لا اجد ما احملكم عليه (التوبہ:۹۲)۔ اور نہ ان لوگوں پر کسی طرح کا الزام ہے جو تمہارے پاس درخواست لے کر آئے کہ تم اس کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سواری مہیا کر کے لے چلو اور تم نے کہا کہ میرے پاس کوئی سواری موجود نہیں جس پر تمہیں لے چلوں۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری کہتے ہیں: ان معنی کی طرف مولوی محمد علی لاہوری نے آپ کی رہنمائی کی ہے۔

ہاں جناب! سنئے عربی میں حمل کا لفظ دو طرح سے آتا ہے۔ ۱۔ حملته ۲۔ حملته عليه ۔پہلے کے معنی دوسرے سے مختلف ہیں۔ پہلے کے معنی ہیں، میں نے اسے اٹھایا، دوسرے کے معنی ہیں، میں نے اسے دابہ پر سوار کیا۔

یہ فرق علی کی وجہ سے آیا ہے۔ آیت لتحملهم میں علی مذکور نہیں لیکن آگے جو علی آیا ہے وہ قرینہ اس کے حذف کا ہے۔ آپ دونوں کی کوئی ایسی مثال نہیں دے سکتے جس میں محض حملته (بغير علی) کے معنی سوار کرنے ہوں وہاں قرینہ بھی نہ ہو

ڈاکٹر بشارت احمد نے یہ بھی لکھا ہے کہ مسیح کی ولادت پر یہود کا طعن ہوتا تو مسیح جواب میں اپنی ولادت باسعادت کا ذکر کرتے ہیں۔ انہوں نے تو اپنی نبوت کا ذکر کیا۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں: سوالات حضرت مریم کی پاک دامنی کے متعلق نہ تھے، ورنہ حضرت مریم کا خاموش رہنا بالکل بے معنی تھا۔ ان کا فرض تھا کہ الزامات سے اپنے دامن کو پاک وصاف کرتیں۔ ان کا خود خاموش رہنا اور جواب کے لئے حضرت مسیح کی طرف اشارہ کرنا ہی بتلاتا ہے کہ سوالات کی زد حضرت مسیح کے دعوی پر تھی (ولادت مسیح۔ص ۲۸)

مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں: یہ مقولہ سرسید احمد خان سے نقل کیا ہے۔ اس کے جواب میں آپ تفسیر ثنائی دیکھتے تو یہ عذر نہ کرتے، سنیئے: یہودیوں کا اعتقاد تھا کہ حرامزادہ دس پشتوں تک آسمانی بادشاہت میں داخل نہیں ہوتا۔ (کتاب استثنا باب ۲۳۔ آیت ۲) یہودیوں کے اس اعتقاد پر حضرت مسیح نے جواب دیا کہ میں نبی ہوں۔ خدا نے میرے مقدر میں کتاب لکھی ہے۔ نتیجہ یہ کہ میں ناجائز مولود نہیں۔ علم بلاغت کا قاعدہ ہے الكناية ابلغ من التصريح .. مختصر یہ ہے کہ قرآن حدیث اور انجیل بلکہ مرزا صاحب قادیانی بھی (بقول ثانی) متفق ہیں کہ حضرت مسیح بے باپ تھے۔ ان مثل عيسى عند الله كمثل آدم ۔ ازالہ اوہام میں مرزا صاحب قادیانی کا قول ہے: من عجب تر از مسیح بے پدر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷۔ اپریل ۱۹۳۱ء مطابق ۲۸ ذی قعد ۱۳۴۹ھ جلد ۲۸ نمبر ۲۴ ص ۳۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں

(شہزادہ یوذ آسف کے حالات۔ کتاب اکمال الدین کے حوالے)

بابو حبیب اللہ کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

واضح رہے کہ جماعت مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد نے اپنی کتابوں مثلاً کتاب البریہ، راز حقیقت، ایام الصلح، نور القرآن، ست بچن، کشف الغطاء، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، کتاب الہدیٰ وغیرہ میں اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ: سری نگر محلّہ خان یار میں یوذ آسف کے نام سے جو قبر موجود ہے وہ درحقیقت بلاشک وشبہ حضرت عیسیٰ کی قبر ہے۔ (راز حقیقت۔ ص ۲۰)

آپ نے اس دعویٰ کے ثبوت کیلئے کتاب الہدیٰ کے صفحہ ۱۰۹ پر تحریر فرمایا ہے

و تواتر علی لسان اھلھا انہ قبر نبی کان ابن ملك و کان من بنی اسرائیل و کان اسمہ یوذ آسف فلیسئلھم من یطلب الدلیل و اشتھر بین عامتھم ان اسمہ الاصلی عیسی صاحب و کان من الانبیاء و ھاجر الی کشمیر فی زمان مضی علیہ نحو ۱۹۰۰ سنة و اتفقوا علی ھذہ الانباء بل عندھم کتب قدیمة توجد فیھا ھذہ القصص فی العربیة و الفارسیة و منھا کتاب سمی اکمال الدین و کتب اخری کثیرة الشھرة ... ثم مع ذلك کان یوذ آسف سمی کتابہ الانجیل و ما کان صاحب الانجیل الا عیسی فخذ ما حصحص من الحق و اترك من الاقاویل و ان کنت تطلب التفصیل فاقرء کتاباً سمی باکمال الدین تجد فیہ کل ما یسکن العلیل

(نوٹ۔ اسی کتاب اکمال الدین کا حوالہ مرزا قادیانی کے رسالہ راز حقیقت کے صفحہ ۱۸۔ بدر مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۵۔ ریویو آف ریلیجنز ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۳۹ پر دیا گیا ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کے علاوہ مرزا قادیانی کے مریدوں میں سے مولوی غلام رسول آف راجیکی کے رسالہ التنقید کے صفحہ ۲۵۔۲۶۔۲۷، حکیم خدابخش کی عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۵۷۴۔۵۷۵۔۵۸۵، سید صادق حسین اٹاوی کے رسالہ کشف الاسرار کے صفحہ ۱۱۴، اور مولوی جلال الدین سیکھوانی کے رسالہ مباحثہ سارچور کے صفحہ ۴۲ پر بھی اس کتاب اکمال الدین کا ذکر خیر موجود ہے۔

جواب: واضح ہو کہ کتاب اکمال الدین و اتمام النعمة و اثبات الغیبة و کشف الخیرة، کے مصنف شیخ السعید ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسی بن بابویہ القمی ہیں۔ یہ کتاب مطبوعہ ہے اور ایران میں ناصرالدین شاہ ایران کے عہد میں چھپی ہے۔ تاریخ طبع ۱۳۰۱ھ ہے ضخامت کتاب ۳۸۳ صفحہ ہے۔

(الفضل ۔۲ مئی ۱۹۱۷ء ص ۴)

میں نے اس کتاب کا عربی نسخہ تین دفعہ دیکھا ہے اور بڑے غور سے اس کے صفحہ ۳۱۷ تا ۳۵۹ کا مطالعہ کیا ہے۔ ماہ مئی ۱۹۲۰ء میں اتوار کے دن اور پھر مارچ ۱۹۳۰ء ہفتہ کے روز جناب سید علی حائری لاہوری کے پاس یہ کتاب دیکھی تھی۔ اور دسمبر ۹۲۲ء میں جمعہ کے دن قادیان میں مولوی فضل دین احمدی وکیل کی مہربانی سے مجھے اس کتاب کے دیکھنے کا موقع ملا تھا۔

اس کتاب کے علاوہ ایک اور کتاب، شہزادہ یوذ آسف و حکیم بنوہر، نامی ہے۔ یہ کتاب جناب مرزا صفدر علی سرجن فوج نظام سرکار دکن کی تالیف ہے اور ۱۸۹۶ء میں مفید عام پریس آگرہ کی چھپی ہوئی ہے۔ اس کے ۱۳۳ صفحے ہیں۔ اس کتاب کا حوالہ مرزا صاحب قادیانی کی کتاب راز حقیقت کے صفحہ ۲۰ پر موجود ہے۔ یہ کتاب میرے پاس موجود ہے۔ ایک تیسری کتاب، یوذ آسف و بلوہر، نامی، شمس پریس دہلی کی چھپی ہوئی ہے اس کتاب کے مولف مولوی سید عبدالغنی عظیم آبادی ہیں۔ خواجہ محمد اعظم شاہ مرحوم کی تاریخ کشمیر موسومہ بہ تاریخ اعظمی بزبان فارسی کے صفحہ ۸۲ پر بھی شہزادہ یوذ آسف کا مختصر حال درج ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے مریدوں نے اپنی کتابوں میں اس کے بارے میں خدا کے بندوں کو بہت دھوکہ دیا ہے اور پیٹ بھر کر جھوٹ بولا ہے۔ اب میں اس کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہوں اور قادیانی دھوکے کی مدلل تردید کرتا ہوں۔ ذیل میں کتاب، شہزادہ یوذ آسف و حکیم بلوہر، سے شہزادہ یوذ آسف اور اس کے باپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے حالات مختصر طور پر درج کرتا ہوں

شہزادہ یوذ آسف کے باپ کا حال

(از کتاب اکمال الدین صفحہ ۳۱۷۔۳۱۸)

ترجمہ: اگلے زمانے میں ایک بادشاہ صاحب لشکر جرار ملک وسیع ہندوستان میں گذرا ہے۔ بڑا رعب اس کا رعایا پر چھا ہوا تھا۔ اور ہمیشہ دشمنوں پر ظفریاب رہتا تھا۔ اس پر بھی اس کی طبیعت میں خواہش رہتی غالب تھی دنیوی لذتیں حاصل کرنے میں اور مزے اڑانے میں اور کھیل کود میں اور اپنی خواہش پوری کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھتا تھا۔ اور اس کا بڑا خیرخواہ اور دوست صادق وہ شخص تھا جو اس کی بدافعالیوں کی تعریف کرتا رہے اور اس کی بدکاریوں کو اچھا ظاہر کرے۔ اور بڑا بدخواہ اور دشمن اس کے نزدیک وہ شخص تھا جو اسے ایسی حرکتیں ترک کرنے کو کہے۔ اور یہ ابتدائے جوانی اور کم سنی میں تخت نشین ہوگیا تھا اور بہت صاحب فہم اور خوش بیان تھا اور تدبیر ملک اور بندوبست رعایا سے خوب ماہر تھا۔ اور سب لوگ اس کے ان اوصاف کو جانتے تھے۔ اس سبب سے اس کے فرمان بردار تھے اور بڑے بڑے سرکش اور اہل رائے اس کے تابع حکم و بندہ فرمان تھے۔ اور کچھ جوانی کی بے ہوشی و خود بینی کی مستی میں وہ سرشار تو تھا ہی، دشمنوں پر فتح یاب ہونے سے اور رعایا کے مطیع و فرمان بردار رہنے سے یہ نشہ اور بھی چوگنا ہوگیا تھا اور بہت غرور و تکبر کیا کرتا تھا، اور سب کو حقیر سمجھتا تھا اور لوگوں کی تعریف اور خوش آمد سے اس کو اپنے کمال عقل و خوبی رائے پر بھروسہ بڑھتا ہی جاتا تھا اور تحصیل دنیا کے سوا اس کو کوئی آرزو اور مقصد نہ تھا۔ اور دنیا کو جس طرح سے وہ چاہتا تھا اسی طرح بآسانی اسے حاصل ہو جاتی تھی۔ لیکن اس کے ہاں کوئی لڑکا نہیں ہوا تھا۔ لڑکیاں ہی تھیں۔ اور اس کے بادشاہ ہونے سے پیشتر اس ملک میں دینداری بہت پھیلی ہوئی تھی اور بہت سے دین دار لوگ تھے۔ شیطان نے اس کے دل میں دین سے عداوت اور دین داروں سے دشمنی پیدا کردی اور اہل دین کو ایذا رسانی کرنے لگا اور اپنے زوال سلطنت سے ڈر سے ان لوگوں کو ملک سے نکال دیا۔ اور بت پرستوں کو اپنا مقرب کیا اور ان کے لئے سونے چاندی کے بت بنوائے اور ان کو اور سب پر بزرگی دی اور ان بتوں کو سجدہ کیا جب لوگوں نے یہ حال دیکھا تو وہ بھی بتوں کو پوجنے لگے اور دین داروں کی توہین کرنے لگے۔ (کتاب شاہزادہ یوذ آسف وحکیم بلوہر ص ۲۔۳۔۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاہزادہ یوذ آسف کی پیدائش

(از کتاب اکمال الدین۔ص ۳۲۱):

ترجمہ: اسی زمانہ میں جب کہ بادشاہ کو کوئی امید لڑکا ہونے کی نہ رہی تھی، اس کے ہاں ایک ایسا خوش جمال لڑکا پیدا ہوا جس کا ثانی چشم روزگار نے نہ دیکھا ہوگا۔ اس لڑکے کے پیدا ہونے سے اتنی خوشی بادشاہ کو ہوئی کہ قریب تھا کہ شادی مرگ ہو جائے۔ اور اس نے یہ گمان کیا کہ جن بتوں کی ان دنوں پرستش کیا کرتا تھا انہوں نے یہ فرزند اسے عنایت کیا ہے۔ اسی خیال سے اس نے تمام خزانہ اپنا بت خانوں پر تقسیم کر دیا اور رعایا کو حکم دیا کہ سال بھر تک خوشی کریں ۔ اور اس لڑکے کا نام یوذ آسف رکھا۔ اور اس کے طالع دیکھنے کے لئے منجموں کو اور اہل علم کو جمع کیا ان سب نے غور و تامل کے بعد عرض کیا کہ اس کے طالع سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اس قدر شرف اور بزرگی اسے حاصل ہوگی کہ ہندوستان میں کبھی کسی کو حاصل نہ ہوئی ہوگی اور جتنے منجم تھے سب نے ہم زبان ہو کر یہی بات کہی۔

لیکن ان میں سے ایک منجم نے کہا کہ میرا ایسا گمان ہے کہ اس لڑکے کے طالع میں جو شرف و بزرگی ہوگی وہ شرف آخرت ہے اور یہ گمان کیا کہ یہ لڑکا عابدوں کا اور اہل دین کا پیشوا ہونے والا ہے۔ اور عقبیٰ کے مرتبوں میں سے مرتبہ بلند پر فائز ہونے کو ہے اس لئے کہ جو بزرگی اس کے طالع میں مجھے معلوم ہوتی ہے بزرگی دنیا کو اس سے کوئی نسبت نہیں۔ ایضاً کتاب بلوہر صفحہ ۱۴

یہ سن کر بادشاہ کو اس قدر صدمہ ہوا کہ قریب تھا کہ لڑکا ہونے کی خوشی کے بدلے غم کرے اور جس منجم نے یہ بات کہی تھی وہ بادشاہ کے اعتقاد میں سب منجموں سے بڑھ کر سچا اور معتمد اور دانا تھا۔

بلوہر کا لنکا سے آنا۔

ترجمہ: شہزادہ یوذ آسف کی عقل و علم وکمال وفکر و تدبیر وفہم و زہد و ترک دنیا کا شہرہ دور دور پھیل گیا اور ایک شخص نے جو کہ اہل دین و اہل عبادت میں سے تھا اور اس کا نام بلوہر تھا لنکا میں خبر سنی اور یہ شخص بڑا عابد اور حکیم و دانا تھا۔ اس نے دور دراز کا سفر کیا اور سولا بط کی طرف آیا۔ اور شاہزادے کی ڈیوڑھی کا ارادہ ٹھان لیا۔ اور عابدوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا لباس اتار ڈالا۔تاجروں کی سی وضع بنائی اور اس لڑکے کی ڈیوڑھی پر آمدورفت شروع کی۔ یہاں تک کہ بہت سے ایسے لوگوں سے جو بادشاہ کے لڑے کے دوست و رفیق تھے اور اس کے پاس آیا کرتے تھے، اس سے جان پہچان ہوگئی۔،

حکیم بلوہر کا رخصت ہونا۔

(ص ۲۴)۔اس کتاب اکمال الدین کے صفحہ ۳۲۶ تا ۳۵۵ میں حکیم بلوہر کی گفتگو اور عمدہ عمدہ تمثیلیں لکھی ہیں آگے صفحہ ۳۵۶ پر ہے:

جب بلوہر کی گفتگو یہاں تک پہونچی تو یوذ آسف سے رخصت ہوا اور اپنے گھر کی طرف پلٹ گیا اور چند روز اس کی خدمت میں آمدورفت کرتا رہا یہاں تک کہ بہتری وفلاح وہدایت وصلاح کے دروازے اس کے لئے کھل گئے۔اور راہ حق اور دین روشن کی ہدایت اسے ہوگئی۔ پھر اس سے بالکل ہی رخصت ہوا اور اس شہر سے چلا گیا اور یوذ آسف غم گین وتنہا ء ودلگیر رہ گیا یہاں تک کہ وہ وقت آگیا کہ وہ دین داروں میں اور عابدوں میں مل جائے اور تمام خلق کو ہدایت کرے۔

شہزادہ یوذ آسف بلوہر کا ارض سولابط میں واپس آنا۔

(ص ۱۲۳)۔

کتاب اکمال الدین کے صفحہ ۳۵۶۔۳۵۷۔۳۵۸ پر یوذ آسف کا شاہانہ لباس اتارنا محلات شاہی کو ترک کرنا فرشتے کا اسکے پاس آنا درج ہے پھر صفحہ ۳۵۸ پر لکھا ہے:

ترجمہ: اور ایک مدت تک اسی ملک میں وہ رہا۔اور لوگوں کو دین حق کی ہدایت کی۔ بعد اسکے پھر سرزمین سولابط پر آیا جو کہ اس کے باپ کا ملک تھا۔جوں ہی اس کے باپ نے اس کے آنے کی خبر سنی رؤساء امراء و بزرگان ملک کو لئے ہوئے استقبال کے لئے آیا اور سب نے اس کی عزت وتوقیر کی اور سب عزیز و آشنا و اہل فوج و اہل شہر اس کی خدمت میں آئے بعد اس کے ان لوگوں سے بہت کچھ باتیں کیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہزادہ یوذ آسف کا کشمیر میں آ کر فوت ہونا۔

(ص ۱۲۲۔) ترجمہ: پھر یوذ آسف نے سرزمین سولابط سے انتقال کیا اور بہت سے ملکوں میں شہروں میں پھرا ۔ یہاں تک کہ سرزمین کشمیر میں پہنچا۔ وہاں پہنچ کر زمین کشمیر کو آباد کیا اور اس ولایت کے سب لوگوں کو ہدایت کی اور وہیں رہا یہاں تک کہ اس کا وقت مرگ آن پہنچا، تو پہلے ایک مرید کو بلایا کہ اسے لوگ یابد کہا کرتے تھے اور وہ اس بزرگوار کی خدمت و ملازمت میں برابر رہا کرتا تھا اور علم و عمل میں صاحب کمال ہو گیا تھا۔ اس کو وصیت کی اور کہا کہ میری روح کا عام قدس کی طرف پرواز کرنا قریب ہے، چاہیے کہ آپس میں فرائض الٰہی کا خیال رکھو۔ اور حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف توجہ نہ کرنا اور عبادت الٰہی کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔ پھر اس نے یابد کو حکم دیا، اس کے لئے ایک عمارت بنائی جائے اور اس نے اپنے پاؤں پھیلا دیئے۔ اپنا سر مغرب کی طرف کیا اور اپنا چہرہ مشرق کی طرف کیا۔ پھر عالم بقا کی طرف رحلت کی۔

شہزادہ یوذ آسف و حکیم بلوہر۔ ص ۱۳۱۔ ترجمہ اکمال الدین

نوٹ نمبر۱: مندرجہ بالا حالات کے ہوتے ہوئے شہزادہ یوذ آسف کو یسوع مسیح یعنی عیسیٰ بن مریم کی قبر قرار دینا مسلمانوں کو مغالطہ دینا اور جھوٹ بولنا ہے اور جھوٹ بولنے والے کے حق میں مرزا کا فتویٰ یہ ہے: ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا

(چشمہ معرفت۔ ص ۲۲۲) (باقی)

نوٹ نمبر۲۔ حضرت مسیح ناصری کی نسبت مرزا قادیانی اور ان کے مرید جو کچھ مانتے ہیں اس کو ذیل میں لکھا جاتا ہے:

مسیح: بن باپ تھے۔	یوذ آسف: ان کا باپ تھا۔
مسیح کی ماں کا نام مریم تھا	یوذ آسف کی ماں کا نام مریم نہ تھا۔
مسیح کو خدا نے انجیل دی	یوذ آسف کو انجیل خدا نے نہ دی۔
مسیح شام کے رہنے والے تھے	یوذ آسف ملک ہندوستان سرزمین سولابط کے رہنے الے تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۞مسیح بچپن میں مصر گئے۔ ۞یوز آسف کے متعلق یہ امر ثابت نہیں۔
۞مسیح ایک مدت تک ناصرہ میں رہے ۞یوز آسف کے متعلق یہ امر ثابت نہیں۔
۞مسیح کو یہود نے صلیب پر لٹکایا ۞یوز آسف کے متعلق یہ امر ثابت نہیں۔
۞مسیح پھانسی پر مرے نہ تھے، ہاں بیہوش ہو گئے تھے ۞یوز آسف کے متعلق یہ امر ثابت نہیں۔
۞مرہم عیسی سے آپ کا علاج کیا گیا۔ ۞یوز آسف کے متعلق یہ امر ثابت نہیں۔
۞واقعہ صلیب کے وقت مسیح نے عراق فارس افغانستان پنجاب کشمیر کا سفر کیا۔ ۞یوز آسف شہزادے کے ساتھ ایسے واقعات پیش نہ آئے

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یوز آسف حضرت مسیح نہ تھے۔

نوٹ نمبر ۳۔ اور چونکہ اس قصہ کے بعض واقعات گوتم بدھ کی زندگی کے واقعات سے مشابہت رکھتے ہیں اس لئے اکثر عیسائی صاحبان کا ہمیشہ خیال رہا ہے کہ شہزادہ یوز آسف گوتم بدھ ہی کا دوسرا نام ہے۔

(ریویو آف ریلی جنز ج ۹ نمبر ۶ ص ۲۳۸۔۲۳۹)

اس کا جواب یوں دیا گیا ہے: اگر سری نگر کی قبر بدھ کی قبر ہوتی تو وہ دنیا کے کل بدھ مذہب کے پیرؤوں کا مرجع ہونی چاہیے تھی (ریویو آف ریلی جنز جون ۱۹۱۰ء ص ۲۳۹)

ٹھیک اسی طرح میں کہتا ہوں کہ اگر سری نگر کی قبر حضرت مسیح ناصری کی ہوتی تو وہ دنیا کے کل مسیحی مذہب کے پیرؤوں کا مرجع ہونی چاہیے تھی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴۔ اپریل ۱۹۳۱ء جلد ۲۸ نمبر ۲۵ ص ۱۵۔۱۷)

مباحثہ مرزائیاں :

موضع بسرائے متصل قادیان میں مولوی ابو القاسم محمد حسین کا مباحثہ مرزائیوں سے ہوا۔ خدا کے فضل سے اثر بہت اچھا ہوا۔ چند اشخاص، علی محمد ولد نظام الدین، جھنڈو ولد ابراہیم، پیراں دتہ ولد چراغا، پھجو ولد حسین بخش۔ کرم دین ولد حسین، مولوی فرزند علی، ساکنان بسرائے مرزائیت سے تائب ہوئے۔ راقم۔ محمد یعقوب بھانبڑی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ مئی ۱۹۳۱ء ص ۱۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں اور عیسائیوں میں مباحثہ

کیا خنزیر زندہ ہیں؟

حدیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود خنزیروں کو قتل کرائیں گے۔

مرزا غلام احمد نے جب مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا تو علماء اسلام کی طرف سے اعتراض ہوا کہ آپ خنزیروں کو قتل کرائیں۔تو مرزا صاحب نے جواب دیا کہ خنزیروں سے مراد عیسائیوں کے پادری ہیں..ان کے قتل سے مراد دین میں ان کی مغلوبیت ہے جو میرے دلائل قاہرہ سے ہم کو ان پر حاصل ہوئی ہے۔اسی کے زیر اثر مرزائی اخبار لکھا کرتے تھے کہ عیسائی جہاں کسی احمدی کا نام سنتے ہیں وہاں سے بھاگ جاتے ہیں۔

اس کی تکذیب بارہا ہوئی مگر آج صاف اور کھلے طور پر یوں ہو رہی ہے کہ اخبار نورافشان (عیسائی) نے مرزائیوں کو مباحثہ کا چیلنج دیا ہے جس کے جواب میں قادیان سے منظوری کا اعلان شائع ہوا جو یہ ہے:

مسیحیت اور اس کے خداوند کی موت احمدیت کے ہاتھوں روز ازل سے مقدر تھی اور اس کے ذبیحہ کی سوختنی قربانی کا یہ دن تھا جو آ گیا۔ہمارے لئے اس سے بڑھ کر خوشی کا اور کون سا دن ہے جس کا ہم انتظار کر رہے ہیں۔ ہمارے مجاہدین تو میدان میں ڈیرے ڈالے پڑے ہیں اور آخری جنگ کرنے کے لئے اسلام کے یہ بہادر سپاہی روح القدس کے انوار سے سرتاپا مسلح ہیں۔کیا ہوا بٹالہ کی مسیحی بھیڑوں کو کہ وہ خاموش ہیں۔بیس دن ہو گئے ہیں،نورافشاں کی تجویز کو کیوں بٹالہ کے عیسائی مشنری صاحبان اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے جنبش نہیں کرتے۔اے کاش عیسائیت کے منادحق وراستی کی جستجو کے لئے ہمارے سامنے کھڑے ہوں اپنی سنائیں اور ہماری سنیں۔پیشتر اس کے بٹالہ کے عیسائی مشنری نورافشاں کی تجویز کے مطابق چیلنج کا اعلان کریں ہم پوری خوشی دل کے ساتھ اس چیلنج پر لبیک کہتے ہیں اور شرائط طے کرنے کے لئے جہاں وہ پسند کریں ہم حاضر ہیں۔ناظر دعوت وتبلیغ قادیان۔ (الفضل قادیان ۹مئی ۱۹۳۱ء ص۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے جواب میں عیسائیوں کی طرف سے مندرجہ ذیل اعلان شائع ہوا:

مکتوب مفتوح بنام میاں بشیر الدین محمود احمد خلیفہ قادیان

السلام علی عبادہ الصالحین جناب کے والد صاحب نے ارشاد فرمایا تھا کہ

۱۔ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں۔اور

۲۔ آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کر دوں

پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی ۔اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا چاہیے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔(بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

امر دوم کا تعلق چونکہ ہمارے ساتھ نہیں ہے، پس اس امر کا فیصلہ خود اہل اسلام کر سکتے ہیں کہ آیا مرزا صاحب کے آنے کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا میں قائم ہو گئی ہے یا نہیں۔

امر اول کا تعلق خاص کر مسیحی جماعت کے ساتھ ہے اور مسیحیوں کا یہ یقین واثق ہے کہ مرزا صاحب کا یہ دعوی سراسر باطل تھا اور باطل ثابت ہو رہا ہے۔اس لئے بذریعہ اس مکتوب مفتوح کے آپ کی خدمت میں گذارش کی جاتی ہے کہ آپ مرزا صاحب کے اس دعوی کو ثابت کریں۔ پس مناسب یہی ہے کہ کسی خاص مقام اور وقت میں جس کا تعین بعد میں کیا جا سکتا ہے مسیحیوں کے ساتھ اس بات کا فیصلہ کر لیں کہ آیا مرزا صاحب اپنے اس دعوی مافوق میں کامیاب ثابت ہوئے کہ نہیں۔جس کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ مسیحیوں کی طرف سے مرزا صاحب کی نبوت کی تردید میں، اور آپ کی طرف سے خداوند مسیح کی حیات کی تردید میں ایک فیصلہ کن تحریری مباحثہ ہو جسکے متعلق آپ کے والد ماجد بدیں الفاظ وصیت کر گئے ہیں:

اے میرے دوستو! میری ایک آخری وصیت سنو اور ایک راز کی بات کہتا ہوں اس کو خوب یاد رکھو کہ تم اپنے ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے پیش آتے ہیں پہلو بدل لو اور عیسائیوں پر یہ ثابت کردو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے یہی ایک بحث ہے جس میں فتح یاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین پر سے صف لپیٹ دو گے تمہیں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے لمبے لمبے جھگڑوں میں اپنی اوقات عزیز ضائع کرو۔ صرف مسیح ابن مریم کی وفات پر زور دو اور پرزور دلائل سے عیسائیوں کو لاجواب اور ساکت کردو۔ جب تم مسیح کا مردوں میں داخل ہونا ثابت کردو گے اور عیسائیوں کے دلوں میں نقش کردو گے تو اس دن تم سمجھ لو کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہوا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۱۲۹) مسیحیوں کی طرف سے پادری سلطان محمد پال اڈیٹر نور افشان لاہور مباحث ہونگے اور قادیانیوں کی طرف سے آپ بنفس نفیس ہونگے کیونکہ بمصداق الولد سرّ لا بیہ آپ اپنے والد ماجد کے خیالات کی احسن طور پر ترجمانی کرسکتے ہیں۔ شرائط مباحثہ ودیگر متعلقہ امور بتراضی طرفین اس وقت طے ہوں گے جب آپ ہمارے اس مکتوب مفتوح کو شرف قبولیت بخشیں گے۔ جواب باصواب ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ پادری برکت اللہ ایماے مشنری انچارج فتح گڈھ چوڑیاں ضلع گورداسپور۔ احقر برکت اللہ

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری آخر میں لکھتے ہیں:

بڑے مرزا صاحب قادیانی کا عیسائیوں سے مناظرہ ۱۸۹۳ء میں بمقام امرتسر ہوا تھا۔ اسلئے یہ مباحثہ بھی امرتسر میں ہونا چاہیے جس کی وجہ یہ بھی ہے کہ امرتسر قادیان اور لاہور کے درمیان مکاناً سوی کا حکم رکھتا ہے۔ اہل اسلام بالخصوص اہل حدیث فریقین کی خدمت کو حاضر ہوں۔ انشاء اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ مئی ۱۹۳۱ء مطابق ۳ محرم ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۲۹ ص ۴۔۵)

رنگ پور میں مباحثہ:

۱۳۔۱۴۔ اپریل ۱۹۳۱ء کو رنگپور بنگال کے ٹاؤن ہال میں مرزائیوں سے صداقت مرزا پر مباحثہ ہوا۔ بہت اچھا اثر ہوا۔ ایک اہل علم مرزائی تائب ہوا۔ راقم: محمد عبدالحی خان ہیڈ مولوی مدرسہ اسلامیہ رنگپور۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ مئی ۱۹۳۱ء جلد ۲۸ نمبر ۳۰ ص ۱۴)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعور کون اور کذاب کون

مولانا ثناء اللہ امرتسری بتاتے ہیں کہ اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۷۔اپریل ۱۹۳۱ء میں لکھا گیا تھا کہ مرزا غلام احمد، حضرت مسیح کی ولادت کو خلاف شرع ناجائز سمجھتے ہیں اس دعوی پر ان کی ایک عبارت کشتی نوح سے نقل کی تھی جس میں اہل بصیرت کے لئے کافی الفاظ تھے۔ مگر جن کے حق میں و لھم اعن لا یبصرو ن بھا آیا ہے انہوں نے ان الفاظ کو نہیں دیکھا اور اہل حدیث کو کوسنا شروع کر دیا۔ چنانچہ میر قاسم علی قادیانی نے قلم اٹھایا ہے۔ اور اس نے اہل حدیث ۱۷۔اپریل ۱۹۳۱ء کا یہ اقتباس نقل کیا:

سب سے پہلے سر سید احمد مرحوم نے آواز اٹھائی کہ مسیح یوسف کے بیٹے تھے۔ انہی کا تتبع مرزا قادیانی نے کیا۔ لیکن دونوں میں بہت فرق ہے۔ سرسید نے تو یہ کہا کہ یہودیوں میں دستور تھا کہ منگنی کے ساتھ ہی نکاح بھی ہو جاتا تھا مگر رخصتی نہ ہوتی تھی اس حالت میں دولھا دلھن کا ملنا شرعی حرام نہ تھا مگر عرفی معیوب تھا۔ یوسف نے مریم سے قبل رخصتی ملاپ کر لیا اس سے حمل ٹھہر گیا۔ سرسید نے تو شریفانہ طور پر شریعت کا ادب اور خاندان مریم کا لحاظ رکھا مگر مرزا صاحب نے ان دونوں باتوں سے چشم پوشی کر کے صاف لکھ دیا کہ یوسف اور مریم کا ملاپ قبل از نکاح ہو کر باعث حمل ہوا۔ چونکہ ایسی حالت میں حمل کا ہونا موجب ندامت اور باعث شرمندگی تھا اس لئے ان دونوں کا نکاح کیا گیا حالانکہ یوسف نجار کی ایک بیوی پہلے سے تھی (اہلحدیث امرتسر ۱۷۔اپریل ۱۹۳۱ء)

(پھر قاسم علی قادیانی نے لکھا ہے) ناظرین کرام! کذاب امرتسری کے متذکرۃ الصدر ہزلیات میں حضرت مرزا صاحب کی ذات ستودہ صفات پر یہ الزام قائم کیا ہے گویا حضرت مرزا کا یہ عقیدہ ہے کہ یوسف اور مریم کے ملاپ سے قبل از نکاح حمل ٹھہرا۔ اب ناظرین ذرہ اس الزام کے ثبوت میں خناس امرتسری کا پیش کردہ مندرجہ ذیل حوالہ پڑھیں اور دیکھیں کہ اس عبارت کے کسی لفظ یا جملہ یا فقرے سے بھی اشارۃً یا کنایۃً کذاب امرتسری کا الزام ثابت ہوتا ہے۔۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کرلیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے رہے کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونیکے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونیکے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے (کشتی نوح۔ص ۱۶)

کیا فرماتے ہیں علماء سلسلہ احمدیہ کہ قبل نکاح منسوب اور منسوبہ کا ملاپ کرنا حرام ہے یا حلال اور اس حمل کا مولود جائز مولود ہے یا ناجائز؟ (اخبار اہل حدیث مذکور)

(پھر قاسم علی قادیانی کہتا ہے) اس کمزور حافظہ والے دروغ گو کے اس الزام کا حوالہ بالا میں کہیں شمہ بھی نظر آتا ہے؟ کہ بموجب عقیدہ حضرت مرزا صاحب مریم یوسف کے ملاپ سے قبل از نکاح حاملہ ہوئی ۔..... او چشم بصیرت سے محروم امرتسری! حضرت مرزا صاحب نے کہاں لکھا ہے کہ قبل از نکاح مریم اور یوسف کے ملاپ سے حمل ٹھہرا.. (اخبار فاروق قادیان ۷ مئی ۱۹۳۱ء ص ۱۰۔۱۱)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کہتے ہیں: ہمارا ثبوت خود اسی منقولہ بالا عبارت از کشتی نوح میں ملتا ہے۔ پہلے اس کی تشریح سنئے۔ کشتی نوح میں ہے : برخلاف تعلیم توریت کے عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا۔ اتنی عبارت سے بھی صاف نظر آتا ہے کہ حمل مریم قبل نکاح تھا اور نکاح بعد حمل ۔

اس لئے مرزا اس نکاح پر عذر کرنے کو لکھتے ہیں: میں کہتا ہوں یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ مرزا غلام احمد کی پردہ پوشی میں اپنی بصارت پر بھی رحم نہیں کرتے۔ اب ہم یہ دکھاتے ہیں کہ یہ حمل جو قبل نکاح ہوا تھا کس سے ہوا تھا۔ مرزا قادیانی نے اس کی تشریح دوسری جگہ فرما دی ہے ۔انہوں نے ایام الصلح میں ایک مقام پر سرحدی پٹھانوں کا بنی اسرائیل ہونا ثابت کرتے ہوئے ایک ایسی دلیل دی ہے جو ہمارے دعوی کی تائید بلکہ تصدیق کرتی ہے۔ ملاحظہ کریں:

رسوم وعادات افاغنہ فرقے میان نسبت ونکاح نہ کردہ دختران از ملاقات ومخالطت با منسوب مضائقہ نہ گیرند ....دربعضے قبائل خوانین خیال مخالطت دختراں با منسوباں نحوے جاری وساری است کہ غالب اوقات را

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دخترے قبل از اجراء مراسم نکاح آبستنی شدہ

یعنی افغانوں کے بنی اسرائیل ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ان کی رسوم اور عادات بھی ہیں کہ افغان یہودیوں کی طرح سگائی اور نکاح میں فرق نہیں جانتے سگائی میں لڑکیاں اپنے منگیتروں کے ساتھ ملنے جلنے سے پرہیز نہیں کرتیں اکثر اوقات منسوبہ لڑکیاں اپنے منسوبوں سے حاملہ بھی ہو جاتی ہیں۔

اس تمثیل اور تشبیہ کیلئے مثال میں جنابہ صدیقہ مریم کو پیش کرنے کو لکھا ہے

مثالاً اختلاط مریم صدیقہ با منسوب خودش یوسف و بمعیت وے خارج بیت گردش نمودن شہادۃ حقہ بریں است

یعنی جس طرح افغانوں میں منسوبہ، منسوب سے ملتی جلتی بلکہ حاملہ بھی ہو جاتی ہے اسی طرح بنی اسرائیل میں لڑکیاں ہو جاتی تھیں جس کی مثال مریم صدیقہ ہے

کوئی آنکھوں کا سجھاکھا اور دل کا بینا ہے جو اس عبارت کو غور سے پڑھے اور دعوی کی صداقت میں تامل کرے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جون ۱۹۳۱ء ص۴۔۶ ملخصاً)

خلیفہ قادیان کا عیسائیوں کے مقابل گریز

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس میں شک نہیں کہ جس طرح مرزا غلام احمد نے ڈپٹی عبداللہ آتھم سے امرتسر میں مباحثہ کیا تھا اسی طرح آج ۳۸ سال بعد میاں محمود احمد کو بھی بحیثیت بیٹا اور خلیفہ ہونے کے خود مباحثہ کرنا چاہیے۔ لیکن اگر وہ اپنے میں یہ قوت نہیں پاتے یا ان کی منتظمہ کونسل کسی وجہ سے ان کا پیش ہونا مفید نہیں جانتی تو ان کی نیابت میں کسی دوسرے کو بھی لے لینا چاہیے۔

الفضل ۲۳ مئی میں لکھا ہے کہ عیسائی اگر خلیفہ صاحب ہی سے مباحثہ کرنا چاہتے ہیں تو ان کے مقابلہ میں سب سے بڑے عیسائی اٹلی کے پوپ کو لائیں۔ اس کا جواب نور افشاں نے دیا کہ خلیفہ اپنے باپ سے بڑا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے۔ جب باپ نے ہمارے نمائندے آتھم سے مباحثہ کیا تو خلیفہ کی شان میں اس سے کیا نقص آ سکتا ہے۔

مگر ہم پوچھتے ہیں کہ ہندوستان کے امریکن مشن عیسائی تو پوپ کو اپنا بڑا نہیں جانتے بلکہ اس کو ایسا ہی جانتے ہیں جیسا عام مسلمان مرزا صاحب قادیانی کو۔ پھر اس کو نمائندہ کیسے بنائیں۔ غالبًا قادیانی پارٹی اس ضروری امر سے واقف نہیں۔ بہرحال ہماری رائے یہ ہے کہ خلیفہ اگر خود مناظر نہ ہو تو اس کی نیابت میں جو بھی ہو اسے منظور کر لینا چاہیے۔ مگر خلیفہ کی تسلیم نہایت ضروری ہے۔

گو ہم اس میں کمشن ایجنٹ یا دلال نہیں لیکن حق رکھتے ہیں کہ درخواست کریں کہ جس میدان میں مرزائیوں اور مسیحیوں کا مباحثہ ہو، ان کے اختتام پر کم سے کم دو دو گھنٹے فریقین ہمیں بھی عنایت کریں۔ کیوں

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جون ۱۹۳۱ء مطابق ۲۴ محرم ۱۳۵۰ھ ص ۷۔۸)

کھلا عریضہ بخدمت مولوی محمد علی لاہوری

حافظ محمد حسن ناظم انجمن اہل حدیث لاہور مولوی محمد علی کو لکھتے ہیں:

میں نے ذیل کے دو خطوط یکے بعد دیگرے آپ کی خدمت میں ارسال کر کے درخواست کی تھی کہ آپ ان حدیثوں کا جو آپ نے اپنے ٹریکٹ نمبر ا مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۱ء میں درج کی ہیں حوالہ دیں لیکن آپ تا حال خاموش ہیں۔ اس لئے مجبوراً اخبار میں لکھنا پڑا۔ شائد اس طرح گوش گزار ہو جائے

خط اول: جناب محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور۔

آپ کا ٹریکٹ نمبر ا مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۱ء بعنوان مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ، بربادی سے بچنے کی راہ، دیکھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسکے صفحہ۴ پر دو اقوال من کفر اهل لا اله ا لا الله فهو الی الکفر اقر ب ، لا تکفر اهل قبلتك ، آپ نے نبی ﷺ کی طرف منسوب کئے ہیں ۔بواپسی ڈاک ان ہردو اقوال کا باین الفاظ صحیح سند سے حوالہ دے کر مشکور فرمائیں

خط دوم ۔دستی۔ لاہور ۲۸۔اپریل ۱۹۳۱ء ۔ ...

ایک ماہ سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے کہ میں نے ایک کارڈ کے ذریعہ دو احادیث من کفر اهل لا اله ا لا الله فهو الی الکفر اقر ب ، لا تکفر اهل قبلتك، کا حوالہ طلب کیا تھا،لیکن تا حال جواب سے جواب ہے۔ یہ خاموشی ایک مصنف اور امیر جماعت کی شان سے بعید ہے۔ یہ تعویق اور التواء برائے چہ۔ یاد دہانی کے طور پر دوبارہ توجہ منعطف کراتا ہوں جلدی جواب دے کر مشکور فرمائیں۔

حافظ محمد حسن ناظم انجمن اہل حدیث لاہور۔

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: ایک مطالبہ ہمارا بھی شامل کر لیجئے ۔مرزا غلام احمد نے حدیث لکھی ہے ۔ ما زنا زا ن و هو مو من ۔(حقیقۃ الوحی۔ص ۱۶۵) ۔یہ کہاں ہے؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جون ۱۹۳۱ء مطابق ۲۴ محرم ۱۳۵۰ھ ص ۸)

خلیفۃ المسیح کا فرار

جناب مدیر صاحب السلام علیکم ۔مجھے ایک قادیانی دوست نے اخبار الفضل ۲۳ مئی (۱۹۳۱ء) کا دیا جس کے صفحہ ۳ پر جلی قلم سے لکھا ہے :

پادری برکت اللہ مسیحی مشنری کا چیلنج منظور ۔

مضمون پڑھا تو صاف فرار دیکھا..کیونکہ اس میں لکھا ہے کہ :

مجھے امید ہے کہ پادری برکت اللہ اس بات پر خواہ مخواہ اصرار نہ کریں گے کہ حضرت خلیفۃ المسیح مجوزہ مباحثہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود ہی مباحث ہوں۔اب کوئی پوچھے کہ پادری صاحب تو تمارے خلیفہ (مرزا محمود احمد) کو چیلنج دیں کہ میدان مباحثہ میں مباحث بن کر آؤ اور تمہارا خلیفہ مباحثہ کے لئے تیار نہ ہو۔تو چیلنج منظور کیسے ہوا؟ ..

قادیانی دوستو! اگر تمہارا خلیفہ (مرزا محمود احمد) تفسیر نویسی کے لئے شیر پنجاب مولانا ثناء اللہ کے ساتھ مقابلہ نہیں کرسکتا تو کیا وہ عیسائیوں کے مقابل آنے سے بھی خائف و ترساں ہے؟....

خاکسار سلیمان خان۔از فتح گڈھ چوڑیاں ضلع گورداسپور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جون ۱۹۳۱ء مطابق ۲۴ محرم ۱۳۵۰ھ ص ۸)

مرزا قادیانی اور آیات قرآنی

سید محمد حسن شاہ ؒ مالاکنڈ سے لکھتے ہیں:

جب بوجہ غلبہ کفر کے دین الٰہی کو عوام الناس فراموش کر دیتے ہیں تو ان کی ہدایت اور اصلاح کیلئے اللہ اپنے خاص مقرب بندے جن کو عام اصطلاح میں پیغمبر یا نبی کہتے ہیں، مامور کرتا ہے۔اور ان کا فرض یہ ہوتا ہے کہ دین الٰہی کی تصدیق کریں اور مصدق کتب سماوی ہوں۔اگر کوئی نبی اس معیار پر صادق نہ اترے، تو جان لو کہ وہ نبی اللہ نہیں، بلکہ اس کا دعویٰ محض اس کے نفس کا افتراء ہے۔

اسی حیثیت سے آج ہم مرزا غلام احمد کو دیکھتے ہیں اور ان کی تحریرات کا قرآن مجید کے احکامات سے مقابلہ کرتے ہیں۔

۱۔خدا آغاز قرآن میں فرماتا ہے: الحمد لله ر ب العالمین۔ الر حمن الر حیم

(ہر طرح کی تعریف خدا تعالیٰ ہی کو سزاوار ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے۔نہایت رحم کرنیوالا مہربان)

اس کے مقابل مرزا غلام احمد اربعین کے صفحہ میں یوں لکھتے ہیں، خدا، مرزا صاحب کو مخاطب کر کے کہتا ہے:

تیرا نام پورا ہو جائے گا میرا نام پورا نہیں ہوگا۔

۲۔اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ میں فرماتا ہے: فلا تجعلوا للّٰہ اندا داً و انتم تعلمون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(پس کسی کو اللہ کا ہم پلہ نہ بناؤ اور تم جانتے بوجھتے ہو)

اس کے برخلاف مرزا غلام احمد آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۵۶۴ پر یوں لکھتے ہیں:

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں بعینہ اللہ ہوں میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی اللہ ہوں۔

۳۔قرآن میں ارشاد باری ہے:

الف۔ ھو الذی خلق لکم ما فی ا لا ر ض جمیعاً ثم استوی الی السماء فسوّ ھن سبع سـمـا و ا ت (وہی قادر مطلق ہے جس نے تمہارے لئے زمین کی کل کائنات پیدا کی پھر، اس کے علاوہ ایک بڑا کام یہ کیا کہ آسمان کے بنانے کی طرف متوجہ ہوا اور سات آسمان ہموار کر دیئے)۔

ب۔ الحمد لله الذی خلق السماوا ت و ا لا ر ض ۔(الانعام)۔(ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا)

ج۔ ھو الذی خلقکم من طین (الانعام) وہی قادر مطلق ہے جسنے تم لوگوں کو مٹی سے پیدا کیا

اس کی ضد میں مرزا غلام احمد، آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴۔۵۶۵ پر رقم طراز ہیں:

میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہم کوئی نیا نظام دنیا کا بنادیں یعنی نیا آسمان اور نئی زمین بنادیں۔ پس میں نے پہلے آسمان اور زمین اجمالی شکل میں بنائے جن میں کوئی تفریق اور ترتیب نہ تھی۔ پھر میں نے ان میں جدائی کر دی اور جو ترتیب درست تھی اس کے موافق ان کو مرتب کر دیا۔ اور میں اس وقت اپنے آپ میں ایسا پاتا تھا گویا میں ایسا کرنے پر قادر ہوں۔ پھر میں نے ورلا آسمان بنایا اور میں نے کہا انا زینا السماء الد نیا بمصا بیح (ہم نے آسمان کو ستاروں کے ساتھ سجایا ہے)۔ پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی سے بناتے ہیں۔

۴۔سورہ بقرہ میں ارشاد ہے: الله لا اله الّاھو الحی القیو م لا تا خذه سنة و لا نو م

(اللہ نہیں کوئی معبود مگر ایک خدا زندہ ہے ہمیشہ قائم رہنے والا۔نہیں پکڑتی اللہ کو اونگھ اور نیند)

اس کے برخلاف مرزا غلام احمد کی تحریر البشری جلد ۲ صفحہ ۷۹ پر یہ ہے، یعنی خدا تعالی فرماتا ہے: میں نماز پڑھوں گا، روزہ رکھونگا، جاگتا ہوں اور سوتا ہوں۔

۵۔اللہ تعالی فرماتا ہے:ا۔ اسمه المسیح عیسی بن مر یم و جیهاً فی الد نیا وا لآ خر ة و من

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المقر بین ۔(آل عمران)(اسکانام ہوگا مسیح ابن مریم،دنیااورآخرت میں رودار اور خدا کے مقرب بندوں میں سے)

۲۔قال انما انا رسول ربک لا ھب لک غلاماً زکیاً (مریم)۔

(جبریل بولے کہ میں تو بس تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ تم کو ایک پاک طینت لڑکا دوں)۔

۳۔قال انی عبد الله آتانی الکتاب و جعلنی نبیاً و جعلنی مبارکاً این ما کنت و اوصانی بالصلوۃ و الزکوۃ ما دمت حیاً و برّا بوالدتی ولم یجعلنی جباراً شقیاً۔و السلام علیّ یوم ولدت و یوم اموت و یوم ابعث حیاً ۔ذلک عیسی بن مریم (مریم)

(اس پر بچہ بول اٹھا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھ کو کتاب عنایت فرمائی اور مجھ کو پیغمبر بنایا اور کہیں بھی رہوں مجھ کو بابرکت کیا اور مجھ کو حکم دیا کہ جب تک زندہ رہوں نماز پڑھوں اور زکوۃ دوں اور مجھ کو اپنی ماں کا خدمت گار بنایا اور مجھ کو سخت گیر اور بدراہ نہیں کیا۔اور مجھ پر خدا کی امان جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مرونگا اور جس دن دوبارہ زندہ اٹھا کر کھڑا کیا جاؤں گا۔اے پیغمبر! یہ ہے عیسی بن مریم کی حقیقت)

اس کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کا کلام بے نظام یوں ہے:

۱۔حضرت عیسی نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔(چشمہ مسیحی۔ص ۹)۔

۲۔یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعوی شراب خوری کا بد نتیجہ ہے(ست بچن۔ص ۱۷۲)۔

۳۔مسیح کا چال چلن کیا تھا؟ایک کھاؤ پیؤ شرابی،نہ زاہد،نہ عابد،نہ حق کا پرستار،خود بین،خدائی کا دعوی کرنے والا۔(مکتوبات احمدیہ۔ج ۳ص ۲۳۔۲۴)۔

۴۔یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسی علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔(کشتی نوح۔ص ۶۵)۔

۵۔ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی(ضمیمہ انجام آتھم۔ص ۵)۔

۶۔حضرت یسوع صاحب نے نہایت درجہ کی ذلت دیکھی (انجام آتھم ص ۱۲)۔

۷۔آپ(مسیح) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شائد اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا.. کہ وہ زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷)

۶۔سورہ آل عمران میں ارشاد ہے: انّی ا خلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیه فیکو ن طیراً باذن الله (میں تمہارے اطمینان خاطر کے لئے مٹی سے پرندکی شکل کا سا ایک جانور بناؤں پھر اس میں پھونک ماردوں اور وہ خدا کے حکم سے اڑنے لگے)

مرزا غلام احمد اس طرح گوہر افشانی کرتے ہیں:

اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔(ازالہ اوہام۔ص ۳۷)

۷۔سورہ آل عمران میں ہے : وابرئ الا کمه و الا بر ص و ا حی المو تی باذن الله

(اور خدا کے حکم سے مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں کو بھلا چنگا اور مردوں کو زندہ کردوں)

مرزا غلام احمد کا اس کے مخالف یہ قول ہے:ا۔آپ کے ہاتھ میں سوائے مکروفریب کے اور کچھ نہیں تھا(ضمیمہ انجام آتھم)۔

۲۔حضرت مسیح کے متعلق یہ اعتقاد رکھنا جیسا کہ مسلمانوں میں بھی اس وقت عام عقیدہ ہے تو پھر اس امر میں کوئی شبہ نہیں رہتا کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح ،حضرت نبی کریم ﷺ سے افضل تھے۔

۸۔قرآن مجید میں ہے: الله الصّمد ۔(اللہ بے نیاز ہے) و لم یکن له کفواً ا حد۔ (اور نہ کوئی اس کے برابر ہے)

مرزا غلام احمد کا قول ہے:

ا۔دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں،خدا کی مانند۔ (اربعین حاشیہ ص ۲۵)۔

۲میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اللہ ہوں اور میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں (آئینہ کما لات اسلام ص ۶۴)

احمدی مومنو!اگر اقوال مرزا قادیانی کی تشریح میں سیدھی اور صاف راہ اختیار کی جائے اور محترمہ محمدی بیگم والی تفسیر کو دخل نہ دیا جائے تو تم ہی ایمان سے کہو (ان کنتم مومنین) کیا نبی کی یہی پہچان ہے کہ وہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خدا کے ہر قول و فعل کی مخالفت کرے؟ اور کیا اس افسوس ناک کلام کو سن کر تمہارے حق میں، تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا، کی مثل صادق نہیں آتی؟ اور اگر تم ویسی ہی اس کی بھی تفسیر پیش کرو جیسی کہ تم عبد اللہ آتھم اور مولانا ثناء اللہ والی پیش گوئیوں کے متعلق کر چکے ہو، یا وہ نکات بیان کرو جو تم اکثر اوقات کرتے ہو تو ہم پہلی جماعت میں پڑھا ہوا سبق دہرانے سے باز نہیں رہ سکتے جس کا ایک فقرہ یہ ہے:

اونٹ رے اونٹ تیری کل کون سی کل سیدھی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جون ۱۹۳۱ء مطابق ۲ صفر ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۳۳ ص ۵۔۷)

بٹالہ میں اہلحدیث اور مرزائیوں کا مباحثہ اور مباہلہ

وسط جون میں بٹالہ کی انجمن شباب المسلمین نے جلسہ کیا جس میں خلیفہ قادیان کو فیصلہ کن مباحثہ کے چیلنج دیا۔ لکھا کہ خلیفہ خود آئے یا اپنا نمائندہ بھیجے۔ خلیفہ (مرزا محمود احمد) نے اپنا نمائندہ بھیجا اور عین وقت پر آ کر اس نے شباب المسلمین سے مطالبہ کیا کہ وہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس یا جمیعت علماء ہند سے سند نمائندگی پیش کریں۔

جلسہ ہو رہا تھا یہ کس طرح ممکن تھا۔ پھر چلتے چلاتے انجمن اہل حدیث بٹالہ سے ۲۹، ۳۰ جون کے روز مباحثہ مقرر ہو گیا۔ اہل حدیث کی طرف سے مولوی یوسف اور مولوی احمد دین دو روز پیش ہوئے اور قادیان کی طرف سے مولوی محمد یار اور مولوی اللہ دتہ۔ مباحثہ خوب گرما گرم ہوا۔ دوران مباحثہ میں مباہلہ کا ذکر بھی آ گیا۔ اس لئے جماعت اہل حدیث کے امیر کی طرف سے اشتہار مباہلہ دیا گیا جو درج ذیل ہے:

چیلنج مباہلہ:

فمن حاجك فيه من بعد ما جاءك من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابنائكم و نساءنا ونساءكم و انفسنا و انفسكم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكافرين (جو لوگ علم آنیکے بعد عیسیٰ کے بارے میں تجھ سے جھگڑیں ان سے کہدے کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلاؤ ہم اپنی عورتوں کو بلائیں تم اپنی عورتوں کو بلاؤ اور ہم اپنی جانوں کو بلائیں تم اپنی جانوں کو بلاؤ۔ پھر مباہلہ کریں۔ پس جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں)

مرزا محمود خلیفہ جماعت قادیانی کو چیلنج مباہلہ بابت دعوی مرزا غلام احمد کہ میں مسیح موعود ہوں۔ عیسیٰؑ کی الوہیت کی بابت جن لوگوں نے جھگڑا کیا تھا قرآن مجید میں ان کی تردید فرما کر آخر میں ان کو مباہلہ کی دعوت دی گئی ہے جس کا ذکر اوپر کی آیت میں ہے۔ مرزا صاحب کا بھی بڑے زور شور سے دعوی ہے کہ وہ مر گئے اور ان کی جگہ پر قرآن و حدیث کی پیش گوئی کے مطابق میں آ گیا ہوں۔ ہر چند علمائے کرام نے دلائل سے ان کو ان کی جماعت کو واضح طور پر سمجھایا مگر وہ نہ مانے۔ میری طرف سے مرزا قادیانی کے جانشین ان کے بیٹے خلیفہ ثانی مرزا محمود قادیانی کو چیلنج ہے کہ وہ بمقام امرتسر ۱۲ جولائی ۱۹۳۱ء کو عیدگاہ بیرون دروازہ رام باغ متصل ریلوے لائن میں صبح ۸ بجے بمعہ اہل و عیال جیسے کہ اوپر کی آیت قرآنی میں مذکور ہے آ کر میرے ساتھ مباہلہ کر لیں اور میعاد نتیجہ مباہلہ سے ایک سال تک ہوگی اور نتیجہ انسانی ہاتھوں سے بالاتر اور خرق عادت ہوگا۔ منظوری چیلنج کا انتظار ۱۰ جولائی ۱۹۳۱ء تک کیا جائے گا۔ ورنہ مباہلہ سے فرار سمجھا جائے گا۔

راقم سید محمد شریف گھڑیالوی بقلم خود۔ ۳۰ جون ۱۹۳۱ء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جولائی ۱۹۳۱ء مطابق ۱۶ صفر ۱۳۵۰ھ ص....)

مرزائیوں کا فرار:

ہمارے موضع نون ضلع گورداسپور میں مرزائیوں نے آنا جانا شروع کر کے تبلیغ شروع کی تھی۔ ہم نے مولوی یعقوب صاحب مبلغ اہل حدیث کانفرنس کو مناظرہ کے لئے بلایا۔ مناظرہ کا دن ۲ جون ۱۹۳۱ء مقرر ہوا۔ مولوی یعقوب کے آگے کوئی مرزائی نہیں آیا۔ خدا نے ہم کو فتح دی۔

راقم: جلال الدین ذیلدار۔ غلام محمد ذیلدار وغیرہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جولائی ۱۹۳۱ء مطابق ۱۶ صفر ۱۳۵۰ھ۔ ص ۱۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مباہلہ سے فرار اور مریدوں کی نظر میں قرار

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پیری مریدی بھی عجب جال ہے کو مرید کو سوچنے سمجھنے سے سبک دوش کر دیتی ہے سید محمد شریف اہل حدیث گھڑیالوی نے بحیثیت اپنی جماعت کے امیر ہونے کے میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کو مباہلہ کی دعوت دی جس کا اشتہار گزشتہ پرچے میں درج ہو چکا ہے۔ اس کے جواب میں ہمارے احباب میں تذکرہ ہوتا تھا کہ اس کا جواب قادیان سے کیا نکلے گا۔ بعض کی رائے تھی کہ میاں محمود احمد ضرور میدان میں آئیں گے مگر ہماری ذاتی رائے تھی کہ نہیں آئیں گے۔ آخر وہی ہوا جو ہماری رائے تھی۔ میاں صاحب کی اگزیکٹو کونسل نے جو پاس کیا وہ بذریعہ اشتہار شائع ہوا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ آپ (سید محمد شریف) نے مجھ سے پوچھے بغیر تاریخ اور مقام مباہلہ مقرر کر دیا جو ٹھیک نہیں۔

۲۔ مباہلہ سے پہلے اتمام حجت کر لینا چاہیے۔

۳۔ مباہلہ سے پہلے دو گھنٹے میں تقریر کرونگا اور دو گھنٹے آپ (سید صاحب) کریں۔

۴۔ مباہلہ میں فریقین کے مبائعین میں سے ایک ایک ہزار، کل دو ہزار آدمی شریک ہوں۔

۵۔ باقی شرائط کے لئے ایک کمیٹی مقرر ہو جس میں دو دو ممبر فریقین کے کل چار۔ اور تین غیر جانبدار۔ جو ان چار کے انتخاب سے مقرر ہوں کل سات ممبر ہونگے جو باقی شرائط کا تصفیہ کرینگے۔

یہ ہے خلاصہ قادیانی جواب کا۔

ہم نے جو عنوان میں دعوی کیا ہے کہ جواب کیا ہے فرار ہے مگر مریدوں کی نظر میں قرار۔ اس اشتہار کو باریک نظر سے دیکھنے سے یہی ثابت ہوتا ہے۔،

اس کے جواب میں سید محمد شریف صاحب نے اشتہار دیا ہے کہ ہزار آدمی کی شرط لگانا شرع شریف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نہیں ہے، نہ تقریریں کرنے کی حاجت ہے۔ ہاں میری طرف سے دو ممبر حافظ عبداللہ اور مولوی یوسف صاحبان ہونگے۔(۱۰ جولائی) ۔

ہم سردست اپنی رائے محفوظ رکھتے ہیں جو اخیر میں ظاہر کریں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جولائی ۱۹۳۱ء مطابق ۳۰ صفر ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۳۷ ص ۵)

حدیث مجدد

مرزائی لوگ بابت حدیث حسب ذیل حوالہ جات دیتے ہیں۔ان پر روشنی ڈال کر مشکور فرمائیں:

۱۔ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مأۃ من یجدد لھا دینھا۔ (سنن ابی داؤد)۔

امام سیوطی مرقاۃ الصعود میں اس کی بابت لکھتے ہیں اتفق الحفاظ علی تصحیحہ

حاکم نے مستدرک میں بیہقی نے مدخل میں اس کا ذکر کیا ہے۔

ابوالفضل عراقی اور ابن حجر اس کی صحت کے قائل ہیں۔مرقاۃ

حافظ ابن عسا کر نے اس کی صحت کو صحیح مان کر لکھا ہے کہ حدیث مذکور سے ہر صدی کے سر پر مجدد کا آنا ثابت ہوتا ہے۔(عبدالقادر بن عبداللہ حاشیہ احیاء العلوم۔ص ۳۲)۔

امام مناوی، ملا علی قاری، علی متقی نے صحیح تسلیم کیا ہے۔(مرقاۃ)

۷۔نواب صدیق حسن نے حجج الکرامۃ کے صفحہ ۵۱ پر لکھا ہے:

رواہ ابو داؤد والحاکم فی المستدرک و البیھقی فی المعرفۃ عن ابی ھریرۃ باسناد صحیح

۸۔و قد اتفق الحفاظ علی تصحیح ھذا الحدیث (حجج الکرامہ۔ص ۱۳۳)

۹۔ خبر داد از انکہ برراس برمأۃ مجدد پیدا خواہد شد وہم چناں واقع شد (شاہ ولی اللہ در ازالۃ الخفاء۔ص ۴۱)۔

۱۰۔ و قال النبی ﷺ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مأۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا ۔(شاہ ولی اللہ در تفہیمات الہیہ۔ص ۳۵)

خاکسار محمد اسماعیل خریدار اخبار اہل حدیث نمبر ۹۷۱۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

حدیث شریف میں سب سے اول قابل غور بات یہ ہے کہ من یجدد میں لفظ من مفرد کے معنی میں ہے یا جمع میں؟ کچھ شک نہیں کہ آج دنیا اسلام اتنی وسیع ہے کہ ایک مجدد ساری امت مسلمہ کی اصلاح نہیں کر سکتا عقلاً بھی محال ہے۔ ہمارے سامنے (بزعم خود) مجدد اعظم قادیانی ہے کیا وہ یا انکے مرید بتا سکتے ہیں کہ ان کی اصلاح چینی مسلمانوں میں کارگر ہو چکی ہے۔ عرب، ایران، افغانستان وغیرہ تو بالکل نزدیک ہیں۔ اس لئے شرح مشکوۃ میں بھی اس من کو بمعنی جمع لیا ہے۔

دوسرا لفظ تحقیق طلب تجدید ہے۔ کچھ شک نہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ جو دین رسول اللہ ﷺ نے امت کو سکھایا اور جس پر آپ امت کو چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوئے اور امت مسلمہ نے اس میں غفلت کر کے اسے چھوڑ رکھا ہے یعنی اصل توحید و سنت، وہ مجدد ین وہی دین امت مسلمہ کے سامنے پیش کریں گے جیسے خاندان دہلوی خصوصاً مولانا اسماعیل شہیدؒ نے عمل کیا۔

پس مطلب حدیث کا یہ ہے کہ ہر صدی میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جو دنیا اسلام میں توحید و سنت اور اخلاق فاضلہ کی طرف مسلمانوں کو دعوت دیں گے اور شرک و بدعت سے ستھرا کر کے اصل دین ان کے سامنے پیش کرینگے آمنا و صدقنا

کیا یہ صفت قادیانی مجدد میں پائی جاتی ہے؟ ہم علی وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ قادیانی کتب میں سوائے اپنی شخصیت منوانے کے دوسرا کوئی اہم مضمون نہیں ملتا ساری تصنیف کا خلاصہ یہ ہے کہ

میں کبھی آدم کبھی موسی کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

ہاں درثمین میں یہ بھی کہتے ہیں

آدم نیز احمد مختار
در برم جامہء ہمہ ابرار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاں تریاق القلوب میں یہ کہتے ہیں

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا

منم محمد و احمد کہ مجتبی باشد

ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ توحید وسنت کا مضمون قادیانی کی کتب میں اتنا بھی نہیں ملتا جتنا کہ ایک چھوٹی سی کتاب تقویۃ الایمان میں ہے۔ علاوہ اس کے اس مجدد نے امت مسلمہ کے سامنے اس کا پرانا دین پیش نہیں کیا۔ بلکہ نیا دین بنا کر پیش کیا۔ مثلاً تصویر کا کھچوانا پہلے دین میں منع تھا، اس مجدد نے اس کو جائز کیا بلکہ اپنی تصویر فروخت کی۔

سب انبیاء کرام خصوصاً اولوالعزم رسل کی عزت کرنا فرض اور ہتک کرنا حرام بلکہ کفر تھا، مگر اس مجدد کا یہ حال ہے کہ کھلے منہ حضرت روح اللہ عیسی مسیح کو بدترین الفاظ سے یاد کرتا ہے۔ چنانچہ اس مجدد کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ (مرض) ذیابیطس کیلئے افیون مفید ہوتی ہے پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی ہے کہ ہمدردی فرمائی، لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون شروع کھانے عادت کرلوں تو ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔ (نسیم دعوت۔ ص ٦٧)

مقام غور ہے کہ اس مجدد نے اس کلام بے نظام میں دو بڑے جدید مسئلے اپنی جماعت کو تلقین کئے۔

١۔ افیون فی نفسہ حلال ہے صرف لوگوں کے کہنے سے رکتے ہیں۔ کیا عجب کہ علیحدگی میں نوش فرماتے ہوں۔

٢۔ دوسرا مسئلہ آپ کی اس تحریر سے یہ ثابت ہوا کہ مسیح اول شراب خور تھے۔

واضح رہے کہ شراب خوری کو خدا نے بت پرستی کے ساتھ ملا کر فرمایا ہے انّما الخمر و الميسر و الا نصا ب و ا لاز لا م رجس من عمل الشّيطا ن فا جتنبوه لعلكم تفلحو ن ۔(پ٧ع٢)

(سن رکھو شراب، جوا، بت اور شرکیہ تیر ناپاک اور شیطانی حرکت سے ہیں، ان سے بچتے رہو تا کہ تم عذاب سے چھوٹ جاؤ)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باوجود اس نص صریح کے قادیانی مجدد حضرت مسیح کو شراب خور کہتا ہے تو باانصاف ناظرین غور کریں کہ یہ اسلام کی تجدید ہے یا دین جدید ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جولائی ۱۹۳۱ء مطابق ۳۰ صفر ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۳۷ ص ۵۔۶)

پیر جماعت علی شاہ اور مرزا قادیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین حیران ہوں کہ آج ہم نے ان دو بزرگوں کو یکجا کیوں زیب عنوان کیا ہے بحالیکہ یہ دونوں بزرگ ایک دوسرے کی ضد اور نقیض ہیں۔ ہم بھی اس بات کو مانتے ہیں کہ یہ دونوں بزرگ ایک دوسرے کے نقیض ہیں مگر باوجود مختلف ہونے کے ایک امر میں شریک ہیں۔ وہ امر کیا ہے؟ خودستائی۔

مرزا صاحب کا اپنی نسبت جو خیال تھا وہ تو اپنے لفظوں میں خود بیان کرتے تھے شاہ صاحب اس وزن کے دعاوی اپنے لفظوں میں خود نہیں کرتے تھے کیونکہ یہ لکھنا نہیں جانتے اس لئے ان کے مریدان کی کسر نکالتے ہیں۔ جن کے اقوال آج ہم نقل کریں گے۔ مرزا صاحب قادیانی درثمین اردو میں کہتے ہیں

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

تریاق القلوب میں کہا ہے : منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد

درثمین میں آپ نے یہ بھی کہا

آدمم نیز احمد مختار۔ در برم جامہء ہمہ ابرار

خطبہ الہامیہ میں آپ نے کہا: ان قدمی علی منارۃ ختم علیھا کل رفعۃ

(میرا قدم اس منارہ پر ہے جس پر ساری بلندیاں ختم ہیں)۔

خطبہ الہامیہ میں یہ بھی فرمایا: لا ولی بعدی الا من تبعنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تریاق القلوب میں مرزا قادیانی نے یہ بھی کہا۔ اعطیت صفت الاحیاء والافناء (مجھے زندہ کرنے اور مارنے کی طاقت دی گئی ہے)۔

اس قسم کے اور کئی دعوی کیے ہیں جو اپنی جگہ پر مذکور ہیں۔ اس کے مقابل حضرت پیر صاحب کے مریدان کے حق میں کہتے ہیں وہ سن کر خوش ہوتے ہیں مرید کہتے ہیں

ماہر علم لدنی واقف اسرار غیب
قطب عالم ، غوث اعظم ، وارث پیغمبراں
اولیاء ہونے کو دنیا میں بہت ہیں اولیاء
ان کی سیرت ان کی صورت ان کی عادت کا کہاں

(انوار الصوفیہ نمبر ۸ جلد ۷)

یہ بھی کہا ہے (حوالہ مذکور):

کمی نہیں ہے کسی شئے کی تیری حضرت میں
ہر ایک شخص ہے پاتا مراد من مانی
ہے کیا مجال کہ ٹل جائے تیری بات کبھی
ہر ایک لفظ ہے گویا قضائے ربانی
تو وہ مسیح نفس ہے کہ قم اگر کہدے
رہے نہ گور میں مردے کو عذر بے جانی

ایک قصیدے میں یوں خطاب ہے

تمہیں کہتا ہے کوئی غوث کوئی قطب ربانی
نشان کچھ آپ کا مجھ کو بتا دو اے مرے خواجہ
سنا کرتے ہیں عیسی کی مسیحائی کا شور و غل
دم مردہ کو تو زندہ بنا دے اے مرے خواجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(انوارالصوفیہ نمبر۲ ج ۵)

اب ذرہ نام کی بھی تصریح سنئے (ایضا نمبر۹ ج ۷)

نظر سے جن کے ہوئے لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ جماعت علی ہیں

اس قسم کے اشعار اور قصائد بہت ہیں ہم نے صرف نمونے کے لئے یہ چند اشعار لکھے ہیں

اب ایک اور شعر سنا کر مقابلہ کی غرض بتاتے ہیں وہ شعر اس صفت کا ہے جو احادیث میں اصحاب بدر کی آئی ہے اعملوا ما شئتم قد غفرت لکم

خدا فرماتا ہے اے اصحاب بدر میں نے تم سب کو بخش دیا صحابہ کرام میں تو اصحاب بدر چند نفوس تھے مگر حضرت جماعت علی شاہ کے مریدین سب کے سب اس صفت کے ہیں جن کے حق میں (انوارالصوفیہ نمبر۹ ج ۷ میں) یہ شعر ہے

عدو جن کے دارین میں روسیاہ ہیں
مریدوں کے بخشے گئے سب گناہ ہیں

ناظرین کرام! ان دونوں بزرگوں کے دعاوی پر ہم تنقید کرنا نہیں چاہتے ہاں اتنا عرض کرتے ہیں کہ ان بزرگوں کے یہ دعاوی اور یہ پاک مسیحانفسی کا مقتضا مسلمان قوم کے حق میں یہی ہونا چاہیے تھا جو ہو رہا ہے کہ تمام عالم میں مسلمان جہاں رعایا ہیں وہاں بھی ذلیل بلکہ ذلیل ترین۔ جہاں برسر حکومت ہیں وہاں بھی بمقابلہ ضعیف۔ اور ضعف میں دن رات تنزل۔ ملک پر ملک چھن رہے ہیں شہروں میں املاک جا رہے ہیں تو دیہات میں اراضی چھن رہی ہیں تجارت تباہ فلاحت برباد یہاں تک کہ ایمان و عمل بھی معدوم۔

آپ اور آپ کے اتباع ذرہ سا صبر و سکون کر کے ہمیں بتادیں کہ ان دونوں بزرگوں کی دنیا میں تشریف آوری سے پہلے مسلمانوں کی جو حالت تھی آج اس سے کچھ اچھی ہے یا اس سے بھی گری ہوئی؟ یقیناً گری ہوئی نہیں بد سے بدتر بلکہ بدترین۔ تو کیا ہم ان دونوں حضرات کی خدمت میں یہ شعر نذر کریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسی سے سوا ہو
جب جانیں کہ درد دل عاشق کی دوا ہو

ہمارا استفسار: یہ تو ان دونوں حضرات کی بابت ہمارا مشترکہ ریویو ہے اب ہم خاص شاہ صاحب سے روئے سخن کرتے ہیں

کچھ شک نہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی اور دعوت کل مسلمانوں کے خلاف ہے ہر ایک فرقہ ان سے نالاں اور ہر ایک جماعت ان کے دعاوی کی مکذب مگر واقعہ یہ ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ آپ (شاہ صاحب) کی طرف سے اس گروہ کے مقابلہ میں کوئی خاص توجہ نہیں کی جاتی ہے کیا آپ ہمیں بتا سکتے ہیں کہ سال بھر میں آپ کے حلقہ سے کتنی کتابیں کتنے اشتہار یا کتنے مضامین تردید مرزا میں نکلتے ہیں اور ان کا کیا انتظام ہے؟ یا آپ کے ایما سے کتنے آپ کے خدام مرزائیوں سے مباحثات کرتے ہیں؟

مزید افسوس۔ ہمارے ناظرین شائد مطلع نہ ہوں کہ شاہ صاحب کے اردگرد کلانور وغیرہ میں اس وقت عیسائیوں رافضیوں اور مرزائیوں کی اتنی کثرت اور زور ہے کہ پنجاب کے دوسرے علاقوں میں ... یہاں تک کہ پیر جماعت علی...ان سب کے درمیان میں گویا ...ہے تو کیا ان لوگوں کی غلط کاری یا اردگرد کی کثرت آپ سے مخفی نہیں ہے؟ مخفی نہ ہوگی تو کیا آپ ہمیں بتا سکتے ہیں کہ آپ نے خاص اپنے اردگرد سے ان تینوں فرقوں کی غلط کاری یا گمراہی کے انسداد کا کیا طریق سوچا۔ یا کیا عمل کیا؟

ہاں ہم بافسوس اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ جس جماعت حقہ (اہل حدیث) پر شاہ صاب کی خاص نظر عتاب رہتی ہے اسی جماعت کے متعدد واعظ ان کے علاقہ میں ان سے محاصرہ توڑنے کے لئے کئی کئی ماہ دورہ کرتے رہے کئی جگہ مباحثے کئے اور اب بھی گلہ مہاراں وغیرہ میں کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

شاہ صاحب تبلیغ دین اور اشاعت اسلام ہر مسلمان پر خصوصاً آل رسول پر فرض مقدم ہے پھر کیا وجہ ہے کہ آپ اتنے اوصاف کے مالک ہو کر اس ضروری کام خاص کر تردید مرزا پر بھی توجہ نہیں کرتے کیا اس لئے کہ (بقول مرزا محمود خلیفہ قادیان) آپ کو ان سے کبھی کام پڑتا ہے ۔اور آپ ان سے کچھ امید خیر رکھتے ہیں چنانچہ مرزا محمود احمد قادیانی نے لکھا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتفاقاً ریل گاڑی میں ایک ہی جگہ مجھے اور جماعت علی صاحب کو بیٹھنا پڑا جب گاڑی چلی تو انہوں نے پوچھا آپ کہاں جائیں گے؟ میں نے کہا بٹالہ جا رہا ہوں۔ پھر انہوں نے پوچھا خاص بٹالہ جائیں گے یا کسی گاؤں میں۔ مین نے کہا قادیان۔ کہنے لگے کیا آپ قادیان کے رہنے والے ہیں؟ میں نے ہاں قادیان کا رہنے والا ہوں۔ کہنے لگے آپ کا مرزا صاحب کے ساتھ کوئی رشتہ بھی ہے؟ میں نے کہا ہاں رشتہ ہے۔ پھر پوچھا کیا رشتہ ہے؟ میں نے کہا میں ان کا بیٹا ہوں۔ اس پر پیر صاحب نے بڑے تپاک کا اظہار کیا اور کہا کہ میں تو بڑی مدت سے آپ کی ملاقات کا شائق تھا۔ بہت خوشی ہوئی آپ سے ملاقات ہوگئی۔ ان دنوں ان کا ایک احمدی سے مقدمہ تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ کسی احمدی سے ملاقات ہو جائے تو اس کے ذریعہ سے مقدمہ میں سفارش کرائیں۔ خیر اس کے بعد انہوں نے میوہ کشمش وغیرہ منگوایا اور مجھے بھی کھانے کے کہا مجھے نزلہ تھا میں نے عذر کیا کہنے لگے یہ تو یوں ہی باتیں ہیں جو کچھ ہونا ہے وہ تو ہو ہی جاتا ہے۔ (الفضل ۲۱ فروری ۱۹۳۱ء ص ۲۸)

ناظرین! یہ مقابلہ دکھانے سے ہماری غرض کسی پر چوٹ کرنی نہیں بلکہ یہ مقصود ہے کہ مسلمان ہر ایک مدعی کے پنجے میں نہ پھنس جایا کریں بلکہ اس کے کام دیکھا کریں کیونکہ شیخ سعدی فرما گئے ہیں

هنر بنما اگر داری نہ جوہر
گلست از خار ابراہیم از آذر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جولائی ۱۹۳۱ء ص ۳۔۴)

مباہلہ ہوگا؟

غالباً نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ پرچہ اہل حدیث امرتسر میں ہم فریقین کی اشتہار بازی بتا چکے ہیں۔سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی اہل حدیث کے اشتہار کے بعد خلیفہ قادیان نے جو اشتہار دیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

فریقین کے ممبروں کی سب کمیٹی اس وقت بیٹھے گی جب آپ ہماری باتیں مان لیں گے کہ ایک ایک ہزار آدمی فریقین کا ہو ۔دو دو گھنٹے فریقین تقریر کریں۔وغیرہ

اس کا جواب سید صاحب کیا دیں گے۔آج تک شائع نہیں ہوا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جولائی ۱۹۳۱ء مطابق ۷ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۳۸ ص ۵)

قادیانی اور عیسائی مناظرہ کیوں نہیں ہوتا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم نے بارہا لکھا ہے کہ مذہبی تحقیق کے لئے گفتگو کرنا یا مجلس مقرر کرنا ہر طرح مستحسن ہے، پھر اس میں توقف کیا اور اس کے لئے شرائط کیا۔کون نہیں جانتا کہ قوانین مناظرہ فطری ہیں۔جو فطری نہ جانتا ہو، وہ تعلیمی طور پر جان سکتا ہے۔علم مناظرہ میں سب کچھ مذکور ہے۔مگر بایں ہمہ عیسائی اور قادیانی مناظرہ کیوں نہیں ہوتا حالانکہ آج سے ۳۸ سال پہلے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ڈپٹی عبداللہ آتھم مناظر عیسائی کا مناظرہ ہوا ،اس کی شرائط اور طریق دونوں فریقوں کے لئے اسوہ حسنہ ہے پھر کیوں مباحثہ نہیں ہوتا۔ہمارے خیال میں اس کا زیادہ جواب دہ عیسائی گروہ ہے کیونکہ ان کی طرف سے تحریک ہوئی تھی اسلئے ان کو جھکنا چاہیے تھا۔ممکن ہے ہماری رائے غلط ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جولائی ۱۹۳۱ء ۲۸ نمبر ۳۸ ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مسخرہ پن

جناب مولوی محمد مہرالدینؒ صاحب میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۵ میں مرزا غلام احمد لکھتے ہیں:

اگر یہ عاجز مسیح موعود ہونے کے دعوی میں غلطی پر ہے تو آپ لوگ کوشش کریں کہ مسیح موعود جو آپ کے خیال میں ہے انہی دنوں آسمان سے اتر آئے کیونکہ میں تو موجود ہوں، مگر جس کے انتظار میں آپ لوگ ہیں وہ موجود نہیں۔ میرے دعوی کا ٹوٹنا صرف اسی صورت میں متصور ہے کہ اب وہ آسمان سے اتر آئے تا میں ملزم ٹھہر سکوں۔

آپ لوگ اگر سچ پر ہیں تو سب مل کر دعا کریں کہ مسیح ابن مریم جلد آسمان سے اترتا دکھائی دے۔ اگر آپ حق پر ہیں تو یہ دعا قبول ہو جائے گی (جیسی آپ کی دعا محمدی بیگم کے حق میں قبول ہوئی؟ ثناءاللہ) کیونکہ اہل حق کی دعا مبطلین کے مقابلہ میں قبول ہو جایا کرتی ہے لیکن آپ یقین سمجھیں کہ یہ دعا ہرگز قبول نہیں ہوگی کیونکہ آپ غلطی پر ہیں۔

پھر صفحہ ۶۸۳ میں مرزا غلام احمد صاحب لکھتے ہیں:

ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس وقت جو ظہور مسیح کا وقت ہے کسی نے بجز اس عاجز کے دعوی نہیں کیا کہ میں مسیح موعود ہوں بلکہ اس تیرہ سو سال میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسا دعوی نہیں ہوا کہ میں مسیح موعود ہوں (مسیح موعود کا نہ آنا ہی آپ کے مسیح موعود ہونے پر دلیل ہے؟ یاللعجب۔ ثناءاللہ)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اہل حق کو کتنا تنگ کرتے تھے۔ بھلا اس فتنوں کے زمانہ میں ایسی مستجاب الدعوات ہستیاں جن کی دعا فوراً قبول ہو جائیں کہاں ہیں۔ اگر ہوتے تو آپ ہوتے۔ آپ ہوتے تو آج نہ سلطان محمد ہوتا، نہ فاتح قادیان۔ ہم کو تو یقین ہے کہ وقت مقررہ پر اس کا ظہور ضرور ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعجیل کارشیاطیں بود۔ کیونکہ کافروں کی عادت تھی کہ انبیاء کو یہ کہہ کر تنگ کرتے تھے کہ عذاب کا جو تم وعدہ دیتے ہو اگر سچ ہو تو دعا کر کے اتاردو۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ سے بھی یہی درخواست ان کی رہا کرتی تھی کما قال تعالیٰ: و یستعجلو نک بالعذاب و لو لا ا جل مسمی لجاء ھم العذاب

(یعنی کفار عذاب کی جلدی کرتے ہیں اگر سچے ہو تو دعا کر کے اتارو)

دیکھو مرزا صاحب قادیانی بھی اسی طرح مدعیان نبوت وغیرہ اہل باطل کے خیالات اختراعیہ سے مدد لیا کرتے تھے۔ اس کی یہاں تصدیق ہوگئی اور کفار کے خیالات سے ان کا تائید لینا ظاہر ہوگیا۔ کیونکہ جس طرح کفار ہمارے نبی ﷺ کو عاجز کرنے کی غرض سے عذاب کی جلدی کیا کرتے تھے کہ اگر وہ آنے والا ہے تو جلد اتار لاؤ، اسی طرح مرزا صاحب قادیانی بھی مسلمانوں کو عاجز کرنے کی غرض سے کہا کرتے تھے کہ اگر مسیح اترنے والا ہے تو جلد اتار لاؤ۔

چونکہ ان کو تقلید کفار کی عادت ہوگئی تھی اس لئے ان کو اس کا خیال بھی نہ آیا کہ اگر میں یہ دلیل پیش کرونگا تو قرآن پڑھنے والے کیا کہیں گے۔ مرزا غلام احمد صاحب جو فرماتے تھے کہ میں تو اس وقت موجود ہوں اگر عیسیٰ اس وقت نہ اترے تو میرا دعویٰ ٹوٹ نہیں سکتا۔ (ب یہ بات کون کہے کہ مرزا صاحب تو آنجہانی بن گئے۔ ثناءاللہ امرتسری)

غور کرنے کا مقام ہے کہ اگر کوئی فرعون خدائی کا دعویٰ کر کے یہی دلیل پیش کرے کہ اگر میں خدا نہیں تو دعا کر کے خدا کو اتار لاؤ، تو کیا اس کا جواب بھی ایسا ہی مشکل نہ ہوگا جیسا کہ مرزا کے اس سوال کا کہ:

اگر مسیح زندہ ہے تو اس کو ابھی آسمان سے اتار لاؤ۔،

مشکل ہے،

کیونکہ کسی میں ایسی طاقت نہیں کہ خدا کو یا مسیح کو اتار سکے۔ پھر کیا اس عجز سے اس فرعون کا دعویٰ ثابت ہو جائے گا۔ ظاہر ہے کہ مرزا صاحب جو بات بھی نکالتے تھے ایسی نکالتے تھے کہ کسی مسلمان کے حاشیہ خیال میں بھی نہیں گذری ہوگی ایسے لوگوں کی نسبت رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک نظر انداز نہ کرنا چاہیے:

عن ابی ھر یرۃ قا ل قال رسو ل اللہ ﷺ سیکو ن فی آ خر الز ما ن ناس من امّتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یحد ثو نکم بما لا تستمعوا به انتم و لا آ با ء کم فا یا کم و ایا ھم ۔ روا ہ مسلم
(یعنی فرمایا نبی ﷺ نے آخری زمانہ میں میری امت کے بعض لوگ ایسی نئی باتیں کہیں گے کہ نہ تم نے سنیں نہ تمہارے آباء واجداد نے ۔ ان لوگوں سے بہت دور رہو)

اسلام کے مدعیو! اس کے بعد بھی اب اگر ان کی باتیں دل لگا کر سنو گے اور اپنے نبی کو ناراض کرو گے تو تمہاری مرضی ۔ ہاں آپ لوگوں کی بے اختیاری ہے

نیک و بد سوجھے نہیں جب دل کہیں لگ جائے ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جولائی ۱۹۳۱ء مطابق ۷ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۳۸ ص ۵،۶)

ایک آیت کی تفسیر میں فلاسفہ حال کے پانچ اقوال

قابل توجہ علماء اور طلباء

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: ۲۱ جولائی ۱۹۳۱ء کو ثنائی درس قرآن شریف میں آیت اذ قتلتم نفساً زیر درس آئی ۔ اس وقت درس کا عجیب سماں تھا کیونکہ اس وقت میں نے نئے فلاسفہ مفسرین کی عبارتیں سنائیں جو گذشتہ تفسیروں پر ہنسی کرتے اور اپنی تفسیروں کو ان سے بہتر جانتے ہیں ۔

چونکہ علمی مذاکرہ تھا اس لئے اسے ناظرین تک پہنچاتے ہیں تا کہ وہ بھی لطف حاصل کریں اور ان ہنسنے والوں پر ہنسیں ۔ ان تسخروا منّا فانّا نسخر منکم کما تسخرو ن

پہلے ہم آیت ساری نقل کرتے ہیں: و اذ قتلتم نفساً فا دّا ر ء تم فیھا و اللہ مخر ج ما کنتم تکتمون ۔ فقلنا ا ضر بوہ ببعضھا کذا لك یحی اللہ الموتی و یر یکم آیاتہ لعلکم تعقلون (پ ۱) (ترجمہ: یاد کرو جب تم (بنی اسرائیل) نے ایک نفس کو قتل کر دیا پھر اس میں باہمی جھگڑا کیا جس چیز کو تم چھپاتے تھے خدا اس کو ظاہر کرنے والا تھا ۔ پھر ہم (خدا) نے کہا اس کو اس کے بعض حصے سے لگاؤ ۔ اسی طرح اللہ مردے زندہ کرے گا ۔ اور تم کو اپنے نشان دکھاتا ہے تا کہ تم سمجھو) مفسرین اس آیت کی تفسیر یوں کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ کے اس فعل سے مردے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روح مردہ جسم سے ملصق ہوگئی اوراس نے اپنا قاتل بتا دیا۔

آج اس کی تائید ہوتی ہے کہ مما لک یورپ خصوصاً امریکہ میں تحضیر ارواح (روحوں کو حاضر کرنے کا) ایک فن ایجاد ہو کر ترقی کر رہا ہے جس کے ذریعہ سے عامل لوگ ارواح کو حاضر کر کے معلومات حاصل کرتے ہیں۔

اس فن کی ابتداء حضرت موسیٰ کی معرفت خدا نے کرائی تھی مگر آج کل کے فلاسفر چونکہ ایسے واقعات کو خلاف عقل اور خلاف قانون قدرت جانتے ہیں اس لئے وہ اس آیت کی تفسیر میں اپنی عقل کی جولانی دکھاتے ہیں جو قابل دید ہے۔

سب سے پہلے سر سید احمد خان مرحوم کی سنیئے جوان سب سے اقدم ہیں۔آپ اپنی تفسیر القرآن میں یوں گویا ہیں: و اذ قتلتم ۔اس قصہ کو پہلے قصے سے کچھ تعلق نہیں۔بیل کے ذبح کرنے کا قصہ ختم ہو چکا۔یہ دوسرا قصہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص مارا گیا تھا اور قاتل معلوم نہ تھا اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ سب لوگ جو موجود ہیں اورانہی میں قاتل بھی ہے مقتول کے اعضاء سے مقتول کو ماریں۔ جو لوگ درحقیقت قاتل نہیں ہیں وہ بہ سبب یقین اپنی بے جرمی کے ایسا کرنے میں کچھ خوف نہ کریں گے مگر اصلی قاتل بہ سبب خوف اپنے جرم کے جواز روئے فطرت انسان کے دل میں اور بالتخصیص جہالت کے زمانے میں اس قسم کی باتوں سے ہوتا ہے ایسا نہیں کرے گا اور اسی وقت معلوم ہو جائے گا۔اور وہی نشانیاں جو خدا نے انسان کی فطرت میں رکھی ہیں لوگوں کو دکھاوے گا اس قسم کے حیلوں سے اس زمانہ میں بھی بہت سے چور معلوم ہو جاتے ہیں اور وہ بہ سبب خوف اپنے جرم کے ایسا کام جو دوسرے لوگ بلا خوف بہ سبب تقویت اپنی بے جرمی کے کرتے ہیں نہیں کر سکتے پس یہ ایک تدبیر قاتل کے معلوم کرنے کی تھی اس سے زیادہ اور کچھ نہ تھا (تفسیر احمدی جلد اول۔ص ۱۰۱)

نوٹ: اس تفسیر میں سرسید نے قتل نفس سے مراد واقعی قتل انسان سمجھا ہے اور اضربوہ کے معنی بھی ضرب لگانے ہی کے لئے ہیں مگر زمانہ جہالت کی یادگار بتاتی ہے۔

دوسرے مفسر سر سید احمد خان سے دوم درجہ جناب مرزا قادیانی ہیں۔آپ آیت کی تفسیر میں یوں گویا ہیں:

یہودیوں کی ایک جماعت نے خون کر کے چھپا دیا تھا اور بعض بعض پر خون کی تہمت لگاتے تھے۔سو خدا تعالی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اصل مجرم کے پکڑنے کے لئے یہ تدبیر سمجھائی کہ تم ایک گائے کوذبح کرکے اس کی بوٹیاں اس لاش پر مارو اور وہ تمام اشخاص جن پر شبہ ہے ان بوٹیوں کو نوبت بنوبت اس لاش پر ماریں جب اصلی خونی کے ہاتھ سے لاش پر بوٹی لگے گی تو لاش سے ایسی حرکات صادر ہوں گی جس سے خونی پکڑا جائے گا۔اب اس قصہ سے واقعی طور پر لاش کا زندہ ہونا ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔بعض کا خیال ہے کہ صرف ایک دھمکی تھی کہ تا چور بے دل ہوکر اپنے تئیں ظاہر کرے لیکن ایسی تاویل سے عالم الغیب کا عجز ظاہر ہوتا اور ایسی تاویلیں وہی لوگ کیا کرتے ہیں جن کو عالم ملکوت کے اسرار سے حصہ نہیں ۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ طریق عمل الترب یعنی مسمریزم کا ایک شعبہ تھا جس کے بعض خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جمادات یا مردہ حیوانات میں ایک حرکت مشابہ حرکت حیوانات پیدا ہوکر اس سے بعض مشتبہ و مجہول امور کا پتہ لگ سکتا ہے۔ہمیں چاہیے کہ سچائی کو ضائع نہ کریں اور ہر ایک وہ خاصیت یا خاصیت جو عین صداقت ہے اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سمجھیں (تفسیر خزینۃ العرفان ص ۱۳۸۔۱۳۹ زیر آیت و اذ قتلتم)

نوٹ: اس میں بھی قتل نفس سے مراد قتل انسان ہی رکھا ہے ہاں اس کے زندہ ہونے کو مسمریزم کا کرشمہ قرار دیا ہے۔بہت خوب۔

تیسرے مفسر مرزا قادیانی کے اول خلیفہ مولوی حکیم نورالدین ہیں آپ نے اپنے درس قرآن میں اس آیت کی تفسیر یوں فرمائی ہے: و اذ قتلتم نفساً ۔یعنی جب انسان اپنی شہوانی اور نفسانی قوتوں پر غلبہ پا کر ان کو اپنے پاؤں میں کچل دیتا ہے تو اس کو ایک نور ملتا ہے کیا معنی کہ انسان جو مختلفۃ القویٰ کا مجموعہ ہے جب وہ نفس امارہ پر فتح پا کر اس حالت سے نکل آتا ہے تو اپنے اندر ایک روشنی پاتا ہے۔مثلاً یہ بات صاف ہے کہ جب انسان شہوت کو بے جا محل پر استعمال کرنے سے روکے گا تو اس کو عفت کی روشنی ملے گی غضب کی قوت کو دبائے گا تو حلم مل جائے گا طمع کو دبائیگا تو قناعت سے بہرہ ور ہوگا۔اضطراب ترک کرے گا استقلال عطا ہوگا بزدلی نامردی کے مارنے سے شجاعت ملے گی اور بلند پروازگی روح پیدا ہوگی اور یہ اشارہ ہے ظالم النفسہ ہونے کی طرف کیونکہ بدون اس کے وارث کتاب اللہ نہیں ہوسکتا مدارج عالیہ کے حصول کیلئے پہلے دکھ اٹھانا ضروری ہے ۔انسان حزن وغم سے اسی وقت محفوظ ہوسکتا ہے جب وہ اپنے اوپر ایک موت وارد کرلے فا دا رأتم فیھا و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الله مخرج ما کنتم تکتمون کے معنی ہیں تم نے اس میں روشنی پائی یعنی اس قتل نفس میں تم کو روشنی ملے گی ۔اللہ تعالی کی یہ صفت ہے کہ وہ تمہاری مخفی قوتوں اور فعلوں کو ظاہر کر دیتا ہے اللہ تعالی کی اس صفت پر غور کرنے سے انسان دو فائدے اٹھا سکتا ہے۔اول یہ کہ وہ یہ سمجھ کر اللہ تعالی ہر ایک مخفی بات کو ظاہر کر دیتا ہے گناہ کی زندگی سے نکل سکتا ہے اور بچ سکتا ہے۔دوم سعی اور مجاہدہ کر کے بہت سی ان قوتوں کو نشوونما دے سکتا ہے جن کا اس کو علم بھی نہیں ہے۔

پھر اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہمارا یہ منشا نہیں ہے کہ ان قوتوں کو جو حیوانی جذبات اور شہوانی خواہشات کے موجب ہوتے ہیں اور طبعی تقاضا ہیں بالکل مار ڈالو۔نہیں نہیں بلکہ فقلنا اضر بوہ ببعضھا .. الخ ۔پس ہم نے تو یہ حکم دیا ہے کہ بعض کو بعض کے ساتھ مارو (کیا معنی: اگر حرص غالب ہو تو قناعت اختیار کرو، غضب بھڑکے تو حلم اور نرمی سے مقابلہ کرو، یعنی محاذی قوتوں اور قواء کو باہم مارو کیونکہ سنت اللہ یہی ہے کہ ایسے مقابلہ سے وہ مخفی اور نہاں در نہاں بلکہ مردہ یا پژمردہ قوتوں کو نشوونما دیتا ہے) اسی طریق پر اللہ تعالی مردوں کو زندہ کیا کرتا ہے اور اپنے نشانات تم کو دیا کرتا ہے تاکہ تم عقل و دانش سیکھو۔(پارہ اول۔ ص ۱۰۶)

نوٹ: یہ تفسیر سابقہ مفسرین کے خلاف ہوتی تو پرواہ نہ ہوتی۔پرواہ تو اس امر کی ہے کہ حکیم نور الدین صاحب نے اپنے پیر و مرشد، بلکہ مسیح اور مہدی بلکہ نبی اور مرسل یزدانی مرزا صاحب قادیانی کی بھی پرواہ نہ کی ۔قتل نفس سے اپنی نفس کشی بتلائی اور فادارأتم سے مراد روشنی حاصل کرنا۔

چوتھے مفسر: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے راسخ مرید مولوی محمد علی امیر جماعت لاہوری ہیں۔ آپ اس آیت کی تفسیر لکھتے ہیں کہ قتل نفس سے مراد بے شک قتل نفس ہے مگر نفس سے مراد حضرت عیسی مسیح ہیں۔ اس کے ساتھ ہی لکھا ہے:

رہا یہ سوال کہ فقلنا اضربوہ ببعضھا سے کیا مراد ہے؟ اضربوہ میں ضمیر نفس کی طرف جاتی ہے کیونکہ بعض وقت نفس کی ضمیر بلحاظ معنی مذکر آ جاتی ہے اور بعضھا کی ضمیر فعل قتل کی طرف جاتی ہے یعنی بعض قتل سے اس کو مارو یا فعل قتل اس پر پورا وارد نہ ہونے دو چنانچہ ضمیر کا قتل کی طرف جانا جو مصدر فعل سے مفہوم ہے۔بحر المحیط میں بھی تسلیم کیا گیا ہے اور یہی سچ ہے کہ حضرت مسیح پر پورا فعل قتل وارد نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صلیب پر آپ صرف تین گھنٹے رہے اور اتنی دیر میں کوئی شخص صلیب کی موت سے مر نہیں سکتا ۔آپ کے ساتھ جو چور صلیب دیئے گئے تھے ان کی ہڈیاں توڑی گئیں آپ کی ہڈیاں نہیں توڑی گئیں یہی فا ضر بوہ ببعضھا ہے اور کذ لك یحی اللہ المو تی کہہ کر بتادیا کہ جس کو تم نے مردہ خیال کر بیٹھے تھے اسے خدا نے یوں زندہ رکھا یا زندہ کر دیا اور یہ جو فرمایا یر یکم آ یا تہ لعلکم تعقلو ن تو بتایا کہ مسیح جو تم کو مردہ معلوم ہوتا تھا جس طرح خدا نے اسے زندہ کر دیا کیونکہ اللہ تعالی کے نام کو بلند کرنا، اس کی زندگی کا مقصد تھا اسی طرح اگر تم بھی اعلائے کلمۃ اللہ کا کام اختیار کرو تو گو تم لوگ ایک مردہ قوم ہو اللہ تعالی تمہیں زندگی عطا فرمائے گا۔

نوٹ: یہ تفسیر سابق مفسرین کے علاوہ اپنے پیرومرشد حکم عدل مسیح موعود مہدی معہود کے بھی خلاف ہے، جو ان کے مذہب میں جائز نہیں۔ خیر۔

پانچویں مفسر: امرتسری اہل قرآن پارٹی کے سرگروہ ہیں جو درحقیقت سر سید احمد خان سے مستفیض ہیں مگر اپنی رائے جدا بھی رکھتے ہیں۔ آپ نے اس مقتول نفس سے حضرت ہارون بتایا ہے۔((تفسیر بیان للناس۔ص ۵۲۰)۔اس کے بعد لکھا ہے:

انسان کا اصل بعض جس پر اس کا قیام ہے وہ اس کے سر اور دھڑ کا مرکب حصہ ہے ہاتھ اور پاؤں اصل اس جزو کے لئے بطور شاخوں کے ہیں مطلب اس کا یہ ہے کہ اس نفس کے دھڑ والے حصہ کو اس کے ہاتھوں اور پاؤں سے مارو۔ جب کسی شخص کا تنفس بند ہو جاتا ہے اور دل کی حرکت رک جاتی ہے تو دوبارہ تنفس قائم کرنے کے لئے یہ عمل بھی کیا جاتا ہے کہ اس بے ہوش آدمی کو کسی اونچی جگہ پر لٹا دیتے ہیں اور چار آدمی دو اس کے ہاتھوں کو اور دو اس کے پاؤں کو پکڑ کر کھڑے ہو جاتے ہیں ایک شخص اس کے ایک ہاتھ کو سینے سے لگاتا ہے اور جب وہ اسے اٹھا لیتا ہے تو دوسرے ہاتھ والا بھی ایسا ہی کرتا ہے پاؤں والے بھی اس کی ایڑیوں کو باری باری اس کے چوتڑوں پر مارتے ہیں اس تدبیر سے کبھی کبھی تنفس قائم ہو جاتا ہے چونکہ یہ تجویز خود اللہ تعالی نے اس شخص کے لئے مفید دیکھ کر بتلائی تھی اس کئے اس کے حق میں اس کا نتیجہ خیز ہونا لازم تھا۔ حاصل یہ ہے کہ وہ شخص سکتہ کی حالت سے الہی تجویز کے مطابق ہوش میں آ گیا اور قاتلوں کا کافی اور مکمل طور پر ایسا پتہ لگا دیا کہ جس سے کسی شخص کے لئے انکار کی گنجائش نہ رہی اور خدا کا وعدہ پورا ہو گیا کہ جسے تم چھپاتے تھے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کو ظاہر کرنے والا ہوں پھر اس شخص کی طاقت زائل ہونے لگی اور وہ سچ مچ مقتول ہوگیا اور خدا تعالی کا فرمان قتلتم بھی اس کے حق میں صحیح ثابت ہوا۔ (تفسیر بیان للناس۔ص ۵۲۳)

نوٹ: اس عبارت میں قتل نفس سے مراد سکتہ لیا ہے۔ سکتہ والا آدمی مردہ یا مقتول نہیں ہوتا۔ حالانکہ اس عبارت سے ایک صفحہ پہلے لکھ آئے ہیں:

اس جگہ قتلتم کا لفظ ماضی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص سچ مچ قتل ہوگیا تھا اور اس قتل سے جانبر نہیں ہوا تھا۔ (تفسیر بیان للناس۔ص ۵۲۱)

هل هذا الا تنا قض صريح و تها فت قبيح

نوٹ: ہمیں اس موقع پر ان فلاسفہ مفسرین کے مختلف اقوال دکھانے مقصود ہیں، ان پر بحث کر کے صحیح کو صحیح یا غلط کو غلط دکھانا مقصود نہیں۔ ہاں ہمارا خیال ہے کہ آج امام غزالیؒ ہوتے تو اپنی کتاب تہافۃ الفلاسفہ کا دوسرا حصہ ان فلاسفہ خمسہ مفسرین کے ذکر میں لکھتے۔ سچ ہے:

گر تو قرآن بریں نمط خوانی   ببری رونق مسلمانی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔ اگست ۱۹۳۱ء مطابق ۲۱ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۰ ص ۳۔۵)

مجوزہ گھڑیالوی، قادیانی مباہلہ میں محاکمہ

ناظرین کرام! آپ لوگوں کو معلوم ہوگا مرزا غلام احمد قادیانی نے جب مسیحیت اور مہدویت کا دعوی کیا تو اس کے ثبوت میں انہوں نے اپنی روحانیت کو یوں پیش کیا کہ میری دعائیں قبول ہوتی ہیں چنانچہ اسی زعم میں انہوں نے مولوی عبدالحق غزنوی ساکن امرتسر سے ۱۵ جون ۱۸۹۳ء مطابق ۱۰ ذی قعدہ ۱۳۱۰ھ کو میدان عید گاہ امرتسر میں مباہلہ کیا تھا، اس مباہلہ کے بعد مرزا صاحب پہلے فوت ہوئے اور غزنوی صاحب نے نو سال بعد انتقال کیا (حالانکہ مرزا صاحب کا صاف قول ہے کہ مباہلہ کرنے والوں سے جو جھوٹا ہوتا ہے وہ سچے کے سامنے مر جاتا ہے۔ الحکم ۱۰، اکتوبر ۱۹۰۷ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا واقعہ مرزا صاحب کی روحانیت کا یہ ہے کہ انہوں نے ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا جس کا نام تھا، مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ۔اس اشتہار میں انہوں نے دعا کی کہ یا اللہ مولوی ثناء اللہ میری تکذیب اور تردید کرتا ہے اس لئے میں تیرے تقدس کا دامن پکڑ کر دعا کرتا ہوں کہ ہم دونوں میں سے جو تیرے نزدیک جھوٹا ہے اس کو سچے کی زندگی میں فوت کر۔اس دعا کو مرزا صاحب نے خدا کے حضور رجسٹری بھی کرا دیا کیونکہ قادیانی اخبار بدر میں لکھا تھا کہ میں (مرزا) نے جب ثناء اللہ کی بابت دعا کی تو مجھے الہام ہوا اجیب دعوۃ الداع ۔یعنی میں (خدا) نے تیری یہ دعا قبول کر لی) (۲۵۔اپریل ۱۹۰۷ء)

نتیجہ: مولوی عبدالحق غزنوی سے نو سال پہلے اور مجھ خاکسار سے آج تک تیئس سال پہلے فوت ہو جانا صاف فیصلہ خداوندی ہے کیونکہ مرزا صاحب کا اپنا قول ہے

مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے (اخبار الحکم ۱۰۔اکتوبر ۱۹۰۷ء ص ۹)

فقطع دابر القوم الآیۃ

باوجود ان فیصلوں کے قادیان سے مباہلہ کی آواز اٹھتی رہی جس کے جواب میں جلسہ اہل حدیث بٹالہ میں سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی نے میاں محمود احمد کو دعوت مباہلہ دی جس کے لئے وہی مقام (امرتسر) جہاں ان کے والد صاحب متوفی نے مباہلہ معین کیا تھا اور تاریخ بارہ جون ۱۹۳۱ء مقرر کی۔

اس کے جواب میں میاں محمود قادیانی نے بذریعہ اشتہار اعلان کیا کہ میں مباہلہ کرنے کو تیار ہوں مگر بشرائط ذیل

۱۔ ہر فریق اپنے اتباع میں سے ہزار یا پانسو آدمی ساتھ لائے جو مباہلہ میں شریک ہوں ان کے نام اور پتے پہلے بتائے جائیں۔

۲۔ ہر فریق دو گھنٹے پہلے تقریر کرے جس میں مسئلہ حیات و وفات مسیح پر اور صداقت یا بطالت مرزا پر بحث ہو۔

۳۔ یہ دو امر تو قطعی لاتبدیل ہیں۔ان کے علاوہ اور امور کے تصفیہ کے لئے ایک کمیٹی بنے جس میں دو دو ممبر فریقین کے اور تین ممبران چاروں کے انتخاب سے کل سات ممبروں کی کمیٹی مبادی مباہلہ کا فیصلہ کرے۔

ہماری رائے میں جو بالکل واقعات پر مبنی ہے میاں صاحب قادیانی نے بظاہر مباہلہ کا اقرار کیا لیکن درحقیقت فرار۔اس کی تفصیل بتانے کے لئے ہم پہلے مباہلہ کے تاریخی واقعات سناتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ شک نہیں کہ مباہلہ کا مسئلہ قرآن شریف میں آیا ہے جہاں عیسائیوں کو کہا گیا ہے کہ ثم نبتھل فنجعل لعنة الله علی الکاذبین آؤ ہم دونوں فریق اپنے اپنے عیال کو ساتھ لے کر بالمقابل دعا کریں جس میں جھوٹوں پر لعنت کریں۔

اس آیت کے اترنے کے بعد آنحضرت ﷺ نے یوں عمل کیا کہ حضرات علی فاطمہ اور حسن حسین کو ساتھ لیا اور فرمایا میں جب دعا کروں گا تم نے آمین کہنا (تفسیر معالم وغیرہ) ہاں بطور خود شرکت کرنے والے اور اصحاب بھی تھے میاں محمود صاحب نے ابن عساکر سے حضرات ابوبکر عمر عثمان کا ساتھ نکلنا نقل کیا ہے۔ وہ بطور شرکت تھا بطور شرط نہ تھا۔ اسی طرح ابوحیان سے کسی جماعت کا منقولہ قول بھی بطور واقعہ کے نہیں ہے بلکہ محض اس قائل کا خیال ہے واقعہ صرف یہی ہے جو تفسیر معالم وغیرہ میں مذکور ہے کہ حضرت مع عیال خود میدان کی طرف تشریف لے گئے مگر عیسائی نہ آئے انہوں نے اس میں اپنی ہلاکت سمجھی۔

یہ تو ہے سنت نبویہ۔

اب سنئے مرزا صاحب نے مولوی عبدالحق غزنوی کے ساتھ مباہلہ کیسے کیا۔

۱۔ مباہلہ سے پہلے کوئی تقریر نہیں کی کیونکہ مرزا صاحب اس اس بات کا فیصلہ ہو گیا تھا کہ تقریر کوئی نہ ہوگی چنانچہ مرزا قادیانی کے الفاظ یہ ہیں:

مجھے منظور ہے کہ مقام مباہلہ میں کوئی وعظ نہ کروں گا۔ (خط مرزا مندرجہ اشتہار غزنوی ۸ ذی قعدہ ۱۳۱۰ھ۔ جون ۱۸۹۳ء)

صرف ان الفاظ میں فریقین کی دعا تھی جو مقرر ہو چکے تھے

۲۔ مولوی عبدالحق غزنوی اکیلے نکلے تھے کیونکہ مرزا صاحب نے اعلان کیا ہوا تھا کہ

مجھ کو اس شخص (غزنوی) اور ایسا ہی ہر مکفر سے جو عالم یا مولوی کہلاتا ہے مباہلہ منظور ہے

(اشتہار مئی ۱۸۹۳ء مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۳ ص ۴۹)

اسی لئے میاں محمود نے بھی حال میں تسلیم کیا ہے کہ: حضرت مسیح موعود (مرزا) کے زمانہ میں ایک ایک آدمی کے ساتھ مباہلے ہوئے۔ (اخبار الفضل ۱۱ جولائی ۱۹۳۱ء ص ۷)

پس ہزار پانچ سو کی تعداد بطور شرط کے مقرر کرنا خلاف سنت نبویہ اور اعمال مرزا قادیانی کے بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاف ہے۔لہذا یہ یہ اقرار نہیں بلکہ فرار ہے۔

ایک بات میاں محمود نے یہ بھی کہی ہے کہ سید محمد شریف صاحب نے تاریخ از خود مقرر کر لی اور مقام مباہلہ بھی خود ہی مقرر کر دیا جو ہم کو منظور نہیں

ہم دیکھتے ہیں کہ میاں صاحب اس عذر میں بھی راستی پر نہیں کیونکہ مرزا صاحب نے بھی مقام اور تاریخ خود ہی مقرر کی تھی (ملاحظہ ہو تبلیغ رسالت ج۳ص۵۰)

مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے اپنی مقرر کردہ تاریخ پر یہاں تک اصرار کیا تھا کہ غزنوی مرحوم نے جب کسی وجہ سے تاریخ میں تبدیلی چاہی تا مرزا صاحب نے جواب میں لکھا: اب ہرگز تاریخ تبدیل نہیں ہوگی لعنة الله على من تخف منا و ما حضرت فى ذلك التا ر يخ و اليوم و الوقت (خط مرزا صاحب بنام غزنوی مندرجہ اشتہار غزنوی مذکور) یعنی جو فریق مقررہ تاریخ اور وقت پر نہ آئے اس پر اللہ کی لعنت ہو)

نتیجہ: واقعات نبویہ اور افعال مرزائیہ سے مندرجہ ذیل نتائج صاف صاف نکلتے ہیں

ا۔مباہلہ اکیلے ہو سکتا ہے۔۲۔مباہلہ میں کوئی تقریر نہیں ہوتی۔۳۔تاریخ اور وقت مقرر کرنا داعی کا ہے۔،

پس ان وجوہ سے ہم خدالگتی کہتے ہیں کہ میاں محمود مباہلہ کو ٹالتے ہیں جس کی وجہ بجز اس کے کوئی نہیں کہ انہوں نے اپنے باپ کی موت دیکھی ہوئی ہے اس لئے وہ موت سے گھبراتے ہیں اور سید محمد شریف صاحب بزبان حال ان کو کہتے ہیں ان المو ت الذى تفرون منه فا نه ملا قيكم۔

سید محمد شریف صاحب توجہ فرمائیں: کچھ شک نہیں کہ مرزا صاحب بذریعہ مباہلہ غزنوی اور بذریعہ آخری فیصلہ، اپنے متعلق حق و باطل کا فیصلہ درگاہ خداوندی سے کرا چکے تھے جو بحمد اللہ مسلمانوں کے حق میں کافی سے زیادہ مفید ثابت ہو چکا تھا علاوہ وہ آسمانی فیصلہ کے لودہانہ میں انعامی مباحثہ میں بذریعہ مسلّمہ ثالث کے زمینی فیصلہ بھی کرا چکے تھے جس میں انہوں نے مبلغ تین سو روپیہ مجھ خاکسار کو بطور مال غنیمت دیا تھا۔جس کی روداد فاتح قادیان کے نام سے مطبوعہ دفتر اہل حدیث سے ملتی ہے۔با ایں ہمہ آپ نے نئے سرے سے تحریک مباہلہ کی ہے تو اب آپ اس کی تکمیل بھی کیجئے جس کی صورت یہ ہے کہ آپ صاف لفظوں میں بذریعہ اشتہار اعلان کر دیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں (محمد شریف) مع عیال خود فلاں روز اتنے بجے فلاں جگہ فلاں مقام میں میاں محمود قادیانی کے ساتھ مباہلہ کرنے پہنچ جاؤنگا مضمون مباہلہ یہ ہوگا

اے خدائے علیم و بصیر میں مرزا غلام احمد قادیانی کو ان کے دعوے مسیحیت موعودہ وغیرہ میں جھوٹا جانتا ہوں اور میاں محمود ان کو سچا کہتے ہیں

الہ العالمین جو ہم میں سے تیرے نزدیک اس بیان میں جھوٹا ہے تو اس پر ایسی لعنت کر کہ دیکھنے والوں کو عبرت ہو۔ آمین

اسی طرح میاں محمود کہیں کہ میں سچا جانتا ہوں وغیرہ

ہم وجدانی پیش گوئی کرتے ہیں کہ نصاری نجران کی طرح میاں صاحب موصوف مقابلہ پر آنے میں پس وپیش کرینگے تو آپ ان کو اس وقت صاف صاف سنا دیجئے گا

بہا نہ کرتا ہے ساقیا نہیں ہے شیشے میں مئے کا قطرہ
خدا نے چاہا تو دیکھ لیں گے ترا سبو بھی نہیں رہے گا

(ہفت روزہ اہل حدیث ۷۔اگست ۱۹۳۱ء مطابق ۲۱ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۰ ص ۵۔۷)

قیامت کبری آگئی

بہاءاللہ اور مرزا قادیانی کا دعوی ایک ہے

حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دنیا میں جو لوگ مدعی اصلاح ہوئے ہیں انہوں نے یہی کہا کہ ہم دنیا کی اصلاح کر کے اہل دنیا کو اعلی معراج پر پہنچانے آئے ہیں۔ان میں جو سچے تھے وہ تو بحکم خدا اپنا کام کر گئے اور جو محض مدعی تھے وہ دنیا کو امیدوں میں چھوڑ گئے۔آج ہم دو فریبی مدعیان کا دعوی دکھاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جناب شیخ بہاء اللہ ایرانی جو گذشتہ صدی میں دنیا سے رخصت ہوئے ان کا دعوی تھا کہ الہامی نوشتوں میں جس واقعہ کو قیامت کبری کہا گیا ہے وہ میں ہوں ۔ چنانچہ ان کے اتباع اس قیامت کبری کی تشریح یوں کرتے ہیں:

تمام اہل بصیرت جب آسمانی کتابوں کو بغور مطالعہ کرتے ہیں تو انہیں معلوم ہوتا ہے کہ ان کی مقدس کتابوں میں ایک عظیم الشان امر کی خبر دی گئی ہے جسے قیامت کبری کہتے ہیں اس کا دوسرا نام یوم اللہ ہے اسی کو ساعت کہا گیا ہے یعنی وہ وقت جب کہ اللہ یعنی جلوہ جمال الہی آشکار ہوگا۔اس کی تجلی سے ایک ایسا عظیم الشان ہنگامہ رست وخیز برپا ہوگا جیسا دنیا میں کبھی نہ ہوا تھا۔

کتب مقدسہ بیان کرتی ہیں کہ جب دنیا میں ظلم وستم پھیل جائیگا، تکلیف اور تنگی بڑھ جائے گی، تمام قومیں پریشان ہوں گی، تمام مذہبوں میں اختلافات اور جھگڑے پڑ جاویں گے،لوگ حقیقت وروحانیت سے بے بہرہ ہو جائیں گے، جانی و مالی نقصانات اور خطرات بہت ہوں گے، ہولناک مصیبتیں دنیا کو گھیر لیں گی ،ایک گہری تاریکی دلوں پر چھا جاوے گی۔اس وقت ایک مبشر الہی کھڑا ہوگا اور آنے والے خداوند کے قرب ظہور کی بشارت دے گا، آفتاب جمال حق کے عنقریب طلوع ہونے کا مژدہ سنائے گا، وہ ظہور اعظم کیلئے راہیں تیار کریگا دلوں کو شوق انتظار سے بھر دے گا۔

اس کے بعد ایسا ہوگا کہ خداوند بزرگ جلوہ گری فرمائے گا اور اپنی پرجلال آواز سے دنیا کو ہلا وے گا ۔اور مشرق ومغرب سے تمام قوموں کو خدا کی طرف بلائے گا اور عالم انسانی کو ایک نئی شریعت دے گا اور انہیں کامیابی کا صاف اور سیدھا راستہ بتائے گا۔

اور جب یہ آفتاب جمال غروب ہو جائے گا تو اس کی ایک بزرگ شاخ نمودار ہوگی اور خداوند کے آسمان فضل پر ایک چاند نکلے گا جو خداوندی کرسی عظمت پر بیٹھے گا اس کے دین کی روشنی پھیلائے گا اس کی ہیکل عبادت بنائے گا اس کے کلمہ مقدسہ کو تمام عالم میں پھیلائے گا۔تمام عالم میں حقیقت کی نئی روشنی نمودار ہوگی۔ ان نفوس مقدسہ کے قیام سے غلط خیالات کی تاریکیاں دور ہوں گی علمی حقائق کے موتی چمکیں گے مذہبی اختلافات مٹ جائیں گے قومیں متحد ہوں گی خداونداس دن تمام چیزوں میں ایک نئی کیفیت پیدا کردے گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس لئے پرانے حسابات بدل جائیں گے۔ دنیا میں ایک نئی بہار آئے گی اسرار و معارف واشگاف ہوں گے علوم و فنون عام ہونگے دور دور پڑے ہوئے مقامات کی راہیں کھلنے سے وہ باہم قریب ہو جائیں گے سب قومیں آپس میں ملنے لگیں گی دلوں کے بغض دور ہونگے دوسری بڑھ جائیگی الفت زیادہ ہوگی تمام لوگوں میں عالم گیر بھائی چارہ ہوگا خوشی کی لہریں اٹھیں گی۔ سرور کی خوش گوار ہوائیں چلیں گی۔ خداوند اپنی قدرت سے ظلم و ستم کو مٹائے گا عدل وانصاف پھیل جائے گا وہ خود تمام امتوں میں فیصلہ فرمائے گا تہذیب و شائستگی قائم کر دے گا سب کے دلوں کو ملا دے گا تب قتل و غارت کا دور دورہ ختم ہوگا لڑائیوں کا زمانہ چلا جائیگا لوگ اپنی تلواروں کو توڑ کر ہسوے بنالیں گے لڑائی کے ہتھیار توڑ کر زراعت کے آلات بنا ڈالیں گے پھر کوئی قوم کسی قوم پر تلوار نہ اٹھائیگی اور کوئی جماعت کسی جماعت سے جنگ نہ کرے گی۔ خلاصہ یہ کہ نئی زندگی کی خوش گوار ہوائیں چلیں گی مردے زندہ ہونگے اگلی تاریکیاں مٹ جائیں گی ہر طرف کمالات حقیقت کی روشنیاں چمکیں گی انسانی فضائل زیادہ سے زیادہ ظہور میں آئیں گے مشرق و مغرب انوار حق سے روش ہو جائیں گے .... جمال موعود (یعنی بہاءاللہ۔ ثناء اللہ امرتسری) کا آفتاب طلوع ہوگیا جلوہ معبود کا خورشید جگمگانے لگا ساعت وعدہ آگئی اور قیامت قائم ہوگئی صبح ظہور نمودار ہوئی نور خدا بہاءاللہ جلوہ آراء ہوا اور جمال اللہ ظہور فرما ہوا۔ اور اس نے پر جلال اور شاندار آواز بلند کی جس سے تمام آفاق گونج اٹھے اور عالم میں تہلکہ مچ گیا اور ہر طرف یہ صدا سنائی دینے لگی ، رب موعود آگیا، جمال معبود ظاہر ہوگیا، خدا کا یوم معہود نکل آیا اور خدا کا امر قطعی آپہنچا۔ خداوند بدلیوں کے سایہ میں اتر آیا۔ روئے زمین جلوہ حق سے پرنور ہوگئی پل صراط قائم کر دیا گیا۔ کتاب لاکر رکھ دی گئی، حجاب ہٹ گیا نقاب اٹھ گیا نشانات بارش کی طرح برسنے لگے علم و عرفان کے درختوں پر سبز پتے نکل آئے اور وہ پھولوں سے لد گئے۔ مردے اٹھ کھڑے ہوئے بوسیدہ ہڈیاں زندہ ہوگئیں۔

خدا کے قلم اعلی سے معارف و علوم کی نہریں جاری ہوئیں اس کی انگلیوں نے سر بمہر شراب طہور کی مہروں کو کھول دیا۔ اپنی الواح مقدسہ (ان اوراق کا نام ہے جو بہاءاللہ کی طرف منسوب ہیں۔ ثناء) میں کلمات انبیاء کی حقیقت کو روشن کر دیا۔ پاکبازوں کے ان بیانات کے مغز اور راز کو کھول دیا جو لوگوں کی نظروں استعارات تھے یہاں تک کہ تمام پیغمبروں کے اسرار کی مہریں کھل گئیں اور پاک دلوں کے لئے نبیوں کے حقائق و مقاصد واضح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے اور ایک نئی شریعت دنیا کو دی گئی جس پر تمام قومیں اور ملتیں مجتمع ہو گئیں اور ایسا عظیم الشان پروگرام جاری کیا جسکے ذریعہ مختلف دینوں اور مذہبوں کے لوگ ایک ہو گئے۔

حضرت بہاء اللہ نے اپنے تمام اولیاء و احباء کو تمام قوموں سے محبت کرنے کا حکم دیا اور تمام اہل عالم کی خدمت کیلئے تاکید فرمائی اپنے ماننے والوں کیلئے عبادت نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ کے طریق مقرر فرمائے گناہوں اور ہلاکتوں سے ان کو روکا جیسے قتل زنا چوری غیبت جھوٹ افتراء اور ان کے سوا تمام بری اور مکروہ باتوں سے منع فرمایا۔ ہر جگہ حکومت عادلہ کے قوانین کی اطاعت کا حکم دیا بادشاہوں اور حاکموں کی فرمان برداری اور علماء کے احترام کا حکم دیا اور معارف کے عام کر دینے کی تاکید فرمائی۔ لڑکیوں اور لڑکوں کی تعلیم و تربیت فرض قرار دی جس بات سے لوگوں میں نفرت و اختلاف پیدا ہو ایسی بات سے بچنے کی نہایت تاکید فرمائی۔ بدگوئی، لعنت، گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑے کی سخت ممانعت فرمائی بلکہ ہر ایک ایسی بات کی ممانعت کی جس سے دلوں میں پھوٹ پڑے اور نفوس انسانی مکدر ہوں یہاں تک کہ اجازت حکام کے بغیر ہتھیار باندھنا ممنوع قرار دیا اور ایسی بات جس سے نظام میں خلل پڑے حرام قرار دی۔ حضرت بہاء اللہ نے اپنے آخری دنوں میں اپنے دست مبارک سے کتاب عہدی لکھی اور اس میں منصوص اور مصرح طور پر مرکز میثاق کا تعیین فرما دیا اور تمام لوگوں کو صاف صاف راہ ہدایت دکھائی اور اس کتاب عہد میں مکرر طور پر اوصاف کمال اور پاکیزہ اخلاق کے احکام دیئے یہاں تک کہ اپنے ماننے والوں میں سے بہت سے شائستہ اور پاکیزہ نفوس پیدا کر دیئے اور اپنے آسمان امر میں چمکتے ہوئے ستارے لگا دیئے ۔ آیات الٰہی کی موسلا دھار بارش ہوتی رہیں اور الطاف الٰہی کے مینہ برستے رہے یہاں تک کہ وہ زمانہ آ گیا جب کہ آفتاب حقیقت پردہ پوشیدگی میں چلا گیا اور وہ جلوہ رب اپنے اقدس واعلی مقام کو اٹھ گیا۔ اور اس کی حقیقت مقدسہ باطنی ہویت میں ہماری نظروں سے غائب ہو گئی اور یہ حادثہ ماہ ذی قعد ۱۳۰۹ مطابق ۱۶۔ ایار ۱۸۹۲ء میں ہوا۔

(کوکب ہند۔ مئی جون ۱۹۳۱ء ص ۵۔۹)

سوال یہ ہے کیا دنیا میں ایسا ہوا ہے؟ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ دنیا میں دن بدن اندھیرا چھا رہا ہے اور جہالت پر جہالت ترقی کر رہی ہے دیانت صداقت دنیا سے مفقود ہو رہی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔باوجوداس کے مدعی اوران کے اتباع کہے جاتے ہیں کہ قیامت کبری قائم ہوگئی یعنی دنیا سے جہالت بطالت اٹھ کر ہدایت صداقت پھیل گئی۔یاللعجب

خیراس کے بعد دوسرے مدعی کا مقولہ سنئے جو اس سے بھی واضح تر ہے۔

مرزا غلام احمد لکھتے ہیں: چونکہ آنحضرتﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے،اورآپ خاتم الانبیاء ہیں، اس لئے خدانے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرتﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہوگیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا اس لئے خدانے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب جمع ہوجائیں،زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔ (چشمہ معرفت۔ص ۸۲۔۸۳)

(مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں) کیسا پیارا اور پسندیدہ اور کیسا صاف صاف وعدہ ہے کہ مسیح موعود (مرزاقادیانی) کے زمانہ میں سب قومیں ایک ہوجائیں گی اور ایک ہی مذہب (اسلام) پر جمع ہوجائیں گی۔

سوال یہ ہے کہ ایسا ہوگیا؟ واللہ اگر ایسا ہوگیا ہے تو ہمیں بھی اس مدعی کو سچا ماننے میں عذر نہیں۔مگر ہائے افسوس دنیا کا پتہ پتہ شہادت دیتا ہے کہ ایسا نہیں ہوا بلکہ اس کے خلاف دنیا میں نئے نئے مذاہب باطلہ پیدا ہورہے ہیں یا سرے سے مذہب کو جواب ہی دے دیا جاتا ہے۔مگر کہنے والے بجائے نادم ہونے کے الٹے اکڑتے ہیں اور دنیا کی آنکھوں میں مٹی اور کنکریاں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں جو حقیقت میں انہی کی آنکھوں میں پڑتی ہے۔سچ فرمایا لایحیق المکر السیٔ الا باھلہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔اگست ۱۹۳۱ء مطابق ۲۸ ربیع الاول جلد ۲۸ نمبر ۱۴ ص ۳۔۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی بڑے ہوشیار ہیں

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

المؤمن غر کریم (الحدیث)

بحکم حدیث شریف مومن بڑا صاف دل سیدھا سادا ہوتا ہے۔اس پر طرہ یہ کہ دوسروں کو بھی اپنے پر قیاس کر کے بھلا آدمی سمجھ لیتا ہے۔

حدیث کا دوسرا ٹکڑا ہے کہ غیر مسلم بڑا ہوشیار اور مکار ہوتا ہے۔

خیر یہ تو حدیث شریف کا مضمون ہے ہم دیکھتے ہیں کہ قادیانی گروہ بڑا ہشیار ہے ہر کام میں اپنا مقصد زیر نظر رکھتا ہے کیونکہ ان کا مقبولہ مقولہ ہے:

ہمارا اصل کام تبلیغ احمدیت ہے ۔(الفضل قادیان ۱۶ ستمبر ۱۹۳۰ء)

ابھی کل کا ذکر ہے کہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے صاف الفاظ میں اعلان کیا تھا کہ:

ہم جنگل کے درندوں سے صلح کر سکتے ہیں مگر اپنے عقاید پر طعن کرنے والوں سے صلح نہیں کر سکتے۔

(الفضل قادیان ۸ فروری ۱۹۲۹ء)

یہ دونوں اعلان اپنے مضمون میں صاف ہیں۔ باایں ہمہ خلیفہ قادیان کبھی زمینداروں کے جلسوں میں شریک ہوتے ہیں، کبھی کشمیر کی مصیبت میں عملی ہمدردی کرنے کو کشمیر کمیٹی میں نہ صرف شریک ہوتے ہیں بلکہ اس کے صدر بن کر ہمدردی کے اشتہار اور ٹریکٹ شائع کر رہے ہیں، تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا بغیر کسی غرض کے کشمیریوں سے محض بحیثیت انسان یا بحیثیت مسلمان ہونے کے ہمدردی ہے؟

نہیں، کیونکہ ایسا کرنا ان کے اعلان مندرجہ الفضل ۱۶ ستمبر ۱۹۳۰ء کے خلاف ہے۔ بلکہ اصل غرض ان کی تبلیغ مرزائیت یعنی نبوت مرزا کا زہر مسلمانوں کو ہمدردی کے دودھ میں پلانا ہے، کیونکہ ان کا اعلان ہے کہ: جو بات

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تبلیغ احمدیت کے لئے کسی حد تک بھی مفید ہو ہم اسے چھوڑ نہیں سکتے (الفضل قادیان ۱۶ ستمبر ۱۹۳۰ء)

پس ہمارے ناظرین مطلع رہیں کہ قادیانیوں کی دانش مندی ہے کہ وہ ہر کام میں اپنا مذہبی فرض نہیں چھوڑا کرتے۔ وہ مسلمانوں کے ساتھ جس کسی غرض سے شریک ہوں گے اس سے ان کی غرض یہ ہوگی کہ مسلمانوں کو ہم سے نفرت کم ہوتا کہ ہم انہیں زہر پلا سکیں۔ اب یہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس انس اور ملاپ میں مرزائیوں پر اپنا اثر ڈالیں۔ اثر کا طریق ہم سے سنیں:

اس حال میں جب مرزائیوں سے میل جول ہونے لگے تو چپکے سے ان کو کہا کرو کہ:

مرزا صاحب اگر حقیقت میں مسیح موعود اور مہدی مسعود ہوتے تو آج دنیا میں نہ کوئی غیر مسلم ہوتا نہ کوئی ان کوستا تا بلکہ ساری دنیا میں ایک ہی مذہب (اسلام) ہوتا اور مسلمان سب ایک دوسرے کے ہم درد ہوتے۔ (چشمہ معرفت۔ص ۸۳)

کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں لوگوں کے درمیان کسی قسم کا بغض و کینہ نہ ہوگا (مشکوۃ) حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کشمیر میں غیر مسلم نہ صرف رعایا بلکہ حکومت بھی غیر مسلم ہے۔ وغیرہ۔

اس طرح مسلمان اگر ان بھولے ہوئے لوگوں کو سمجھائیں گے تو انشاء اللہ اچھا اثر ہوگا اور اگر مسلمان اپنے فرض سے غافل رہیں گے اور وہ غافل نہ ہوں گے تو نتیجہ وہی ہوگا جو چوہے کی غفلت اور بلی کی ہشیاری میں ہوتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اگست ۱۹۳۱ء مطابق ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۲ ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الہام قادیانی

خلاف آیت قرآنی

جناب بابو حبیب اللہ کلرک امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قرآن مجید میں ہے:

اللہ لاالہ الا ھو الحی القیوم لا تأخذہ سنۃ و لا نوم لہ ما فی السماوات و ما فی الارض ۔(یعنی) اللہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ ہے ہمیشہ قائم رہنے والا نہیں آتی اس کو اونگھ اور نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے جو کچھ زمین میں ہے

عیسویت۔

بائیبل کے حوالے: مرزائی مولوی محمد یعقوب نے فاروق قادیان ۷۔اپریل ۱۹۳۰ء صفحہ ۷ پر عیسائی مشن کی تردید ہوئے لکھا ہے: خدا سو جاتا ہے: بائبل کا خدا غلبہ نیند کی وجہ سے بہت دفعہ سو بھی جاتا ہے چنانچہ لکھا ہے:

۱۔میں نے تھکی ہوئی جان کو آسودہ کیا اور ہر غمگین روح کو سیر کیا اس پر میں جاگا اور نگاہ کی اور میری نیند مجھے میٹھی معلوم ہوئی۔(یرمیاہ ۳۱:۲۵۔۲۶)

۲۔حضرت داؤد دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں:

بیدار ہو کیوں سو رہتا ہے تو اے خداوند جاگ ہم کو ہمیشہ کے لئے ترک مت کر۔(زبور ۴۴:۲۳)۔۳۔اے میرے خدا! اے میرے رب! اٹھ اور میرے انصاف کے لئے اور میرے فیصلہ کیلئے جاگ۔

الہام مرزا قادیانی:

البشری حصہ ۲ صفحہ ۷۹: اصلی و اصوم اسھر و انام و اجعل لك انوار القدوم و اعطیك ما

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یدو م ان اللہ مع الذین اتقوا (یعنی، میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا، جاگتا ہوں اور سوتا ہوں، اور تیرے لئے اپنے آنے کے نور عطا کرونگا اور وہ چیز تجھے دونگا جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی۔ خدا ان کے ساتھ ہے جو تقوی اختیار کرتے ہیں)

نوٹ: قرآن مجید لا تأ خذہ سنۃ و لا نو م فرما کر اس لغو عقیدہ کی تردید کرتا ہے۔ اگر کوئی مرزائی یہ کہے کہ الفاظ، میں جاگتا ہوں اور سوتا ہوں،، خدا کے بارے میں نہیں، مرزا صاحب کے بارے میں ہیں، تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بات سراسر غلط ہے۔ خدا نے (بقول مرزا) مرزا صاحب کو مخاطب کر کے الفاظ مطلب اسھر و انـا م ، اپنی نسبت کہے ہیں جیسا کہ دوسرے الفاظ (تیرے لئے اپنے آنے کے نور عطا کرونگا اور وہ چیز تجھے دونگا جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی) اس کو ثابت کرتے ہیں۔

الف: تبلیغ رسالت جلد۲ صفحہ ۲۵: جو الہام قرآن کے مخالف ہو وہ صحیح نہیں ٹھہر سکتا

ب۔ براہین صفحہ ۳۲۷، ۴۳۱، اور چشمہ معرفت صفحہ ۲۶۱: اللہ لا الہ الّا ھو الحی القیو م لاتاخذہ سنۃ و لا نو م

ج۔ چشمہ معرفت صفحہ ۲۲: جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔

د: چشمہ معرفت صفحہ ۲۶۱: جیسا کہ موت اس پر جائز نہیں ایسا ہی ایسا درجہ کا تعطل حواس بھی جو نیند اور اونگھ سے ہے وہ بھی اس پر جائز نہیں۔

ھ: الفضل ۲۳ مئی ۱۹۳۱ء صفحہ ۷: اسی طرح خدا کی ایک صفت یہ ہے کہ اسے نیند اور اونگھ نہیں آتی۔ اللہ تعالی قرآن میں لا تا خذہ سنۃ و لا نو م فرما کر یہ حقیقت واضح کرتا ہے

ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کا الہام صریح قرآن مجید کے خلاف ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اگست ۱۹۳۱ء مطابق ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۲ ص ۶۔۷)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مباہلہ اور مباحثہ میں کیا دیر ہے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ ہوا سری نگر کشمیر کے ایک دوست نے بتایا کہ ایک جگہ راستہ اتنا تنگ تھا کہ ایک ہی گھوڑا سوار گذر سکتا تھا۔ ایک طرف سے انگریز آیا، دوسری طرف ایک پٹھان سوار تھا۔ انگریز نے آواز دی ہٹو۔ پٹھان نے للکارا تم ہٹو۔ دو تین مرتبہ ایسا ہونے کے بعد انگریز نے کہا تم کون ہو؟ پٹھان نے کہا ہم آفریدی۔ انگریز نے آفریدی نام سن کر سن کر از راہ شفقت کہا: آیئے خان صاحب چلے آیئے۔

یہ ایک قصہ عبرت انگیز ہے۔ اس کی مثال آج ہمیں قادیان سے ملتی ہے۔ قادیانی جماعت ایک باقاعدہ جنگجو ہے۔ جنگ سے مراد ہماری مذہبی مقابلہ ہے۔ ہر ایک مذہب والے سے ان کا مقابلہ رہتا ہے۔ مقابلہ کی نوعیتیں دو ہیں۔ مباحثہ اور مباہلہ۔ ہر ایک خالف کو للکارا کرتے ہیں کہ آؤ ہم سے مناظرہ یا مباحثہ کرلو، ورنہ ہم دعا کریں گے تم برباد ہو جاؤ گے۔

گو قادیانی دعاؤں کا اثر بارہا معلوم ہو چکا ہے خصوصاً محمد علی قاتل کی رہائی کے لئے جو تہجدیں پڑھ پڑھ کر دعائیں مانگی گئیں خلیفہ قادیان رو رو کر دعائیں مانگتے رہے مگر جواب جو ملا وہ سب کو معلوم ہے کہ قاتل مذکور کو کھلے بندوں دی گئی۔

باوجود اس کے قادیانیوں کا دعویٰ دعا گوئی ختم نہ ہوا۔ یہاں تک کہ خدا نے ایک آفریدی بشکل سید محمد شریف ساکن گھڑیالہ کو آمادہ کیا۔ جنہوں نے خلیفہ قادیان کو مباہلہ کی دعوت دی۔ جس کے جواب میں خلیفہ صاحب بڑی سوچ بچار سے خوب شرط شروط لگائیں۔ جن میں بڑی ضروری شرط یہ تھی کہ فریقین کے ساتھ ہزار ہزار آدمی خاص اتباع میں سے شریک مباہلہ ہوں۔ جب اس کا جواب ۷۔ اگست ۱۹۳۱ء کے اہل حدیث امرتسر میں دیا گیا جس میں بتایا گیا کہ یہ شرط سنت نبویہ اور فعل مرزا کے بھی خلاف ہے، تو آفریدی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سامنے سے انگریز ہٹ گیا۔

پہلے تو اخبار الفضل میں بڑے زور سے لکھا جاتا تھا کہ مباہلہ میں شریک ہونے والوں کی بڑی تعداد میں مردوں بلکہ عورتوں کی بھی درخواستیں آ رہی ہیں، مگر افسوس ہے کہ ان نہ وہ مرد نظر آتے ہیں، نہ عورتیں، نہ بوڑھے، نہ جوان۔ وجہ کیا؟ یہی کہ اپنے والد ماجد کی موت یاد کر کے ڈرتے ہیں جو خواب میں ان کو کہتے ہوں گے: من نہ کردم شما حذر بکنید۔۔ سچ ہے: السعید من وعظ بغیرہ

رہا مباحثہ، سو اس کی حقیقت یہ ہے کہ قادیانیوں کے مباحثہ کی وہی مثال ہے جو کسی نے طوطے کو سکھا رکھا تھا: دریں چہ شک۔

ان کا مباحثہ کیا ہے؟ آؤ وفات مسیح پر بحث کر لو۔

اب جو عیسائی سامنے آئے وہ چونکہ پہلے ہی وفات مسیح کے قائل ہیں کیونکہ ان کی انجیل میں لکھا ہے: مسیح نے چلا کر جان دی، تو قادیانیوں کا دریں چہ شک، ختم ہو گیا۔

عیسائیوں نے غضب پر غضب یہ کیا کہ مبحث میں مسیح قادیان کی شخصیت کو داخل کر دیا۔ بس پھر کیا تھا سناٹا ہو گیا۔، ورنہ یہ شرط بھی کوئی مشکل نہ تھی کہ خلیفہ قادیان چونکہ باپ کی جگہ ہے اس لئے وہ خود مباحثہ کرے۔

ہم عیسائیوں سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ مہربانی کر کے ہمارے کہنے سے یہ شرط اٹھا دیں۔ بلکہ خلیفہ کی نیابت میں جو بھی مناظرے میں آئے، اسے قبول کریں اور مسیح بن مریم اور مسیح قادیان کی شخصیت پر مباحثہ کریں:

صلائے عام ہے یاران نکتہ دان کے لئے

فریقین کے مباحثہ میں ہم بطور خادم دونوں فریق کی خدمت کریں گے کیوں کہ

دل کو چھوڑوں یا جگر کو میں۔ میری دونوں سے آشنائی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔ اگست ۱۹۳۱ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۳ ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مسیح اور حواریوں میں اختلاف

جناب سید محمد حسن شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان کے ایک نمبر میں مرزا سلطان احمد صاحب کی وفات کا ذکر درج ہوا ہے۔ نظر بریں کہ وہ اپنے اہل وعیال کو داغ مفارقت دے گئے، ہم بھی افسوس کرتے ہیں۔

مرزا جی کا عام دستور تھا کہ وہ ہر واقعہ سے اپنی صداقت ظاہر کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے اس لئے ممکن نہیں کہ ان کے حواری مسیح صاحب کے قدم بقدم نہ چلیں لہذا ان کی بھی یہی عادت ہے کہ ہر واقعہ سے اپنا مطلب سیدھا کرنے کی کوشش کرتے ہیں مرزا سلطان احمد صاحب مرزا جی کے فرزند اکبر تھے مگر مرزا جی کو نبی نہ ماننے کے سبب درگاہ رب العالمین میں اپنے باپ کے صحیح فرزند تسلیم نہ کئے گئے اور کہا جاتا ہے کہ آخر کار مرزا سلطان احمد متوفی نے اپنے چھوٹے بھائی یعنی موجودہ خلیفہ قادیان (محمود احمد) کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

قادیانی امت کے لئے اپنے نبی کے بیٹے کی وفات سے بڑھ کر کوئی سانحہ عظیم نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ عام طور پر مشہور ہے کہ، بیٹے باپ کی نشانی ہوتے ہیں،۔ لہذا قادیانی اصحاب سے حد درجہ غفلت سمجھی جاتی اگر وہ اس واقعہ عظیم کو مرزا جی کی صداقت میں پیش کرنے سے قاصر رہتے یا دریغ کرتے۔

اس اصول کی بنا پر انہوں نے اس موقعہ سے بھی فائدہ اٹھانا چاہا چنانچہ مرزا سلطان احمد متوفی کی بیعت کا تذکرہ کرتے ہوئے الفضل کے ایک قابل نامہ نگار اور پکے مرزائی نے مرزا قادیانی کے ایک فرزند کی پیدائش کے بارے میں ان کے ایک الہام کا ذکر کیا ہے جس کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:

وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔

اور اس کی تفسیر یوں کی ہے کہ در اصل مرزا غلام احمد صاحب کے چار بیٹے تھے مگر ایک (مرزا سلطان احمد) بوجہ باپ کی مسیحیت اور مہدویت اور کرشنیت کو نہ ماننے کے مرزا جی کا صحیح معنوں میں بیٹا نہ بن سکا اور حقیقی بیٹے تین ہی رہ گئے۔ مگر وہ فرزند جس کے تولد کی مرزا صاحب نے پیش گوئی کی تھی، اپنی خاص الخاص برکتوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اس فرزند بدراہ کو صراط مستقیم پر لے آوے گا۔اور اس طرح سے مرزا صاحب کے چار بیٹے حقیقی معنوں میں بیٹے کہلا سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔اور یہی معنی ہیں اس الہام کے کہ:

وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔

مرزا غلام احمد کے جس فرزند کے وسیلہ سے اس الہام نے پورا ہونا تھا یعنی جس نے تین کو چار کرنے والا ہونا تھا الفضل کے قابل نامہ نگار نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ موجودہ خلیفہ قادیان (محمود احمد) ہیں۔ہمیں افسوس اس بات کا ہے کہ مرزا جی نے ہزاروں تکلیفیں اور لاکھوں دکھ اٹھا کر اپنی مسیحیت کا ڈھانچہ کھڑا کیا مگر انہی کے نام لیوا اپنے بانی کی تعلیم کو بھول گئے ہیں۔یہی معنی ہیں کسی امت کے تباہ ہونے کے۔

اس لئے قادیانی امت کی عین خیر خواہی کی نیت سے ہم انہیں مرزا جی کا پڑھایا ہوا سبق یاد دلاتے ہیں ۔اس کے صلے میں ہم آپ سے بطور فیس کچھ نہیں مانگتے۔ ہاں اتنا عرض کریں گے کہ ذرہ غور سے سنئے تاکہ پھر فراموش نہ ہو جائے۔

آپ کے مسیح موعود نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک پیش گوئی کا اشتہار دیا تھا جس کی عبارت مندرجہ ذیل ہے:

پیش گوئی

بالھام اللہ تعالی و اعلامہ عز و جل ۔خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جل شانہ وعزاسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں،اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔سو میں نے تیری تضرعات کو سنا ،اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔

سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔اور فتح وظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔اے مظفر تجھ پر سلام۔خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں،موت کے پنجے سے نجات پاویں۔اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں،باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے۔اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے۔اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں۔اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اسکے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جاوے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔وہ لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔اور وہ رجس سے پاک ہے۔اور وہ نور اللہ ہے۔مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔اس کے ساتھ فضل ہے۔جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔وہ صاحب شوکت اور عظمت اور دولت ہوگا۔وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری سے پر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے)۔

دوشنبہ ہے،مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظھر الاول و الآخر مظھر الحق و العلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی سے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اسکے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا و کان امرا مقضیا ۔

خاکسار مرزا غلام احمد مولف براہین احمدیہ

ہوشیار پور طویلہ شیخ مہر علی صاحب رئیس ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء (مجموعہ قادیانی اشتہارات۔جلد اص ۱۰۰۔۱۰۲)

پیشگوئی کا مطلب کتنا صاف اور صریح ہے کہ کسی موافق یا مخالف کو دم مارنے کی جگہ نہیں ہے آخر کار مرزا صاحب کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو آنجناب نے اپنی صداقت کا اظہار کرنے کے لئے ایک اشتہار دیا جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوش خبری:

اے ناظرین میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کے لئے میں نے اشتہار ۸۔اپریل ۱۸۸۶ء میں پیش گوئی کی تھی اور خدا تعالی سے اطلاع پا کر اپنے کھلے کھلے بیان میں لکھا تھا کہ اگر وہ موجودہ حمل میں پیدا نہ ہوا تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے ضرور پیدا ہو جائے گا آج ۱۶ ذی قعد ۱۳۰۴ھ مطابق ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء بارہ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہو گیا فالحمد للہ علی ذلک اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ کس وقدر بزرگ پیش گوئی ہے جو ظہور میں آئی ...اطلاع ہو کہ ہم نے پیش از وقوع اپنی پیش گوئی کی نسبت دعوی کیا تھا اور پھر وہ کیسا اپنے وقت پر پورا ہوا۔

المشتہر : خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء

ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے گھر لڑکا ضرور پیدا ہوا۔ اور گو اس کی پیدائش نے کچھ عرصہ کے لئے مخالفوں کا منہ بند کر دیا مگر مرزا جی کے لئے آئندہ مشکلات کا ایسا دروازہ کھولا کہ دنیا دوزخ کا نمونہ بن گئی۔

آہ! اسکا کیا علاج کہ موعود لڑکے کی حیات وممات اور دیگر مذکورہ صفات مرزا جی کے بس کی بات نہ تھی۔ یہ تو محض اللہ جل شانہ کے اختیار میں ہے کہ وہ جب تک چاہے کسی کو دنیا میں رہنے کی اجازت دے۔ الہام الہی کے مطابق تو موعود لڑکے کے اوصاف یہ تھے: وہ بڑی عمر پانے والا اور سخت ذہین ہو گا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا فرزند دل بند گرامی ارجمند مظہر الا ول وا لآ خر مظہر الحق و العلاء کان اللہ نز ل من السماء گویا خدا آسمان سے اتر آیا۔ جلد جلد بڑھے گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ وغیرہ

مگر تقدیر خدا غالب ہے جس قادر مطلق نے مرزا جی کو محمدی بیگم کے نکاح سے محروم رکھا اور جس زمین و آسمان کے پیدا اور فنا کرنے والے نے مرزا سلطان محمد (شوہر محمدی بیگم) کو مرزا صاحب کی مقرر کردہ اڑھائی سال میعاد میں وفات نہ دی، وہ اس بات پر بھی قادر تھا کہ مرزا جی کی تکذیب کے لئے اس لڑکے کو ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفات کا متصف نہ کرے جن کا اظہار مرزا جی نے اپنی صداقت کا نشان بتلایا تھا چنانچہ پسر موعود ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو تین دن کم پندرہ مہینے کی عمر پا کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے حواریوں کو ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گیا:

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدم و بہار آخر شد

مرزائیو! خدا سے ڈرو اور سوچو کہ جس فرزند ارجمند کے پیدا ہونے کا الہام تھا اور جس نے تین کو چار کرنا تھا، وہ تو تمہارے نبی کے کہنے کے مطابق ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء کو پیدا ہوا اور ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو مر بھی گیا اور تمہارے ہی نبی کے بیان کردہ اصول کے مطابق، الہام کے وہ معنیٰ ٹھیک ہوتے ہیں کہ ملہم آپ بیان کرے۔ پھر تم کس منہ سے مرزا محمود احمد میں تین کو چار کرنے والی صفت بتاتے ہو؟ پس:

ذرہ انصاف تو کیجئے نکالا کس نے شر پہلے

معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی جماعت بھی مسئلہ تناسخ پر ایمان رکھتی ہے۔ اور کیوں نہ ہو جب ان کے مسیح زمان نے ہی، کرشن، ہونے کا دعویٰ کر رکھا تھا تو آخر کوئی نہ کوئی عقیدہ ان میں اس جماعت کا ہونا بھی ضروری ہے جس کا پیشوا اصل کرشن ہو۔

مرزا جی کی نبوت کا نقشہ کھڑے کرنے والو بتاؤ کہ

۱: کیا پسر موعود نے ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو مر کر موجودہ خلیفہ قادیان میاں محمود احمد کا جنم اختیار کیا تھا جنہیں اب تم تین کو چار کرنے والا کہتے ہو۔

۲۔ کیا الہام الٰہی اور خاص کر وہ الہام جو کہ نبی اپنی صداقت میں پیش کرے، غلط ثابت ہوتے ہیں؟ اگر غلط نہیں ہوتے اور یقیناً نہیں ہوتے تو ایسی خرافات کو الہام الٰہی جتانے والا کون ہوتا ہے؟

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اگر جواب دینے کی کوشش کی تو مندرجہ ذیل اصولوں کو مدنظر رکھنا ہوگا۔

الف: اصل القرآن: لو کان من عند غیر اللہ لو جدوا فیہ اختلافاً کثیراً (یعنی جو کلام خدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی طرف سے القاء اور وحی نہ ہو اس میں بہت بڑا اختلاف ہوتا ہے اور یہی اختلاف اس کے کذب کی دلیل ہے)۔ب۔اصل مرزا: ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر کوئی امتحان نہیں ہو سکتا۔ (دافع البلاء)

احمدی دوستو! مرزا کو نبی ماننا تمہارے اختیار میں ہے کیونکہ یہ تو ہم بھی جانتے ہیں کہ:

نیک بد سوجھے نہیں جب دل کہیں لگ جائے ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔اگست ۱۹۳۱ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۳ ص ۶۔۸)

مناظرہ پکھو کے معماراں ۱۹۳۱ء:

۱۷ اگست ۱۹۳۱ء کو بمقام پکھو کے معماراں مولوی محمد شفیع محمدی اور مولوی سلیم مرزائی میں مناظرہ ہوا۔ حق کو فتح ہوئی ۔راقم: محمد یعقوب ناظم انجمن اسلامیہ پکھو کے معماراں

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۸۔اگست ۱۹۳۱ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ۔ص ۱۴)

مباہلہ مرزا

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: آج ہم ایک ایسے فیصلہ شدہ امر پر بحث کرنے کو ہیں جس کا نہ صرف آسمان پر بلکہ زمین پر بھی فیصلہ ہو چکا ہے، مگر قادیانی اور لاہوری مرزائی اہل زبان و اہل قلم نے آسمانی اور زمینی فیصلے کو مشتبہ کرنے کی کوشش کی تو آج یہ مضمون لکھنے کی نوبت آئی۔ قادیانی اہل قلم اور اہل زبان سے شکایت نہیں کیونکہ وہ تو یہاں تک ترقی کر گئے ہیں کہ مرزا غلام احمد کا منکر خواہ کیسا ہی ایمان دار ہو ان کے نزدیک قطعی کافر ہے۔ (انوار خلافت۔ص ۹۰۔۹۱)

ہاں لاہوریوں سے تعجب آتا ہے جو قادیانیوں سے زیادہ معقول پسندی کا دعویٰ کرتے ہیں ان کے امیر مولوی محمد علی نے بھی اس امر میں تعصب اور نا انصافی کا جو نمونہ دکھایا ہے زمانہ سابق میں اس کی مثال نہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ملے گی تفصیل اس کی یہ ہے۔

مرزا صاحب قادیانی نے ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا تھا جو یہ ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ یستنبئونك احق ھو۔ قل ای و ربی انہ لحق۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علی من اتبع الھدی

مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہوسکتا۔

اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔ اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔

یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔ میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلیے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما ليس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لیے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق و انت خير الفاتحين۔ آمین۔ بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایدہ۔
مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء

اس اشتہار کا مضمون بالکل صاف ہے۔ ناظرین اسے ایک نظر پھر دیکھ جائیں اور اللہ بنظر غور دیکھیں کہ اس میں کسی سطر یا کسی فقرہ میں مباہلہ کا لفظ بھی ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہاں یہ لکھا ہے کہ :

محض دعا کے ساتھ فیصلہ چاہتا ہوں۔

باوجود اس کے مولوی محمد علی لاہوری اور منشی قاسم علی اور اخیر میں مولوی اللہ دتہ قادیانی سارے اس بات پر متفق ہو کر بول رہے ہیں کہ یہ اشتہار دعاء مباہلہ ہے جو مولوی ثناء اللہ نے منظور نہ کیا تھا چنانچہ مولوی محمد علی لاہوری کی کتاب کا نام ہی یہ ہے:

مولوی ثناء اللہ کا حضرت مسیح موعود کے ساتھ مباہلہ سے فرار

اسی طرح مولوی اللہ دتہ قادیانی اس دعا کو دعاء مباہلہ قرار کر لکھتے ہیں کہ چونکہ مولوی ثناء اللہ نے اس دعا کو منظور نہ کیا لہذا مباہلہ منعقد نہ ہو سکا پس یہ اشتہار سند نہ رہا

ان لوگوں نے ثبوت میں اخبار اہل حدیث ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء پر مدار رکھا ہے جس کو مولوی اللہ دتہ نے اپنی خاص ادا سے یوں لکھا ہے :

حضرت مرزا صاحب کی تحدی اور اہل حدیثوں کی گھبراہٹ کو دیکھتے ہوئے مولوی ثناء اللہ نے جب کچھ بن نہ پڑا تو مباہلہ کے لئے تیار ہونے کا اعلان کر دیا بلکہ ترنگ میں یہاں تک لکھ دیا:

مرزائیو! اسے ہمارے سامنے لاؤ جس نے رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہے کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو سب امت کے لئے کافی نہیں۔ (اہل حدیث امرتسر ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء) ،

اس پر حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ۱۵۔ اپریل کو دعا مباہلہ بنام مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ شائع فرما دی۔ (الفضل ۳ مئی ۱۹۲۷ء)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناظرین کرام! مرزا غلام احمد نے ۱۸۹۷ء میں علماء اسلام کے ساتھ جن میں یہ خادم العلماء بھی تھا مباہلہ کی تحریک کی تھی جس کے متعلق فریقین کی تحریرات ہوتی رہیں۔ مولوی محمد علی لاہوری، مولوی اللہ دتہ، اور منشی قاسم علی وغیرھم کئی ایک مرزائی اہل قلم نے اس خدائی فیصلہ کو رد کرنے کی یہی صورت بنائی ہے کہ آخری فیصلہ کو ۱۸۹۷ء سے جاملائیں، بس یہ ہے ان سب کی کوشش۔

ہم حیران ہیں کہ خدا نے مرزائی چالوں کے توڑنے کے لئے ہم کو کیسے کیسے سامان عطا کئے ہیں۔ یہ محض اس کا فضل ہے پس ناظرین بغور سنیں۔ مولوی اللہ دتہ نے میری تحریر مندرجہ ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء سے استدلال کیا ہے کہ میں نے مرزا صاحب کو جس مباہلے کا چیلنج دیا تھا مرزا غلام احمد کا اشتہار آخری فیصلہ اسی کے جواب میں دعاء مباہلہ ہے۔ چونکہ مولوی ثناء اللہ نے اس دعا کو قبول نہ کیا اسلئے مباہلہ منعقد نہ ہوسکا بس بات آئی گئی ہوگئی۔

اس کا جواب خود مرزا صاحب قادیانی کے قول سے دیتا ہوں۔ میری تحریر ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء کے اخبار اہل حدیث میں نکلنے کے بعد مرزا قادیانی کا کلام ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر میں اڈیٹر بدر کے الفاظ سے نکلا جس کے خاص فقرات متعلقہ مباہلہ یوں ہیں:

حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے از راہ ترحم فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جب کہ حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جائے گی۔ یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیج دی جائے گی اور وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لے (اخبار بدر قادیان ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

اہل انصاف بتائیں کہ مرزا صاحب قادیانی تو سلسلہ مباہلہ کی تکمیل کتاب حقیقۃ الوحی کی اشاعت پر موقوف رکھتے ہیں۔ حقیقۃ الوحی کی تاریخ اشاعت ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء اس کے سرورق پر مرقوم ہے۔ پھر یہ کیا راست گوئی اور راست پسندی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے جس کام کو اخیر ماہ مئی پر رکھا ہو، اس کام کو ان کے مرید ۱۵۔ اپریل کو کر دینے کا الزام مرزا صاحب پر لگائیں۔ میرے بلکہ ہر ایک راست گو انسان کے نزدیک اس سے زیادہ غلط گوئی اور کذب بیانی کیا ہوگی۔ اسی لئے میاں محمود احمد خلیفہ قادیان اس دعا کو مباہلہ نہیں مانتے بلکہ مباہلہ کہنے کو مکر و فریب نام رکھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مباہلہ کہنے والے لاہوری ہوں یا قادیانی، میاں محمود احمد کا یہ فتوی رسالہ تشحیذ الاذہان جلد۳ صفحہ ۸۰ پر دیکھ کر اس مکروفریب سے توبہ کریں۔

احمدی دوستو! بڑے میاں (غلام احمد قادیانی) اور چھوٹے میاں (محمود احمد) کا فیصلہ دیکھ کر دعاء فیصلہ کو دعائے مباہلہ کہنے سے شرماؤ۔ پس ثابت ہوا کہ دعا آخری فیصلہ کو سلسلہ مباہلہ سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ محض اس بنا پر محض دعا ہے جو مرزا قادیانی نے ابتدائے اشتہار میں خود لکھی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب آپ ہمیشہ اپنے پرچہ اہل حدیث میں مجھے مردود کذاب دجال مفسد لکھتے ہیں۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا ..وغیرہ، اس تکلیف کو دور کرانے کے لئے مرزا صاحب نے خدا سے دعا کی کہ: اے خدا مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما جو تیری نگاہ میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں دنیا سے اٹھا لے۔

نتیجہ۔ گو مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی کی اشاعت پر مباہلہ موقوف رکھا تھا مگر حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے دعا کو مباہلہ سے زیادہ فیصلہ کن قرار دیا اسی لئے جب بعد اشاعت کتاب حقیقۃ الوحی میں نے ۳ جون ۱۹۰۷ء کو ایک خط کے ذریعہ یاد دلایا کہ حسب اعلان خود کتاب حقیقۃ الوحی بھیجئے تو مرزا صاحب کی طرف سے جواب ملا کہ دعا آخری فیصلہ کے بعد کتاب بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ (اخبار بدر ۱۳ جون ۱۹۰۷ء ص ۲ کالم ۱)

بالکل ٹھیک ہے۔ مثل مشہور ہے آب آمد تیمّم برخواست۔ جب آخری فیصلہ والی دعا قبول ہو گئی تو اب مباہلہ کی کیا حاجت؟ فیصلہ کیا ہوا؟ وقت کی بات ہے، مرزا صاحب کا دعا کرنا تھا کہ:

اجابت از درحق بہر استقبال حاضر شد۔

دعائے مرزا، خدا تعالی کی جناب میں قبول ہوئی کیونکہ مرزا نے خود فرمایا ہے: جب میں نے ثناء اللہ کے متعلق دعا کی تو مجھے الہام ہوا اجیب دعوۃ الداع۔ (اخبار بدر قادیان ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء)، پھر کیا ہوا؟ یہ کہ

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر۔ کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخری نتیجہ۔

گذشتہ ایام میں ایک بزرگ سید محمد شریف ساکن گھریالہ (پنجاب) نے میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کو مباہلہ کی دعوت دی۔ خلیفہ صاحب نے ایک آدھ دفعہ تو کچھ حیل وحجت کی، آخر دل میں غور کیا ہوگا کہ یہ کیا برخورداری ہے کہ ابا جان کے آخری فیصلہ کے بعد میں پھر بذریعہ مباہلہ فیصلہ کراؤں بحالیکہ میری قوت قدسیہ ابا سے زیادہ نہیں بلکہ برابر بھی نہیں۔ پس وہ اسی حکمت سے خاموش ہوگئے۔ خلیفہ کی یہ خاموشی اہل عقل وانصاف کے نزدیک قابل تعریف ہے۔ فما ذا بعد الحق ا لا الضلا ل

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ستمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۵ ص ۳۔ ۵)

راولپنڈی میں مرزائی جلسوں کے نتائج

ناظرین اخبار! جیسا کہ اہل حدیث کی ۳۱ جولائی ۱۹۳۱ء کی اشاعت میں تحریر کیا گیا ہے راولپنڈی کی مرزائی جماعت نے اپنے خلیفہ صاحب کی تحریک کے مطابق یہاں جلسوں کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے، ان جلسوں میں حافظ فضل الرحمٰن صاحب ریلوے کلرک نے کئی دفعہ ایسے اعتراض کئے کہ جماعت احمدیہ کا ناک میں دم آگیا اور ان کے اعتراضوں کے جواب مکمل طور پر نہ دے سکے۔

تاہم اہالیان راولپنڈی کی یہ دلی خواہش تھی کہ ان تمام تقریروں کی تردید جو آج تک جماعت احمدیہ نے اپنے متعدد جلسوں میں کی ہیں، کی جاوے۔

بنابریں انجمن اہل حدیث کے اراکین کی توجہ اس طرف منعطف کی گئی اور بفیصلہ منتظمہ کمیٹی انجمن اہل حدیث نے ۱۵۔ اگست کو ۶ بجے شام کے بعد اعلان کمپنی باغ میں زیر صدارت شیخ فضل کریم صاحب مینیجر سنگر مشین کمپنی جلسہ منعقد کیا جس میں حافظ فضل الرحمٰن ریلوے کلرک قاری اعجاز احمد اور حکیم مولوی عبدالرحمٰن نے ختم نبوت، تعلیم مرزا صاحب اور حیات مسیح پر خوب مدلل تقریریں کیں۔ جس کے بعد نفس تقاریر پر سوال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی عام اجازت دی گئی۔ گو احمدی جماعت کے بہت سے افراد تقریروں کے نوٹ لے رہے تھے لیکن کسی کو سوال کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔

چونکہ حافظ فضل الرحمٰن نے احمدی جماعت کے ہر ایک جلسے میں انکی تقریروں پر اعتراض کئے تھے اسلئے حاضرین کو پوری امید تھی کہ انکی تقریر پر احمدیوں کی طرف سے سوالوں کی بوچھاڑ ہوگی، لیکن باوجود اعلان کے کسی کو قدم بڑھانے کی جرأت نہ ہوئی۔

اخیر میں، میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ انجمن اہل حدیث کا خصوصاً اور دیگر علماء حنفیہ کا عموماً فرض ہے کہ یہاں کے مرزائیوں کا مہذبانہ طریقے سے نص سے مقابلہ کریں۔ لیکن میں یہ لکھنے کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ علماء حنفیہ مقیم راولپنڈی سے تو یہ توقع نہیں ہو سکتی مگر ہمیں امید ہے کہ انجمن اہل حدیث ان کا مقابلہ قرآن و حدیث اور اقوال مرزا صاحب سے لگاتار کرے گی تاکہ عوام الناس ان کے جال میں نہ پھنس جائیں۔

اس امر کے لئے حکیم عبد الرحمٰن صاحب اور حافظ فضل الرحمٰن صاحب کی خاص توجہ مبذول کی جاتی ہے کہ وہ ہمت نہ ہاریں اور اس تبلیغی سلسلہ کو جاری رکھیں۔

یکے از حاضرین جلسہ۔ سید انور شاہ۔ رتہ امرال راولپنڈی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ ستمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۵ جمادی الاول جلد ۲۸ نمبر ۴۶ ص ۵)

علامات مسیح

جناب مولوی غلام رسول مجاہد۔ گلہ مہاراں ڈاکخانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ سے لکھتے ہیں:

ناظرین کرام! حضور اکرم ﷺ نے مسیح موعود کی اکثر علامتیں بتائی ہیں جن میں سے خاکسار چند علامتیں تحریر کرتا ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد: و الذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجاً او معتمراً او یثنینھما (مسلم۔ باب جواز التمتع فی الحج و القران۔ ص ۴۰۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس ارشاد کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ مسیح بن مریم دوبارہ تشریف لاکر مکہ معظّمہ کا حج کریں گے۔لیکن مرزائی کہا کرتے ہیں کہ حج اس پر فرض ہوتا ہے جو صاحب مال ہو،اور مرزا صاحب کو حج کرنے کی طاقت نہ تھی۔لیکن یہ بات دووجہ سے غلط ہے:اول۔یہ کہ نبی اکرم ﷺ نے مسیح بن مریم کیلئے صاحب مال ہونا شرط نہیں ٹھہرائی صرف آپ نے خداتعالیٰ کی قسم کھا کر اور بہ لام تاکید وبنون تاکید مسیح بن مریم کیلئے حج کرنا ضروری ٹھہرایا ہے ۔دوم: یہ کہ مرزاغلام احمد کو حج ادا کرنے کی طاقت بھی تھی کیونکہ قادیانی کو اکثر روپیہ دینے کے لئے ایک فرشتہ ٹیچی ٹیچی ہر وقت مقرر تھا۔چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا۔میں نے اسکا نام پوچھا۔اس نے کہا کچھ نہیں۔میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا۔اس نے کہا کہ میرا نام ہے ٹیچی ٹیچی،جس کا معنی ہے وقت مقررہ پر آنے والا۔تب میری آنکھ کھل گئی اور اس کے بعد کئی ہزار روپیہ آگیا کیونکہ لنگر خانہ میں طعام قلیل تھا۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص۳۳۲)

مرزائی دوستو!یہ نہ کہنا کہ خواب کا واقعہ ہے کیونکہ دوسری جگہ مرزاغلام احمد کا ارشاد ہے:

نبی کی خواب بھی وحی الٰہی ہوتی ہے۔(ازالہ اوہام۔ ص۲۱۱)

اور دوسری علامت مسیح موعود کی حضور ﷺ نے یہ بتائی ہے۔لیو شکن ان ینزل ابن مریم حکماً عدلاً (بخاری)یعنی مسیح صاحب حکومت اور صاحب عدالت ہوگا۔

تیسری علامت آپ ﷺ نے یہ فرمائی ہے: ینزل عیسی بن مریم عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق (ترمذی) کہ مسیح بن مریم دمشق کے منارہ سفید پر نازل ہوگا

قادیانی دوستو!ان احادیث میں تاویل نہ کرنا کیونکہ مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

میرے نزدیک ممکن ہے کہ کسی آئندہ زمانہ میں خاص کر دمشق میں بھی کوئی مسیح پیدا ہو جائے (ازالہ اوہام۔ص۷۳)

دوسری جگہ اس طرح مرقوم ہیں:مسیحیت کا میرے وجود ہی پر خاتمہ نہیں بلکہ میں بارہا کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آسکتا ہے اور ممکن ہے کہ وہ دمشق میں ہی نازل ہو۔(ازالہ اوہام)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی صحابیو! جناب مرزاجی کا ایک اور فیصلہ کن حوالہ سن لو جس میں ذرہ بھر بھی چون وچرا کی گنجائش نہیں ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

و القسم یدلّ علی ان الخبر محمول علی الظاھر لا تاویل فیه و لا استثناء و الّا فائدة فی ذکر القسم .الخ (حمامۃ البشری)۔

یعنی جس حدیث میں مخبر صادق ﷺ کی قسم باللہ مذکور ہو اس میں تاویل اور استثنا کرنا جائز نہیں

اور چوتھی علامت حضرت صدیق اعظم ﷺ نے مسیح موعود کی یہ فرمائی:

یھلك اللہ فی زمانه ملل کلھا الّا الاسلام (ابوداؤد۔ج۲ص۱۳۵)

اس کا ترجمہ جناب مرزا غلام احمد خود لکھتے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں:

اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ مسیح موعود کے نزول کے وقت اسلام دنیا میں پھیل جائے گا اور ملل باطلہ ہلاک ہو جائیں گے اور راست بازی ترقی کرے گی۔ (ایام الصلح ص۱۳۶)

قادیانی شیدائیو! کیا یہ علامتیں مرزا صاحب قادیانی میں ثابت کر سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ اس لئے جناب مرزاجی نے لوگوں کو جو کہ آپ کو مسیح موعود نہیں مانتے تھے کم فہم ہونے کا خطاب دیا (ملاحظہ ہو ازالہ اوہام۔ص ۱۹۰) کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ مسیح علیہ السلام کے جو نشانات کتب احادیث میں مذکور ہیں، مجھ میں نہیں ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ ستمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۵ جمادی الاول جلد ۲۸ نمبر ۴۶ ص ۵۔۶)

ان شانئك ھو الابتر

حضرت مولانا ثناء اللہؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد کو یہ الہام ہوا تھا، تیرا دشمن بے اولاد ہوگا۔

یہ الہام سب سے پہلے انہوں نے مولوی سعد اللہ لدھیانوی مرحوم پر لگایا تھا.....الہام چونکہ عام تھا اس لئے (ان دنوں اس الہام کی بابت) ایک احمدی اور محمدی کی گفتگو ہوئی جس کی اطلاع بذریعہ خط آئی جو درج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذیل ہے:

سوال جواب طلب:

میرے ایک دوست قادیانی گمراہ فرقے سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ ایک دن یہ بحث ہو رہی تھی کہ مرزا غلام احمد نے ایک پیش گوئی کی تھی کہ جو میرے مقابلے میں آئے گا اس کے کوئی اولاد نہیں ہوگی (سب سے اول مخالف مرزا کے آپ کے شہر دہلی میں آرام فرما ہیں وہی مثال کیوں نہ بتا دی یعنی حضرت مولانا سید نذیر حسین مرحوم مغفور۔ ان کے تو پوتوں کے پوتے ہیں۔ ثناء اللہ امرتسری) تو میں نے گذارش کی کہ حضرت مولانا ثناء اللہ جو کہ مرزا صاحب کے حریف اعظم اور فاتح ہیں وہ بفضلہٖ تعالیٰ ابھی تک خود موجود اور صاحب اولاد ہیں۔ تو اس کے بعد اس مرزائی نے کہا کہ مولوی صاحب ممدوح کا کوئی صلبی بیٹا نہیں جس کو اپنا بیٹا کہتے ہیں وہ لے پالک ہے۔ میں حیران ہوا۔ بہت جلد تحریر فرماویں کہ کیا واقعہ ہے۔ میں نے ایک کتاب میں ابو رضا عطاء اللہ بن ثناء اللہ لکھا پایا ہے۔

فتح محمد غازی دہلی

جواب:

اس کا جواب کیا دیا جائے بجز اس کے کہ پکے مرزائی دوست یہاں آ کر محلے اور شہر والوں سے دریافت کریں بعد تحقیق مرزا صاحب قادیانی کے مذکورہ الہام کی تردید میں اشتہار شائع کریں۔ سچ ہے:

شور بختاں بآرزو خواہند
مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ ستمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۷ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیٹا باپ کی مسند پر

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد نے ایک دفعہ امرتسر میں تقریر کرنے کا انتظام کرایا۔ اتفاق سے ایام رمضان تھے۔ مرزا صاحب نے اثناء تقریر میں سب کے سامنے چائے پی لی۔ مسلمانوں نے ان کا ایسا کرنا احترام رمضان کے خلاف سمجھ کر شور کیا۔ یہاں تک کہ اینٹ پتھر بھی برسائے۔ جس کا ذکر مرزا غلام احمد نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں کیا ہے۔

میاں محمود خلیفہ قادیان والد ماجد کے قائم مقام ہیں مگر ان کو ایسا واقعہ پیش نہ آیا تھا۔ اس لئے اہل بصیرت کا خیال تھا کہ دیکھئے یہ مشابہت ان کو کب حاصل ہوتی ہے۔ ہم حیران ہیں کہ بیٹا باپ کے رتبے کو کتنی جلدی پا گیا۔ ۱۲۔۱۳ستمبر ۱۹۳۱ء کو سیالکوٹ میں کشمیر کمیٹی کی مجلس شوری میں آپ گئے۔ اس سے فارغ ہو کر جلسہ عام میں تقریر کرنے کھڑے ہوئے۔ راوی کا بیان ہے کہ مسلم احرار پنجاب کا ذکر زبان پر آیا ہی تھا کہ اینٹوں پتھروں کی بارش ہونے لگ گئی، جن سے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو چوٹیں آئیں۔ ہاں باپ کی مشابہت بنانے کو یہ کیا کہ جتنی اینٹیں پڑی تھیں سب محفوظ رکھ کر ٹرنک میں قادیان لے گئے۔ ہم خلیفہ صاحب کو باپ کی مشابہت حاصل ہونے پر مبارکباد کہتے ہیں اور چوٹیں لگنے میں ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

قادیان میں جنگ

آپ جب سیالکوٹ سے قادیان آئے تو وہاں بھی خیر نہ دیکھی وہاں کے ناظر اعلی فتح محمد سیال اور امین الدین پٹھان میں جنگ ہوگئی دونوں نے ایک دوسرے کو کافی مارا جس سے خطرہ ہے کہ آئندہ قادیان دار الامان کی بجائے دار الحرب نہ ہو جائے جس پر مولوی سعد اللہ لدھیانوی مرحوم کا شعر صادق آجائے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چہ گوئم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
وبا بینی خزاں بینی غرض دار الزیاں بینی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ ستمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۷ ص ۵)

کوئٹہ میں زلزلہ اور قادیان میں خاموشی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ جن دنوں جاپان میں زلزلے آئے تھے تو قادیان میں شادیانے بجائے گئے تھے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب قادیانی) کی صداقت کا نشان ہے کہ جاپان میں زلزلہ آیا۔ پس یقیناً ثابت ہوا کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہیں۔

مگر آج کل خاص اپنے ملک ہندوستان (کوئٹہ) میں تباہی خیز زلزلے آئے ہم منتظر تھے کہ قادیان کے اخباران زلزلوں کو صداقت مرزا پر بین دلیل بنائیں گے مگر وہ آج تک خاموش رہے۔ اس لئے ہم اعلان کرتے ہیں کہ: کوئٹہ کے زلزلوں سے مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہوتی ہے جیسی چاولوں کی سفیدی سے زمین کی گولائی۔ فافهم فا نه دقیق

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ ستمبر ۱۹۳۱ء جلد ۲۸ نمبر ۴۷ ص ۵)

مردم شماری میں احمدی تعداد:

صدر انجمن احمدیہ قادیان اور لاہور جواب دیں

عیسائی اخبار نور افشان لاہور نے مرزائیوں کی تعداد ۵۵ ہزار بتائی ہے بحالیکہ قادیانی اخبار عام طور پر لاکھوں بتاتے ہیں۔ اس لئے دونوں مقاموں کے مرکز ہمیں جواب دیں کہ تازہ مردم شماری میں احمدی تعداد کتنی ہے۔ مگر خیالی نہ ہو بلکہ رپورٹ کے الفاظ میں بحوالہ صفحہ ہو۔ (اہل حدیث امرتسر ۲۵ ستمبر ۱۹۳۱ء ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں قتل وقتال

(احمدی، احمدی کے ہاتھ سے قتل)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جس روز سے ایک قادیانی سفاک نے لاری میں بٹالہ کے قریب دو بے گناہوں پر حملہ کر کے ایک کو شہید اور دوسرے کو نیم مقتول کیا جسے قادیانی پریس اور قادیانی ارکان نے چھپانے کی کوشش کی تھی ہم اسی روز سے منتظر تھے کہ قدرت کیا کرشمہ دکھاتی ہے۔ کیوں :

خون ناحق بھی چھپانے سے نہیں چھپتا ہے
کیوں وہ بیٹھے ہیں مری نعش پہ دامن ڈالے

آخر یہ دن دیکھنے اور یہ واقعہ سننے میں آگیا جو قادیانی گزٹ نے بہت نرم لفظوں میں اظہار کیا ہے جسکے الفاظ یہ ہیں:

افسوس ناک حادثہ

۱۳ستمبر ۱۹۳۱ء کی صبح آٹھ بجے کے قریب میاں محمد امین خان صاحب نے ایک معمولی تنازعہ کی بنا پر چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے پر ان کی کوٹھی کے قریب اپنے گھر سے کلہاڑی لے جا کر اس حالت میں حملہ کیا جب کہ چودھری صاحب بالکل خالی ہاتھ تھے۔ اور چودھری صاحب کے سر پر کئی زخم لگائے۔ کلہاڑی چھین لینے پر میاں محمد امین خان صاحب نے چاقو سے حملہ کیا جس پر خود حفاظتی میں چودہری صاحب کے ہاتھ سے میاں محمد امین خان صاحب کو بھی چوٹ آئی۔ دونوں مجروحین نور ہسپتال قادیان میں داخل کئے گئے۔ اسکے بعد ۱۶ستمبر کو میاں محمد امین خان صاحب کا اپریشن ہوا جس کے لئے ایک لائق اسسٹنٹ سرجن کو سرکاری ہسپتال میں متعین ہیں باہر سے بلوایا گیا۔ آپریشن کے تھوڑی دیر بعد خان صاحب فوت ہو گئے۔؛

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی پریس ملزموں کو تلقین کرنے میں بڑا مشاق ہے مستری محمد حسین بٹالوی کی شہادت کے موقع پر خود خلیفہ قادیان نے ملزم کو تلقین کی کہ اشتعال طبع میں مارا۔ اب الفضل نے ملزم کو تلقین کی ہے کہ حفاظت خود اختیاری میں مارا۔ دیکھئے پولیس اور پولیس کے بعد عدالت میں کیا ظہور ہوتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۸۔ ص ۴)

ایک مخلوط النسل عظیم الشان انسان

مسیح قادیان

(ہمارے نامہ نگار کو مرزا صاحب کی نسل پر تعجب ہے مگر ہمیں ان کے کسی کام پر تعجب نہیں کیونکہ آپ کی کوئی بات بھی تعجب سے خالی نہیں آپ نبی ہیں، رسول ہیں، امتی ہیں، مجدد ہیں، مہدی ہیں، مسیح موعود ہیں، یہاں تک کہ (خوابی) خدا ہیں۔غرض مرزا غلام احمد صاحب قادیانی متوفی اس شعر کے مصداق ہیں

حسیں ہو مہ جبین ہو دل نشین ہو۔لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

مختصر یہ کہ مرزا صاحب دنیا کی کل شریف انساب سے اپنا تعلق بتاتے تھے جو ہمارے نزدیک بالکل صحیح ہے کیونکہ کل اقوام دنیا آدم کی اولاد ہیں اور مرزا صاحب آدم کے بیٹے اور خود آدم بھی ہیں چنانچہ آپ کا کلام ہے یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ ۔ پس آپ کو ہر نسل اور ہر قوم سے تعلق ہے چنانچہ نامہ نگار نے یہی ثابت کیا ہے جن کا مراسلہ درج ذیل ہے۔

مدیر اہل حدیث امرتسر)

قوم مغل برلاس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغلوں کی مشہور قوم برلاس کی یادگار ہیں چنانچہ آپ نے اپنی متعدد کتب میں اس کا متعدد مرتبہ ذکر کیا ہے فرماتے ہیں (اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم مغل برلاس ہے۔کتاب البریہ ص ۱۳۴) اور برلاس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک مشہور اور معزز قوم مغل کی ہے جس میں تیمور جیسے نامور فاتح اور صاحب ہمت و استقلال کشور کشا گذرے ہیں۔

اس قوم کا مورث اعلی قراچار نامی تھا جو چھٹی صدی ہجری کے قریب گذرا ہے۔ یہ شخص نہایت نیک طینت اور پاک منش اور خدا پرست تھا۔ اور یہ پہلا شخص تھا جو اپنی قوم میں حلقہ اسلام میں داخل ہو کر اس قوم میں اشاعت اسلام کا باعث ہوا۔ (سیرۃ مسیح موعود جلد اول ص ۱۸ یعقوب علی تراب)۔ آپ کا خاندان اپنے علاقہ میں ایک معزز خاندان تھا اور اس کا سلسلہ نسب برلاس سے جو امیر تیمور کا چچا تھا ملتا ہے (سیرۃ مسیح موعود۔ مصنفہ پسر مرزا ص ۲)

بنی اسحاق

آنحضرت ﷺ کے طفیل سے پھر اولاد اسحاق پر بھی فضل ہوا یہاں تک کہ آخری زمانہ کا مصلح اور موعود اسحاق کے گھرانے سے آیا۔ غرض یہ بدیہی بات ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اہل فارس کے متعلق اولاد اسحاق ہونے اور اس ابراہیمی گھرانے میں ایک عظیم الشان انسان کے پیدا ہونے کی بشارت دی۔

(سیرۃ مسیح موعود۔ مرتبہ یعقوب علی۔ ج ا ص ۸)

بنی اسرائیل

غرض میرے وجود میں ایک حصہ اسرائیلی ہے اور ایک حصہ فاطمی۔ اور میں دونوں مبارک پیوندوں سے مرکب ہوں۔ اور احادیث اور آثار کو دیکھنے والے خوب جانتے ہیں کہ آنے والے مہدی آخرالزمان کی نسبت یہی لکھا ہے کہ وہ مرکب الوجود ہوگا ایک حصہ بدن کا اسرائیلی اور ایک حصہ محمدی۔

(سیرۃ مسیح موعود مرتبہ یعقوب علی۔ ج ا ص ۱۶)

فارسی الاصل

یا درہے کہ خاکسار کا خاندان بظاہر مغلیہ خاندان ہے۔ کوئی تذکرہ ہمارے خاندان کی تاریخ میں یہ نہیں دیکھا گیا کہ وہ بنی فارس کا خاندان تھا۔ ہاں بعض کاغذات میں یہ دیکھا گیا ہے کہ ہماری بعض دادیاں شریف اور مشہور سادات میں سے تھیں (وہ کاغذات کہاں ہیں؟ بہا) اب خدا کے کلام سے معلوم ہوا کہ دراصل ہمارا خاندان فارسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاندان ہے۔سواس پر ہم پورے یقین سے ایمان لاتے ہیں کیونکہ خاندانوں کی حقیقت جیسا کہ اللہ تعالی کو معلوم ہے کسی دوسرے کو ہرگز معلوم نہیں اسی کا علم صحیح اور یقینی ہے اور دوسروں کا شکی اور ظنی۔

(قادیانی اربعین نمبر۲ حاشیہ ص ۱۷)

چینی الاصل

مرزا صاحب، بحوالہ شیخ محی الدین ابن العربی فرماتے ہیں:

میرے بارے میں شیخ محی الدین ابن العربی نے ایک پیش گوئی کی تھی جو میرے پر پوری ہوگی اور وہ یہ کہ خاتم الخلفاء جس کا دوسرا نام مسیح موعود ہے چینی الاصل ہوگا یعنی اس کے خاندان کی اصل جڑ چین میں ہوگی۔

(کتاب چشمہ معرفت۔ص ۳۱۵ تا ۳۱۶)

یعنی کامل انسانوں میں سے آخری کامل ایک لڑکا ہوگا اصل مولد اس کا چین ہوگا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ قوم مغل وترک میں سے ہوگا ۔(تریاق القلوب۔ص ۱۵۸)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۸ ص ۴۔۵)

مناظرہ کانووان

کانووان ضلع گرداسپور میں وفات مسیح وصداقت مرزا ختم نبوت پر مرزائیوں اور اہل اسلام میں مناظرہ ہوا۔مرزائی مناظر مولوی محمد سلیم اوران کے مقابل مولوی محمد یوسف امرتسری تھے جس میں اہل اسلام کو فتح ہوئے۔دو شخص بھی مرزائیت سے تائب ہوئے ۔راقم: نذیر احمد از بھٹیاں۔متصل کاہنووان ضلع گورداسپور

(اہل حدیث امرتسر ۲۔اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۸ ص ۱۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا کی دعا کے مطابق ثناء اللہ کیوں نہ مرا؟

میاں محمود پر سوال اور انکے قلم سے اسکا جواب

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اللہ جزادے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو جنہوں نے اپنی زندگی میں اپنے دعوی کی نسبت صاف فیصلہ کر دیا۔ مگر ان کی امت نے ان کے فیصلے کی قدر نہ کر کے اپنے آپ کو دریا کے نہیں، سمندر کے بھنور میں ڈال رکھا ہے۔

سیدھی بات تھی کہ مرزا صاحب قادیانی کی کھینچی ہوئی لکیر پر چلتے تو آج ان کے بتائے ہوئے اور خدا کے کئے ہوئے فیصلے کے مطابق مولوی ثناء اللہ کو صادق و مصدوق مان کر ان سے بیعت جہاد کرتے۔ مگر انہوں نے کسی خاص وجہ سے ایسا نہیں کیا۔ چونکہ بحکم آیت بل ا لا نسا ن علی نفسه بصيرة ۔(انسان اپنا حال خوب جانتا ہے)

یہ لوگ اصل حقیقت دل سے جانتے ہیں۔ اس لئے جب کبھی یہ سوال ان پر وارد ہوتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ (مرزا قادیانی سے پہلے) کیوں نہ مرے؟ تو اس کے جواب میں پریشان ہو کر کچھ کا کچھ کہہ جاتے ہیں۔

آج ہم کسی معمولی مرزائی کی پریشانی نہیں بتاتے، بلکہ امت مرزائیہ کے اعلی فرد خلیفہ قادیانی کی پریشانی ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) پر سوال ہوا کہ مولوی ثناء اللہ کیوں نہ مرے؟

تو خلیفہ (مرزا محمود احمد) نے کیا جواب دیا؟ سوال و جواب انہی کے الفاظ میں پیش کریں گے، مگر پہلے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعائیہ الفاظ سناتے ہیں۔ مرزا صاحب نے ایک دعائیہ اشتہار شائع کیا تھا:

اے خدا مولوی ثناء اللہ نے مجھے بہت ستایا ہے میرے قلعہ کو جو تو نے بنایا ہے گرانا چاہتا ہے اس لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں تیرے تقدس کا دامن پکڑ کر دعا کرتا ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما کہ ہم میں سے جو تیرے نزدیک جھوٹا ہے سچے کی زندگی میں اس پر موت وارد کر۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق۔ (ملخص)۔

غلام احمد۔ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء

اس دعا کا نتیجہ دنیا نے دیکھ لیا کہ مرزا صاحب قادیانی اس دنیا سے عرصہ ہوا کوچ کر گئے اور (۱۹۳۱ء میں) سنا جاتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ ابھی زندہ ہیں۔

چونکہ یہ دعا ہر ایک منصف مزاج کے دل کو پکڑ کرتی ہے، اس لئے مریدان باصفا بھی گاہے ماہے سوال کر بیٹھتے ہیں۔ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) پر سوال ہوا کہ مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مرزا صاحب قادیانی کو کامیاب کہنا کیسے صحیح ہوسکتا ہے جب کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ابھی زندہ ہیں۔ اسکا جواب مع سوال خلیفہ قادیان کے الفاظ میں ہم سناتے ہیں ناظرین غور سے پڑھیں اور خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کی پریشانی پر ترس کریں۔

حضرت مسیح موعود کے متعلق کئی لوگ کہتے ہیں کہ ثناء اللہ زندہ ہے اور مرزا صاحب فوت ہو گئے اس لئے وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ حالانکہ انہیں دیکھنا یہ چاہیے کہ حضرت مرزا صاحب جس مقصد اور مدعا کو لے کر آئے تھے، اس میں انہیں کامیابی ہوئی یا نہیں؟

آپ اسلام کی ایک تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میں اسکے پھیلانے کو آیا ہوں ۔

اس کے لئے پہلا قدم وفات مسیح کے عقیدے کی اشاعت تھا، مگر آپ کے مقابلہ میں جو لوگ کھڑے ہوئے خواہ مولوی ثناء اللہ یا کوئی اور ہوں، وہ کہتے تھے کہ جو خیالات ہمارے ہیں وہی درست ہیں۔ جو اسلام ہم پیش کرتے ہیں وہی سچا اسلام ہے۔ اور ان کا مدعا یہ تھا کہ حضرت مرزا صاحب جو اسلام پیش کرتے ہیں وہ نہ پھیلے۔

اب دیکھو کہ کون کامیاب ہوا اور کون ناکام۔ جسکا مقصد اور مدعا پورا ہوگیا وہ کامیاب ہوا اور جس کا پورا نہ ہوا وہ ناکام۔ کیا حضرت مرزا صاحب کے آنے کا یہی مقصد تھا کی مولوی ثناء اللہ کی شہرت نہ ہو۔ اگر یہی مقصد تھا اور مولوی ثناء اللہ کو شہرت ہوگئی تو کہا جاسکتا ہے کہ آپ ناکام رہے۔ لیکن جب آپ کے آنے کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقصد اور مدعا اور ہی تھا، تو آپ کے مخالفین کی شہرت ہو جانے یا ان کو مال و دولت مل جانے سے آپ کی صداقت پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ ہاں اگر حضرت مرزا صاحب کے ہم خیالوں کی تعداد کم ہونی شروع ہو جاتی تو آپ کے دشمنوں کو کامیاب اور آپ کو ناکام کہا جا سکتا ہے۔

لیکن اگر باوجود اس کے آپ کے مقابلہ میں کھڑے ہونے اور شور مچانے کے، یہی ہو رہا ہے کہ وہ جماعت جسے حضرت مرزا صاحب نے قائم کیا، دن بدن بڑھ رہی ہے تو بتاؤ کون کامیاب ہوا۔ حضرت مرزا یا آپکے مخالف؟ حضرت مرزا ہی کامیاب ہوئے۔

پس اگر مولوی ثناء اللہ کی کتابیں زیادہ بکتی ہیں، تو بکیں۔ اگر کچھ لوگوں میں اس کی شہرت ہوتی ہے تو ہو۔ اگر وہ مال کماتا ہے، تو کمائے۔ دیکھنا یہ ہے کہ وہ جو کچھ کرتا رہا ہے یا کر رہا ہے، اس کا اثر حضرت مرزا صاحب کی جماعت پر کیا پڑ رہا ہے۔

کیا اس کی کتابوں، اس کے لیکچروں، اس کے اخبار کی وجہ سے لوگ حضرت مرزا کی جماعت میں شامل ہونے سے رک گئے ہیں؟ اگر نہیں رک گئے تو ہم کہتے ہیں یہ تو حضرت مرزا کی کامیابی کا اور زیادہ ثبوت ہے کہ باوجود آپ کے مخالفین کے اتنی کتابیں بیچنے اور تقسیم کرنے کے، اور باوجود اتنے شور مچانے اور اپنا سارا زور مخالفت میں خرچ کرنے کے وہ حضرت مرزا کی جماعت کی ترقی میں کوئی روک نہیں ڈال سکے بلکہ وہ دن بدن بڑھ رہی ہے اور ہر سال جو لوگ داخل ہوتے ہیں ان تمام کو اگر گنا جائے اور ان کی بیوی بچوں کو بھی شامل کیا جائے تو دس ہزار کے قریب قریب بیعت کرنے والے ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں مخالفین کو دیکھو کہ وہ ہم میں سے کتنے لے جا رہے ہیں۔ پس کامیابی اس کا نام ہے نہ کہ عوام میں شہرت اور مال حاصل کرنے کو کامیابی کہا جا سکتا ہے کسی کی کامیابی یا ناکامی کا فیصلہ کرنے کے لئے پہلے یہ معلوم کر لینا چاہیے کہ وہ کس مقصد اور مدعا کے حاصل کرنے کے لئے کھڑا ہوا تھا۔ جب اسکا پتہ لگ جائے تو پھر بآسانی اس کی کامیابی یا ناکامی کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان ۶ مئی ۱۹۱۹ء)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناظرین کرام! ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ اصل سوال موت وحیات پر ہے، کتب فروشی یا کسی دوسری بات پر نہیں۔مگر خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب چالاکی سے بات کا پہلو بدلتے ہیں۔کیا خوب! مرزا غلام احمد اسلئے پہلے مرگئے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکے تھے۔ ،سوال تو یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا مولوی ثناءاللہ سے پہلے مرنا ان کی ناکامی بلکہ کذب اور بطالت کی دلیل ہے پھر ان کو کامیاب تو کیا،سچا کہنا چہ معنی؟اس کا کیا جواب دیا۔ناظرین خلیفہ کا جواب دوبارہ پڑھیں۔

اب ہم اس امر پر بھی غور کرتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے مقصد میں کہاں تک کامیاب ہوئے۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جو مقصد کو لے کر آئے تھے اس بارے میں ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔

ا۔مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقوی اور طہارت پر قائم ہو جائیں۔وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالی نے چاہا ہے۔

۲۔اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آئے دنیا اسکو بھول جائے۔میرے ان دو مقاصد کو دیکھ کر یہ لوگ میری مخالفت کیوں کرتے ہیں۔(اخبار الحکم قادیان ۱۷جولائی ۱۹۰۵ء ص ۱۰)

ناظرین! کیا یہ دونوں مقصد مرزا صاحب کو حاصل ہو گئے؟ واللہ اگر حاصل ہو گئے،تو ہمیں ان کو کامیاب کہنے میں باک نہیں ہو چاہیے۔لیکن واقعات یہ بتاتے ہیں کہ ان مقاصد میں کامیاب ہونا بری طرح فیل ہیں۔

مسلمانوں کا تقوی طہارت عیاں راچہ بیان۔ ہر طرح کی خرابیاں ان میں موجود، یہاں تک کہ مرزا صاحب قادیانی کے مریدین بھی (بقول مرزا صاحب) پاکیزہ صفات سے محروم۔مرزا غلام احمد قادیانی نہایت دل سوزی سے لکھتے ہیں:

ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دل اور پرہیزگاری اور للہی محبت باہمی پیدا نہیں کی، میں (مرزا قادیانی) دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی ادنی خود غرضی کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں۔اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں
۔ (اشتہار ملحقہ شہادۃ القرآن از مرزا قادیانی)

احمدی دوستو! ایمان سے کہنا کیا یہی تقوی ہے جو تمام مسلمانوں کو مرزا صاحب قادیانی، ہاں آپکے مسیح موعود، سکھانے نہیں بلکہ حاصل کرانے کو آئے تھے۔ اگر یہی تقوی ہے تو واللہ مرزا کی تشریف آوری سے پہلے بھی یہ وصف مسلمانوں کو حاصل تھا اور تشریف بری کے بعد بھی حاصل ہے ہر شک آرد کافر گردد

ہاں عیسائیوں کے مصنوعی خدا (یسوع مسیح) تو واقعی دنیا بھول چکی ہے جس کا ثبوت تازہ مردم شماری سے ملتا ہے کہ: ہندوستان کی کل قوموں سے زیادہ عیسائیوں نے ترقی کی یعنی فیصدی پچیس عیسائی بڑھے ہیں

اس مضمون پر تو کچھ لکھتے ہوئے ہمیں خود بھی شرم آتی ہے۔ کیا کوئی ایسا شخص جس کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل ہے کہہ سکتا ہے کہ عیسائیوں کا مصنوعی خدا (یسوع مسیح) دنیا میں متروک ہو ہو گیا۔ واللہ اگر متروک ہو گیا ہوتا تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو کامیاب ماننے میں ہمیں تامل نہ ہوتا۔

پس ناظرین کرام! للہ غور کریں کہ مرزا غلام احمد اپنی دعا ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اور اخبار الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء کے مطابق بامراد اور کامیاب دنیا سے گئے یا نامراد؟

ہم سے پوچھیں تو ہم واقعات کی بنا پر بلا خوف کہہ تردید کہتے ہیں

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے ترا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۲۶ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۹ ص ۳۔۵)

انعام جمع کراؤ

قادیانی اخبار فاروق جس مذاق اور تہذیب کا مالک ہے اس کا حال لاہوری جماعت مرزائیہ سے پوچھئے جو اس کو قابل خطاب نہیں جانتے بلکہ ہر شریف کو اس سے خطاب کرنے سے روکتے ہیں باوجود اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج ہم فاروق کومخاطب کرتے ہیں کیونکہ اس میں ہمیں فائدے کی امید ہے۔

ہماری کسی پرانی تحریر میں نکلا تھا کہ مرزا صاحب نے آخری فیصلہ والے مضمون میں سچے کی زندگی میں جھوٹے کے مرنے کی پیش گوئی کی تھی۔ فاروق میں فخر الدین ملتانی کے نام سے ایک مضمون نکلا ہے جس کی ایک دوسطریں یوں ہیں:

اس کذاب نجدی نے لکھا کہ مرزا صاحب نے میرے متعلق پیشگوئی کی تھی کہ جو شخص ہم دونوں (مرزااور ثناءاللہ) میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجائے گا۔اگر نجدی امرتسری حضرت مسیح موعود (مرزا) کے کسی اشتہار میں یہ پیش گوئی لفظاً یامعناً یا مفہوماً دکھاوے کہ جس سے یہ ثابت ہو کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے گا تو ایسے حوالے کے صرف پیش کردینے پر ایک سوروپیہ انعام بلا تامل پیش کردونگا۔

فخر الدین درفاروق ۲۸ستمبر۱۹۳۱ء ص ۶۔

مولانا ثناءاللہ امرتسری فرماتے ہیں: ہم اس چیلنج کو بخوشی منظور کرتے ہیں۔صورت ثبوت تو آپ نے خود ہی لکھ دی ہے مگر اسکو ثبوت کہنے والے منصف کی ضرورت ہے۔پس آپ سب کاموں سے پہلے بمشورہ منشی قاسم علی (داتا گنج بخش :راقم مضمون نے بڑی لطافت سے لودہانہ کے انعامی مباحثہ میں منشی قاسم اڈیٹر فاروق کی شکست خوری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان کو فاتح کے حق میں داتا گنج بخش لکھا ہے۔ہماری دعا ہے بلکہ امید ہے کہ راقم مضمون بھی ہمارے ہمارے حق میں ایسے داتا ثابت ہونگے) یک صد انعامی امرتسر میں کسی مسلمہ امین کے پاس جمع کرا کر ان سے وہی تحریر لے دیں جو لودہانہ میں لے دی تھی۔روپیہ امانت رکھنے کے بعد مسلمہ منصف مقرر کریں جو ہمارے پیش کردہ ثبوت پر فیصلہ دے جیسا لودیانہ میں دیا تھا

امید ہے راقم مضمون اگر حیل وحجت کریں گے تو منشی قاسم علی اڈیٹر فاروق انکو ثابت قدم رکھیں گے کیونکہ وہ بذاتہ ایسے امور میں دلیر اور بات کے پکے ثابت ہو چکے ہیں اگر وہ بھی ڈھیلے پڑ گئے تو ہمیں کہنے کا موقع ملے گا

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۲۶ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۹ ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بھی امیدوار انعام ہوں

سو روپیہ جمع کرائیے

منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار دیا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ :

خدا نے مجھے ایک لڑکے کی خوش خبری دی ہے جو ییسا ہوگا ویسا ہوگا وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے۔

مرزائی اصحاب میاں محمود احمد جانشین مرزا غلام احمد کو اس الہام کا مصداق ٹھہرانے میں کوشاں ہیں ۔چنانچہ حال ہی میں مرزا سلطان احمد پسر مرزا غلام احمد کے حق میں قادیانی اخبار الفضل میں لکھا گیا کہ:

مرزا صاحب کے موجودہ چار فرزندوں میں سے ایک ان کا مخالف تھا جس نے میاں محمود صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے لہذا مرزا صاحب کے الہام ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں جو فقرہ پسر مصلح موعود کی صفت میں مرقوم تھا: وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا،اس کا یہی مطلب تھا کہ ہمارے خلیفہ صاحب کے ہاتھ پر وہ چوتھا مخالف لڑکا ایمان لائے گا۔ملخص

اس کی تردید میں سید محمد حسن شاہ اخبار اہل حدیث کے لائق نامہ نگار نے اخبار اہل حدیث میں ایک مضمون لکھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے لڑکے بشیر اول کو جو ۷۔اگست ۱۸۸۷ء کو پیدا ہوا تھا مصداق اس پیش گوئی کا قرار دیا ہے لہذا تمہاری یہ تفسیر و تاویل غلط ہے۔

اس کے جواب میں مرزائی اخبار فاروق میں بہت سی بدزبانی کے ساتھ لکھا گیا ہے کہ بشیر اول اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا مصداق نہیں تھا وہ اشتہار ۸۔اپریل ۱۸۸۶ء کا مصداق تھا۔اگر سید محمد حسن شاہ اس لڑکے کو اشتہار ۲۰ فروری کا محل و مورد ثابت کر دیں تو مبلغ ایک سو روپیہ انعام دیا جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(خلاصہ۔فاروق ۱۴ستمبر۱۹۳۱ء)۔

ہم فاروق کے چیلنج کو کھلے دل سے منظور کرتے ہیں اورانہیں بلاحیل وحجت روپیہ جمع کرانے کی درخواست کرتے ہیں۔ہم بآواز بلند کہتے ہیں کہ مرزاصاحب نے بشیراول کواشتہار ۲۰فروری ۱۸۸۶ء کا مصداق ٹھہرایا تھااس کا ثبوت ہمارے ذمہ ہوگا۔

آپ فوراًروپیہ کسی امین کے پاس جومسلمہ فریقین ہوجمع کرادیں اور فیصلہ کے مسلمہ ثالث مقرر کرکے تحریراًیا تقریراًجس طرح چاہیں میدان میں نکلیں۔شرائط وہی ہوں جومباحثہ لدھیانہ میں طے ہوئے تھے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔اکتوبر ۱۹۳۱ءمطابق ۲۶ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۹ ص ۵۔۶)

مرزائیت سے توبہ

ہمارے گاؤں کے دوآدمیوں کو چند مرزائیوں نے ورغلا کرقادیان لے جاکر مرزائی بنالیا۔چند یوم کے بعدوہ واپس گاؤں آئے،تو خاکسار نے ان کو فیصلہ آسمانی ودیگر کتب واشتہار دکھائے جن کوسن کروہ مرزائیت سے تائب ہوگئے۔اللہ تعالی ان کواپنے دین پرقائم رکھے۔

راقم:حکیم محمدعبداللہ چک نمبر ۴۳۸ تحصیل سمندری ضلع لائل پور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔اکتوبر ۱۹۳۱ءمطابق ۲۶ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۹ ص ۱۴)

عشرہ مرزائیہ۔۱

مرزاقادیانی کےدس غلط الہام

منشی محمدعبداللہ معمارامرتسری ؒ لکھتے ہیں:

صداقت مرزاکےمبحث پرعموماًمرزائی جماعت مدعیانہ حیثیت میں پیش ہوتی ہے میں نے بغوردیکھا ہے کہ مرزائی مناظرچھوٹتے ہی مرزائی صداقت پرپانچ دس غیرمتعلق آیات،،کئی خارج ازمبحث احادیث،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب قادیانی کے چند ایک مہمل اور وسیع المعانی الہامات پیش کر دیا کرتے ہیں، مثلاً

۱۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ (البشری۔ جلد ا ص ۴۴)۔

۲۔ اے مرزا تیرے پاس دور دور سے لوگ آئیں گے (حاشیہ براہین۔ ص ۲۴۱)۔

۳۔ اے مرزا تیرے پاس بہت سے تحائف آئیں گے۔ (بدر جلد ۶۔ نمبر ۱۸)۔

۴۔ بڑے بڑے آدمی قبروں میں چلے جائیں گے۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۲۴۷)۔

۵۔ دو بکریاں ذبح ہوں گی۔ (حاشیہ براہین احمدیہ۔ ص ۵۱۱)۔

۶۔ بعد ۱۱۔ انشاء اللہ۔ (البشری جلد ۲ ص ۶۶)

یہ الہامات گو اس پنڈت صاحب کی پیش گوئیوں سے زیادہ سچے نہیں جس نے کہا تھا

۱۔ فلاں صاحب روٹی کھائینگے تو انہیں پانی پینے کی ضرور حاجت پڑے گی۔

۲۔ اور جب وہ پائخانے بیٹھیں گے تو ساتھ ان کا پیشاب بھی نکل جائے گا۔

تاہم مرزائی اصحاب کا اس روش کو اختیار کرنا بہت بڑی دور اندیشی ہے۔ مقصود ان کا یہ ہوتا ہے کہ مخالف مجیب ہماری ان پیش کردہ باتوں میں الجھا رہے اور دوسری باتوں میں اسے مرزا صاحب قادیانی کی قلعی کھولنے کا موقع ہی نہ ملے۔

جہاں محمدی مناظر ان کی اس شاطرانہ چال سے واقف نہیں ہوتا، ان کا مقصود حاصل ہوتا رہتا ہے۔

میرے خیال میں اس کے انسداد کے دو طریق انسب ہیں

اول: یہ کہ یا تو شرائط مناظرہ طے کرتے وقت یہ تحریر کرا لیا جائے کہ ہر ایک مناظر صرف ایک، زیادہ سے زیادہ دو دلیلیں جو اسکے نزدیک قطعی الدلالت اور یقینی الثبوت ہوں پیش کرے اس سے زیادہ نہیں۔ اسی طرح مجیب علاوہ مدعی کی دلیلوں کا جواب دینے کے اپنی طرف سے بطور معارضہ ایک دو دلیلیں پیش کرے۔ اس کے بعد تمام وقت انہی دلائل پر مباحثہ ہوتا رہے تاکہ حق و باطل میں اچھی طرح امتیاز ہو جائے اور سامعین جان جائیں کہ دونوں میں کون حق پر ہے اور کون باطل پر اڑ رہا ہے۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ مناظر اسلام مرزائیوں کی یاوہ گوئی کو بالکل نظر انداز کر دے اور اٹھتے ہی مرزا غلام احمد کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانچ دس صریح غلط گوئیاں، پانچ دس احادیث نبویہ جن میں حضرت مسیح ابن مریم کی علامات بعدازنزول بتائی گئی ہیں جو مرزا صاحب قادیانی میں پائی نہیں گئیں، اسی طرح مرزا قادیانی کی غلط بیانیاں، بدزبانیاں۔تحریرات پر ازتوہین انبیاء، بالخصوص حضرت عیسی کی توہین جو مرزا صاحب قادیانی نے کی ہے، پیش کردے۔ایسا کرنے سے مرزائی مناظر ہرمیدان میں روسیاہ ہوں گے۔

اسی اصول کو مدنظر رکھ کرآج کے مضمون ذیل میں صرف دس پیش گوئیاں مرزا صاحب قادیانی کی جو باوجود صریح جھوٹی نکلنے کے عموماً مناظروں میں پیش نہیں کی جاتیں ، برادران اسلام کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں۔

اس کے بعد وقتاً فوقتاً دیگر مضامین، علامات مرزا، کذبات مرزا، اخلاق مرزا، وغیرہ پر بھی لکھوں گا۔ان شاءاللہ۔

مرزا صاحب متوفی مدعی مسیحیت ونبوت نے یہ کہہ کرکہ: نبوت پیش گوئی کرنے کو کہتے ہیں (رپورٹ جلسہ قادیان ۱۸۹۷ء ص ۱۵۹)، صادق نبی کی علامت بھی یہ مقرر کی ہے کہ:

اس کی پیش گوئی پوری ہو۔(شہادۃ الملہمین۔ص ۳۲)۔اوراپنے متعلق توصاف کہا ہے

ہمارا صدق یا کذب جانچنے کو ہماری پیش گوئی سے بڑھ کراور کوئی محک امتحان نہیں۔(قادیانی اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء)،لہذا ہم اسی طریق سے ان کی صداقت جانچیں گے۔اگران کی پیش گوئیاں سچی ثابت ہوئیں تو ہمیں انہیں صادق مخبر ماننے میں کوئی تامل نہ ہوگا بصورت دیگر: کسی (مدعی الہام) انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خودتمام رسوائیوں سے بڑھ کررسوائی ہے۔(ضمیمہ تریاق نمبر۲۔ص ۱۰۷)

پیش گوئی مرزا قادیانی۔نمبر۱: پسر موعود

مرزا غلام احمد نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ءکو اپنے ہاں ایک لڑکا پیدا ہونے کی بایں الفاظ پیش گوئی کی تھی:

بالہام اللہ تعالی واعلامہ عزوجل۔خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہرچیز پر قادر ہے(جل شانہ وعزاسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کرکے فرمایا کہ: میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں،اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔سومیں نے تیری تضرعات کو سنا،اورتیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایہ قبولیت جگہ دی۔ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔

سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح وظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں، موت کے پنجے سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں، باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جاوے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شوکت اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری سے پر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے)۔ دوشنبہ ہے، مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظهر الاول و الآخر مظهر الحق و العلاء كان الله نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی سے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا وکان امرا مقضیا۔

خاکسار مرزا غلام احمد مولف براہین احمدیہ ہوشیار پور طویلہ شیخ مہر علی صاحب رئیس ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس تحریر کی مزید تشریح قریباً ایک ماہ بعد آپ نے یوں کی ہے: ہم مانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

عبارت بالا کی رو سے اگر ہم آخری مدت ہی لیں تو فروری ۱۸۹۵ء تک اس کو، بموجب وعدہ الٰہی، ضرور پیدا ہو جانا چاہیے تھا۔ مگر افسوس کہ ایسا نہ ہوا۔ چنانچہ اس میعاد کے قریباً دو سال بعد مرزا غلام احمد فرماتے ہیں: خدا نے تین لڑکے مجھ کو اس نکاح سے عطا کئے جو موجود ہیں صرف ایک کی انتظار ہے جو تین کو چار کرنے والا ہوگا۔(ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۵ طبع ۱۸۹۷ء)

اس تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ مولود موعود مرزا غلام احمد کی بتلائی ہوئی میعاد کے اندر پیدا نہیں ہوا حالانکہ متوفی نے اسے وعدہ الٰہی کہا تھا۔ چونکہ خدا تعالی کے وعدوں میں تخلف نہیں (صفحہ ۹ تقریر ہفتم جنگ مقدس) اسلئے مرزا غلام احمد کا اسے وعدہ الٰہی قرار دینا افتراء ہے اور بموجب آیت انما یفتری الکذ ب الذین لا یـو منو ن بآ یات الله مفتری، بے ایمان ہوتے ہیں۔ اس لئے مرزا غلام احمد اپنے دعاوی میں صریح غیر صادق ہوتے ہیں۔

مرزائیو! خدا کو حاضر ناظر جان کر جواب دو کہ اگر کوئی آریہ یا عیسائی وغیرہ تم پر یہ اعتراض کرے کہ: چونکہ مرزا نے پسر موعود کی پیدائش کو صداقت اسلام و قرآن محمد ﷺ پر بطور ایک نشان مبین کے پیش کیا تھا، جو صریح جھوٹا نکلا، اس لئے اسلام جھوٹا مذہب ہے اور مرزا کاذب متنبّی ؛ تو بتلاؤ تمہارے پاس اس کا کیا جواب ہے۔(باقی)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۵۰ ص ۴۔۵)

کرامات مرزا

مولوی ابوسعید غلام محمد چک نمبر ۱۷۱ گ۔ب ضلع لائل پور سے لکھتے ہیں:

یوں تو نشانات مرزا صاحب آنجہانی کا اندازہ خدائے تعالی ہی خوب جانتا ہوگا ہمیں تو معلوم نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ کس قدر رتھے یا ہیں۔مرزا صاحب قادیانی یا ان کی امت ان پر حاوی ہوگی چونکہ مرزا صاحب قادیانی ارشاد فرماتے ہیں: مجھے اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اب تک دو کھ سے زیادہ میرے ہاتھ پر نشان ظاہر ہو چکے ہیں (یعنی کرامات) (مشابہت مسیحین۔ص ۱۳)

ازانجملہ نشانات (کرامات) کے ایک کرامت تحفہ ویلز میں آج ہماری نظر سے گذری جو درج ذیل ہے۔میاں محمود احمد خلیفہ ثانی تحریر فرماتے ہیں:

ایک دفعہ آپ کچھ اور دوستوں سمیت جن میں ہندو بھی تھے اور مسلمان بھی تھے ایک مکان میں سو رہے تھے کہ آپ کی آنکھ کھلی اور آپ کو ایک آواز سنائی دی جس سے آپ نے سمجھا کہ یہ چھت اب گرنے والی ہے آپ نے اپنے ساتھیوں کو جگایا اور ان کو یہ بات بتائی مگر انہوں نے اس کو معمولی سمجھا اور چھت کو دیکھ کر پھر سو گئے۔ پھر انہوں نے جگایا کہ میں نے آواز سنی ہے اٹھو اور اس مکان کو خالی کر دو مگر انہوں نے پرواہ نہ کی۔اور ان کا وہم سمجھا۔پھر ان کو ایسی ہی آواز آئی اور دل میں ڈالا گیا کہ یہ چھت گرے گی اور صرف آپ کے نکلنے کا انتظار کر رہی ہے اس پر آپ نے ان کو جبراً اٹھایا اور پہلے ان کو نکالا اور آخر میں آپ نکلے جونہی آپ نے قدم اٹھا کر سیڑھی پر رکھا چھت گر گئی اور تمام ساتھیوں نے محسوس کیا کہ اگر آپ وہاں نہ ہوتے ،یا پہلے ان کو نکال کر بعد میں خود نہ نکلتے تو ضرور وہ اس چھت کے نیچے دب کر مر جاتے اور وہ آپ کو عزت اور تعجب کی نگاہوں سے دیکھنے لگے۔ (ص ۴۵)

احمدی مومن تو واقعی اس کلام کو پڑھ کر جبراً وقہراً تصدیق کرنے پر مجبور ہوں گے کیونکہ ان کے آقائے نامدار نے ادنی ادنی سی باتوں کے عدم اقرار پر بڑے سخت لفظ استعمال کئے ہوئے ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: جو شخص پیش گوئی آتھم کی تصدیق کر کے ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا تو صاف سمجھا کہ اس کو ولد الزنا بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ ہی نہیں۔ (انوار الاسلام۔ص ۳۰)

قدرتی سوال: یہاں پر ایک چھوٹا سا قدرتی سوال پیدا ہوتا ہے ان دوستوں میں سے جنہیں پہلے ہی دوستی کا خطاب مل چکا تھا غالباً اگر سارے کے سارے نہیں تو نصف یا ثلث یا ربع ورنہ کم از کم ایک دو تو ضرور ہی ہندو ایسا بھاری اہم معجزہ دیکھ کر داخل دائرہ کرشنیت ہوئے ہوں گے جس کا ثبوت بذمہ مدعی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مرزا صاحب کون تھے؟ اس کا جواب بندہ نہ دے گا، بلکہ خود حضرت صاحب موصوف بشہادت کتب سابقہ از ترشحات قلم خلیفہ قادیان پیش کرے گا ورنہ قابل قبول نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: خبردار! کوئی تمہیں گمراہ نہ کرے کیونکہ بہتیرے میرے نام کے آویں گے کہیں گے کہ میں مسیح ہوں اور بہتوں کو گمراہ کریں گے۔

اور یہ بھی لکھا ہے: جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھیں گے ایسے بڑے نشان اور کرامتیں دکھائیں گے کہ اگر ہوسکتا تو وہ برگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے۔ (متی باب ۲۴۔ تحفہ شاہزادہ ویلز ص ۳۶)،

اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیونکر جانوں کہ یہ بات خداوند کریم نے کہی ہوئی ہے؟ تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو اس نے کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو، تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی ہے۔ تو اس سے مت ڈر۔ (استثناء باب ۱۸، ۲۱، ۲۲۔ تحفہ شاہزادہ ویلز۔ص ۳۷)،

تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو اس نے کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو، تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے۔ (استثنا باب ۱۸ آیت ۲۲۔ تحفہ شاہزادہ ویلز ص ۲۵)

اگر واقعی مرزا صاحب مسیح موعود ہوتے یا بقول ثانی نبی غیر تشریعی تھے تو چاہیے تھا کہ آپ حکم بالا کے ماتحت ہر قول اور ادعا میں صادق نکلتے اور بیرونی شہادات اور واقعات اس پر شاہد ہوتے ورنہ ایسی کرامتیں عندالاغیار بجوئے نارزد (کوڑی کے کام کی نہیں) جس کا اعتراف خود مرزا صاحب قادیانی کو بھی ہے:

جو شخص اللہ تعالی کا بنتا ہے وہ ناکام نہیں مرتا اللہ تعالی فرماتا ہے

یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربّك راضیة مرضیة

جب انسان اللہ کو راضی کر لیتا ہے تو اللہ اسے دنیا سے راضی اٹھاتا ہے

(الفضل نمبر ۱۳۶ جلد ۱۸، ۲۶ مئی ص ۳ کام ۱-۲۔ ٹائٹل پیج مسیح موعود نمبر از بیاض غیر مطبوعہ)

گستاخ نبی۔ احمدی دوستو! اس فرمان مسیحی کے مطابق ثابت ہوا کہ خود مرزا صاحب صادق نہ تھے۔ اگر صادق ہوتے تو اللہ ان سے راضی ہوتا اور اللہ ان کو بھی دنیا سے منہ مانگی مرادیں دے کر اٹھاتا۔ جب نہ ملیں تو ثابت ہوا کہ آپ نبی اللہ اور مسیح موعود نہ تھے۔

(اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ ص ۵-۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیان اور نور افشان

اخبار نور افشاں کے جواب میں پیغام صلح (مرزائی اخبار) نے لکھا تھا کہ: احمدی لڑکیوں نے بڑے بڑے مولویوں اور شیر پنجاب کہلانے والوں کے ناطقے بند کر دیئے۔

اس تلمیح کو نور افشاں امرتسر کی طرف سمجھ کر پوچھتا ہے کہ: مولوی ثناء اللہ صاحب ان احمدی لڑکیوں کے نام بتادیں جنہوں نے مولوی صاحب کے ناطقے بند کر دیئے۔

مولانا امرتسری فرماتے ہیں:

جواباً عرض ہے کہ مجھے ایسا کوئی واقعہ یاد نہیں

ہاں اڈیٹر اخبار مباہلہ سے دریافت کیجئے جو نیچے کی سطح میں جا کر ایسی باریک باتیں لایا کرتے ہیں جن کی وجہ سے ان پر مقدمہ بھی قائم ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۵۰ ص ۶۔۷)

مرزائی مناظرہ:

چک ۱۱۲۔نہر مراد ریاست بہاولپور میں حیات مسیح و ختم نبوت پر مرزائیوں سے مناظرہ ہوا جس میں ان کو شکست ہوئی اور دو مرزائی تائب ہوئے۔ الحمد للہ۔ راقم: چودھری شیر محمد جالندھری حصہ دار چک مذکور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ ص ۱۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عشرہ مرزائیہ۔۲

جناب منشی محمد عبد اللہ صاحب ؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

پیش گوئی مرزا قادیانی نمبر۲:

خواتین مبارکہ سے نسل

اسی اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے حاشیہ پر بالہام مرزا مسطور ہے: خواتین مبارکہ جن سے تو بعض کو اس (نصرت بیگم) سے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی۔

چونکہ مرزا صاحب کی اس کے بعد کوئی شادی نہ ہوئی لہذا پیش گوئی غلط نکلی۔

پیش گوئی مرزا قادیانی نمبر۳:

موعود مرزا

مرزا غلام احمد نے پسر مصلح موعود کی پیش گوئی جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو کر کے اس کی پیدائش ۹ برس تک ضروری قرار دی تھی۔ بخلاف اس کے ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو آپ کے ہاں مبارک احمد پیدا ہوا تو آپ نے نہایت چالاکی سے اس کو موعود قرار دیا۔ خدا کی قدرت ہے، وہ نو سال سے بھی کم عمر میں فوت ہوگیا۔ تب مرزا غلام احمد نے یہ الہام سنایا: انا نبشرك بغلام حليم۔ ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوش خبری دیتے ہیں، (اخبار بدر قادیان۔ جلد ۶ نمبر ۳۸)

اس کے قریباً ایک ماہ بعد پھر مرزا صاحب نے الہام سنایا: انا نبشرك بغلام حليم ينزل منزل المبارك ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی بشارت دیتے ہیں وہ مبارک احمد کی شبیہ ہوگا۔ (ریویو آف ریلی جنز نمبر ۱۱ ج ۶)۔

چونکہ مبارک احمد کی وفات کے بعد آپ کے گھر کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا، لہذا منقولہ بالا ہر دو پیش گوئیاں غلط ثابت ہوئیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش گوئی مرزا قادیانی نمبر۴:

پسر خامس

مرزا غلام احمد نے کہا تھا کہ خدا نے مجھے چار لڑکے دیئے: و بشرنی بخامس اور مجھے بشارت دی پانچویں کے۔ (مواہب الرحمان۔ص ۱۳۹)

یہ الہام بھی کذب صریح نکلا کیونکہ اس کے بعد مرزا غلام احمد صاحب کے ہاں کوئی لڑکا نہ ہوا۔ بلکہ سابقہ چار میں سے بھی مبارک احمد مر گیا۔

پیش گوئی مرزا قادیانی نمبر۵:

عمر مرزا

مرزا غلام احمد کہتے تھے خدا نے مجھے اسّی (۸۰) برس سے بھی زیادہ عمر کی بشارت دی ہے۔ و ارادوا موتنا و اشاعوا فيه خبرا فبشر نا ربنا بثمانين سنة من العمر و هو اكثر عددا ۔

(مواہب الرحمان۔ص۲۱)۔ وموت ماخواستند ودرآں پیش گوئی کردند پس خدائے ما مارا بشارت ہشتاد سال داد بلکہ شاید ازیں زیادہ

اس قول کے بموجب مرزا صاحب کو اسّی (۸۰) برس کی عمر تو ضرور ملنی چاہیے تھی۔ اب دیکھنا یہ کہ آپ پیدا کب ہوئے اور مرے کب تھے۔

تاریخ پیدائش مرزا:

مرزا قادیانی لکھتے ہیں: یریدون لیطفئوا نور الله بافواههم ...الخ ...اس آیت میں سمجھایا گیا ہے کہ مسیح موعود چودھویں صدی میں پیدا ہوگا (تحفہ گولڑویہ۔ص ۲۳)

اگر ہم فقرہ چودھویں صدی میں، سے مراد شروع چودھویں بھی لیں تو سن پیدائش مرزا قادیانی ۱۳۰۱ھ بنتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریخ وفات مرزا

جیسا کہ مرزا غلام احمد کے فرزند میاں محمود احمد نے تحفہ شہزادہ ویلز میں لکھا ہے۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء ہے، جو بالکل درست ہے: ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ ہے۔

پس معلوم ہوا کہ آپ ۱۳۲۶ھ میں حسب اقوال خود بعمر تقریباً ساڑھے پچپیس سال اس دار فانی سے عالم باقی کی طرف تشریف لے گئے لہذا ۸۰۱ سال عمر والی بشارت غلط بلکہ اغلط نکلی۔

مرزائیو! کیا کہتے ہو؟ جواب دینے سے پہلے سوچ لینا کہ سامنے کون ہے۔

ناظرین! تحریرات بالا کی رو سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ساری عمر قریباً ساڑھے پچپیس سال بنتی ہے، حالانکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ساٹھ سال سے بھی متجاوز ہو کر مرے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ انہوں نے خواہ مخواہ کھینچ تان کرتے ہوئے اور یہودیانہ تحریف سے کام لیتے ہوئے آیت یریدون لیطفئوا نور الله بافواهھم .. الخ سے بحساب جمل عدد بنا کر اپنی صداقت پر تمسک کیا ہے اس لئے اللہ تعالی نے بوجہ اس کے کہ: وہ بعض اوقات بے حیا اور سخت دل مجرموں کی سزا ان کے ہاتھ سے دلواتا ہے۔ سو وہ لوگ اپنی ذلت اور تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں۔ (استفتاء ۔ص ۸)

مرزا غلام احمد کی تکذیب انہی کے ہاتھوں سے کروا کے انہیں ایک قسم کی سزا دی ہے۔

پیش گوئی مرزا قادیانی نمبر ۶:

زیادتی عمر مرزا

مضمون مرقومہ بالا سے صاف عیاں ہے کہ مرزا غلام احمد موعودہ عمر سے پہلے مر گئے تھے پس آپ کا یہ الہام: نزید عمرک (البشری ۔ج ۲ ص ۱۲۰) صریح غلط ثابت ہوا کیونکہ جب انہوں نے پوری عمر ہی نہ پائی جو موعودہ تھی تو زیادتی کے کیا معنی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش گوئی مرزا قادیانی نمبر ۷:

پھر زیادتی عمر

اوپر کی سطور میں زیادتی عمر مرزا کا الہام ان کے دوسرے الہام ،عمراسی سال ،کی رو سے غلط ثابت کیا گیا ہے۔اب ایک اور طرز سے آپ کے ایک زیادتی عمر والے الہام کی تردید پیش کرتے ہیں۔مرزا صاحب متوفی نے الہام سنایا تھا

میں تیری عمر کو بھی بڑھا دونگا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک (یعنی ستمبر ۱۹۰۸ء تک) تیری عمر کے دن باقی رہ گئے ہیں ۔یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیش گوئی کرتے ہیں میں ان سب کو جھوٹا کرونگا اور تیری عمر بڑھادوں گا تا (انہیں) معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔

(اشتہار مرزا موسومہ تبصرہ)

یہ الہام بھی جھوٹا ثابت ہوا کیونکہ مرزا ستمبر ۱۹۰۸ء سے پہلے ہی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مر گئے

پیش گوئی مرزا قادیانی نمبر ۸:

زلزلہ مرزا

زلزلہ عظیمہ ۴۔اپریل ۱۹۰۵ء کے بعد مرزا نے دھڑا دھڑ زلازل کی پیش گوئیاں بنانی شروع کر دیں اور کہا وہ ایسا زلزلہ ہوگا جو گذشتہ سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہوگا جو نہ آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی دل میں گذرا۔بس نمونہ قیامت ہوگا۔

اس پر مخالفین نے اعتراضات کئے کہ زلزلے تو ہمیشہ آتے رہتے ہیں اور بقول حکیم نوردین زلزلے اور وبا کا واقع ہونا نیچر کی ایسی عادات میں سے ہے کہ اس کی نسبت کسی ایک بلا کا بلاتعین وقت اور گول مول پیش گوئی کرنا کبھی غلط نہیں جانا جاسکتا۔(فصل الخطاب۔ص ۹۲۔۹۳)۔پس اگر آپ سچے ہیں تو اس کی تاریخ آمد و غیرہ بتادیں۔اس پر بہت سی قیل وقال کے بعد مرزا قادیانی نے فرمایا: یہ پیش گوئی وقت اور تاریخ نہ لکھنے سے باطل نہیں ہوسکتی۔(ص ۹۳)،وہ حادثہ میری زندگی میں ظاہر نہ ہوا تو بے شک نقارہ بجا کر میری تکذیب کرو اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھے جھوٹا سمجھو۔(ضمیمہ نصرۃ الحق حصہ پنجم براہین احمدیہ۔ص ۲۱)

اس کے بعد ۸۔اپریل ۱۹۰۶ء کو مرزا نے الہام سنایا۔ ر ب ار نی زلز لة السا عة خدایا مجھے وہ زلزلہ دکھا جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہے ۔ ،(جواباً الہام سنایا) یریکم اللہ زلزلۃ الساعۃ خدا تعالی تمہیں..دکھائیگا۔ (اخبار بدر۔ج ۲ نمبر ۱۵ ص ۲)۔

اس کے دوسرے دن مرزا غلام احمد صاحب نے پھر الہام سنایا:

اریک زلزلۃ الساعۃ۔ میں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤں گا جو نمونہ قیامت ہوگا۔(حوالہ مذکور)

پھر یہی الہام ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء کو سنایا (ملاحظہ ہو بدر ج ۲ نمبر ۲۱ ص ۲) پھر اس کے بعد قریباً ایک سال دو ماہ یہی الہام سنایا۔(ملاحظہ ہو بدر جلد ۶ نمبر ۲۷ ۴ جولائی ۱۹۰۷ء ص ۴۔) چونکہ ایسا کوئی زلزلہ ان کی زندگی میں نہیں آیا لہذا الہامات مذکورہ سب سے سب غلط ثابت ہوئے۔

پیش گوئی مرزا قادیانی نمبر ۹:

عالم کباب

مرزا جی نے ۷ جون ۱۹۰۶ء کو کہا تھا کہ: بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوا کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے دو نام ہوں گے۔ ا۔بشیر الدولہ۔ ۲۔عالم کباب۔ یہ دو نام بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوئے ہیں۔ (ریویو آف ریلیجنز قادیان جلد ۵ نمبر ۶)، چونکہ محمدی بیگم زوجہ منظور محمد کے گھر کوئی لڑکا اس کے بعد پیدا نہیں ہوا لہذا یہ الہام افتراء علی اللہ ثابت ہوا۔

پیش گوئی مرزا قادیانی نمبر ۱۰:

رسوائی مرزا

مرزا غلام احمد کے ملہم کا وعدہ تھا کہ: ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام ونشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو..ہم ایسے تمام اعتراضات دور اور دفع کر دیں گے اور کچھ بھی ان میں سے باقی نہیں رکھیں گے جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو۔ (الوصیت۔ص ۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس الہام کے خودساختہ اور افتراء علی اللہ ہونے پر مضمون ہذا گواہ ہے۔مزید ثبوت سیالکوٹ میں ملاجب مسلمانوں نے میاں محمود احمد اور ان کے ساتھیوں پر محض مرزا غلام احمد صاحب کی وجہ سے پتھر برسائے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۵۱ ص ۶۔۸)

مرزائیت سے توبہ:

مسمی عبدالعزیز ولد عبدالقیوم ساکن موضع بھڑتھ ضلع لائل پور عرصہ چار ماہ سے مرزائی ہو چکا تھا۔خدا کے فضل سے تبلیغ کرنے سے اس نے مرزائیت سے توبہ کرلی ہے اللہ تعالی اسے راہ مستقیم پر رکھے۔ عبدالرحیم زمین دار ھتما نوالی ضلع لائل پور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۵۱ ص ۱۴)

فخر الدین ملتانی کو جواب

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان کے اخبار فاروق ۲۸ ستمبر ۱۹۳۱ء میں فخر الدین ملتانی مقیم قادیان نے اعلان کیا ہے کہ اڈیٹر اہل حدیث نے جو لکھا ہے کہ :

مرزا صاحب نے میرے متعلق پیش گوئی کی تھی کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مر جائے گا۔،

امرتسری، حضرت مرزا کے کسی اشتہار میں یہ پیش گوئی لفظاً یا معناً یا مفہوماً دکھا دے کہ جس سے یہ ثابت ہو کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے گا، تو ایسے حوالے کے صرف پیش کر دینے پر میں ایک سو روپیہ انعام بلا تامل پیش کر دوں گا۔

اس کے جواب میں ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔اکتوبر میں ہم نے لکھا تھا کہ ہم یہ ثبوت دینے کو تیار ہیں۔آپ انعامی رقم کسی مسلمہ امین کے پاس جمع کراؤ اور فیصلہ کیلئے منصف مقرر کرو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس کے جواب میں فخر الدین ملتانی نے لکھا ہے:

امین ڈاکٹر منیر امرتسری (امیر جماعت احمدیہ) ہوں گے منصف منشی قاسم علی یا مولوی جلال الدین قایانی یا مولوی اسماعیل غزنوی ہوں گے۔ (اخبار فاروق ۲۱۔اکتوبر ۱۹۳۱ء ص ۵)

جواب یہ ہے کہ ہمیں ان چاروں اصحاب کی نسبت کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ڈاکٹر منیر بغرض امانت ہمیں منظور، بشرطیکہ ویسی رسید لکھ دیں جیسی لودھیانہ کے امین نے دی تھی کہ فلاں شخص نے جو یک صد روپئہ میرے پاس امانت رکھا ہے مسلّمہ امین جس کے حق میں فیصلہ دے گا میں اسی کو یہ روپئہ دونگا۔

منصفی کے لئے آپ کے پیش کردہ منصفوں سے اچھے نام پیش کرتا ہوں جن کی افضلیت اور اعلمیت میں ہمارے مخاطب کو شک نہ ہو بلکہ شک کی گنجائش نہ ہو

ا۔میاں محمود احمد خلیفہ قادیان۔

۲۔مولوی داؤد صاحب غزنوی مقیم لاہور

قرین انصاف تو یہ ہے کہ جس طرح ہم نے فراخدلی سے ان کا پیش کردہ امین مان لیا ہے....

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ نومبر ۱۹۳۱ء مطابق ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ ص ..)

مناظرہ سلانوالی

موضع سلانوالی ضلع سرگودھا میں ۲۵۔اکتوبر ۱۹۳۱ء کو اہل سنت اور مرزائی جماعت کے درمیان مناظرہ ہوا جس میں ختم نبوت و کذبات مرزا پر زبردست دلائل پیش کئے گئے جن کا مرزائی مناظر کوئی جواب نہیں دے سکا۔

راقم: علی محمد ٹیلر ماسٹر

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۳ نومبر ۱۹۳۱ء مطابق ۲ رجب ۱۳۵۰ھ ص ۱۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرامزادے سور

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار زمین دار مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۳۱ء کے صفحہ ۳ پر فکاہات کے کالم میں نقاش کی طرف سے تین لفظ میں نے دیکھے ہیں: منکر مرزا کافر ہے، حرامزادہ ہے، سور ہے۔،

مجھے خطرہ ہوا کہ امت مرزائیہ کی طرف سے زمین دار کو چیلنج نہ دیا جائے کہ ان تین لفظوں کا ثبوت مرزا غلام احمد کے الفاظ مبارکہ سے دو، ورنہ اپنے الفاظ واپس لو۔ دل میں آیا کہ ان کے چیلنج سے پہلے ثبوت دے کر ان کی تکلیف میں تخفیف کر دوں۔

نمبر اول کا ثبوت مرزا غلام احمد کی حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۶۳ پر ہے۔

نمبر دوم، حرامزادے کے ثبوت میں میرا مراسلہ زمین دار مورخہ ۱۵ نومبر میں چھپ چکا ہے (اور اہل حدیث امرتسر ۲۰ نومبر میں بھی ہے)۔

آج نمبر ۳ کا ثبوت دینا ہے۔، مرزا غلام احمد نے ایک کتاب شائع کی تھی نجم الہدیٰ۔ اس کے صفحہ ۱۰ پر ایک عربی شعر یوں ہے

انّ العدی صاروا خنازیر الفلا
ازواجھم من دونھنّ الاکلب

(ہمارے دشمن جنگلوں کے سور ہو گئے ان کی عورتیں ایسی بری ہیں کہ کتیاں ان سے کم درجہ ہیں)

ناظرین کرام! مردوں کو سور، اور عورتوں کو اعلیٰ درجہ کی کتیاں، کہنا بالکل انصاف ہے کیونکہ عورتوں کا عرف اور شرع میں کم درجہ ہے۔ اسی لئے مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے منکر مردوں کو سور، اور ان کی بے گناہ عورتوں کو کتیوں سے بدتر کہا ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ ایسا خوش کلام آج تک کوئی نہ ہوا ہوگا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ نومبر ۱۹۳۱ء ص ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متفرقاتِ مرزائیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امرتسر میں قادیانی سیرتی جلسہ

قادیانیوں کا جلسہ ۸۔نومبر ۱۹۳۱ء کو جو امرتسر میں نہ ہو سکا تو اس کا بدلہ لینے کو بحکم خلیفہ قادیان ۲۲ نومبر کو امرتسر میں جلسہ کرنے کا اعلان ہوا۔مگر امرتسر میں چونکہ ہمیشہ ان کو ناکامی رہی ہے اس لئے انہوں نے اضلاع امرتسر، لاہور، سیالکوٹ اور گرداسپور کے مریدین میں اعلان کر کے کہا کہ لاٹھیوں سے مسلح ہو کر امرتسر آؤ۔

جلسہ کا انتظام یوں کیا گیا کہ ایک بند مکان کے اندر جلسہ ہوا۔داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔باہر کا انتظام یہ تھا کہ جلسہ گاہ سے دور دور تک پولیس کا پہرہ تھا،جس میں سوار و پیادہ گشت کر رہے تھے۔مرزائی سکول کے لڑکے ہاتھوں میں ہاکیاں لئے ہوئے اور دیہاتی ہاتھوں میں لاٹھیاں لئے ہوئے بازاروں میں پھرتے تھے جس کی وجہ سے اہل شہر میں بڑا جوش پیدا تھا۔پولیس کا انتظام معقول تھا۔حاضری باستثناء چند غیر مسلموں کے سب مرزائیوں کی تھی جو دو تین سو کے درمیان تھی۔سنا ہے منادی کرنے والے کو کسی نے مارا۔باوجود اس انتظام کے تھوڑے وقت تک جلسہ ہوا۔

ادھر انجمن اہل حدیث امرتسر نے ایک اشتہار بعنوان قادیانی عقاید شائع کیا۔ادھر مباہلہ اخبار والوں نے خلیفہ قادیان کو مباہلہ کی دعوت کا ایک پوسٹر لگوایا جن سے اہالی امرتسر کو اصل حقیقت معلوم کرنے میں مدد ملی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

امرت سر کی تاریخی حیثیت

۱۹۰۲ء میں اعجاز احمدی سنانے کے لئے قادیان سے وفد آیا اور تھیٹر ہال میں جلسہ منعقد کیا۔ پولیس بھی موجود تھی مگر امرتسر کے شیر دل حکیم محمد الدین مرحوم نے ایسی ہمت کی کہ قادیانی سب بھاگ گئے اور سٹیج پر حکیم صاحب موصوف نے قبضہ کر لیا۔

پھر ایک دفعہ خاص مرزا صاحب قادیانی لیکچر دینے آئے۔ ماہ رمضان تھا۔ موصوف نے چائے پی، تو لوگوں نے پتھراؤ شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ مرزا صاحب قادیانی سٹیج چھوڑ کر بند گاڑی میں چھپ کر نکل گئے ۔ اوپر سے پتھراؤ ہوا۔

پھر میاں محمود خلیفہ قادیان لیکچر دینے آئے تو شیر دل مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری نے میاں صاحب کو نکال دیا اور آپ قبضہ کر لیا۔

چوتھی مرتبہ، سب سے پہلا سیرتی جلسہ کرنا چاہا جس میں ڈاکٹر کچلو صدر تھے تاہم مسلم پبلک امرتسر نے جلسہ نہ ہونے دیا۔

پھر ۸ نومبر ۱۹۳۱ء کو جلسہ کرنا چاہا جو نہ ہونے دیا۔

پھر ۲۲ نومبر ۱۹۳۱ء کو اس شان وشوکت سے جلسہ کیا جیسے جیل خانہ میں کانگریسی والنٹیر کیا کرتے تھے یہ ہیں امرتسر کے تاریخی واقعات ۔ گو ہماری ذاتی رائے ہے کہ جلسہ کرنے کا حق ہر ایک جماعت کو ہے لیکن قادیانیوں کی سخت کلامی کا جواب ہمارے پاس بھی نہیں۔

انعامی پیش گوئی

فاروق قادیان میں آخری فیصلہ کو پیش گوئی ثابت کرنے کے لئے یک صد انعام دینے کا اعلان کیا گیا تھا جسکے جواب میں ہم نے خلیفہ قادیان کو منصف لکھا تھا (اہل حدیث ۶ نومبر ملاحظہ ہو) ۔ فاروق ۲۱ نومبر میں لکھا ہے کہ خلیفہ صاحب کو بہت مشاغل ہیں اس لئے ہم ان سے درخواست نہیں کر سکتے کہ وہ اس معمولی کام میں وقت دیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اچھا ہم ایک اور آسان طریق بتاتے ہیں جو دیانت اور امانت پر مبنی ہے۔ چونکہ انعامی وعدہ میں لکھا ہے کہ پیش گوئی لفظاً یا معناً یا مفہوماً ثابت کرنے پر انعام ملے گا۔ یہ تینوں مرتبے علمی استدلال کے ہیں۔ علمی استدلال کو سمجھنے کیلئے کسی عالم کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے میں بقول تمہارے خلیفہ قادیان کو چھوڑ کر مولوی سرور شاہ پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کو حکم مانتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ ان کے فیصلے کو بے چون و چرا تسلیم کرونگا بشرطیکہ حسب شرائط مسلمہ مباحثہ لودھیانہ حلفی لکھیں۔

ناظرین! اب تو کوئی کسر باقی نہیں رہی۔

نور افشاں کے قابل اڈیٹر نے اس مضمون میں دخل دے کر خلیفہ قادیان کے نامنظور کرنے کی پیش گوئی کی ہے۔ کیا ہماری اس ترمیم کی بابت بھی اظہار رائے کریں گے؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ نومبر ۱۹۳۱ء مطابق ۱۶ رجب ۱۳۵۰ھ ص ۱۴)

آخری فیصلہ کی چھان بین

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بہت اچھا کیا کہ مخلوق خدا کو گمراہی سے بچانے کے لئے آخری فیصلہ کا اشتہار شائع کیا تاکہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ مگر افسوس کہ ان کے اتباع نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا۔ آخری فیصلہ کا مختصر مضمون یہ تھا۔ مرزا صاحب قادیانی نے دعا کی تھی: اے اللہ! ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ) میں جو تیرے نزدیک جھوٹا ہے، سچے کی زندگی میں اسے موت دے ۔ مرزا صاحب کی جب یہ دعا قبول ہوئی یعنی وہ انتقال کر گئے تو پبلک نے نتیجہ نکالا کہ مرزا جھوٹے تھے۔ اس کے جواب میں امت مرزائیہ نے کہنا شروع کیا کہ یہ دعا دراصل دعوت مباہلہ تھی جو بوجہ نہ ماننے مولوی ثناء اللہ کے کالعدم ہوگئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسکا جواب اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۱ ستمبر ۱۹۳۱ء میں ہم نے دیا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے اخبار بدر قادیان ۴۔اپریل ۱۹۰۷ء میں اعلان کیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ مباہلہ ہم اس وقت کریں گے جب کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کران کو پہنچ جائے گی اور وہ اسے پڑھ کر ہمارے دلائل پر مطلع ہو جائیں گے۔

کتاب حقیقۃ الوحی ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی جو کئی روز بعد ہم کو پہنچی اور ہم نے دیکھی، اور مرزا صاحب کی دعا فیصلہ ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی تھی۔معلوم ہوا کہ یہ دعا اس مباہلہ سے الگ ہے جس کا سلسلہ ۱۸۹۷ء سے چلا آرہا تھا۔

یہ دلیل ایسی صاف اور واضح ہے کہ ادنی ایمان کا انسان بھی اسے تسلیم کرے گا مگر قادیانی اور تسلیم؟

اس لئے مولوی اللہ دتا صاحب نے جو ابطال حق کیلئے خاص وقف یا مامور ہیں، قادیانی اخبار الفضل میں ہمارے اس مضمون کا جواب دیا ہے۔سارا زور اس پر خرچ کردیا کہ آخری فیصلہ وہی دعائے مباہلہ ہے جس کا سلسلہ ۱۸۹۷ء سے چلا آیا ہے لیکن ہماری دلیل منقولہ از اخبار بدر ۴۔اپریل ۱۹۰۷ء کا جواب جو دیا وہ عجیب ہی نہیں عجیب تر ہے۔ناظرین اسے بغور سے پڑھیں۔مولوی اللہ دتا لکھتے ہیں:

۴۔اپریل ۱۹۰۷ء کے بدر کے اسی مضمون مباہلہ میں جس کا ایک حصہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے مضمون میں درج کیا ہے، لکھا ہے: کہ ہم ایک بات اور بڑھا دیتے ہیں کہ ہم خدا سے دعا کریں گے کہ یہ عذاب جو جھوٹے پر پڑے وہ اس طرز کا ہو کہ اس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔(الفضل قادیان ۲۲ نومبر ۱۹۳۱ء)

ناظرین کرام! ہماری دلیل کا یہی جواب ہے جو ان صاحب نے دیا ہے۔ہاں صاحب ہم مانتے ہیں کہ مرزا غلام احمد نے کہا تھا کہ جب ہم مباہلہ کریں گے تو یہ دعا کریں گے کہ یا اللہ ! جھوٹے پر ایسا عذاب ڈالیو کہ انسانی ہاتھوں سے نرالا ہو۔

لیکن ہمارا مضمون تو یہ تھا کہ اس مباہلہ کی تاریخ حقیقۃ الوحی کی اشاعت کے بعد ہے، حالانکہ آخری فیصلہ والی دعا ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو ہوئی ہے۔

اہل علم بالخصوص مولوی اللہ دتا صاحب ایک بات یاد رکھیں گے تو کبھی یہ جواب نہ دیں گے۔دیں گے تو اہل علم کی نگاہ میں ذلیل ہوں گے۔اقتضاء النص، دلالۃ النص وغیرہ جو کچھ ہو متکلم کی عبارت النص کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماتحت رہے گی۔پس مولوی اللہ دتا یا ان کے دوسرے ہم خیال کتنے ہی استدلالات سے اس دعا آخری فیصلہ کو مباہلہ ۱۸۹۷ء سے ملائیں لیکن متکلم کی نص صریح کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔مرزا نے صاف لکھا ہے کہ ثناء اللہ کے ساتھ مباہلہ بعد اشاعت حقیقۃ الوحی ہوگا۔پس اس سے پہلے جو ہوا وہ مباہلہ معہودہ نہیں۔آئندہ کو جواب دیتے ہوئے ادھر ادھر نہ جائیں بلکہ گفتگو کو مرکز پر قائم رکھیں ۔

تا سیہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔دسمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۲۳ رجب ۱۳۵۰ھ ص ۴۔۵)

مرزا صاحب اور عقلی اعجاز

مولوی محمد مہرالدینؒ میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

ازالہ اوہام صفحہ ۷۲۲ میں مرزا غلام احمد لکھتے ہیں: آیت علی ذھاب بہ لقادرون ۱۸۵۷ء کی طرف اشارہ ہے جس میں ہندوستان میں ایک مفسدہ عظیم ہو کر آثار باقیہ اسلامی سلطنت کے ملک ہند سے ناپید ہو گئے کیونکہ اس آیت کے اعداد بحساب جمل ۱۲۷۴ مطابق ۱۸۵۷ء ہیں جسکی نسبت خدائے تعالی آیت موصوفہ بالا میں فرماتا ہے کہ جب وہ زمانہ آئے گا تو قرآن زمین پر سے اٹھایا جائے گا۔پس اس حکیم وعلیم کا قرآن میں یہ فرمانا کہ ۱۸۵۷ء میں میرا کلام آسمان پر اٹھایا جائے گا یہی معنی رکھتا ہے کہ مسلمان اس پر عمل نہیں کریں گے جیسا کہ مسلمانوں نے ایسا ہی کیا۔

نیز ازالہ اوہام صفحہ ۷۶۵ میں مرزا غلام احمد لکھتے ہیں:

حدیثوں میں یہ بات بوضاحت لکھی گئی ہے کہ مسیح موعود اس وقت دنیا میں آئیگا کہ جب علم قرآن زمین پر سے اٹھ جائے گا اور جہل شیوع پا جائے گا۔یہ وہی زمانہ ہے جس کی طرف ایک حدیث میں اشارہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لو کا ن ا لا یما ن معلقاً عند الثر یا لنا له ر جل من فارس یہ وہ زمانہ ہے جو اس عاجز پر کشفی طور پر ظاہر ہوا جو طغیان اس کا اس سنہ ہجری میں شروع ہوگا جو آیت و انا علی ذھا ب بہ لقا درو ن میں بحساب جمل مخفی ہے۔

اس تقریر میں مرزا صاحب قادیانی کا عقلی معجزہ یہ ہے کہ ۱۲۷۴ھ سے قرآن شریف کو غائب کردیا۔ پھر ۱۳۰۰ھ میں اسے ثریا سے اتارا کیونکہ ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۶ سے واضح ہے کہ مسیح کے ظہور کی تاریخ غلام احمد قادیانی ۱۳۰۰ھ ہے۔ مرزا غلام احمد کو قرآن غائب کرنے کے لئے اتفاقاً غدر کا موقعہ ہاتھ آ گیا مگر اس میں یہ کسر رہ گئی کہ غدر دہلی تو ہندوستان کے لوگوں نے کیا تھا، قرآن حرمین عرب، روم، شام، بلخ، بخارا، افغانستان، چین، افریقہ وغیرہ سے کیوں اٹھالیا گیا۔ مرزا صاحب قادیانی نے روئے زمین کو ہندوستان ہی میں منحصر کر کے سب کو اس شعر کا مصداق سمجھا

ہر آں کرمے کہ در گندم نہانست
زمین و آسمان او نہانست

ورنہ کبھی یہ نہ فرماتے کہ غدر دہلی میں قرآن روئے زمین سے اٹھالیا گیا۔ اور قرآن مجید اگر ہندوستان سے اٹھا لیا گیا تھا تو دوسرے اسلامی ملکوں میں ضرور باقی تھا۔ پھر پچیس تیس سال تک کیا کوئی دوسرے ملک کا مسلمان ہندوستان آیا ہی نہیں۔ یا کوئی ہندوستانی اس عرصہ میں حج کو بھی نہیں گیا جو وہاں سے اپنے اور اپنے بھائیوں کی دین ودنیا کی بہبودیوں کا ذریعہ اور ایمان کا مدار لے آتا، اور مرزا صاحب کو ثریا سے اتار لانے کی زحمت نہ ہوتی

اس بیان سے مقصود یہ ہے جہاں اتفاقی امر میں مرزا صاحب کو کسی قسم کا موقع مل جاتا تھا تو اس کو استدلال میں پیش کردیتے تھے اور کسی بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے ۔ دیکھئے کس لطافت سے کہتے ہیں کہ خدا نے قرآن میں فرمایا کہ ۱۸۵۷ء میں میرا کلام آسمان پر اٹھا یا جائے گا، تا کہ جاہلوں کو یقین ہو کہ قرآن ہاتھ سے نکل ہی گیا تھا اگر مرزا صاحب قادیانی نہ ہوتے تو کس سے یہ ہوسکتا تھا کہ ثریا پر جا کر وہاں سے اسے لے آتا۔ اللہ اللہ چو جہالست درایں بو العجبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ جوہری نے کتاب المختار میں لکھا ہے کہ حجاز کے کسی شہر میں ایک شخص سے ملاقات ہوئی جس کا نام سلیمان مغربی تھا۔اس کی عجیب حالت دیکھی گئی کہ جو مہمان اس کے ہاں جاتا جس قسم کے کھانے کی خواہش کرتا غیب سے اس کا سامان ہو جاتا تھا۔چنانچہ ہم آٹھ شخص اس کے ہاں گئے۔ہر ایک نے ایک خاص قسم کے کھانے کی فرمائش کی۔شیخ اپنے خلوت خانہ میں جا کر نماز اور دعا میں مشغول ہوا تھوڑی دیر بعد جب باہر نکلا تو ہر ایک کی فرمائش موجود تھی جس سے ہم حیران ہوئے۔

جوہری لکھتے ہیں کہ میں نے اس کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ اس کی عورت شہر میں رہتی ہے شیخ کو جو کچھ منگوانا ہوتا ہے، حجرے میں کل فرمائشیں لکھ کر کبوتر کے ذریعہ سے اس کے پاس بھیج دیتا ہے، اور وہ عورت سب چیزیں تیار کر کے فوراً بھیج دیتی ہے۔
اس عقلی معجزے سے لوگ اس کے بہت معتقد تھے دور دور سے تحفے و ہدایا اور زر خطیر اس کے پاس بھیجتے تھے جس سے نہایت مرفہ الحال تھا۔
اس قسم کے عقلی معجزات کی تکمیل آدمی اپنی ذات سے نہیں کر سکتا کسی اعتمادی شخص کی تائید کی ضرورت ہوا کرتی ہے اور جملہ مدعیان کاذبین کا یہی طریقہ رہا ہے علی ہذا القیاس ہمارے پنجابی ہیرو قادیانی اس فن میں ید طولی رکھتے تھے

ہر کہ پرہیز و علم و زہد فروخت
خرمنے گرد کردہ پاک بسوخت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔دسمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۲۳ رجب ۱۳۵۰ھ ص ۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد علی اور ڈاکٹر بشارت جواب دیں

(میاں محمود وغیرہ شکریہ ادا کریں)

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب ؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

سال ہا سال سے لاہوری و قادیانی مرزائیوں کی اس بات پر گرما گرم بحث چھڑی ہوئی ہے کہ حضرت مسیح بن باپ تھے یا باباپ ۔

قادیانی مرزائی قرآن کے علاوہ مرزا قادیانی کے اقوال پیش کرتے ہیں کہ وہ بن باپ تھے۔ مگر لاہوری پارٹی کے ممبر باوجود مرزا صاحب قادیانی کو مجدد، ملہم، مسیح موعود، مفسر حقانی، حکم وعدل ماننے کے ان کے اقوال کو ان کا ذاتی فہم کہہ کر پائے استحقار سے ٹھکرا رہے ہیں جس پر یہ مثل خوب صادق آتی ہے کہ:

تیلی بھی کیا اور روکھا ہی کھایا۔

خیر یہ ان کی مرضی ہے لیکن آج ہم کتب مرزا سے ایک ایسی تحریر اس معاملہ میں پیش کرتے ہیں جو بالکل فیصلہ کن ہے۔ ہمیں قوی امید ہے کہ وہ تحریر اس برسوں کے الجھے ہوئے مسئلہ کو سلجھا دے گی۔ امید ہے قادیانی پارٹی ہماری اس محنت کی قدر کرے گی اور ہمیں انعام دے گی کیونکہ ہم نے ان کو ایک ایسی تحریر بتائی ہے جو آج تک ان کے علم میں نہیں آئی ہوگی۔

ملاحظہ ہو مرزا غلام احمد، حضرت مسیح کے علم للساعة ہونے کی وجہ بیان فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں: ان فرقة من اليهود ... كانوا كافرين بوجود القيامة فاخبرهم الله على لسان بعض انبيائه ان ابنا من قومهم يولد من غير اب و هذا يكون آية لهم على وجود القيامة۔ (حمامة البشری۔ ص ۹۰)۔ (یعنی ایک فرقہ یہود کا قیامت کے وجود سے انکاری تھا۔ خدا تعالیٰ نے بعض انبیاء کے ذریعہ انکو خبر دی کہ تمہاری قوم میں ایک لڑکا بلا باپ کے پیدا ہوگا یہ قیامت کے وجود پر ایک دلیل ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاہوری احمدی بھائیو! قول بالا میں تمہارے مسلمہ مخبر صادق نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ انبیاء کرام ولادت مسیح بلاباپ کو بطور نشانی ودلیل قیامت منکرین حشر کے اوپر پیش کیا ہے، اب یا تو تم پیغامی بالخصوص ڈاکٹر بشارت احمد اور امیر جماعت محمد علی، مرزا غلام احمد صاحب کی خبر کو صحیح تسلیم کر کے مسیح کی ولادت بلا پدر کو مانیں یا مرزا قادیانی کو مفتری علی اللہ وعلی الانبیاء سمجھیں ۔

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

اس کے بعد ہر دو جماعت احمدیہ سے مشترکہ سوال یہ ہے کہ براہ مہربانی صحف انبیاء سے بسند صحیح وہ عبارت پیش کریں جس کا مرزا صاحب قادیانی نے اوپر حوالہ دیا ہے۔ ورنہ اقرار کریں کہ مرزا صاحب ایسے ہی کہہ جایا کرتے تھے ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ دسمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۲۳ رجب ۱۳۵۰ھ ص ۵)

راولپنڈی میں کانفرنس اتحاد بین المسلمین کا حشر

جناب حافظ فضل الرحمٰنؒ صاحب راولپنڈی سے لکھتے ہیں:

لاہوری مرزائی جماعت کا اس دفعہ سالانہ جلسہ ۱۷۔۱۸۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو ہوا۔ جماعت مرزائیہ نے محض اپنے جلسہ کی رونق بڑھانے کے لئے ۱۸ تاریخ کو قبل از دوپہر کانفرنس اتحاد بین المسلمین کے انعقاد کا اعلان کیا۔ جس کے سلسلہ میں انہوں نے انجمن اہل حدیث راولپنڈی کے صدر اور سکرٹری صاحبان کو شمولیت کی دعوت دی ۔ بنابریں جماعت اہل حدیث اپنے مذکورہ بالا نمائندوں کو لے کر جلسہ گاہ میں وقت مقررہ پر پہنچ گئی اور وقت کا مطالبہ کیا چنانچہ سب سے پہلے حکیم عبدالرحمٰن صاحب صدر انجمن اہل حدیث نے تقریر شروع کی۔ آپ نے فرمایا:

چونکہ جماعت احمدیہ اور ہم میں اصولی اختلافات ہیں اس لئے ان کا ہمارے ساتھ اتحاد بالکل ناممکن ہے۔ بلکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کہ اس فرقہ کے اور ہمارے اعتقاد بابت صفات خدا تعالی بھی بالکل متضاد ہیں۔

مثال کے طور پر کہا کہ جناب مرزا غلام احمد فرماتے ہیں ربّنا عاج ۔اور ساتھ ہی لکھتے ہیں کہ اس الہام کا مطلب مجھے نہیں بتلایا گیا۔

حکیم صاحب نے کہا لہذا ہم اس لفظ عاج کے معنی کے لئے لغت کی طرف رجوع کرتے ہیں اور بحوالہ قاموس فرمایا کہ لفظ عاج کے معانی، ہاتھی دانت، اونٹ کی لید، اور اونٹ کے لیٹنے کی جگہ، ہیں۔حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر کہا ایسا فرقہ جس کا خدا ہاتھی دانت یا لید کا ہوگا، اس کے ساتھ ہمارا اتحاد کیسے ہوسکتا ہے۔

اس پر حاضرین نے بیک زبان کہا ہرگز نہیں ہوسکتا ۔

چونکہ حکیم صاحب کی تقریر سے مجمع پر مرزائی جماعت کے برخلاف بہت برا اثر ہوا تھا اسلئے کارکنان جلسہ نے صاحب صدر کو بذریعہ رقعہ جتلایا کہ مولوی حکیم صاحب آوٹ آف پائنٹ (موضوع کے خلاف) جارہے ہیں چنانچہ صاحب صدر نے حکیم صاحب کو کہا کہ آپ اپنی تقریر کا رخ بدلیں۔

لیکن جناب حکیم صاحب نے کہا کہ دعوت نامہ میں صاف لکھا ہوا ہے کہ میں اپنے خیالات کا اظہار کرسکتا ہوں۔ لہذا میں ہرگز آوٹ آف پائنٹ نہیں جارہا ہوں۔اور آپ نے تقریر جاری رکھی جس سے احمدیہ کیمپ میں ہلچل مچ گئی۔اس وقت کارکنان کانفرنس کی حالت قابل رحم تھی۔حکیم صاحب کی تقریر میں کئی دفعہ صدا گونجتی تھی : ہمارا ان کے ساتھ بالکل اتحاد نہیں ہوسکتا۔

حکیم صاحب کے بعد حافظ فضل الرحمٰن سکرٹری جماعت اہل حدیث نے حکیم صاحب کی تقریر کے سلسلے میں کہا کہ اگر وہ تمام کتابیں جن میں ہمیں کافر کہا گیا ہے جلادی جائیں اور صرف قرآن وحدیث کو اپنا مطاع اور قابل عمل بنایا جائے تو ہمارا اتحاد ہوسکتا ہے۔بلکہ صاف لفظوں میں کہا کہ اگر جماعت احمدیہ اقرار کرلے کہ جس طرح خدا اپنی ذات میں واحد ہے اسی طرح آنجناب محمد رسول اللہ ﷺ اپنی صفات میں یکتا ہیں اور جناب کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا، اور نہ ہم کسی کی کوئی بات بغیر آنجناب ﷺ کی کسوٹی سے پرکھنے کے ماننے کے لئے تیار ہیں، تو ہمارا اور ان کا اتحاد ہوسکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس پر لاہوری جماعت کے چند کارکنوں نے اعلان کیا کہ واقعی ہمارا دستور العمل قرآن اور حدیث ہے۔ اس بات کے سننے سے لوگ بہت حیران ہوئے بلکہ قادیانی جماعت اور لاہوری جماعت میں ایک نزاع سی پیدا ہوگئی۔ اور قادیانی جماعت کے مبلغ مولوی عبدالغفور نے لاہوری جماعت کو بعد اختتام جلسہ کہا کہ اگر آپ کے ایسے عقاید ہیں تو آپ کا مرزا صاحب سے کیا تعلق۔ لیکن لاہوری جماعت بہت وقت شناس ہے مجمع کی حالت دیکھ کر انہوں نے یہ اقرار کیا لیکن بعد ازاں دوسرے وقتوں میں پھر وہی اپنے عقائد متعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بیان کئے جس پر گویا یہ الفاظ لوگوں کے ورد زبان تھے:

ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ دسمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۲۳ رجب ۱۳۵۰ھ ص ۴۔۵)

آخری فیصلہ پر آخری سانس

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں؛

گذشتہ پرچہ میں ہم نے مولوی اللہ دتا جالندھری کا جواب دیا تھا۔ اس کے بعد ان کا بقیہ مضمون ۲۹ نومبر ۱۹۳۱ء کے الفضل میں نکلا ہے جو قابل توجہ ہے۔

آخری فیصلہ کا خلاصہ مضمون زبان زد ہے کہ مرزا غلام احمد نے دعا کی تھی کہ:

اے خدا ہم دونوں (یعنی مرزا غلام احمد اور ثناء اللہ) میں سے جو تیرے نزدیک جھوٹا ہے، اسے صادق سے پہلے موت دے۔

اس کا نتیجہ جو ہوا سب نے دیکھا۔ مگر امت مرزائیہ نے اس نتیجہ سے فائدہ نہ اٹھایا بلکہ مختلف عذر کئے۔ بڑا عذر یہ کیا کہ یہ دعا دراصل دعا مباہلہ ہے یعنی مرزا قادیانی نے مولوی ثناء اللہ امرتسری کو مباہلہ کے لئے بلایا تھا لیکن انہوں نے قبول نہ کیا۔ اور اس کو ۱۸۹۷ء کے سلسلہ دعوت مباہلہ سے جا ملایا۔

اس ایجاد کے اول موجد مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت مرزائیہ لاہور ہیں۔ ان کے بعد انہی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لکیر کو پیٹنے والے آخری نمبر مولوی اللہ دتا صاحب ہیں۔ ہم خوش ہیں کہ ہمارے احمدی دوست جو کچھ شک شکوک ان کے دل میں آئیں وہ اظہار کرتے رہیں تا کہ یہ خدائی حجت ہر طرح ان پر پوری ہو جائے۔ گو ہمارے نزدیک مباحثہ لدھیانہ کے بعد اس حجت میں کسی طرح کا خفا نہیں رہا۔

ہمارا جواب یہ ہے کہ مرزا غلام احمد نے ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو اعلان کیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ مباہلہ اس وقت ہوگا جب کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر ان کو بھیجی جائے گی

اور وہ اچھی طرح اس کو دیکھ لیں گے۔

اور حقیقۃ الوحی ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی تھی اور مرزا غلام احمد صاحب کا آخری فیصلہ والا اشتہار ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع ہو چکا تھا۔ پھر اس دعا کو مباہلہ کہنا کہاں کی عقل مندی اور کہاں کا انصاف ہے۔ اس کے متعلق مولوی اللہ دتا صاحب کا جواب اور ہمارا جواب الجواب گذشتہ پرچے میں درج ہوا۔ آج اس کا بقیہ جواب درج ہے۔

مولوی اللہ دتا کہتے ہیں کہ جب مرزا غلام احمد نے مباہلہ کے معاملہ کو اخیر مئی پر رکھا تھا تو اسے ۱۵۔ اپریل کو کرنے کا دعویٰ غلط ہے، اور یہ انکے مریدوں کا الزام ہے۔

مجھے مولوی اللہ دتا صاحب کی اس عبارت کو پڑھ کر نہایت افسوس ہوا کہ وہ کس طرح مخلوق خدا کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ بہرحال ان کے اس اعتراض کے جواب حسب ذیل ہیں۔

اول: حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا یہی ارادہ تھا کہ مباہلہ حقیقۃ الوحی کی طباعت کے بعد ہو، اور اس مباہلہ کی صورت جیسا کہ بدر ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں مذکور ہے یہ تھی کہ آپ حقیقۃ الوحی پڑھنے کے بعد تکذیب اور بددعا کا اشتہار شائع کر دیتے۔ مگر بعد ازاں مشیت ایزدی نے یہی چاہا کہ آپ کے چیلنج مباہلہ کو جلد اور عام صورت میں منظور کر کے دعائے مباہلہ شائع کر دی جائے چنانچہ ایسا ہی ہوگیا۔ اس میں کون سا حرج لازم آتا ہے، بالخصوص جب کہ سیدنا حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اشتہار ۱۵۔ اپریل کے متعلق فرمایا بھی ہے کہ: ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اسکی بنیاد رکھی گئی ہے

(اخبار بدر قادیان ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گویا حضرت مسیح موعود (مرزا) کی تجویز کو مشیت ایزدی نے زیادہ نمایاں صورت میں پورا کر دیا۔
حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے جو تجویز فرمائی تھی وہ مزید اتمام حجت کے لئے اور بالفاظ اڈیٹر صاحب اخبار بدر باوجود اس قدر شوخیوں اور دل آزاریوں کے جو ثناء اللہ سے ہمیشہ ظہور میں آتی ہیں حضرت اقدس نے پھر بھی اس پر رحم کر کے فرمایا کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو۔ لیکن چونکہ علم الہی میں ثناء اللہ پر کافی اتمام حجت ہو چکی تھی اس لئے اس کے ۲۹ مارچ کے چیلنج مباہلہ کے جواب میں اللہ تعالی نے تحریک فرما کر حضرت مسیح موعود (مرزا) سے ۱۵۔ اپریل کو ہی دعائے مباہلہ شائع کرادی۔ (الفضل قادیان ۲۹ نومبر ۱۹۳۱ء ص ۵)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین! غور فرمائیں کہ اتنے بڑے دعوی پر راقم مضمون نے کوئی دلیل بھی دی ہے؟ ہاں سارے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ واقع میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہی لکھا تھا کہ مباہلہ بعد کتاب حقیقۃ الوحی ہو۔ لیکن منشاء الہی سے قبل از اشاعت (حقیقت الوحی) مباہلہ کر دیا گیا۔

بہت اچھا! ناظرین خصوصاً حواریان مسیح قادیانی اس جواب کو یاد رکھ کر جواب الجواب سنیں۔

کتاب حقیقۃ الوحی شائع ہوئی اور مجھے نہ پہنچی تو میں نے ۳ جون ۱۹۰۷ء کو طلبی کا خط لکھا۔ جس کا جواب مرزا غلام احمد کی طرف سے ان کے محرر ڈاک مفتی محمد صادق نے ان کی طرف سے دیا، جو اخبار بدر مورخہ ۱۳ جون میں چھپ کر شائع ہوا۔ باانصاف ناظرین اسے پڑھیں اور مولوی اللہ دتا صاحب کی محنت کی داد دیں۔ وہ خط یہ ہے:

آپ کا رجسٹری شدہ کارڈ مرسلہ ۳ جون ۱۹۰۷ء حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی خدمت میں پہنچا جس میں آپ نے ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر کا حوالہ دے کر کتاب حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ مانگا ہے۔ اس کے جواب میں آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ کی طرف حقیقۃ الوحی بھیجنے کا ارادہ اس وقت ظاہر کیا گیا تھا، جب کہ آپ کو مباہلہ کے واسطے لکھا گیا تھا، تاکہ مباہلہ سے پہلے آپ کتاب پڑھ لیتے۔ مگر چونکہ آپ نے اپنے واسطے تعیین عذاب کی خواہش ظاہر کی اور بغیر اس کے مباہلہ سے انکار کر کے اپنے لئے فرار کی ایک راہ نکالی، اس واسطے مشیت ایزدی نے آپ کو دوسری راہ سے پکڑا، اور حضرت حجۃ اللہ (مرزا قادیانی) کے قلب میں آپ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واسطے ایک دعا کی تحریک کر کے فیصلہ کا ایک اور طریق اختیار کیا۔ اس واسطے مباہلہ کے ساتھ جو اور شروط تھے وہ سب کے سب بوجہ نا قرار پانے مباہلہ کے منسوخ ہوئے۔ لہذا آپ کی طرف کتاب بھیجنے کی ضرورت نہ رہی ۔ (خادم مسیح موعود۔ محمد صادق۔ قادیان ۵ جون ۱۹۰۷ء)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین اس جواب کو بغور دیکھیں کیسا صاف مضمون ہے کہ جس مباہلہ کی تاریخ مرزا صاحب نے کتاب حقیقۃ الوحی کی اشاعت کے بعد رکھی تھی، وہ بھی منسوخ ہو کر اس کا ذکر اذکار ہی ختم ہو گیا۔ اس کی بجائے بالقاء الہی یہی دعا فیصلہ کن قرار پائی۔ بس اب سب کچھ یہی دعا ہے، نہ سابقہ مباہلہ نہ کوئی اور حکم ہوا۔ چاؤ چپ رہو اور اس دعا کے انجام کا انتظار کرو۔ آمنا و صدقنا۔

بتایئے اس تصریح اور توضیح کے بعد بھی کسی تحریر کی ضرورت ہے؟ پس ہمارے جواب کا ملخص یہ ہے کہ: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو مباہلہ کا وقوع حقیقۃ الوحی کی اشاعت پر موقوف رکھا تھا۔ پھر بمنشاء الہی کے عزم کو منسوخ کر کے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو دعا شائع کر دی اور اسی کو فیصلہ کن قرار دیا اور آئندہ کے لئے مباہلہ کا دروازہ بند کر دیا۔

پھر ہوا کیا؟ وہی جو سب کو معلوم ہے:

گفت مرزا مر ثناء اللہ را
میرد اول ہر کہ ملعون خدا ست
خود روانہ شد بسوئے نیستی
بود خود (کذاب) و لیکن گفت راست

ہمارا دعوی ہے کہ آخری فیصلہ والا اشتہار پیش گوئی تھی۔ قادیانی اخبار فاروق نے ہمیں اس دعوی کے ثبوت پر سو روپیہ انعام دینے کا وعدہ کیا تھا جس کے فیصلہ کیلئے ہم نے خلیفہ قادیان کا نام بطور حکم کے پیش کیا تھا جس کو اخبار مذکور نے نہ مانا۔ پھر مولوی سرور شاہ قادیانی کا نام ہم نے پیش کیا۔ اس کا جواب آج (۵ دسمبر ۱۹۳۱ء) تک نہیں آیا۔ آئندہ دیدہ باید (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ دسمبر ۱۹۳۱ء مطابق یکم شعبان ۱۳۵۰ھ ص ۳۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذریۃ البغایا کی تشریح

غیر مسلموں کے اخبار پرکاش لاہور نے ۲۹ نومبر ۱۹۳۱ء کے شمارے کے صفحہ ۸ پر لکھا ہے:

قادیانیوں کی حماقت نے جوش مارا۔ دیر کی بات ہے مولوی ثناء اللہ کو انعامی چیلنج دے بیٹھے۔ جسے مولانا نے جھٹ منظور کرلیا اور مناظرے کے اکھاڑے میں قادیانی پہلوان کو چت گرا کر تین سو کی مالی جیت گئے۔ اب کسی اور قادیانی کی جوشامت آئی وہ پھر مولانا کو انعامی چیلنج دینے کی حماقت کر بیٹھا ہے۔ چنانچہ فاروق میں فخرالدین نام کے کسی قادیانی نے اعلان کیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ کا یہ لکھنا کہ مرزا نے میرے متعلق یہ پیش گوئی کی تھی کہ جو ہم دونوں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجائیگا۔ امرتسری حضرت مرزا کے کسی اشتہار میں یہ پیش گوئی لفظاً یا معناً یا مفہوماً دکھادے کہ جس میں یہ ثابت ہو کہ جھوٹ سچے کی زندگی میں مرجائے گا، تو ایسے حوالے کے صرف پیش کردینے پر ہی ایک سو روپیہ انعام بلا تامل پیش کردونگا۔

جواب میں مولوی ثناء اللہ نے چیلنج منظور کر کے لکھا ہے کہ تم انعامی رقم کسی مسلمہ امین کے پاس جمع کرادو اور فیصلہ کے لئے منصف مقرر کرو۔ اس پر قادیانی مذکور نے بطور امین امرتسر کی جماعت احمدیہ کے امیر ڈاکٹر منیر اور (منصفی کے لئے) منشی قاسم وغیرہ گھر کے آدمی پیش کئے۔ لیکن مولانا کو اپنے پکتس (دعوے) کی صداقت کا یہاں تک یقین ہے کہ قادیانی امیر جماعت کا نام ہی (بطور امین) منظور کرلیا۔ رہ گیا منصف کا تقرر، مولانا (ثناء اللہ) نے منصفی کے متعلق خود میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کا نام پیش کر کے گویا خلیفہ کو امتحان میں ڈالنے کی خوب ترکیب نکالی ہے۔ چونکہ خلیفہ صاحب قادیانی مرید کی جہالت سے آگاہ ہیں اور جانتے ہیں کہ مولانا ثناء اللہ کے پاس اپنے دعوی کے ثبوت میں مرزا صاحب کی تحریر موجود ہے اس لئے ان کا منصفی منظور کرنا مشکل۔ اور اگر انکار کریں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنے مرید کے چیلنج کی بطالت پر مہر توثیق ثبت کرتے ہیں۔ عجب مشکل ہے جس سے رستگاری کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اگر خلیفہ صاحب کو صداقت پیاری ہے، تو صداقت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اظہار کر کے معاملہ کو ختم کر دیں، ورنہ مرید جو سو روپیہ میدان مناظرہ میں پچھاڑا جا کر دے گا وہ ایسے ہی مولانا کی خدمت میں جا کر پیش کر دے، اور ان سے گڑگڑا کر عرض کرے کہ اپنی نذر لے کر معاملہ کو رفت گذشت کر دیں۔ اگر دونوں میں سے ایک بات نہ ہوئی تو احمدیت کیلئے مولانا ثناء اللہ کے مقابلہ پر نتیجہ سوائے رسوائی کے بغیر کچھ ہے ہی نہیں۔

ہمیں خلیفہ سے ہمدردی ہے کہ ایک مرید کی جہالت اور حماقت نے انہیں امتحان میں لا ڈالا۔ لیکن جو ہو چکا ہو چکا، اب تو نتیجہ کے اثر رسوائی سے بچنے کے کے لئے کسی تدبیر کی ضرورت ہے جو خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کو اختیار کرنی ہی پڑے گی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ دسمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۸ شعبان ۱۳۵۰ھ۔ ص ۵۔ ۶)

مناظرہ دیونا

دیونا ضلع گجرات پنجاب میں مرزائیوں سے اہل حدیث کا مناظرہ ۶ دسمبر کو ہوا۔ مضمون زیر بحث حیات مسیح اور صداقت مرزا تھے۔ مناظرہ کا اثر یہ ہوا کہ حاضرین جان گئے کہ مرزائی مذہب بالکل باطل ہے۔ راقم: عبدالقیوم از چک رجاوی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ دسمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۸ شعبان ۱۳۵۰ھ ص ۱۴)

قادیانی انعامی چیلنج

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کہتے ہیں:

کئی ہفتوں سے ناظرین ملاحظہ کرتے آ رہے ہیں کہ قادیان سے چیلنج ہوا کہ اہل حدیث اگر ثابت کر دے کہ مرزا صاحب قادیانی نے پیش گوئی کی تھی کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا تو ہم ایک سو روپیہ انعام دیں گے۔

اب یہ گفتگو اس مرحلہ پر پہنچی ہے کہ مولوی سید سرور شاہ قادیانی عالم منصف منظور ہو چکے ہیں اور فریق ثانی نے کسی خاص وجہ سے رقم یک صد کو شاید بموافقت انعام لدھیانہ تین سو تک بڑھا دیا ہے الحمد للہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر ہمارے مخاطب نے ایک جدید شرط ایسی لگائی ہے جس کا تصفیہ پہلے سے ہو جانا ضروری ہے۔
وہ شرط انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:

ثناء اللہ اور میری طرف سے ایک حلفی اقرار اس امر کا ہوگا کہ بعد فیصلہ حکم ہم ہر دو میں سے کسی کو یا کسی کے فریق کو اس بات کا حق نہ ہرگز اس بات کا حق نہ ہوگا کہ اس فیصلہ کو جو مسلمہ فریقین کے حکم نے کیا ہوگا کسی نہ کسی رنگ میں مشتبہ یا ملتبس کرنے کی کوشش کریں۔ بلکہ جیسا کہ ثناء اللہ نے اپنے اخبار اہل حدیث میں وعدہ کیا ہے کہ: ان کے فیصلے کو بے چون وچرا تسلیم کرونگا بشرطیکہ حسب شرائط مسلّمہ مباحثہ لدھیانہ حلفی لکھیں۔ اس فیصلے کو بے چون وچرا تسلیم کرلیں گے۔ جو فریق اس کے خلاف ارتکاب کرے گا وہ لفظ ذریۃ البغایا کا انہی معنی میں مصداق ہوگا جن معنوں میں ثناء اللہ اور زمین دار اس جملہ کو پیش کر رہا ہے۔ یا قرآن مجید کے لفظ زنیم کا مصداق ٹھہرے گا۔

اس اقرار اور تاریخ ومقام کی اطلاع آنے پر میں فوراً تین سو روپیہ امین کے پاس جمع کرا کر رسید حاصل کرلوں گا۔ اور تاریخ مقررہ کو مقام مقررہ پر حاضر ہو جاؤنگا۔ (اخبار فاروق قادیان ۱۴ دسمبر ۱۹۳۱ء)

حضرت مولانا ثناء اللہؒ کہتے ہیں:

ہم دونوں کے تسلیم کرنے کے معنی تو صاف ہیں کہ ہم میں سے کوئی شخص اس فیصلے کو نہ ردّ کریگا، نہ اس کا نام سکھا شاہی فیصلہ رکھے گا جیسا کہ قبل ازیں فیصلہ لودھیانہ کو قادیانی فریق نے رد کیا، اور برے ناموں سے موسوم کیا۔ مگر دونوں فریق سے کیا مراد ہے؟ یہ لفظ صاف ہو جائے تو اصل کارروائی شروع ہو سکتی ہے

کیا میرے مخاطب کے فریق میں میاں محمود احمد خلیفہ قادیان اور ان کے ارکان بھی داخل ہیں؟

اگر ہیں اور یقیناً ہیں، تو ہمارے مخاطب مہربانی کر کے ان کے دستخطی اعلان کرا دیں کہ ہم کو فیصلہ منظور ہوگا اور ہم کسی طرح اس کو ردّ نہ کریں گے۔

اس کی ضرورت اس لئے ہے کہ آپ ان کے ماتحت ہیں، وہ آپ کے ماتحت نہیں۔ اس لئے جب تک وہ منظوری کا اعلان نہ کریں شرط کی تکمیل نہ ہوگی۔ پس اب جلدی کریں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ دسمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۱۵ شعبان ۱۳۵۰ھ ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا سچ مچ مسیح آ گیا؟

حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ کہتے ہیں:

قادیانی اخبار الفضل نے بیت المقدس کی ایک خبر شائع کی ہے جس کے آخر میں اپنی تنخواہ داری کا فرض ادا کرتے ہوئے ایک نوٹ بھی لکھا ہے۔ ناظرین کی دلچسپی کے لئے وہ خبر مع نوٹ درج ذیل ہے:

حضرت مسیح کی آمد کا انتظار کرنے والے:

بیت المقدس سے ایک امریکن نامہ نگار نے اخبارات میں شائع کرایا ہے: توریت کی پیش گوئی کی بنا پر فلسطین کے یہودیوں کی ایک جماعت حضرت عیسی کے آسمان سے اترنے کا بے چینی سے انتظار کر رہی ہے۔ ان کا خیال ہے وہ عنقریب جلوہ گر ہوں اور تمام دنیا کو مصائب سے نجات دلائیں گے۔ فلسطین میں پچاس ہزار یہودی صبح وشام نماز پڑھتے اور خشوع وخضوع سے دعا مانگتے ہیں کہ وہ جلد نازل ہوں۔ یہودی براق میں جا کر پہلے توریت کی تلاوت کرتے ہیں، پھر نماز پڑھ کر سب آسمان کی طرف دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ اس وقت ان کا امام اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے قوم کے لئے دعا اور مسیح کی آمد کی التجا کرتا ہے

(پرتاپ ۱۵ نومبر ۱۹۳۱ء)

یہ ان لوگوں کا حال ہے جو صدیوں سے ایک شخص کے آسمان سے نزول کے منتظر ہیں حالانکہ وہ آسمان سے نہیں بلکہ زمین سے پیدا ہو کر آسمانی کہلایا اور تمام عیسائیوں اور مسلمانوں نے اسے راست باز تسلیم کیا۔ اب مسلمانوں کا ایک حصہ بھی حضرت مسیح کے آسمان سے اترنے کا انتظار کر رہا ہے۔ کاش وہ پہلے منتظرین سے عبرت حاصل کرے تا انہی کی طرح ناکامی کا شکار نہ ہو اور خدا کے فرستادہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر ایمان لے آئے۔ (الفضل قادیان ۱۹ نومبر ۱۹۳۱ء ص ۴)

سچ تو یہ ہے کہ اگر آنے والے مسیح کو زمین ہی سے آنا ہے، تو وہ جناب مرزا قادیانی سے پہلے آ چکا جس نے بآواز بلند اپنا دعوی پیش کیا کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قل یا ملأ ا لا نجیل قد فتح با ب السماء و اتی من صعد الیها (کتاب اقدس از بہاء اللہ۔ص ۷۴)۔

کہدے اے گروہ انجیل آسمان کا دروازہ کھل گیا اور (مسیح) جو اس پر چڑھ گیا تھا وہ (بہاء اللہ بن کر) آ گیا۔

یہ ہے وہ مدعی جس کے ادنی خادم کے مقابلے کی بھی تاب نہ لاتے ہوئے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بجز فرار کے اور کوئی صورت نظر نہ آئی تھی۔ اور جس کے خلاف ایک اپنی کل تصانیف میں ایک حرف لکھنے کی بھی ان میں جرأت نہ ہوئی۔

کیا الفضل بتا سکتا ہے کہ اس ایرانی مدعی مسیحیت سے وہ کیوں منہ پھیرے ہوئے ہے۔ ہاں اگر وہ ایک دلیل اپنے اعراض پر دے سکتا ہے تو اہل اسلام اللہ کے فضل و کرم سے ایک سو دلائل کے ساتھ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو جھوٹا ثابت کر رہے ہیں۔ ایسی صورت میں اس کی تمنا مرزا صاحب قادیانی کو منوانے کی بے سود ہے۔

اہل قادیان کو چاہیے کہ دلائل کے میدان میں آنے کا خیال اب دل و دماغ سے نکال دیں۔ اب تو ان کے لئے یہی بہتر ہے کہ منہ سے مسلمانوں کو برادران اسلام کہہ کر اور ان سے منافقانہ ہمدردی کر کے (جیسی کشمیریوں سے کر رہے ہیں) اپنا الو سیدھا کیا کریں۔ اس سے بہتر ان کے لئے کوئی مشغلہ نہیں رہا کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دلائل تو تار عنکبوت کی طرح ہیں، جو مدت ہوئی ٹوٹ چکی ہیں۔ ان کی بنا پر انہیں مسیح موعود بنانا فضول اور لغو کام ہے۔ (اہل حدیث امرتسر ۲۵ دسمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۱۵ شعبان ۱۳۵۰ھ۔ص ۵۔۶)

قادیانی ہم سے مباحثہ کیوں نہیں کرتے؟

ہم جناب (مولانا ثناء اللہ) کی خدمت اقدس میں مودبانہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے یہ چند حروف اپنے اخبار میں شائع فرمائیں۔ ہم جناب کی مہربانی کے از حد مشکور ہوں گے۔ اور ہمارے ان حروف پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت قادیانی کی توجہ ہمارے چیلنج کی طرف ضرور منعطف فرمائینگے۔ ہم نے بموجب تحریرات قادیانیوں کے (الفضل مورخہ ۱۳ جون و ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء) ان کو چیلنج دیا تھا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاص شہر امرتسر میں ہم مسیحیوں سے مناظرہ ہو جائے، اور ہم مسیحیوں کی طرف سے عالی جناب پادری سلطان محمد پال اڈیٹر نور افشان لاہور ہوں۔ اور مضامین حسب ذیل تھے

ازمدعی مسیحی:

ا۔الوہیت مسیح ناصری ۔۲۔کفارۃ المسیح ۔۳۔بائبل کلام اللہ ہے

ازمدعی قادیانی :

ا۔سابق مکتوب مفتوح پادری برکت اللہ ایم اے فتح گڈھ چوڑیاں۔

۲۔نبوت مرزا قادیان مرشد ۔۳۔مسیح کی قبر کشمیر میں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ جناب (ثناء اللہ امرتسری) ہمارے چیلنج پر روشنی ڈالتے ہوئے مرزا صاحب کے مریدوں کو مجبور کریں گے کہ یہ وہی شہر امرتسر جہاں کہ ان کے بڑے میاں صاحب (مرزا غلام احمد) نے شکست کھائی تھی۔

والسلام۔آپ کے نیازمند خادم۔

چودھری وہاب دین۔ و ایم طفیل مسیحی مدرس امرت سر

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم نے تو پہلے بھی بارہا سفارش کی، اب بھی کرنے کو تیار ہیں کہ مسیحی پیاسوں کو سیراب کرنا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کہیں

بس سمندر دیکھ لی ہم نے تری دریا دلی
تشنہ لب رکھا صدف کو بوند پانی کی نہ دی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ دسمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۱۵ شعبان ۱۳۵۰ھ۔ص ۱۱)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلیمات مرزا

پہلے مجھے دیکھئے

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی آج پنجاب میں خصوصاً اور ہند میں عموماً بلکہ بیرون ہند بھی زبان زد خاص وعام ہیں۔ ان کا دعویٰ تھا کہ میں مہدی مسعود اور مسیح موعود ہوں خدا سے ہم کلام ہوں نبی ہوں رسول ہوں اس کے سوا انہوں نے کوئی شرعی حکم ایجاد نہیں کیا بلکہ احکام شرعیہ سابقہ ہی پر عمل کرتے اور بتاتے رہے۔ ہاں ساری عمر ان کی محض اپنی شخصیت منوانے میں گذری یہی کہتے رہے کہ میری دعوت کا قبول کرنا ہر مسلمان بلکہ ہر انسان پر فرض ہے چونکہ انہوں نے سب دنیا کو اپنی طرف بلایا اور ایمان لانے کی دعوت دی لہذا سب لوگوں نے ان کے دعوی کو جانچنے پر توجہ کی بہت سی کتابیں لکھیں مباحثات کئے کسی صاحب نے حیات مسیح پر کتابیں لکھیں کسی نے آثار قیامت پر۔ خاکسار نے جو کچھ لکھا اس کا بیشتر حصہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوی کے متعلق ہے۔ یہ رسالہ بھی اسی قسم کا ہے اس رسالہ میں پانچ ابواب ہیں جن میں پانچ مضمون درج ہیں جن کے نام یہ ہیں: صفات مرزا۔ اختلافات مرزا۔ کذبات مرزا۔ نشانات مرزا۔ اخلاق مرزا

ناظرین سے استدعا ہے کہ رسالہ ہذا کو پڑھ کر بھٹکے ہوئے انسانی برادران (مرزائیوں) کو صراط مستقیم پر لانے کی کوشش کریں وہ ضد کریں تو ان کے حق میں دعائے خیر کریں کہ خدا ان کو غلطی سے نکالے۔

نوٹ: مرزائی اخبار اور مرزائی لیڈر خاکسار کو اپنا بدترین دشمن لکھا اور کہا کرتے ہیں میں اس کے جواب میں کہا کرتا ہوں میں دشمن نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی اور امت مرزائیہ کا آنریری مبلغ ہوں جو کلام مرزا کو ناواقفوں تک بے تنخواہ پہنچاتا ہوں

ناظرین اس رسالہ کو بغور پڑھ کر امید ہے میرے دعوی کی تصدیق کریں گے

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طباعت کے بعد اس رسالہ کا اس اثر عوام پر جتنا ہوا اتنا ہی اتباع مرزا کو صدمہ ہوا اس لئے انہوں نے اس کا جواب لکھا جس کا نام تجلیات رحمانیہ۔ مصنف کا نام مولوی اللہ دتا جالندھری مبلغ قادیان۔ طبع ثانی کتاب ہذا میں اس جواب کا جواب الجواب بھی دیا گیا ہے ناظرین بغور ملاحظہ کریں

احباب کرام یہ رسالہ جملہ تصانیف متعلقہ مشن قادیان سے مفید تر ہے آپ صاحبان بھی اس کو مفید پائیں تو اس کام میں حصہ لیں جس کی صورت یہ ہے کہ آپ خود دیکھیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کے مریدوں کو دکھائیں ہمدردان اسلام سے بہت کچھ خیر کی امید ہے۔ والسلام ۔

ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسر محرم ۱۳۵۱ھ مئی ۱۹۳۲ء

باب اول:

صفات مرزا

۱۔ میرا قدم اس منارہ پر ہے جہاں تمام بلندیاں ختم ہیں (خطبہ الہامیہ ص ۷۰)

۲۔ میرا تخت سب تختوں سے اوپر بچھایا گیا (حقیقت الوحی ص ۸۹)

۳۔ میرے آنے سے پہلوں کے سورج ڈوب گئے (خطبہ الہامیہ ص ۳۲۰)

۴۔ میں خواب میں اللہ ہو گیا اور میں نے یقین کر لیا کہ میں واقعی اللہ ہوں پھر میں نے آسمان بنایا اور زمین بنائی (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴)

۵۔ خدا عرش پر میری تعریف کرتا ہے (انجام آتھم ص ۵۵)

۶ میں خدا کے نزدیک اس کی اولاد کے رتبہ میں ہوں (اربعین نمبر ۴ حاشیہ ص ۱۹)

۷ میرے منکر مسلمان حرام زادے ہیں (آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۵۴۸)

۸ مجھے مردوں کو زندہ کرنے اور زندوں کو مارنے کی قدرت دی گئی ہے خطبہ الہامیہ ص ۵۶

۹ میری شان میں ہے و ما ینطق عن الھوی
یعنی مرزا قادیانی اپنی خواہش سے نہیں بولتا (اربعین نمبر ۳ ص ۳۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰ اعلموا ان فضل الله معی و ان روح الله ینطق فی نفسی

جان لو کہ اللہ کا فضل میرے ساتھ ہے اور اللہ کی روح میرے نفس میں بولتی ہے (انجام آتھم۔ص ۱۷۶)

باوجود ان دعاوی کے جن لوگوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال ملاحظہ کئے ہیں وہ قرآنی اصول کی تصدیق کرنے پر مجبور ہیں لوکان من عندغیر اللہ لو جدوا فیه اختلا فا کثیرا جو کلام غیر خدا سے ہو اس میں بہت اختلاف ہوتے ہیں

پس مندرجہ ذیل اقوال مرزا ملاحظہ ہوں

دوسرا باب:

اختلافات مرزا

اس باب کے جواب میں مجیب نے جو علمی جوہر دکھائے ہیں وہ اہل علم کے سننے اور دیکھنے کے قابل ہیں مجیب نے اصولی جواب دو طرح دیئے ہیں

ایک یہ کہ جس طرح قرآن میں نسخ ہے اسی طرح اقوال مرزا میں بھی نسخ ہوسکتا ہے (تجلیات رحمانیہ ص ۲۶۔۲۷)

فاضل مصنف کو غالباً دھوکا لگا ہے وہ جملہ خبریہ اور انشائیہ میں تمیز نہیں کر سکے۔اہل علم جانتے ہیں کہ نسخ احکام یا مناہی میں ہوتا ہے جو جملہ انشائیہ ہوتے ہیں جملہ خبریہ میں اختلاف ہو تو نسخ نہیں کہا جاتا بلکہ دو میں سے ایک کو جھوٹ کہا جاتا ہے مثلاً کوئی شخص کہے کہ کل ٹھیک بارہ بجے بارش ہوئی تھی پھر کہے کل بارہ بجے بارش نہیں ہوئی تھی۔ یہ دو جملے خبریہ ہیں۔یقیناً ان کے اختلاف کا جواب نسخ سے نہیں دیا جاسکتا بلکہ یقیناً ماننا پڑے گا کہ دو کلاموں میں سے ایک جھوٹ ہے۔

ناظرین کرام! مجیب صاحب اللہ دتا قادیانی یوں تو مولوی فاضل کا امتحان پاس کردہ ہیں، مگر قادیانی قصر نبوت کی حفاظت کا کام بھی تو بہت مشکل ہے اس لئے مجیب صاحب اگر جملہ خبریہ اور انشائیہ میں تمیز کرنا بھول جائیں تو محل تعجب نہیں۔اسی لئے وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو مخاطب کر کے بزبان حال کہتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساحری کرد و چشم تو وگرنہ زیں پیش
بود ہشیار از دو دل دیوانہ ما

مجیب نے ایک جواب یہ بھی دیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال میں اختلاف ہو تو الہامات میں اختلاف نہیں (تجلیات رحمانیہ۔ ص ۶۵)

جواب الجواب: ہم جانتے ہیں کہ ملہم کے ذاتی اقوال اور الہام الگ الگ ہوتے ہیں ملہم کے ذاتی قول میں غلطی ممکن ہے کیونکہ ملہم پر ہر وقت وحی الٰہی نازل نہیں ہوتی مگر مرزا قادیانی ایسے ملہم ہیں کہ ہر وقت اور ہر لحظہ روح القدس ان کے ساتھ رہتا تھا۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

> اس عاجز کو اپنے ذاتی تجربہ سے معلوم ہے کہ روح القدس کی قدسیت ہر وقت اور ہر دم اور ہر لحظہ بلا فصل ملہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی رہتی ہے ... اور انوار دائمی اور استعانت دائمی اور محبت دائمی اور عصمت دائمی اور برکات دائمی کا یہی سبب ہوتا ہے کہ روح القدس ہمیشہ اور ہر وقت ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۹۳۔۹۴)

یہ تو ہوا مرزا قادیانی کا بر بنائے تجربہ عام قانون جس میں خود بھی داخل ہیں۔ اب ایک اور ثبوت سنئے، مرزا قادیانی تو اپنے پر روح القدس کو اس قدر متولی اور حاوی جانتے ہیں کہ عبارتی غلطی بھی ان سے نہیں ہو سکتی۔ فرماتے ہیں:

> یہ بات بھی اس جگہ بیان کر دینے کے لائق ہے کہ میں (مرزا) خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔
>
> (نزول المسیح ص ۵۶ قادیانی خزائن ج ۱۸ ص ۴۳۴)

ناظرین کرام! ایسا ملہم جو ہر وقت بلا فصل دائم روح القدس کی حفاظت میں ہو جس کی حفاظت خدا اتنی کرے کہ عبارت بھی اسے خود بتائے اس کی نسبت اقوال اور الہام میں فرق کرنا اس ملہم کی ہتک کرنا نہیں تو کیا ہے؟ اس لئے ہم نے اقوال مرزا کے اختلاف پر آیت قرآنی لوجدوا فیہ اختلا فا کثیرا لکھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس پر مجیب نے غور نہیں کیا کیونکہ دل پر بے جا محبت نے غلبہ کر رکھا ہے

ا۔حضرت مسیح دوبارہ خود آئیں گے

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے ...تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور قطار میں پھیل جائے گا (مسیح موعود کے دوبارہ آنے کا اعتراف) (براہین احمدیہ ج۴ص ۴۹۸۔۴۹۹)

اس کے خلاف: پس دنیا میں مسیح ابن مریم ہر گز نہیں آئے گا۔

(ازالہ اوہام ص۶۱۴۔قادیانی خزائن ج۳ص ۴۳۲)

حضرت مسیح علیہ السلام نہیں آئیں گے میں ہی مسیح موعود آگیا ہوں

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم

عیسی کجا ست تا بنہد پا بمنبرم

(ازالہ اوہام ص ۱۵۸ قادیانی خزائن۳ص ۱۰)

مجیب نے اس کا جواب دیا کہ براہین احمدیہ میں مرزا غلام احمد قادیانی نے رسمی عقیدہ لکھ دیا تھا اس کے بعد جو لکھا وہ تحقیقی لکھا (تجلیات رحمانیہ ص ۴۷۔۴۸)

جواب الجواب: مرزا غلام احمد قادیانی زمانہ تالیف براہین میں بھی مدعی مجددیت تھے اسی تجدید میں انہوں نے براہین احمدیہ لکھی اور جناب مسیح کے متعلق جو کچھ لکھا وہ آیت مرقومہ سے استدلال کر کے لکھا، نہ کہ رسمی وشنیدی۔ بلکہ تحقیقی اور تنقیدی علی وجہ البصیرت لکھا۔ چنانچہ براہین احمدیہ کے اخیر میں لکھتے ہیں یہ کتاب خدا مجھ سے لکھاتا ہے۔ یہ بھی مرزا قادیانی کا دعوی تھا کہ میں اس قدر خدا کی حفاظت میں ہوں کہ:

جب میں عربی یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔ (نزول المسیح۔ص ۵۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ براہین احمدیہ کی عبارت بھی اسی اندر کی تعلیم کا نتیجہ ہے نہ کہ رسمی عقیدہ۔

مرزائی دوستو! کیا یہ دعوی مرزا غلام احمد قادیانی کا محض بور کے لڈو ہیں۔

۲۔ حضرت داؤد کا تخت بحال کرنے آیا ہوں...قول مسیح

یسوع نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ میں داؤد کے تخت کو قائم کرنے آیا ہوں اور اس طرح پر یہود کو اپنی طرف کھینچنا چاہا تھا کہ دیکھو میں تمہاری بادشاہی پھر دنیا میں قائم کرنے آیا ہوں اور رومی گورنمنٹ سے اب جلد تم آزاد ہونا چاہتے ہو مگر وہ بات نہ ہوئی اور یسوع صاحب نے نہایت درجہ ذلت دیکھی منہ پر تھوکا گیا اور آپ کے اس حصہ جسم پر کوڑے لگائے گئے جہاں مجرموں کو لگائے جاتے ہیں اور حوالات میں کیا گیا پس یہود اور بہت سے لوگوں نے سمجھ لیا کہ اس شخص کی پیش گوئی صاف جھوٹی نکلی اور یہ خدا تعالی کی طرف سے نہیں ہے۔

(انجام آتھم۔ص ۱۲)

اس کے خلاف:

ایسا ہی حضرت عیسی علیہ السلام کو خدا نے خبر دی تھی کہ تو بادشاہ ہوگا انہوں نے اس وحی الہی سے دنیا کی بادشاہی سمجھ لی اور اسی بنا پر حضرت عیسی نے اپنے حواریوں کو حکم دیا کہ اپنے کپڑے بیچ کر ہتھیار خرید لو۔ مگر آخر معلوم ہوا کہ یہ حضرت عیسی کی غلط فہمی تھی اور بادشاہت سے مراد آسمانی بادشاہت تھی نہ کہ زمین کی بادشاہت (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ ص ۸۹۔ خزائن ج ۲۱ ص ۲۵۰)

نوٹ: پہلے بیان میں اس پیش گوئی کو یسوع کی بناوٹی بنا کر موجب ذلت بتائی دوسرے میں خدا کی طرف سے بتا کر بتاویل پوری ہونے کی اطلاع دی۔ کیا خوب

اس اختلاف کا جواب مجیب نے یہ دیا ہے کہ پہلا بیان عیسائیوں کے خیال پر ہے دوسرا بیان واقعیت پر۔ (تجلیات رحمانیہ ص ۴۹)

جواب الجواب:

اس تاویل سے دونوں کلاموں کا مضمون کیا ہوا؟ یہ کہ عیسائیوں کے جس خیال کی ہنسی اڑائی تھی خود اسی کو واقعی جان کر تسلیم کر لیا۔ تعجب نہیں عیسائی آپ کا جواب سن کر مرزا قادیانی کو یہ مصرعہ نذر کریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود غلط بود آنچہ تو پنداشتی

ممکن ہے اسی طرح مجیب بھی آئندہ کبھی اپنے عندیہ میں ہمارا بیان تسلیم کرلیں خدا وہ دن کرے۔

۳۔ حضرت مسیح کی سخت کلامی

حضرت عیسی علیہ السلام نے خود اخلاق تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اس پر بددعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھایا۔ اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا اور ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت گالیاں دیں اور برے برے ان کے نام رکھے اخلاقی معلم کا فرض ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلاوے۔ (چشمہ مسیحی۔ص ۱۱)

قادیانیو! سنتے ہو حضرت عیسی اور علیہ السلام، اسلامی اصطلاح میں یہ لقب اس ذلت کے ہیں جن کو روح اللہ وجیہا فی الدنیا والآخرۃ کہا گیا ہے۔ اسی کے حق میں مرزا قادیانی کو یہ گوہر افشانی ہے مزید کے لئے ہمارا رسالہ ہندوستان کے دو ریفارمر دیکھئے

اس کے خلاف:

کبھی معالجہ کے طور پر سخت لفظ بھی استعمال کر لیتے ہیں لیکن اس استعمال کے وقت نہ ان کا دل جلتا ہے نہ طیش کی صورت پیدا ہوتی ہے نہ منہ پر جھاگ آتی ہے ہاں کبھی بناوٹی غصہ رعب دکھلانے کے لئے ظاہر کر دیتے ہیں اور دل آرام وانبساط اور سرور میں ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اگرچہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اکثر سخت لفظ اپنے مخاطبین کے حق میں استعمال کئے ہیں جیسا کہ سور، کتے، بے ایمان، بدکار وغیرہ وغیرہ لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ نعوذ باللہ آپ اخلاق فاضلہ سے بے بہرہ تھے کیونکہ وہ تو خود اخلاق سکھاتے اور نرمی کی تعلیم کرتے ہیں بلکہ یہ لفظ جو اکثر آپ کے منہ پر جاری رہتے تھے یہ غصہ کے جوش اور مجنونانہ طیش سے نہیں نکلتے تھے بلکہ نہایت آرام اور ٹھنڈے دل سے اپنے محل پر یہ الفاظ چسپاں کئے جاتے تھے (ضرورۃ الامام۔ص ۷)

نوٹ: پہلے اقتباس میں حضرت عیسی علیہ السلام کے جس قول کی مذمت ہے دوسرے میں اسی کی تحسین ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجیب نے یہاں بھی دورنگی دکھائی ہے۔ کہتے ہیں حضرت مسیح کے قول پر اعتراض عیسائی نقطہ نگاہ سے ہے اور تحسین اسلامی عقیدہ سے ہے۔

کیا مجدد اور مسیح موعود کی یہی شان ہے کہ اپنا مضمون در بطن رکھے حالانکہ حضرت مسیح کا نام بھی اسلامی اصطلاح میں لکھا ہے یعنی حضرت عیسی علیہ السلام اس معزز نام کے ساتھ برائی کو ملا کر ذکر کرنا مجیب کے جواب کو رد کرتا ہے فافہم۔

یسوع مسیح نیک کیوں نہ کہلایا بد چلن تھا

یسوع اسلئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال وچلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعوی شراب خوری کا بد نتیجہ ہے۔ (ست بچن حاشیہ ص ۱۷۲ خزائن ج ۱۰ حاشیہ ص ۲۹۶)

اس کے خلاف:

جس کو عیسائیوں نے خدا بنا رکھا ہے کسی نے اس کو کہا اے نیک استاد۔ تو اس نے جواب دیا کہ تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے۔ نیک کوئی نہیں مگر خدا۔ یہی تمام اولیاء کا شعار رہا ہے۔ سب نے استغفار کو اپنا شعار قرار دیا ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۰۷۔ قادیانی خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۱)

ایضاً :

حضرت مسیح تو ایسے خدا کے متواضع اور حکیم اور عاجز اور بے نفس بندے تھے کہ انہوں نے یہ بھی روا نہ رکھا کہ کوئی ان کو نیک آدمی کہے۔ (مقدمہ براہین احمدیہ حاشیہ ص ۱۰۴ خزائن ج ۱ حاشیہ ص ۹۴)

نوٹ۔ پہلے حوالہ میں یہ فقرہ موجب مذمت بتایا دوسرے اور تیسرے میں وہی فقرہ باعث مدح قرار دیا اس جگہ بھی مجیب نے عیسائیوں کی پناہ لی۔ چنانچہ لکھا ہے:

اس فقرہ (منقولہ ست بچن) پر عیسائی نقطہ خیال سے اعتراض ہے دوسرے میں اسلامی نقطہ نگاہ۔

(تجلیات رحمانیہ۔ ص ۵۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب الجواب:

کیا یہ جواب ہے یا تسلیم؟ کیا ایسا کرنے پر عیسائی پادری مرزا قادیانی کا مذاق نہ اڑائیں گے کہ بھلے آدمی جس کلام پر اعتراض کرتے ہو جب اپنی نظر سے دیکھتے ہو تو اسی کی احسن تاویل کرتے ہو۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ تمہارا اعتراض غیریت کی نظر سے ہے جو امانت اور دیانت کے خلاف ہے۔

۵ یسوع کا ذکر قرآن میں نہیں

مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالی نے یسوع کی قرآن شریف میں کوئی خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۹ قادیانی خزائن ج ۱۱ حاشیہ ص ۲۹۳)

اس کے خلاف:

اسی وجہ سے خدا تعالی نے یسوع کی پیدائش کی مثال بیان کرنے کے وقت آدم کو ہی پیش کیا جیسا کہ وہ فرماتا ہے ان مثل عیسی عند الله کمثل آ دم خلقه من ترا ب ثم قا ل له کن فیکو ن ۔ یعنی عیسی کی مثال خدا تعالی کے نزدیک آدم کی ہے کیونکہ خدا نے آدم کو مٹی سے بنایا پھر کہا کہ تو زندہ ہو جا پس وہ زندہ ہو گیا۔ (چشمہ معرفت ص ۲۱۸۔ خزائن ج ۲۳ ص ۲۲۷)

اس کا جواب بھی وہی دیا کہ جس یسوع کی طرف عیسائیوں نے بہت خرابیاں منسوب کر رکھی ہیں اس کا ذکر قرآن میں نہیں اور عیسی کا ذکر ہے۔

:یسوع اور عیسی دو ذاتیں نہیں ذات ایک ہی ہے مگر ذات کی دو حیثیتیں ہیں۔ (تجلیات رحمانیہ۔ ص ۵۷)

جواب الجواب:

معلوم ہوتا ہے مجیب جواب نہیں دیتا بلکہ فرض منصبی ادا کرتا ہے۔ کوئی پوچھے یہ کس نے کہا ہے کہ یسوع اور عیسی دو ہیں یا ایک۔ ہمارا مدعا تو یہ ہے کہ دونوں جگہ یسوع کا نام ہے ایک جگہ کہا ہے کہ یسوع کا ذکر قرآن شریف میں نہیں دوسری جگہ آیت قرآنی یسوع پر لگا کر قرآن شریف میں مذکور بتایا ہے یا للعجب ۔ یہ اختلاف کیوں

۶۔ حضرت عیسی علامت قیامت تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انه لعلم للساعة تحقیق وہ (عیسیٰ مسیح) قیامت کی علامت ہے یہ نہیں کہا کہ آئندہ کو علامت ہوگا۔ پس یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ (مسیح) علامت قیامت کسی ایسی وجہ سے ہے جو اس کو اس وقت حاصل تھی نہ یہ کہ آئندہ کسی وقت حاصل ہوگی اور وہ وجہ جو حاصل تھی وہ اس کا بے باپ پیدا ہونا تھا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ یہودیوں میں ایک فرقہ تھا صدوقی۔ وہ قیامت کا منکر تھا۔ خدا نے بعض انبیاء کی معرفت ان کو خبر دی تھی کہ ایک لڑکا بلا باپ ان کی قوم میں پیدا ہوگا وہ ان کے لئے قیامت کے وجود کی علامت ہوگا اسی طرف خدا نے اس آیت و انه لعلم للساعة میں اشارہ کیا ہے (حمامۃ البشریٰ۔ ص ۹۰)

نوٹ: مطلب صاف ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بے باپ پیدائش علامت قیامت ہے۔

اس کے خلاف:

پھر (یہ علماء) کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی نسبت ہے و انه لعلم للساعة جن لوگوں کی یہ قرآن دانی ہے ان سے ڈرنا چاہیے کہ نیم ملاں خطرہ ایمان... کیسی بدبودار نادانی ہے جو اس جگہ ساعۃ سے قیامت سمجھتے ہیں اب مجھ سے سمجھو کہ ساعۃ سے مراد اس جگہ وہ عذاب ہے جو حضرت عیسیٰ کے بعد طیطوس رومی کے ہاتھ سے یہودیوں پر نازل ہوا تھا۔ (اعجاز احمدی۔ ص ۲۱)

۷۔ حضرت عیسیٰ نے الوہیت کا دعویٰ کیا

مسیح کا چال چلن کیا تھا؟ ایک کھاؤ پیؤ، شرابی، نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔ (مکتوبات احمدیہ۔ ج ۳ ص ۲۳۔۲۴)

اس کے خلاف:

انہوں (مسیح) نے اپنی نسبت کوئی ایسا دعویٰ نہیں کیا جس سے وہ خدائی کے مدعی ثابت ہوں (لیکچر سیالکوٹ۔ ص ۴۳)

مجیب نے یہاں بھی وہی کہا ہے جو پہلے کہہ آئے ہیں کہ پہلا قول علیٰ زعم النصاریٰ ہے یعنی عیسائیوں کا قول ہے کہ مسیح نے خدائی دعویٰ کیا تھا مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنا خیال نہیں (تجلیات رحمانیہ ص ۶۰) حالانکہ مجیب

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نے بطور کلیہ کے یہ لکھا ہے:

لفظ مسیح اس حیثیت کی نمائندگی کرتا ہے جو اسلام نے پیش کی ہے اور لفظ یسوع اس حیثیت کا مظہر ہے جو عیسائیت پیش کرتی ہے۔ (تجلیات رحمانیہ۔ص ۳۰)

پس اس تسلیم سے صاف معلوم ہو گیا کہ مرزا قادیانی پہلے قول میں بھی اس مسیح کا (دوستو! اس نام (مسیح) سے تمہارے وہ اوہام دور ہو گئے جو تم لوگ کہا کرتے ہو کہ مرزا نے جہاں جہاں برائی سے یاد کیا ہے وہ یسوع کو کیا ہے اور یسوع اسلامی نام نہیں ذرا اس عبارت کو دیکھو اور اس کے ساتھ ایک اور حوالہ بھی ملا لو جس کے الفاظ یہ ہیں: حضرت عیسی علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے (کشتی نوح ص ۶۵ خزائن ج ۱۹ حاشیہ ۷۱) ذکر کرتے ہیں جو اسلام کی نمائندگی کرنے والا ہے اس لئے مجیب کا جواب مرزا قادیانی کی تصریح کے خلاف ہونے کی وجہ سے قابل قبول نہیں۔

اب بتاؤ کہ تمہارا ایمان ایسے قائل کے حق میں کیا فتوی دیتا ہے ایمان سے کہنا ۔ایمان ہے تو سب کچھ۔

۸۔مسیح کی آمد کا وقت تیرہ سو ل سال بعد

مثیل مسیح ابن مریم سے بڑھ کر اور وہ مسیح موعود نہ صرف مدت کے لحاظ سے آنخضرتﷺ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا جیسا کہ مسیح بن مریم موسی کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا (کشتی نوح۔ص ۱۳)

اس کیخلاف:

اس لحاظ سے کہ حضرت موسی سے چودہ سو برس بعد آئے یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ مسیح موعود کا اس زمانہ میں ظہور کرنا ضروری ہو(شہادۃ القرآن ص ۶۹۔قادیانی خزائن ج ۶ ص ۳۶۵)

نوٹ: پہلے اقتباس میں چودھویں صدی لکھا ہے دوسرے میں چودہ سو سال کے بعد یعنی پندرھویں صدی لکھا۔ چودھویں صدی میں، اور چودھویں صدی کے بعد، ان دو میں جو فرق نہ جانے وہ بعد میں مسیح موعود اور مہدی مسعود بن جائے۔

لطیفہ: مرزا غلام احمد قادیانی چونکہ چودھویں صدی ہجری کے شروع میں آئے تھے حالانکہ ان کو پندرھویں صدی میں آنا چاہیے اس لئے آپ جلدی تشریف لے گئے اب حسب وعدہ پندرھویں میں مکرر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریف لاویں خدا خیر کرے۔

مجیب نے یہاں جو کچھ بھی مرزا قادیانی کی تائید میں لکھا ہے وہ تائید نہیں تردید ہے۔ تردید بھی ایسی کہ کوئی مخالف بھی نہ کرے۔ ناظرین ہمارے دعوی کا ثبوت سنیں

مجیب نے ہمارے پیش کردہ حوالہ نمبر اول کو یہودی تاریخ بتایا اور حوالہ نمبر دو کو عیسائی تاریخ کہہ کر بتایا کہ

حضرت مسیح موعود (مرزا) نے بکرات ومرات اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ حضرت مسیح (علیہ السلام) حضرت موسی (علیہ السلام) کی چودھویں صدی میں ظاہر ہوئے تھے (یہ بھی مجیب نے لکھا ہے کہ) چودہ سو برس بعد ظاہر، ہونے کا مطلب یہ ہے کہ چودھویں صدی میں ظاہر ہوئے تھے کیونکہ حضرت (مرزا قادیانی) بھی مانتے تھے کہ حضرت مسیح چودھویں صدی میں ظاہر ہوئے

(تجلیات رحمانیہ۔ ص ٦٢)

ناظرین! خصوصاً مرزائی دوست اس عبارت کو خوب یاد رکھیں کہ مجیب نے قادیانی کا عندیہ اور اعتقاد یہ ظاہر کیا ہے کہ حضرت عیسی (علیہ السلام) حضرت موسی (علیہ السلام) کے بعد تیرھویں صدی کے بعد چودھویں صدی کے اندر آئے تھے۔

اب اس کیخلاف سنئے۔ خلاف بھی ہمارا استنباطی نہیں بلکہ الہامی۔ جناب مرزا غلام احمد قادیانی اپنا الہامی فیصلہ خود فرماتے ہیں:

مجھ پر خدا تعالی نے اپنے الہام کے ذریعہ کھول دیا کہ حضرت مسیح ابن مریم بھی درحقیقت ایک ایمان کی تعلیم دینے والا تھا جو حضرت موسی سے چودہ سو برس بعد پیدا ہوا۔ (فتح اسلام حاشیہ۔ ص ١٤)

مرزائی دوستو! ایمان سے بتاؤ کوئی مرزائی تم میں ایسا ہے جو حضرت مرزا صاحب قادیانی کے الہام کے خلاف کوئی بات قبول کرے۔ ہمارا تو یقین ہے کہ تم لوگ ایسے مرزائی کو احمقی کہو گے احمدی نہیں کہو گے۔ پھر یہ کیا جواب ہے جو تمہارے لائق وکیل اللہ دتا قادیانی نے دیا ہے مرزا غلام احمد قادیانی کے الہامی فیصلہ کے خلاف ہے یا نہیں۔ ذرہ انصاف سے کہیو خدا لگتی کیا یہی کتاب ہے جس کی تعریف تمہارے اخبارات بے حد کرتے ہیں سچ تو یہ ہے کہ ایسے ہی دوست ہیں جن کی بابت حضرت شیخ سعدی نے گویا مرزا قادیانی کو مخاطب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر کے کہا ہے

ترا اژدہا گر بود یار غار
ازاں بہ کہ جاہل بود غم گسار

اور سنئے! مجیب نے بڑا زور لگا کر ہلارے پہلے حوالے کو محض یہودیوں کا خیال بتایا ہے حالانکہ مرزا قادیانی خود اس کو بھی خدائی الہام بتاتے ہیں غور سے سنئے فرماتے ہیں

سلسلہ موسویہ کی آخری خلافت کے بارے میں تورات میں لکھا تھا کہ وہ سلسلہ مسیح موعود پر ختم ہوگا یعنی اس مسیح پر جس کا یہودیوں کو وعدہ دیا گیا تھا کہ وہ اس سلسلہ کے آخر میں چودہ سو برس کی مدت کے سر پر آئے گا۔ (ایام الصلح اردو ص ۵۲: قادیانی خزائن ج ۱۴ ص ۲۸۴)

صاف اقرار ہے کہ یہودیوں کو خدا نے بتا دیا تھا کہ مسیح موعود (حضرت عیسی مسیح) چودھویں صدی کے سر پر آئے گا، یہ مضمون اگرچہ یہودیوں کے حق میں الہامی تھا مگر مرزا قادیانی جیسے الہامی (مدعی الہام) شخص نے جب اس کی تصدیق کر دی تو ان کے حق میں بھی الہامی ہو گیا حالانکہ اپنا الہام خود لکھ چکے ہیں کہ:

حضرت مسیح بعد موسی کے پندرھویں صدی میں آئے تھے۔،

اب تو اللہ دتا قادیانی کو بھی ماننا پڑے گا کہ مرزا قادیانی سچے ملہم نہ تھے کیونکہ سچے الہاموں میں تعارض اور تخالف نہیں ہوتا ص ۲۳

پس ہمارا نتیجہ صحیح رہا کہ مرزا قادیانی کو حضرت مسیح اول کی طرح پندرھویں صدی میں آنا چاہیے تھا اور وہ قبل از وقت چودھویں صدی کے اندر آ گئے تھے اسی لئے وہ جلدی چلے گئے۔ آئندہ پندرھویں میں تشریف لائیں گے تو جو لوگ زندہ ہوں گے وہ مشرف بہ زیارت ہوں گے۔ سردست تو ہمارا قول یہی ہے کہ:

روئے گل سیر ندیدم و بہار آخر شد

۹۔ اذ ماضی کے لئے ہوتا ہے

و اذ قال اللہ یا عیسی ابن مریم ءأنت قلت للناس ...

اور ظاہر ہے کہ قال کا صیغہ ماضی کا ہوتا ہے اور اس کے اول اذ موجود ہے جو خاص واسطے ماضی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے آتا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا نہ زمانہ استقبال کا۔ (ازالہ اوہام ص ۶۰۲۔قادیانی خزائن ج ۳ ص ۴۲۵)

اس کے خلاف:

ایسے مقامات میں جب کہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقینی الوقوع ہو مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں تا اس امر کا یقینی الوقوع ہونا ظاہر ہو اور قرآن شریف میں اس کی بہت نظیریں ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و نفخ فی الصور فا ذا ھم من ا لا جداث الی ربھم ینسلو ن اور جیسا کہ فرماتا ہے

و اذا قا ل اللہ یا عیسی ابن مر یم ئأنت قلت للناس اتخذو نی و امی الھین من دو ن اللہ قا ل اللہ ھذا یو م ینفع الصداقین صد قھم

(ضمیمہ براہین پنجم ص ۶۔قادیانی خزائن ج ۲۱ ص ۱۵۹)

نوٹ۔مباحث مرزائیہ میں وفات مسیح کا مسئلہ بھی پیش آیا کرتا ہے اور مرزائی مناظر وفات مسیح پر عموماً یہی آیت پیش کیا کرتے ہیں مرزا قادیانی نے فیصلہ کر دیا کہ یہ روز قیامت کی گفتگو ہے پس اس آیت سے اس وقت وفات مسیح ثابت نہ ہوئی

مجیب اس جگہ بہت پریشان ہوا ہے اسی لئے اس نے نہ مرزا قادیانی کا مطلب سمجھا نہ ہمارا اعتراض جانا چنانچہ لکھا ہے کہ:

اذ ..از روئے قواعد نحو یہ ماضی ہے اور قرآنی اسلوب سے روز قیامت مراد ہے

ہمارا مقصد یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے ایک ہی آیت اذ قا ل اللہ کو گزشتہ زمانہ (ماضی) سے لگایا ہے اور دوسرے حوالہ میں روز قیامت (مستقبل) سے ملایا ہے یہی اختلاف محل اعتراض ہے۔کیا مجدد اور مہدی اور مسیح قرآن مجید اسی طرح سمجھا سمجھایا کرتے ہیں جس سے معلوم ہو کہ خود ہی نہیں سمجھے۔

۱۰۔ایک شریر میں یسوع کی روح تھی:

ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی لوگوں میں یہ مشہور کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵ خزائن ج ۱۱ حاشیہ ص ۲۸۹)

یسوع کی روح مرزا قادیانی میں تھی:

مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا اور توارد طبع کے لحاظ سے یسوع کی روح میرے اندر رکھی تھی اس لئے ضرور تھا کہ گم شدہ ریاست میں مجھے یسوع مسیح کے ساتھ مشابہت ہوتی؛

(تحفہ قیصریہ ص ۲۰۔ خزائن ج ۱۲ ص ۲۷۲)

قادیانی دوستو! یسوع کی روح جس انسان میں ہو وہ شریر ہو جاتا ہے تو دوسرے قال کا قائل کون؟

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کے

مجیب نے اس کے جواب میں لکھا ہے کہ:

پہلی عبارت میں یسوع کی اس حیثیت کا ذکر ہے جو اسے پادریوں نے دے رکھی ہے دوسری میں اس عبارت کا تذکرہ ہے جو اسے فی الواقع بلحاظ نبی اور رسول ہونے کے حاصل ہے۔ پہلی صورت قابل نفرت ہے دوسری صورت قابل رشک ہے۔ (تجلیات رحمانیہ ص ۶۶)

جواب الجواب:

ہم تو جانتے تھے مرزا قادیانی ہی کے کلام میں اختلاف ہوتا تھا اب معلوم ہوا کہ ہمارے فاضل مخاطب مصنف بھی ان (مرزا) سے اس وصف میں فیض یاب ہیں ابھی چند صفحات پہلے لکھ چکے ہیں

مسیح اسلامی حیثیت کا نمائندہ ہے اور یسوع عیسائیت کا مظہر (تجلیات ص ۲۰)

اس تقسیم سے صاف پایا جاتا ہے کہ یسوع نام بہمہ وجود (مرزا) کے نزدیک شریر النفس آدمی ہے پھر ایسے نام کو اپنے حق میں کہنا اعتراف حقیقت ہے یا کیا؟

۱۱ مسیحی چڑیوں کا پرواز قرآن سے ثابت ہے:

حضرت مسیح کی چڑیاں باوجودیکہ معجزے کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھی۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۶۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے خلاف

اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا

(ازالہ اوہام ص ۳۰۷۔ قادیانی خزائن جلد ۳ حاشیہ ص ۲۵۶۔۲۵۷)

مجیب نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ جس پرواز کا انکار ہے وہ اصلی زندگی سے پرواز ہے اور جس کا اقرار ہے وہ غیر حقیقی اور عارضی ہے (تجلیات رحمانیہ ص ۷۶)

جواب الجواب:

اس جگہ ہم علم منطق کے قاعدہ تناقض سے موافق مرزا کے الفاظ دکھاتے ہیں ۔

پرندوں کا پرواز قرآن شریف سے ثابت ہے۔

پرندوں کا پرواز قرآن شریف سے ثابت نہیں

موضوع ایک محمول ایک، نسبت ایک، وغیرہ ، جو اس کو تناقض نہ کہے اس کا دماغ صحیح ہے یا ماؤف۔ ناظرین خود فیصلہ کریں

۱۲۔ حضرت مسیح کی عمر ۱۲۰۔ برس تھی

حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ حضرت عیسی کی ایک سو بیس برس کی عمر تھی لیکن تمام یہود و نصاری کے اتفاق سے صلیب کا واقعہ اس وقت پیش آیا تھا جب کہ حضرت ممدوح کی ۳۳ برس کی تھی اس دلیل سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے صلیب سے بفضلہٖ تعالی نجات پا کر باقی عمر سیاحت میں گزاری تھی (راز حقیقت حاشیہ ص ۲۔۳)

ایک سو پچیس برس

حضرت مسیح صلیب سے نجات پا کر نصیبین کی طرف آئے اور پھر افغانستان کے ملک میں ہوتے ہوئے کوہ نعمان میں پہنچے اور جیسا کہ اس جگہ شہزادہ نبی کا چبوترہ اب تک گواہی دے رہا ہے وہ ایک مدت تک کوہ نعمان میں رہے اور پھر اس کے بعد پنجاب کی طرف آئے آخر کشمیر میں گئے اور کوہ سلیمان پر ایک مدت عبادت کرتے رہے اور سکھوں کے زمانے تک ان کی یادگار کا ایک کتبہ موجود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا آخر سری نگر میں ایک سو پچیس برس کی عمر میں وفات پائی۔ (مجموعہ اشتہارات۔ ج ۳ ص ۱۴۹)

ایک سو ترپن سال عمر پائی

تمام یہود و نصاریٰ کے اتفاق سے صلیب کا واقعہ اس وقت پیش آیا تھا جب کہ حضرت عیسیٰ کی عمر صرف ۳۳ برس تھی (راز حقیقت حاشیہ ص ۳)

ایضاً:

اور احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ (صلیب) کے بعد عیسیٰ بن مریم نے ایک سو برس کی عمر پائی اور پھر فوت ہو کر خدا سے جا ملا۔ (تذکرہ الشہادتین ص ۲۷۔ قادیانی خزائن ج ۲۰ ص ۲۹)

نوٹ: واقعہ صلیب تک ۳۳ سال اور واقعہ صلیب کے بعد ۱۲۰ جملہ ۱۵۳ ہوئے۔ پس عمر مسیح ۱۲۰، ۱۲۵، ۱۵۳ سال ہوئی۔

اس کا جواب مصنف نے ایسا دیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فرض مفوضہ خلافت ادا کرتا ہے ورنہ دل میں شائد ایسا نہ ہو کہتے ہیں

تذکرۃ الشہادتین میں یہ بتایا ہے کہ صلیب کے بعد بھی مسیح زندہ رہے اس عبارت کا ہرگز یہ منشا نہیں کہ مسیح نے ۱۵۳ سال عمر پائی (تجلیات ص ۶۹)

جواب الجواب:

ہم فقرہ مرزائیہ ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں پھر جوبات ان کے فہم عالی میں آئے مانیں وہ فقرہ یہ ہے:

احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ (صلیب) کے بعد عیسیٰ بن مریم نے ایک سال بیس برس کی عمر پائی (تذکرۃ الشہادتین۔ ص ۲۷)

حضرات! اس عبارت میں بعد کا لفظ، پائی، کے متعلق ہے یقیناً یہی ہے۔ پس عبارت ہذا کے معنی اس عبارت کی طرح ہیں

حکیم نورالدین (خلیفہ قادیان) نے بعد وفات مرزا قادیانی سات سال عمر پائی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ حکیم صاحب کی عمر ساری سات سال تھی اگر اس مثال میں یہ نہیں تو اس میں بھی نہیں۔اس میں اگر سات سال بعد وفات کے مراد ہیں تو اس عبارت میں بھی ۱۲۰ سال بعد واقعہ صلیب کے مراد ہے جو پہلی عمر ۳۳ سال ملا کر ۱۵۳ ہوتے ہیں هذا ما اد عينا اس کے سوا تاویل کرنا اس مصرع کا مصداق ہے

و لن يصلح العطار ما افسد الدهر

۱۳۔کتب سابقہ سب محرف ہیں؛

جیسا کہ کئی جگہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ وہ کتابیں محرف مبدل ہیں اور اپنی اصلیت پر قائم نہیں چنانچہ اس واقعہ پر اس زمانی میں بڑے بڑے محقق انگریزوں نے بھی شہادت دی ہے

(چشمہ معرفت ص ۲۵۵۔قادیانی خزائن ج ۲۳ ص ۲۶۶)

اس کے خلاف:

یہ کہنا کہ وہ کتابیں محرف ومبدل ہیں ان کا بیان قابل اعتبار نہیں ایسی بات وہی کہے گا جو خود قرآن سے بے خبر ہے۔ (چشمہ معرفت ص ۷۵)

اس کے جواب میں بھی مجیب نے کمال دکھایا ہے فرماتے ہیں:

تورات انجیل کے محرف ہونے کا بایں معنی انکار ہے کہ ان میں کوئی بھی صداقت نہیں۔ بایں معنی اقرار ہے کہ ان میں جھوٹ ملائے گئے تھے۔ (تجلیات رحمانیہ۔ص ۷۳)

ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ اپنی جماعت کی آنکھوں میں کنکریاں دار مٹی کیوں ڈالتے ہیں ایک غیر الہامی کی غلط بات کو سنوانے کے لئے اتنا زور مارنا جو داناؤں کی نظر میں حالت اضطراری تک پہنچا دے کہاں کی عقل مندی ہے کیا کسی کتاب میں ایسی تحریف کبھی ہوئی بھی؟ جو مجیب کہتا ہے۔مجیب نے اپنے دعوی پر مرزا قادیانی کی جو تحریر نقل کی ہے وہ خود مجیب کے خلاف ہے کیونکہ اس میں یہ فقرہ بھی ہے:

سچ تو یہ بات ہے کہ وہ کتابیں آنحضرت ﷺ کے زمانہ تک ردی کی طرح ہو چکی تھیں

(کتاب چشمہ معرفت ص ۲۵۵ مندرجہ تجلیات رحمانیہ۔ص ۷۱۔۷۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتایئے جو مضمون یا کتاب ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا جائے یا پھینکنے کے لائق ہو اس کو کسی سند میں پیش کیا جا سکتا ہے جب وہ ایسی ردی ہو چکیں تو اب ان کی بات اتنی دور از کار تاویل کرنا جو مجیب نے کی ہے کیا مفید ہو سکتا ہے اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ مجیب مع اپنی پارٹی کے فرض منصبی (خدمت خلافت قادیان) ادا کرتے ہیں تحقیق حق سے ان کو مطلب نہیں: نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

۱۴۔ طاعون سے فرار منع ہے

چونکہ شرعاً یہ امر ممنوع ہے کہ طاعون زدہ لوگ اپنے دیہات کو چھوڑ کر دوسری جگہ جائیں اس لئے میں اپنی جماعت کے ان تمام لوگوں کو جو طاعون زدہ علاقوں میں ہیں منع کرتا ہوں کہ وہ اپنے علاقوں سے قادیان یا دوسری جگہ جانے کا ہرگز قصد نہ کریں اور دوسروں کو بھی روکیں اور اپنے مقامات سے نہ ہلیں۔ (اشتہار لنگر خانہ کا انتظام حاشیہ مجموعہ اشتہارات۔ ج ۳ ص ۲۶۷)

اس کے خلاف:

مجھے معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے اس تجویز کو پسند فرماتے ہیں کہ جب کسی گاؤں یا شہر کے کسی محلّہ میں طاعون پیدا ہو تو یہ بہترین علاج ہے کہ اس گاؤں یا اس شہر کے محلّہ کے لوگ جن کا محلّہ طاعون آلودہ ہے فی الفور بلا توقف اپنے اپنے مقام کو چھوڑ دیں اور باہر جنگل کسی ایسی زمین میں جو اس تاثیر سے پاک ہے رہائش اختیار کریں سو میں دلی یقین سے جانتا ہوں کہ یہ تجویز نہایت عمدہ ہے اور مجھے معلوم ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں ورنہ خدا سے لڑائی کرنے والے ٹھہریں گے عذاب کی جگہ سے بھاگنا انسان کی عقل مندی میں داخل ہے۔

(تمام مریدوں کے لئے عام ہدایت۔ مندرجہ ریویو آف ریلی جنز ستمبر ۱۹۰۷ء ص ۳۶۵)

نوٹ: اس عبارت کا مطلب صاف ہے کہ مرزا قادیانی حکم دیتے ہیں کہ مقام طاعون کو چھوڑ دو اور کسی محفوظ زمین پر جا بسو۔ پہلی عبارت میں کہتے ہیں اپنے مقامات سے نہ ہلیں دوسری میں کہتے ہیں شہر چھوڑ دیں مرزائی دوستو! یہ حدیث دیکھنے کے ہم بھی مشتاق ہیں تلاش کر کے بتاؤ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس مقام پر مجیب نے بغیر تحقیق حق کے محض اپنا فرض منصبی (خدمت خلافت) ادا کیا ہے لہذا اس نے بوجہ محبت مرزا نہ ہماری منقولہ عبارتوں کو دیکھا ہے نہ مرزا قادیانی کے الفاظ پر غور کیا۔ اسی لئے ہم نے خلاف کی عبارت بہ نسبت سابق کے زیادہ درج کی ہے تاکہ سیاق وسباق نظر آ جائے۔ مجیب کہتا ہے کہ طاعون زدہ علاقہ اور شہر میں فرق ہے علاقہ سے مراد لیتا ہے مع حوالہ شہر، یا، اراضی دہ، کہتا ہے جہاں منع ہے اس سے مراد ہے کل علاقہ سے۔ یعنی آبادی مع اراضی سے مع نکلو۔ اور جہاں حکم ہے اس سے مراد ہے خاص مقام طاعون۔ یعنی آبادی۔

چنانچہ اس کی اپنی عبارت یہ ہے:

> پہلی عبارت میں طاعون زدہ علاقہ، ہے اور دوسری میں، اس شہر کو چھوڑ دیں، نیز پہلی عبارت میں دوسرے علاقہ میں جانے کی ممانعت ہے اور دوسری جگہ یہ نہیں کہا کہ دوسرے علاقے میں چلے جاؤ بلکہ میدان اور کھلی فضا میں جو شہر کی دیواروں سے باہر ہو چلے جانے کا حکم ہے
>
> (تجلیات رحمانیہ۔ص ۴۷)

جواب الجواب:

ہم ناظرین کو زیادہ تکلیف دینا نہیں چاہتے صرف اتنی توجہ دلاتے ہیں کہ پہلی عبات جہاں ختم ہے ان الفاظ پر نظر ڈالیں کہ، اپنے مقامات سے نہ ہلیں، ان مقامات سے مراد یقیناً وہی جگہ ہے جن کو آبادی کہا جاتا ہے جہاں وہ رہتے ہیں دوسرا قول اس کے برخلاف ہے جس کے الفاظ ہیں، بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں، بتائیں اس کا کیا جواب؟

نوٹ؛ ہمارے اس سوال کا جواب مجیب نے نہیں دیا کہ یہ حدیث کہاں ہے جس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں طاعون پڑے تو اس شہر کو چھوڑ دو

قادیانی دوستو! تمہارے حدیث کا پتہ نہ دینے سے کیا ہمارا حق ہے کہ آئندہ ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو واضح حدیث (حدیثیں گھڑنے والا) کا لقب بھی دیا کریں۔ اس کا فیصلہ تمہارے ہاتھ ہے حدیث مطلوبہ کا پتہ نہ دینے سے تمہاری طرف سے اجازت سمجھی جائے گی۔

ناظرین کرام! یہ چند اختلافات بطور نمونہ دکھائے ہیں ورنہ مرزا غلام احمد قادیانی کا بیان سراپا بے نظام ہوتا تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دریائے غازی (دریائے سندھ) خان کی طرح جوش مارتا ہوا نہ بستی دیکھتا ہے نہ ویرانہ بہتا ہی چلا جاتا ہے حقیقت یہ کہ آپ کا دماغ ایسا ماؤف تھا کہ اس میں حفظ کی طاقت نہ رہی تھی مزید شہادت کی ضرورت ہو تو ہمارا شائع کردہ رسالہ مراق مرزا ملاحظہ کریں

مجیب ہماری اس رائے پر بھی خفا ہے کہ ہم نے مرزا قادیانی کے حق میں ماؤف الدماغ کیوں لکھا ۔افسوس ہے کہ یہاں بھی مجیب نے ہماری پوزیشن کو نہیں سمجھا۔سنیئے ہم مرزا قادیانی کے اقوال دکھا رہے ہیں اور انہی سے نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔نتیجہ بھی اپنی طرف سے نہیں بلکہ وہی جو ایسے کلاموں سے مرزا قادیانی نے نکالا ہوا ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں؛

> صاف ظاہر ہے کہ کسی سچیار (یہ لفظ قادیانی اردو میں آیا ہے شائد الہام سے آیا ہو) اور عقل منداور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنون ایسا منافق ہو کہ خوش آمد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے (کتاب ست بچن۔ص۳۰)

ناظرین کرام جس صورت میں ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے کلام میں تناقض ہے، تناقض بھی ایسا کہ ان کی اتباع کی ساری کوشش سے بھی رفع نہ ہو سکا۔تو پھر ہماری رائے پر کیا ملال؟ ہم نہ مرزا قادیانی کے کلام میں اختلاف پیدا کریں، نہ ان کو (ازخود) پاگل کہیں۔بلکہ جو کچھ ہم کہتے ہیں وہی ہے جو وہ خود فرما گئے۔ انہی معنی میں ہم کہا کرتے ہیں کہ قادیانی مسیح کے مبلغ ہیں مخالف نہیں انما الاعمال بالنیات

تیسرا باب:

کذبات مرزا

انما یفتری الکذ الذین لا یؤمنو ن بآ یا ت اللہ (النحل: ۱۰۵)

ہمارے ہیرو (پنجابی مسیح) مرزا قادیانی کی اختلاف بیانی تو ناظرین نے سنی اب ان کی غلط بیانیاں بھی ملاحظہ ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کذب نمبر ا۔ پیغمبروں نے میرے دیکھنے کی خواہش کی

اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص (مرزا) کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کیلئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی اس لئے اب ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو۔ (اربعین نمبر۴ص ۱۳ ۔قادیانی خزائن ج ۱۷ص ۴۴۲)

نوٹ: جن پیغمبروں نے مرزا غلام احمد قادیانی زیارت کا شوق ظاہر کیا ہے ان کے اسمائے گرامی سننے کے ہم بھی شائق ہیں۔

نوٹ: مجیب نے اس باب کے تین نمبروں ۱،۶،۹ کا مشترک جواب دیا ہے مگر جواب میں باتباع مرزا کمال تدلیس سے کام لیا ہے اس کے الفاظ اس کے دلی ضعف کا حال بتاتے ہیں۔قرآن مجید سے شہادت دی ہے کہ بہت سے انبیاء کا ذکر ہم کو نہیں بتایا گیا۔

اس سے ظاہر ہے کہ مولوی صاحب کا آج یہ مطالبہ کرنا کہ ان نبیوں کے اسماء گرامی بتاؤ سراسر غلط مطالبہ ہے ہاں مطلق وعدہ اور عمومی ذکر موجود ہے چنانچہ صحاح ستہ میں یہ حدیث متعدد مرتبہ آئی ہے کہ دجال کے ذکر پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا انی لا نذر کموہ ما من نبی الا وقد انذر قومہ و لقد انذرہ نوح قومہ میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی نہیں گذرا مگر اس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے (مسلم ج۲ص ۳۹۹۔ترمذی ج۲ص ۴۶ ابواب الفتن)

گویا سارے نبیوں نے بذریعہ وحی خبر پا کر اپنی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے کہ اس کا فتنہ بہت بڑا ہے اب یہ کس طرح ممکن تھا کہ اللہ تعالی ان کو دجال کی تو خبر دے مگر دجال کے قاتل (حضرت مسیح موعود) کی خبر نہ دے پس لازماً ماننا پڑے گا کہ تمام نبیوں کو مسیح موعود کی بھی خبر دی گئی تھی چنانچہ آنحضرت ﷺ نے مسلم شریف کی مشہور حدیث روایت (نواس بن سمعان) میں حضرت مسیح موعود کو اس کا قاتل قرار دیا ہے...ان احادیث سے ظاہر ہے کہ دجال کی آمد سے ہر نبی ڈراتا آیا ہے اور دجال کا قاتل مسیح موعود ہے اور یہ تو واضح ہی ہے کہ دجال سے ڈرانے کے معنی یہی ہیں کہ اس کے مکر و دجل سے آگاہ کر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے بچنے کی ہدایت کرنا اور اس کے حشر کا بتانا منظور ہے اور اس بیان کے لئے مسیح موعود کا ذکر ایک جزو لاینفک ہے چنانچہ کتب سابقہ موجودہ میں بھی جہاں دجال کا ذکر ہے وہاں پر مسیح موعود کا بھی ساتھ ذکر موجود ہے پس ان احادیث سے اشارۃً النص (اشارۃ النص میں لفظی ترجمہ مفہوم ہوتا ہے یہاں یہ نہیں معلوم ہوتا مجیب نے سنے سنائے حقیقت سے ناواقفی میں اشارۃ النص لکھ دیا جیسے ان کے نبی (مرزا) سنے سنائے دلیل انی اور لمی لکھ گئے ہیں چشمہ معرفت ص ۵۶) کے طور پر ثابت ہے کہ ہر نبی نے مسیح موعود کے متعلق وعدہ کیا تھا اگر مولوی ثناء اللہ تمام نبیوں کا انذار عن الدجال نام بنام دکھاویں گے تو ہم اسی جگ سے نام بنام نبیوں کی طرف سے مسیح موعود کی بعثت کا وعدہ بھی دکھادیں گے انشاء اللہ تعالی

(تجلیات رحمانیہ ص ۸۳۔۸۴)

جواب الجواب:

ہم اس موقع پر متردد ہیں کہ مجیب کو دھوکہ خور کہیں یا دھوکہ دہ نام رکھیں۔ مناسب ہے کہ اصل حقیقت کھول کر اس کا فیصلہ ناظرین اور خود مجیب پر چھوڑ دیں سنئے

آنحضرت ﷺ کے منہ سے سابقہ انبیاء کی تعلیم دو طرح سے ذکر ہوتی تھی ایک بطور دلیل دوم بطور تعلیم اعتقاد۔ اعتقاد متفرع ہوتا ہے ایمان پر ایسی صورت میں ان سابقہ انبیاء کا جاننا ضروری نہیں بلکہ فرمان نبوت محمدیہ ﷺ کافی ہے مثلاً ارشاد ہے و لقد وصینا الذین او تو الکتا ب من قبلکم و ایا کم ان اتقوا اللہ (النساء ۱۳۱) یعنی ہم (خدا) نے تم سے پہلوں کو اور تم کو بھی یہی ہدایت کی ہے کہ تم اللہ سے ڈرتے رہو

اس قسم کی تعلیم میں سابقہ انبیاء کا یا قوموں کا ذکر دراصل تعلیم اعتقاد ہے مخالفوں کے سامنے بطور دلیل و برہان نہیں اس لئے ایسے مواقع میں ان انبیاء کا جاننا کہ کون کون تھے ضروری نہیں لیکن جہاں کسی نبی کا قول بطور دلیل نقل ہو وہاں ان کا جاننا ضروری ہے جیسے حضرت مسیح کا قول نقل ہے:

مبشرا برسو ل یأتی من بعدی اسمه ا حمد

اب یہ معلوم کرنا باقی ہے کہ مرزا قادیانی نے سابقہ انبیاء کرام کا ذکر کس پیرائے میں کیا ہے آیا بطور دلیل کیا ہے یا بطور تعلیم اعتقاد کیا ہے؟ اس کے لئے خود مرزا قادیانی کی عبارت کافی ہے جو یہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے خدا نے عین صدی کے سر پر مجھے مامور فرمایا اور جس قدر دلائل میرے ماننے کے لئے ضروری تھے وہ سب دلائل تمہارے لئے مہیا کر دیئے اور آسمان سے لے کر زمین تک میرے لئے نشان ظاہر کئے اور تمام نبیوں نے ابتداء سے آج تک میرے لئے خبریں دیں پس اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو اس قدر دلائل اس میں کبھی جمع نہ سکتے (تذکرۃ الشہادتین۔ص ۶۲)

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی مخالفوں کے سامنے بطور دلیل صداقت سابقہ انبیاء کرام کا ذکر کرتے ہیں نہ بطور تعلیم عقیدہ اس لئے ضروری ہے کہ مخالفوں کو ان انبیاء کرام ا اوران کے فعل کا علم ہوتا کہ وہ اس علم کے بعد مرزا قادیانی پر ایمان لائیں۔

برخلاف اس کے مجیب نے جتنے حوالے نقل کئے ہیں وہ سب بطور تعلیم اعتقاد ہیں ان میں ایسا جاننا ضرور نہیں کیونکہ وہ ایمان پر متفرع نہیں

ناظرین جوان دو میں فرق نہ کرے وہ دھوکہ خوریا دھوکہ دہ ہے اس کا فیصلہ آپ ہی فرما دیجئے

کذب نمبر۲۔سوسال تک قیامت آئے گی

ایک اور حدیث بھی مسیح ابن مریم کے فوت ہو جانے پر دلالت کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آئے گی (ازالہ اوہام ص ۲۵۲۔قادیانی خزائن ج ۳ ص ۲۲۷)

نوٹ: آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے سو برس تک قیامت بتانے والی حدیث کو ہم بھی دیکھنا چاہتے ہیں۔امت مرزائیہ اس حدیث کا پتہ دے ورنہ مشہور حدیث

من کذ ب علیّ متعمدا فلیتبوأ مقعده فی اﺍلنار

جو کوئی مجھ (محمد رسول اللہ ﷺ) پر جھوٹ لگائے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے

سے خوف کریں

اس کے جواب میں مجیب نے تسلیم کیا ہے کہ: یہاں قیامت کبری مراد نہیں بلکہ قیامت صغری یعنی موجودہ قرن (طبقہ) کی قیامت (تجلیات رحمانیہ۔ص ۸۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب الجواب: اگر مرزا قادیانی ایسا لکھتے جو مجیب نے لکھا ہے تو ہم ان پر کذب کا الزام کیوں لگاتے مگر انہوں نے تو یہ غضب کیا کہ یہ فقرہ لکھ مارا:

سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آ جائے گی۔

ہمیں تو یہ فکر ہوئی کہ منکرین اسلام مرزا قادیانی جیسے مسیح اور مہدی اور سلطان المتکلمین کا یہ بیان سن کر اسلام اور پیغمبر اسلام کی تکذیب پر اس بیان کو ایک زبردست دلیل نہ بنالیں اور کھلے لفظوں میں کہتے پھریں: دیکھو جی پیغمبر اسلام کی پیش گوئی کیسی جھوٹی نکلی کہ بجائے سو برس کے آج ساڑھے تیرہ سو سال ہو گئے قیامت نہ آئی پھر اس کے کذب میں کیا شبہ؟ پھر ہم اس کے جواب میں کہتے پھرتے کہ: اصل بیان کذب نہیں اس کے ناقل میں کذب ہے۔ فافہم

کذب ۳۔ هذا خليفة الله

اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی کہ هذا خليفة الله المهدي اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ (شہادۃ القرآن۔ص ۳۱)

نوٹ: یہ حدیث بخاری میں نہیں اتباع مرزا دکھائیں تو ہم مشکور ہوں گے

اس نمبر کے جواب میں بھی مجیب نے صاف صاف اقرار کیا ہے کہ:

بخاری کے حوالہ کا ذکر صرف سبقت قلم ہے اسے کذب قرار دینا ظلم ہے۔

شاباش یوں چلا کرو

نوٹ: ہمارے پنجاب کے جاٹ کسی شخص کی تکذیب کرتے ہوئے صاف صاف کہہ دیتے ہیں:

تمہاری بات جھوٹی ہے، یا تم جھوٹ بکتے ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر لکھنوی نزاکت پسند اور لطافت گو کہا کرتے ہیں

واللہ میں افسوس کرتا ہوں کہ میں جناب کے ارشاد سے متفق نہیں،

مطلب دونوں کا ایک ہی ہے کہ آپ کی بات جھوٹ ہے قادیانی مجیب نے قادیان کے نمک کا لحاظ رکھ کر کیا لطافت سے کہا ہے : بخاری کا نام سبقت قلم ہے۔

اللہ اکبر! سبقت بھی دست مرزا کی نہیں قلم مرزا کی۔ کسی عاشق نے کیا خوب کہا ہے

مجھے قتل کرکے وہ بھولا سا قاتل
لگا کہنے کس کا یہ تازہ لہو ہے
کسی نے کہا جس کا وہ سر پڑا ہے
کہا بھول جانے کی کیا میری خو ہے

نوٹ: اگر مرزا قادیانی آنجہانی سے سبقت قلم ہوئی ہے تو ان کے اتباع اسے درست کردیں مگر وہ بھی کیسے کریں ان کا تو اصول ہی یہ ہے

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

کذب ۴۔ یخرج دجال

نسائی نے ابوہریرہ سے دجال کی صفت میں آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث لکھی ہے: یخرج آخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان السنتهم احلی من العسل و قلوبهم قلوب الذئاب یقول اللہ عز و جل ابی یفترون ام علی یجترون (تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۷۳)

نوٹ: یہ حدیث (دال) کے ساتھ (دجال کی صورت میں) حدیث شریف کی کسی کتاب میں نہیں البتہ ر کے ساتھ (رجال کی صورت میں) آئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس نمبر میں مجیب نے جس کیفیت سے اپنی دیانت اور امانت کا جنازہ اٹھایا ہے قابل افسوس ہے لکھا ہے

گویا (گویا نہیں یقیناً) صرف د جال اور ر جال کے دال اور راء کا اختلاف ہے اور مولوی صاحب کا دعوی ہے کہ دال کے ساتھ دجال کی صورت میں یہ حدیث شریف کی کسی کتاب (کسی صحیح کتاب میں نہیں) میں نہیں۔ اس لئے ہم کتاب کا حوالہ لکھ دیتے ہیں ملاحظہ ہو (کنز العمال جلد ۷ مطبوعہ دائرۃ المعارف نظامیہ حیدر آباد دکن) جلد سابع ص ۸ یخرج فی آخر الزمان دجال یختلسون بالدین یلبسون للناس جلود الضان ... الخ عن ابی ہریرہ ۔ قلمی نسخہ میں بھی دجال بالدال صاف طور پر لکھا ہوا ہے مخدوم بیگ عفی عنہ مدرس مدرسہ نظامیہ۔ (تجلیات رحمانیہ۔ ص ۹۲)

(خدا کی شان ہے چونکہ مجیب نے مرزا قادیانی کے کذب کو صدق ثابت کرنے تہیہ کیا۔ اس لئے خدا نے اس کو بھی کذب سے آلودہ کیا یعنی صفحہ ۸ پر یہ روایت نہیں بلکہ صفحہ ۱۷۴ پر ہے۔ مولف)

جواب الجواب:

ہم جانتے ہیں اور اعتراض کرنے سے پہلے ہی جانتے تھے کہ کنز العمال مطبوعہ حیدر آباد دکن میں یہ روایت دال کے ساتھ ہے مگر یہ گمان ہم نہ کرتے تھے کہ کوئی قادیانی کذب کا اتنا حامی ہوگا جو اس دال کی حمایت بھی کرے گا

الی اللہ المشتکی

سنئے جس مطبوعہ کتاب سے آپ نے یہ روایت نقل کی ہے اس کے چھاپنے والوں نے اس کتاب کے غلط ہونے کے حق میں خود اعتراف کیا ہے چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں:

حیث ان النسخ المنقولۃ عنھا کثرت فیھا التصاحیف و الاغلاط و لم نجد نسخہ جمع الجوامع و لا الزیادات فلم نقدر علی التصحیح التام و املاء البیاضات التی ترکت فی الاصل فالمامول ممن قدر علی ذلک ان یکملھا و یصحھا و لا یجعلنا ھذا فلسھام الظعن ھذا و السلام (جلد ۸ ص ۳۵۰)

بتایئے جس کتاب کا ناشر (پبلشر) اس کی صحت کا ذمہ دار نہ بنتا ہو آپ ایسی کتاب کو سند میں کیوں کر پیش کرتے ہیں۔ اور سنئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی کنز العمال کا ملخص مسند احمد کے حاشیہ پر مصر میں چھپا ہے یہ تو یقینی بات ہے کہ مصر میں بہ نسبت ہندوستان کے تصحیح زیادہ ہوتی ہے اس ملخص میں یہ حدیث درج ہے اس میں رجال (بالراء) مرقوم ہے (مسند احمد ج ٦۔ص ١١)

علاوہ اس کے خود لفظ بتا رہا ہے کہ مرزا قادیانی کی منقولہ عبارت غلط ہے کیونکہ دجال (بالدال) صیغہ مفرد ہے اس کے لئے صیغہ جمع (یختلسون) نہیں آسکتا۔اس بات کو ادنیٰ طالب علم بھی جانتے ہیں لیکن خود غرضی کا برا ہو کہ وہ باخبر انسان کو بھی بے خبر کر دیتی ہے۔

کذب نمبر ۵.. حضرت ابو ہریرہ

تفسیر ثنائی میں لکھا ہے کہ ابو ہریرہ فہم قرآن میں ناقص تھا

(ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۲۳۴۔قادیانی خزائن ج ۲۱ ص ۴۱۰)

نوٹ: تفسیر ثنائی سے مراد اگر وہ تفسیر ہے جو علم کے لحاظ سے ثنائیہ (مصنفہ خاکسار ابو الوفا ثناء اللہ) ہے تو صریح جھوٹ ہے اور اگر تفسیر ثنائی سے مراد وہ ہے جو مصنف کے لحاظ سے ثنائی ہے یعنی مصنفہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مرحوم موسومہ تفسیر مظہری تو بھی جھوٹ ہے اس میں بھی یہ فقرہ ہرگز نہیں قادیانی دکھائیں تو شکریہ لیں۔

اس کے جواب میں مجیب نے کمال..بہت سی ادھر ادھر کی کہتے ہوئے لکھا ہے کہ:

حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ابو ہریرہ کو ناقص فہم کہنے اور تفسیر ثنائی کی طرف نسبت کرنے الفاظ کا دعویٰ تو یہ کیا تھا بلکہ ایسی عبارتوں میں مفہوم مراد ہوتا ہے تفسیر مظہری (ثنائی) میں حضرت ابو ہریرہ کی اس تاویل کو ان کی خطا قرار دیا گیا ہے (تجلیات رحمانیہ۔ص ۹۴)

مطلب یہ ہے کہ چونکہ ایک جگہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مرحوم نے حضرت ابو ہریرہ کی تفسیر سے اختلاف کیا لہذا مرزا قادیانی کو حق حاصل ہو گیا کہ ابو ہریرہ صحابی کو ناقص الفہم لکھ دیں بہت خوب

مرزائی دوستو! ذرہ ہوش سے سننا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے سورہ مریم کی آیات متعلقہ ولادت مسیح سے یہ سمجھا ہے کہ، حضرت مسیح بے باپ پیدا ہوئے تھے (تحفہ گولڑویہ۔ص ٦٨)۔ان کے راسخ الاعتقاد مرید محمد علی لاہوری اور ڈاکٹر بشارت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمد وغیرہ کہتے ہیں یہ خیال غلط ہے کہ بے باپ پیدا ہوئے تھے بلکہ باپ سے تولد ہوئے تھے۔اس پر ہمارا حق ہے کہ ہم یہ لکھ دیں کہ:

محمد علی لاہوری کہتے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی قرآن فہمی میں ناقص الفہم تھے؟

مرزائیو! آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

کذب ۶۔سارے نبیوں کی زبانی

ہاں! میں وہی ہوں جس کا سارے نبیوں کی زبان پر وعدہ ہوا اور پھر خدا نے ان کی معرفت بڑھانے کے لئے منہاج نبوت پر اس قدر نشانات ظاہر کیئے کہ لاکھوں انسان ان کے گواہ ہیں۔

(فتاوی احمدیہ جلد اول۔ص ۵۱)

نوٹ: سارے نبیوں کے وعدہ کو ہم بھی دیکھنا چاہتے ہیں

کذب نمبر ۷۔میں خدا کی مانند ہوں

اور اس جگہ جو میری نسبت کلام الٰہی میں رسول اور نبی کا لفظ اختیار کیا ہے کہ یہ رسول اور نبی اللہ ہے اطلاق مجاز اور استعارہ کے طور پر ہے کیونکہ جو شخص خدا سے براہ راست وحی پاتا ہے اور یقینی طور پر خدا اس سے مکالمہ کرتا ہے جیسا کہ نبیوں سے کیا اس پر رسول یا نبی کا لفظ بولنا غیر موزوں نہیں ہے بلکہ یہ نہایت فصیح استعارہ ہے اسی وجہ سے صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور انجیل اور دانیال اور دوسرے نبیو ں کی کتابوں میں بھی جہاں میرا ذکر کیا گیا ہے وہاں میری نسبت نبی کا لفظ بولا گیا ہے اور بعض نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت بطور استعارہ فرشتہ کا لفظ آ گیا ہے اور دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں خدا کی مانند

(اربعین نمبر ۳ حاشیہ ص ۲۵۔قادیانی خزائن ج ۱۷ حاشیہ ص ۴۱۳)

اس کے جواب میں مجیب بڑا پریشان ہوا ہے جو کچھ کہا اس کا ملخص یہ ہے

حدیث میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں تخلقوا باخلاق الله ۔اللہ تعالے کے اخلاق اپنے اندر پیدا کرو۔تو کیا اس آیت اور اس حدیث کا یہ منشاء ہے کہ خدا بن جاؤ نہیں بلکہ علی قدر مراتب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشابہت پیدا کرنا مراد ہے۔اسی طرح دانیال کی پیش گوئی میں ہے اس پر اعتراض کیسا؟

(تجلیات رحمانیہ۔ص ۱۰۰)

جواب الجواب۔ تخلقوا والی حدیث شریف کے معنی یہ ہیں کہ جس طرح خدا تعالی مخلوق پر رحیم ہے تم بھی حسب مقدور رحم کیا کرو جس طرح خدا ستار العیوب ہے تم بھی حتی المقدور پردہ پوشی کیا کرو۔ یہ تو نہیں کہ تم خدا کی مانند بن جاؤ۔ اچھا اگر کوئی شخص کسی مرزائی عالم کو کہے کہ تم بھی مرزا قادیانی کے اخلاق سیکھو تو کیا اس کے یہ معنی ہوں گے کہ تم مرزا قادیانی کی طرح نبی رسول مہدی مسیح کرشن وغیرہ بن جاؤ؟ ہرگز نہیں پس تخلقوا کے معنی بھی یہ نہیں کہ خدا کی مانند بن جاؤ بلکہ یہ ہیں کہ خدا کی صفات میں سے حسب طاقت بشریہ بہرہ یاب ہو۔ نہ کہ خدائی کے مدعی بن بیٹھو

کذب نمبر ۸۔ میں خواب میں اللہ ہو گیا

رأیتنی فی المنام عین اللہ و تیقنت اننی ھو۔ میں نے خواب میں دیکھا میں (مرزا) اللہ ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۶۴)

اس نمبر کے جواب میں مجیب نے ایک حدیث پیش کی ہے جس میں ذکر ہے مومن جب نوافل بہت پڑھتا ہے تو خدا اس کے کان آنکھ ہو جاتا ہے اسی کے ساتھ مولانا اسماعیل شہید کا قول لکھا ہے کہ عشق الہی کے دریا میں تیرنے والا کبھی انا الحق کہہ اٹھتا ہے کبھی لیس فی جبتی سوی اللہ کہتا ہے۔اس سے نتیجہ نکالا ہے:

یہ ایک فناء الفنا کا مقام ہے جس سے خشک زاہدوں کو کوئی نسبت نہیں

جواب الجواب: حدیث شریف کا مطلب تو یہ ہے کہ یہ بندہ اپنے کانوں آنکھوں اور ہاتھوں کو میرے کام میں لگا دیتا ہے میری مرضی اس کی مرضی ہوتی ہے اس سے یہ کسی طرح ثابت نہیں ہوتا کہ وہ خود خدا بن جاتا ہے مولانا شہید مرحوم نے بھی دراصل وہی کہا ہے جو حدیث کا مطلب ہے لیس فی جبتی سے مراد دل ہے یہ حضرت جنید کا قول ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے دل میں اللہ تبارک وتعالی کے سوا کوئی چیز نہیں آمنا و صدقنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انا الحق کہنے کی صحیح تشریح یہ ہے کہ دراصل حکایت من الواجب ہوتی ہے یعنی قال اللہ انا لحق لا غیری بالکل صحیح ہے۔ہم حیران ہیں کہ مرزا قادیانی منہاج نبوت پر آنے کے مدعی ہیں لیکن وہ ایسے الفاظ موہم شرک بولتے ہیں جو کسی نبی کے منہ سے کبھی نہ نکلے ہوں لطف یہ ہے کہ اسی حوالے کے قریب ہی یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے اسی حالت خدائی میں آسمان اور زمین بنا دیئے اور میں نے کہا اب ہم آدم کا سلسلہ پیدا کریں گے (آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۶۵)

کیا یہ فناء الفناء ہے یا ادعا بقا؟

کذب ۹۔تمام نبیوں نے میرے آنے کی خبریں دیں

میرے خدا نے عین صدی کے سر پر مجھے مامور فرمایا اور جس قدر دلائل میرے سچا ماننے کے لئے ضروری تھے وہ سب دلائل تمہارے لئے مہیا کر دیئے اور آسمان سے لے کر زمین تک میرے لئے نشان ظاہر کئے اور تمام نبیوں نے ابتداء سے آج تک میرے لئے خبریں دی ہیں۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ص ۶۲)

کذب نمبر ۱۰: خدا قادیان میں

خدا قادیان میں نازل ہوگا۔(قادیانی تذکرہ۔ص ۴۳۷ طبع سوم)

کذب ۱۱۔خدا خود اتر آئے گا

اور میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہے اور خدا اس وقت وہ نشان دکھائے گا جو اس نے کبھی نہیں دکھائے گویا خدا زمین پر خود اتر آئے گا جیسا کہ فرماتا ہے یوم یأتی ربك فی ظلل من الغمام. یعنی اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا یعنی انسانی مظہر کے ذریعہ سے اپنا جلال ظاہر کرے گا اور اپنا چہرہ دکھائے گا۔(حقیقت الوحی ص ۱۵۴)

یہ آیت کون سے پارہ کی ہے؟

ناظرین کرام یہ نمونہ ہے ورنہ مرزا قادیانی کے کذبات تو بے حساب ہیں

باب دوم اور باب سوم کو خوب یاد رکھئے کیونکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے محبوب کے دو ہی پتے ہیں
کمر پتلی صراحی دار گردن

نمبر ۱۰ کا جواب نہیں دیا نمبر ۱۱ کی بابت ادھر اودھر کی بتا کر مطلب کی بات اتنی کہی کہ

قادیان کو رحمت الٰہی اور انوار آسمانی کا مہبط بنایا گیا ہے ایسا ہی نشانات کی کثرت نزول الرب کی ظاہری علامت ہے۔ (تجلیات رحمانیہ۔ص ۱۰۵)

مطلب یہ کہ ظاہر الفاظ مراد نہیں بلکہ تاویل ہے ہم سمجھتے ہیں کہ مجیب نے ہماری بات نہیں سمجھی۔ آپ پھر غور کریں مرزا غلام احمد قادیانی کا قول ہے

گویا خدا زمین پر خود اترے گا جیسا کہ وہ فرماتا ہے یو م یا تی ر بك فی ظلل من الغما م۔

اس عبارت میں دو کذب ہیں۔

۱۔ بڑا بھاری کذب یہ ہے کہ جو الفاظ خداوندی کہہ کر نقل کئے ہیں یعنی یو م یا تی یہ قرآن مجید میں نہیں۔

۲۔ دوسرا کذب یہ ہے کہ اس مکذوبہ آیت کو مکذوب مصداق پر لگایا یعنی اس کو اپنے حق میں چسپاں کیا ہے حالانکہ قرآن مجید میں اس کا ذکر ہی نہیں کہ خدا بادلوں میں آئے گا مختصر یہ کہ آیت جھوٹی بنائی ایک کذب، اس کو اپنے حق میں لگایا دوسرا کذب۔

ندامت: مرزا غلام احمد قادیانی کے کذب کو صدق بنانے کے لئے مجیب نے بڑی جرأت کی مگر اس جگہ اس سے یہ ہمت نہ ہوئی کہ ہماری مطلوبہ آیت قرآن مجید میں دکھا دیتے حالانکہ ہم نے اسی صفحہ پر تقاضا کیا تھا جو مجیب نے پڑھا اور (حقیقت الوحی ص ۱۵۴) سے عبارت نقل کی مگر مکذوبہ آیت کو ہاتھ بھی نہ لگایا، باوجود اس کے کہتے ہیں:

ہم جملہ اعتراضات سے فارغ ہو گئے (تجلیات رحمانیہ۔ص ۱۰۵)

آپ نے جو جواب دیئے استاد غالب ان کی پہلے ہی تصدیق کر گئے ہیں

غالب تمہیں کہو کہ ملا ہے جواب کیا
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: فاضل مجیب نے خوب لکھا ہے:

مصنف تعلیمات مرزا نے ساری عمر کی کدوکاوش کے باوجود جو تعداد (کذبات) درج کی وہ گیارہ ہے

۔(تجلیات رحمانیہ۔ص ۸۰)

محدثین کے اصول پر کسی راوی کا حدیث میں ایک جھوٹ بھی ہمیشہ کے لئے باعث ذلت ہوتا ہے آج کل کی عدالتوں میں بھی ایک جھوٹ باعث رسوائی ہے مگر قادیانی عرف عام میں گیارہ کی تعداد بھی کم ہے کیوں؟

پنجابی کہا کرتے ہیں: جاٹ کی ۴۵ پتیں ہوتی ہیں۔

یعنی جاٹ کی ۴۵ عزتیں ہوتی ہیں اس لئے ایک دو کے جانے سے اس کا کوئی خاص نقصان نہیں ہوتا

بے نیازی حد سے گذری بندہ پرور کب تلک
ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرمائیں گے کیا

اطلاع: ناظرین یقین کیجئے یہ گیارہ کا عدد بطور مثال ہے ان میں حصر نہیں

چوتھا باب: نشانات مرزا

اس باب میں وہ امور ذکر ہوں گے جن کو مرزا قادیانی نے اپنی صداقت کا معیار بتا کر ملک کی عام زبان (اردو) میں شائع کئے ہیں ہم ان کو بلا تاویل وتحریف اصلی صورت میں پیش کرتے ہیں

۱۔مسیح موعود کے وقت اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے گا

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله

یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا

۔' (براہین احمدیہ حاشیہ۔ص ۴۹۹۔۴۹۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس نمبر کا جواب الگ نہیں دیا کیونکہ اس میں گنجائش نہیں عبارت صاف ہے

۲۔میرے زمانے میں تمام اقوام ایک قوم مسلم ہو جائے گی

چونکہ آنحضرتﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرتﷺ کی زندگی ہی میں کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی ۔یعنی شبہ گزرتا کہ آپ کا زمانہ ختم ہو گیا۔ کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔ اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح کی بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں۔ زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے۔ اور اس تکمیل کیلئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔ پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرتﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے۔ اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو لے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دين الحق ليظهره على الدين كله یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدائت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اسکو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرتﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔ '

(چشمہ معرفت ۔ص ۸۳۔۸۲)

نوٹ: ناظرین! کیا ایسا ہو گیا کہ تمام اقوام دنیا اس مدعی مسیح موعود (مرزا) کے وقت میں ایک ہی قوم بن گئیں۔ فیصلہ باانصاف ناظرین کے ہاتھ میں ہے

اس کے جواب میں مجیب نے اتنا تو تسلیم کیا ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود کے زمانہ میں وحدت مذہبی ہونی مقدر ہے (تجلیات رحمانیہ ص ۱۰۷)

مگر:

مسیح موعود (مرزا) کے زمانہ سے مراد تین سو سال ہے (تجلیات رحمانیہ۔ص ۱۰۰)

جس سے غرض مجیب بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی بھی یہ ہے کہ موجودہ معترضین تین سو سال تک خاموش رہیں بعد میں جو ہوگا دیکھے گا ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ مخلوق خدا کو اتنا کم عقل کیوں جانتے ہیں یا خود اتنی کم عقلی کا ثبوت دیتے ہیں کیا کوئی پرائمری لڑکا بھی اس عبارت کا مطلب یہ سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کے وقت سے مراد تین سو سال بعد کا زمانہ ہے۔

ناظرین کرام! ہماری منقولہ عبارت کا آخری فقرہ ملاحظہ کریں جو یہ ہے:

یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔

نوٹ: ناظرین مزید توضیح کے لئے اسی باب کا نمبر ۱۴ ملا کر پڑھیں تو مضمون بالکل واضح ہو جائے گا۔ انشاء اللہ

۳۔ مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹ چھوڑ دیئے جائیں گے

یاد رہے کہ اسی زمانہ کی نسبت...ان پیش گوئیوں کی نسبت شک کرتے ہیں۔ شہادۃ القرآن۔ص ۱۲۔۱۳

۴۔ اس کی تائید میں: آسمان نے بھی میرے لئے گواہی دی ...جو مسیح موعود کے وقت کا نشان ہے

(اعجاز احمدی ص ۲)

قادیانی دوستو! کیا مکہ مدینہ کے درمیان مرزا قادیانی کی زندگی میں یا بعد ان کے آج تک ریل جاری ہوئی۔ کیا راجپوتانہ، بلوچستان، مارواڑ، سندھ، عرب، مصر اور سوڈان وغیرہ ممالک میں اونٹ بے کار ہو گئے۔ فیصلہ آپ کے ہاتھ ہے۔

اس نمبر کا جواب مجیب نے دیا ہے کہ اونٹنیاں ترک کرنے کی بابت:

احادیث میں کسی ملک کا نام نہیں آیا عام پیش گوئی ہے مسیح موعود (مرزا) نے بھی اس پیش گوئی کو مطلق ہی قرار دیا ہے کسی ملک سے مخصوص نہیں فرمایا لہذا مولوی (ثناء اللہ) صاحب کا مخصوص مقامات (مکہ مدینہ وغیرہ) کے متعلق استفسار درحقیقت پیش گوئی کی حقیقت اور مسیح موعود کی عبارت سے ناواقفی کی بنا پر ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(تجلیات رحمانیہ۔ص ۱۱۱۔۱۱۲)

اسکے جواب میں۔ہم مرزا قادیانی کی ایک طویل عبارت نقل کرتے ہیں جو فیصلہ کن ہے ناظرین اسے بغور ملاحظہ کر کے اس فیصلہ پر بھی قادر ہو جائیں گے کہ مرزا قادیانی کی تصنیفات سے کون ناواقف ہے اور کون محرف۔بہر حال وہ عبارت یہ ہے مرزا غلام احمد صاحب اپنے حق میں آسمانی نشان کسوف وخسوف بیان کر کے لکھتے ہیں؛

زمین کا نشان وہ ہے جس کی طرف آیت کریمہ قرآن شریف کی یعنی و اذا العشار عطلت اشارہ کرتی ہے ......نہ انجیل میں اور نہ دنیا کی کسی اور کتاب میں۔(تحفہ گولڑویہ ص ۶۴ خزائن ج ۱۷ ص ۱۹۶۔۱۹۷)

قادیانی دوستو! سنتے ہو تمہارے نبی مرزا غلام احمد قادیانی نے عرب کی خصوصیت کس طرح فرمائی ہے اور تمہارے قابل مصنف مجیب نے اس خصوصیت کو کیسے دکھایا ہے اسی کو کہتے ہیں :

من چہ گوئم وطنبورہ من چہ گوید

۵۔مسیح موعود بعد دعوی چالیس سال زندہ رہے گا

حدیث سے صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود اپنے دعوی کے بعد چالیس برس تک دنیا میں رہے گا۔ (تحفہ گولڑویہ۔ص ۱۲۷)

۶۔مرزا غلام احمد قادیانی نے کب دعوی کیا:

لطیفہ:چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو الآیات بعد الماتین ہے...

... مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام پر توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی ہے اور وہ یہ نام ہے: غلام احمد قادیانی۔اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا نام غلام احمد نہیں۔بلکہ [اہل علم اہل انصاف اس بلکہ کو ملاحظہ کریں۔نام تو ہے غلام احمد۔چنانچہ قصبہ میں ہم نام کی نفی کرتے ہوئے صرف غلام احمد ہی لکھتے ہیں۔مگر جب ترقی کر کے دنیا بھر کی نفی کرتے ہیں تو نام کے ساتھ مقامی نسبت کو بھی داخل کر کے غلام احمد قادیانی پورا نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتاتے ہیں۔ سچ ہے: ایں کرامت ولی ماچہ عجب ۔گربہ شاشید گفت باراں شد مصنف] میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا نام نہیں۔ ' (ازالہ اوہام طبع اول ص ۱۸۶۔۱۸۵)

نوٹ :بفحوائے عبارت ہذا ۱۳۰۰ ہجری مرزا قادیانی کی بعثت کا زمانہ ہے

انتقال آپ کا ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں ہوا حساب لگا لیجئے بعد دعوی ۲۶ سال رہے۔

ان دو نمبروں کے جواب میں مجیب بہت پریشان ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے قلم اور دل میں سخت نزاع ہو رہی ہے آخر قلم چونکہ ظاہری آلہ ہے اس لئے ظاہری دباؤ سے متاثر ہو کر روانی میں مندرجہ ذیل عبارت لکھ گیا:

حضرت مسیح موعود کو ۱۲۹۰ھ سے قبل ہی سلسلہ الہامات شروع ہو چکا تھا براہین احمدیہ کی اشاعت سے بھی قریباً چھ سات سال پیشتر کشوف رؤیا اور اللہ تعالی کا کلام نازل ہو رہا تھا اور ۱۲۹۰ کے آنے پر حضور ماموریت کے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف ہوئے جیسا کہ حضور نے خود تحریر فرمایا ہے :

یہ عجیب امر ہے اور اس میں اس کو خدا تعالی کا ایک نشان سمجھتا ہوں کہ ٹھیک بارہ نوّے ہجری میں خدا تعالی کی طرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ و مخاطبہ پا چکا تھا۔(حقیقت الوحی)۔

اس حساب سے سلسلہ الہام کی عمر چالیس سال ہوتی ہے اور اگر صرف ماموریت کے الہامات سے ہی ابتداء مانی جائے تو بھی ۳۷ سال کے قریب بن جاتے ہیں اور عربی کے عام دستور کے مطابق کسروں کو حذف کر کے اسے اربعین (چالیس سال) کہنا بھی درست ہے۔ پس اگر براہین احمدیہ کے الہامات سے ہی دعوی کی ابتداء ہو تو بہر صورت چالیس برس بن جاتے ہیں اور اعتراض کرنا غلطی ہے (تجلیات رحمانیہ۔ص ۱۱۵)

جواب الجواب۔ہم نے ان لوگوں پر احسان کیا تھا کہ اصل مدت نہیں لکھی بلکہ زیادہ لکھی چونکہ یہ لوگ ناسپاس ہوئے ہیں اس لئے ہم اصل بات لکھتے ہیں مرزا قادیانی کے ادعا کے مطابق ان کی عمر کے تین حصے ہیں

ا۔کشف و رؤیا۔۲ ۔ماموریت الہیہ ۔۳۔ دعوی مسیحیت موعودہ

یہاں سوال دعوی مسیحیت موعودہ ہے۔اسی کے متعلق حدیث مرقومہ آئی ہے چنانچہ مرزا قادیانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے الفاظ یہ ہیں؛

مسیح موعود اپنے دعویٰ کے بعد چالیس برس تک دنیا میں رہے گا۔

اس امر کی تحقیق کرنی ہو تو مرزا قادیانی کی تصنیفات دیکھئے براہین احمدیہ جو ۱۲۹۷ھ میں چھپی اور ملک میں شائع ہوئی اس میں مرزا قادیانی، مسیح موعود حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کو مانتے ہیں (براہین ص ۴۹۹)

اس کے بعد سب سے پہلی کتاب جس میں مسیح موعود کا دعویٰ آپ نے کیا ہے فتح اسلام ہے جس کے سرورق پر ۱۳۰۸ھ لکھا ہے۔

اس رسالہ کی اشاعت پر شور ہوا تو آپ نے اپنے دعویٰ کے اثبات کے لئے ازالہ اوہام طبع کرایا جس پر ۱۳۰۸ھ لکھا ہے۔

ان دو کتابوں سے پہلے کسی تحریر مرزا میں دعویٰ مسیحیت موعودہ نہیں ملتا۔

مرزا قادیانی کا انتقال ۱۳۲۶ھ میں ہوا۔

اس تحقیق انیق سے مرزا آنجہانی بعد دعویٰ مسیحیت موعودہ صرف اٹھارہ سال دنیا میں رہے حالانکہ آپ کو چالیس سال تک رہنا چاہیے تھا۔

قادیانی مجیب نے جو حوالے نقل کئے ہیں وہ کشف اور الہام کے متعلق ہیں دعویٰ مسیحیت کے متعلق نہیں دعویٰ مسیحیت موعودہ ۱۳۰۸ھ میں کیا ہے، اس سے قبل نہیں۔ ہے تو دکھاؤ

گر ز عشقت خبرے ہست بگو اے واعظ

ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغان چیزے نیست

۷۔ مسیح موعود کی وفات کا وقت ۱۳۳۵ ہجری ہے

پھر آخری زمانہ اس مسیح موعود کا دانیال تیرہ سو پینتیس برس لکھتا ہے جو خدا تعالیٰ کے اس الہام سے مشابہ ہے جو میری عمر کی نسبت یہاں فرمایا ہے (حقیقت الوحی۔ص ۲۰۰)

۸۔ اس کی تشریح

دانی ایک نبی بتلاتا ہے کہ اس نبی آخر الزمان کے ظہور سے (جو محمد مصطفیٰ ﷺ) جب بارہ سو نوے برس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گذریں گے تو وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا اور ۱۳۳۵ہجری تک اپنا کام چلائے گا یعنی چودھویں صدی کی ۳۵ برس برابر کام کرتا رہے گا اب دیکھو اس پیش گوئی میں کس قدر تصریح سے مسیح موعود کا زمانہ چودھویں صدی قرار دی گئی۔اب بتلاؤ کیا اس سے انکار کرنا ایمان داری ہے۔(تحفہ گولڑویہ۔ص ۱۶)

نوٹ: مرزا غلام احمد قادیانی ۱۳۲۶ہجری مطابق ۱۹۰۸ء میں انتقال کر گئے

قادیانی دوستو! ۲۶،اور ۳۵ میں نو سالوں کا فرق ہے پھر اتنی جلدی کیا تھی کہ مرزا قادیانی تشریف لے گئے تم لوگوں نے عرض نہ کیا؟

آتے ہی کہتے ہو جانا جانا
ایسا جانا تھا تو جاناں تمہیں کیا تھا آنا

ان نمبروں کے جواب میں جو مجیب نے اپنا ضعف دکھایا قابل رحم ہے۔اس کی ساری کوشش یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ظہور کو ذرہ اوپر کو کھینچ کر لے جائے پھر ۱۳۲۶ھ ہی ۱۳۳۵ھ بن جائے گا چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں:

دانیال کی پیش گوئی اور تحفہ گولڑویہ کے الفاظ میں اس مدت کی انتہاء نبی آخر الزمان کے ظہور سے بتائی گئی ہے اور حضور علیہ السلام کا ظہور تاریخ ہجرت سے تیرہ سال اور بعض نے نزدیک دس سال قبل ہوا تھا اس لحاظ سے جب ۱۳۲۶ھ تھا تو آنحضرت ﷺ کے ظہور پر ۱۳۳۵ برس بہر حال گزر چکے تھے اندریں صورت تحفہ گولڑویہ کی عبارت میں لفظ ہجری عام طریق کے مطابق لکھا گیا ہے وبس۔اس تو جیہ کی صورت میں ابتداء اس کشف سے ہوگی جو حضرت مسیح موعود نے براہین کی تصنیف اور اسلام کے احیاء کے متعلق ۱۸۶۴ء کے قریب دیکھا تھا (تجلیات رحمانیہ۔ص ۱۱۷۔۱۱۸)

جواب الجواب۔اس نمبر میں ہمیں اس سے مطلب نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا ظہور کب ہوا۔ ہمارا مطلب تو اس عبارت کو غلط ثابت کرنا ہے جو انہوں نے مسیح موعود کے کام کرتے رہنے کا انتہائی وقت ۱۳۳۵ہجری لکھا ہے۔ابتداء کی طرف جتنا چاہو کھینچ لو انتہاء اس کی ۱۳۳۵ھ پر ہونی چاہیے حالانکہ ۱۳۲۶ پر ہوئی (یہی جھوٹ ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۔ مسیح موعود حج کرے گا

آنحضرت ﷺ نے آنے والے (مسیح) کو ایک امتی ٹھہرایا اور خانہ کعبہ کا حج کرتے اس کو دیکھا۔

(ازالہ اوہام ص ۴۰۹)

نوٹ: صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ مسیح موعود حج کریگا مرزا اس کو تسلیم کرتے ہیں

۱۰۔ مسیح موعود کب حج کرے گا

ہمارا حج تو اس وقت ہوگا جب دجال بھی کفر اور دجل سے باز آ کر طواف بیت اللہ کرے گا...اور آخر دجالی کا ایک گروہ ایمان لا کر حج کرے گا۔ (ایام الصلح ص ۱۶۹ خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۶۔۴۱۷)

یعنی مسیح موعود (مرزا) دجال (قوم نصاری) کو مسلمان کر کے ان کو ساتھ لے کر حج کریں گے

نوٹ : مرزا قادیانی نے حج نہیں کیا حالانکہ مسیح موعود کا حج کرنا لازمی ہے جیسا کہ ان کو خود مسلّم ہے۔ ہم بغرض تفہیم ایک الزام کو دو نمبروں میں بیان کرتے ہیں تا کہ مرزا قادیانی کی عبارات پر غور کرنے والے خوب غور کریں مگر مجیب اپنے فرض (جواب دہی) کو جانتا ہے حق کا پہچاننا اس کے فرائض میں نہیں ہے اس لئے وہ بے تامل ہمارے اعتراضات کو محض باتوں میں ٹال دیتا ہے چنانچہ لکھتا ہے:

احادیث میں جہاں مسیح موعود کے طواف خانہ کعبہ کا ذکر ہے اس سے مراد اشاعت دین ہے حضرت مسیح موعود (مرزا) نے بھی یہی مراد لی ہے۔ (تجلیات رحمانیہ۔ ص ۱۲۰)

ناظرین اللہ غور کریں احادیث رسول پاک ﷺ پر ہاتھ صاف کرنا ان کے بزرگ نے ان کو سکھایا ہے اسی کا اثر ہے کہ اسی طرح اپنے بزرگ کے اقوال پر بھی ہاتھ صاف کرنے لگ گئے۔ کتنا ظلم ہے کہ ہم تو مرزا قادیانی کی تصریح دکھاتے ہیں کہ ایام الصلح میں مسیح موعود کا حج کرنا مانتے ہیں ہاں اس کا وقت وہ بتاتے ہیں جب عیسائی (دجال) مسلمان ہو کر مسیح کے ساتھ حج کو جائیں گے۔ بھلا اس فارسی عبارت کا ترجمہ کیا ہے:

مارا وقتے حج راست وزیبا آید کہ دجال از کفر و دجل دست بازداشتہ ایماناً و اخلاصاً درگرد کعبہ گردد۔

(ایام الصلح حوالہ مذکور)

بتایئے دجال (قوم نصاری) کے اسلام کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو حج کرنا مناسب اور موزوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا پھراس (حج) سے اشاعت اسلام کیسے مراد ہوئی اشاعت اسلام کرنے سے تو دجال مسلمان ہوگا اور اس کے مسلمان ہوجانے کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کا حج کرنا تھا کیا یہ تقدم الشیء علی نفسه ہے یا تقدم المتاخر علی المتقدم نہیں ہے

اصل جواب قادیانی دوستوں سے یہ تو امید نہیں کہ وہ شکر گزار ہوں تاہم بغیر امید شکریہ ہم اس سوال کا معقول جواب دیتے ہیں وہ یہ ہے

دجال (قوم نصاری) ایسی ضدی اور سڑی ہے کہ مرزا قادیانی کی ساری کوشش پر بھی مسلمان نہ ہوئی تو کیا کرتے ۔آخر کار ان کو اسی ضد میں چھوڑ کر چلے گئے ۔

ابھی آ کر کے بیٹھے ہیں، ابھی دامن سنبھالا ہے

مجیب صاحب کی جرأت دیکھئے مرزا قادیانی کے حج نہ کرنے کا عذر کس خوبی سے کرتے ہیں:

سیدنا مسیح موعود پر امن راہ نہ ہونے ،صحت کی کمزوری کے باعث نیز زادراہ بصورت نقد جمع نہ ہونے کی وجہ سے حج فرض نہ تھا لہذا آپ کا حج نہ کرنا مورود اعتراض نہیں (تجلیات رحمانیہ۔ص۱۲۲)

جواب الجواب: ہم فاضل مخاطب کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے جو عذر کیا اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ خدا کو منظور تھا کہ مرزا قادیانی حج نہ کر کے عہدہ مسیحیت سے محروم رہیں

ناظرین ہم جو بار بار لکھتے ہیں کہ مجیب جواب دینے میں اپنا فرض (نوکری) ادا کرتا ہے تحقیق حق سے اسے مطلب نہیں تحقیق حق منظور ہوتی تو یہ سوچتا کہ جس صورت میں علم الٰہی میں مقدر ہے جس کا اظہار زبان رسالت ﷺ سے ہو چکا ہے کہ مسیح موعود حج کریں گے یہاں تک کہ ان کے احرام کی جگہ (فج الروحاء) بھی بتادی ہے باوجود اس کے آج کل کے مدعی مسیحیت موعودہ اس سے محروم رہے چاہے بیماری سے رہے یا بدامنی سے رہے بہر حال محروم رہے اس سے صاف ثابت ہوا کہ جس مسیح کے حق میں حج مقدر تھا مرزا قادیانی وہ مسیح نہیں وہ ہوتے تو قدرت خداوندی موانع حج کو خود ہی اٹھادیتی اور مرزا قادیانی اسی معینہ جگہ سے احرام باندھ کر حج کرتے پس ہمارا حق ہے ہم یہ کہیں کہ مجیب نے ہمارے دعوی کی تردید نہیں کی بلکہ تائید کی ہے کیا خوب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخانے کیا خود چاک دامن ماہ کنعاں کا

قابل مجیب نے ایک فقرہ ایسا بھی لکھا ہے جو دراصل حدیث پر اعتراض ہے لیکن درحقیقت وہ ان کے فہم کا قصور ہے۔ مجیب نے لکھا ہے کہ

فج الروحا میقات نہیں مسیح اس جگہ سے احرام کس طرح باندھے گا اس لئے یہ ایک کشف ہے

(تجلیات رحمانیہ۔ص۱۲۲)

جواب: خرابی ساری یہ ہے کہ یہ لوگ جس قدر مرزا قادیانی کی کتابوں پر محنت کرتے ہیں احادیث نبویہ پر اتنی محنت کریں اور کسی واقف فن استاد سے پڑھیں تو حدیث فہمی میں دھکے نہ کھائیں۔

سنئے! میقات جتنے ہیں یہ ان لوگوں کے لئے جو ان سے باہر کے لوگ ہیں اور جو اندر ہوں وہ جہاں ہوں وہیں سے احرام باندھ لیں۔ مثلاً اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ میقات ہے، تو کیا جو ذوالحلیفہ سے اندر مکہ کی جانب رہتے ہیں وہ بھی ذوالحلیفہ جا کر احرام باندھ کر آئیں؟ نہیں بلکہ وہ جہاں کہیں ہوں وہیں احرام باندھ لیں۔ حدیث شریف کے الفاظ کا مقتضا یہ ہے کہ ایام حج میں حضرت مسیح موعود دورہ کرتے ہوئے فج الروحا کے قریب ہوں گے اس لئے وہیں سے احرام باندھ لیں گے۔ یہی شرعی حکم ہے فاندفع ما توھم۔

یوں تو ہر مخالف حدیث کو کشف بنالینا اور کشف بنا کر اپنے منشاء کے موافق تاویل کر لینا قادیانیوں کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے مگر سمجھدار بھی دنیا میں موجود ہیں الحمدللہ

۱۱۔ آسمانی منکوحہ میرے نکاح میں ضرور آئے گی

نفس پیش گوئی یعنی اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی کیونکہ اس کے لئے الہام الہی میں یہ فقرہ موجود ہے کہ لا تبدیل لکلمات اللہ یعنی میری بات ہرگز نہیں ٹلے گی۔ پس اگر ٹل جائے تو خدا تعالی کا کلام باطل ہوتا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۴۳)

نوٹ: جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی لڑکی کی بابت کہا تھا کہ میرا اس سے نکاح آسمان پر ہو چکا ہے اسی کی بابت فرماتے ہیں کہ آسمانی منکوحہ میرے نکاح میں ضرور آئے گی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(انجام آتھم۔ص ۲۱۶)

قادیانی دوستو! کیا یہ نشان پورا ہوا ہم تمہاری تحریفات اور تاویلات نہیں سنیں گے مرزا قادیانی کہتے ہیں نکاح ٹل جانے سے خدا کا کلام باطل ہو جائے گا خدا کے کلام کو باطل کہنا کفر ہے ۔تمہاری مرضی مجیب نے یہاں وہ کمال کیا جو قادیانی جماعت کے زوال کا باعث ہوگا انشاء اللہ۔لکھا ہے کہ یہ نکاح اس لئے نہ ہوا کہ سلطان محمد (ناکح منکوحہ آسمانی) نہ مرا۔ جب وہ مرا نہیں تو نکاح نہ ہونے پر کوئی اعتراض نہیں۔ چنانچہ مجیب کے اصلی الفاظ یہ ہیں:

بے شک حضرت اقدس نے محمدی بیگم کا نکاح میں آنا ضروری بیان فرمایا ہے اسے اٹل قرار دیا ہے مگر کس صورت میں؟ جب کہ سلطان محمد کی موت واقع ہو جائے (دیکھو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء بار دوم کرامات الصادقین) اگر یہ صورت پیدا ہو جاتی اور نکاح نہ ہوتا تو بے شک خدا کا کلام باطل ٹھہرتا مگر جب سلطان محمد کی موت ہی واقع نہ ہوئی تو یہ اعتراض کرنا خلاف دیانت ہے

(تجلیات رحمانیہ۔ص ۱۲۴)

مطلب اس کا یہ ہے کہ یہ ساری روک سلطان محمد نے ڈالی جو مرا نہیں۔ہم اس مضحکہ خیز جواب پر کیا لکھیں۔ واللہ! جب ہم اس جماعت کو بحیثیت متکلمین دیکھتے ہیں تو ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی۔کیا متکلمین ایسی کچی باتیں کیا کرتے ہیں کہ سلطان محمد چونکہ مرا نہیں اس لئے خدائی حکم کو روک ہوگئی ۔

سنئے ہمارا دعوی ہے کہ ہم ہر جواب میں مرزا قادیانی ہی کو پیش کر سکتے ہیں پس سنئے مرزا قادیانی نے اس قسم کے طفلانہ جوابات کو یوں رد کیا ہے

یر د بنت ا حمد الی بعد اهلا ك الما نعين

یعنی خدا احمد بیگ کی لڑکی کو بعد ماردینے مانعین کے میری طرف لائے گا۔(انجام آتھم۔ص ۲۱۶)

یہ ہے تمہاری سب باتوں کا جواب کہ مانعین کا ماردینا بھی خدا نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے، اور مار کر آسمانی دلہن کو الہامی دلہا کے پاس لانے کا وعدہ ہے۔

مرزائی دوستو! اللہ سے ڈر کر کہو کہ ایسا ہوا کہ سب مانعین ہلاک ہو کر آسمانی منکوحہ مرزا قادیانی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاس آگئی ہو؟ آہ! مرزا قادیانی آخری لمحہ زندگی میں یہ شعر پڑھتے ہوئے رخصت ہوئے

پوچھے اگر وہ قاصد کہہ دیجو یہ صاف
سینے میں دم ہے آنکھ ہے در پر لگی ہوئی

۱۲۔آسمانی منکوحہ سے اولاد ہوگی

'اس پیشگوئی کی تصدیق کیلئے رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ یتزوّج و یولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کریگا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر عام طور پر مقصود نہیں۔ کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہونگی۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳)

نوٹ۔ ایمان سے کہو ایسا ہوا؟

بعض قادیانی مناظر کہا کرتے ہیں نکاح تب ہوتا جب منکوحہ کا خاوند مرزا سلطان محمد ساکن پٹی مرتا۔ جب وہی مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں نہ مرا، تو نکاح کیسے ہوتا۔ اس کا جواب بھی مرزا قادیانی کے کلام میں موجود ہے

۱۳: مرزا سلطان محمد میرے سامنے ضرور مرے گا۔

میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد مرزا احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی۔ (انجام آتھم ص ۳۱ حاشیہ)

نوٹ: مرزا سلطان ابھی تک زندہ ہے

نمبر ۱۲، ۱۳ کا جواب الجواب اسی میں آ گیا کیونکہ اس پیش گوئی کو پورا ہونے میں جو مانع تھے جن میں مرزا سلطان محمد بھی سخت مانع ہے ان سب کو ہلاک کر کے مرزا قادیانی کا گوہر مقصود حاصل کرانے کا خدا نے وعدہ کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہے جو پورا ہونا ضروری تھا مگر نہ ہوا

نتیجہ کیا؟ خاب من افتری ۔مفتری نامرادرہتا ہے ۔سچ ہے

کوئی بھی کام مسیحا ترا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے ترا آنا جانا

۱۴۔میں تثلیث کی جگہ توحید پھیلاؤں گا ورنہ جھوٹا کہلاؤں گا

میرا کام جس کے لئے .... میں جھوٹا ہوں۔والسلام فقط غلام احمد۔بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء

۱۵ ۔اس کی تائید:

دمشق کا ذکر اس حدیث میں جو مسلم نے بیان کی ہے اس غرض سے ہے کہ تین خدا بنانے کی تخم ریزی اول دمشق سے شروع ہوئی اور مسیح موعود کا نزول اس غرض سے ہے کہ تا تین کے خیالات کو محو کر کے پھر ایک خدا کا جلال دنیا میں قائم کرے۔

(اشتہار چندہ منارۃ المسیح ۔مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۸۷۔۲۸۸)

۱۶۔اس کی مزید تائید:

(آنحضرت ﷺ نے) نے مسیح موعود کے آنے کی خبر دی اور فرمایا کہ اس کے ہاتھ سے عیسائی دین کا خاتمہ ہوگا اور فرمایا کہ وہ ان کی صلیب کو توڑے گا (شہادۃ القرآن ۔ص ۱۱)

مرزائی دوستو! مسیح موعود آیا اور چلا گیا تثلیث اور عیسائیت بجائے فنا ہونے کے ترقی پر ترقی کر رہی ہے ۔کیا ہم اس پر یہ شعر مرزا قادیانی کی نذر نہ کریں

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

نمبر۱۴،۱۵، ۱۶ ان ضروری نمبروں کا جواب مجیب نے ایسا دیا کہ نہ دینے سے برا۔گویا اقرار کیا کہ آج تک تو یہ کام ہوئے نہیں، آئندہ تین سو سال تک ہو جائیں گے

تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ مجیب کی اصلی عبارت یہ ہے:

اس قسم کے جملہ اعتراضات کا جواب یہ ہے کہ سنت الٰہی اسی طرح پر واقع ہوئی ہے کہ وہ اپنے برگزیدوں کو روحانی غلبہ تو فی الفور دے دیتا ہے ان کے دشمن دلائل اور براہین کی رو سے عاجز وتہدست ہو جاتے ہیں لیکن ظاہری غلبہ تدریجاً دیا کرتا ہے...

سیدنا حضرت مسیح موعود کی کامیابی بھی اسی منہاج پر ہے دلائل ومعقولات کا وہ ذخیرہ آپ نے پیدا کیا ہے کہ غیر احمدی بھی دشمنان اسلام کے مقابلہ میں اس سے کام لیتے ہیں اور ظاہری طور پر بھی احمدیت کو جو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی حاصل ہو رہی ہے یہ اس کی صداقت کا زبردست ثبات ہے عیسی پرستی کا ستون ٹوٹ چکا ہے اور تثلیث کا بت مسیحائے زمان کی ضرب کاری سے ریزہ ریزہ ہو رہا ہے اور عیسائی دنیا خود ان عقاید کو نفرت سے ترک کر رہی ہے اور احرار یورپ بھی تین کے خیالات کو چھوڑ کر توحید کی طرف آ رہے ہیں صلیب شکستہ ہو گئی کیونکہ ثابت ہو گیا کہ حضرت مسیح مصلوب نہ ہوئے تھے اور وہ دن دروازے پر کھڑے ہیں جب کہ عیسائی مذہب دنیا سے پورے طور پر مٹ جائے گا مبارک ہیں وہ جو وقت کو شناخت کریں اور مسیحائے وقت کی آواز پر لبیک کہیں (تجلیات رحمانیہ۔ص ۱۳۰)

جواب الجواب؛ گو ہماری منقولہ عبارات میں فقرہ کافی ہیں

میں اس میدان میں کھڑا ہوں کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں وغیرہ

یہ واحد متکلم کا صیغہ اور مضمون کی ادائیگی بزمانہ حال ناظرین کے لئے غور طلب ہے کہ کیا یہ عبارت زمانہ حال کے لئے ہے یا آئندہ کے لئے۔ باوجود اس کے ایک اور عبارت مرزا قادیانی کی ہم دکھاتے ہیں جو تمام عذرات باردہ کا مہلک جواب ہے مرزا قادیانی اپنی مسیحیت کا زمانہ اور کام بتاتے ہیں:

چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی ہی میں کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی۔ یعنی شبہ گزرتا کہ آپ کا زمانہ ختم ہو گیا۔ کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک پہنچ گیا۔اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح کی بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں۔ زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈالدی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے۔اور اس تکمیل کیلئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے۔اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہولے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله

یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدائت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اسکو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کردے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو اسلئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئیگا۔ '

(چشمہ معرفت ۔ص۸۳۔۸۲)

ناظرین کرام اس فیصلہ کن عبارت کو بغور دیکھیں کہ مرزا قادیانی اس میں اپنی خدمت خاصہ کا ذکر اپنی زندگی میں کیسے صاف الفاظ میں فرماتے ہیں کہ وحدت اقوام مسیح موعود کے وقت میں ہو جائے گی ملاحظہ ہو یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا

اگر یہ کام تین سو سال تک ہونا ہے تو اس کو مسیح موعود کے وقت میں ہونا نہ کہا جاتا نیز حاضرین سامعین کو اس سے کیسے تسلی ہوتی یقیناً اس کام کا تعلق حیات مرزا قادیانی سے ہے۔مگر واقعات نے ثابت کر دیا کہ مرزا قادیانی کا یہ وعدہ معشوقانہ وعدے سے کچھ زیادہ وقعت نہیں رکھتا جس کی بابت کہا گیا ہے

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ ہاتھ دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۷۔مرزا قادیانی کا اشتہار

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا تھا جو یہ ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم الله الرحمن الرحیم۔

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم۔ یستنبئونك احق ھو۔ قل ای و ربی انه لحق۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علی من اتبع الهدی

مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہوسکتا۔

اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔

یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یارب العالمین۔ میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلیے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما لیس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لیے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔ آمین۔ بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ واید۔

مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء

یہ مضمون جماعت مرزائیہ کے لئے موت وحیات کا سوال ہے مضمون تثلیث عیسائیوں کے لئے اتنا مشکل نہیں جتنا آخری فیصلہ امت مرزا کے حق میں مشکل ترین ہے اس مضمون پر جماعت مرزائیہ کے بحث کرنے کی مثال بالکل یہ ہے جو مکھی شہد میں پھنس جائے جتنی وہ نکلنے کی کوشش کرتی ہے اتنی ہی اس میں پھنستی ہے۔ چنانچہ مجیب نے بھی اس میں بڑی محنت سے کام کیا ہے۔ ساری محنت کا نچوڑ یہ ہے کہ یہ محض دعا نہیں بلکہ دعا مباہلہ ہے چونکہ مولوی ثناء اللہ کے انکار کرنے سے مباہلہ نہیں ہوا اس لئے مولوی ثناء اللہ کی حیات شرعی حجت نہیں۔ مجیب کے الفاظ یہ ہیں

میں ثابت کر چکا ہوں کہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کا اشتہار ۱۵۔ اپریل دعا مباہلہ تھا، یک طرفہ دعا نہ تھی۔ اس لئے مولوی ثناء اللہ صاحب مباہلہ سے انکار کر کے بچ گئے ہیں۔ (تجلیات رحمانیہ۔ ص ۱۷۰)

اس کا مکمل اور جامع جواب یہ کافی ہے کہ مرزا قادیانی کی زندگی ہی میں قادیان سے اس مضمون کا اعلان ہو چکا تھا کہ:

حضرت اقدس مسیح موعود نے مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ کے عنوان سے ایک اشتہار دے دیا جس میں محض دعا کے طور پر خدا سے فیصلہ چاہا گیا ہے نہ کہ مباہلہ کیا ہے۔ (بدر۔ قادیان ۲۲۔ اگست ۱۹۰۷ء ص ۸)

چونکہ دعا مرزا کا اثر حق بجانب ہوا یعنی جو فریق عنداللہ ناحق پر تھا وہی لقمہ موت ہوا، تو جماعت مرزائیہ نے یہ حجت نکالی کہ یہ اشتہار محض دعا نہ تھا بلکہ دعاء مباہلہ تھا۔ ایسی حجتوں کے حق میں کہا گیا ہے

مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید برکلہ خود باید زد

باب پنجم

اخلاق مرزا

حسن خلق ہر شخص خاص کر ہر ریفارمر (مصلح) کیلئے ضروری ہے انبیاء کرام چونکہ دنیا کے سب لوگوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لئے رہنما ہوتے ہیں اس لئے ان کے اخلاق کریمہ بھی اعلیٰ درجہ کے ہوتے ہیں نبی اسلام رسول اکرم ﷺ کی شان والاشان کی بابت تو صاف ارشاد ہے انك لعلى خلق عظيم ۔ اے رسول آپ خلق عظیم پر ہیں

ہماری تصنیف کے ہیرو (مرزا) کا دعویٰ ہے کہ میں محمد ثانی ہوں اس لئے لازم تھا کہ آپ کے اخلاق اعلیٰ درجہ کے ہوتے۔ مگر افسوس ہے کہ ہم اس خصوص میں مرزا قادیانی کو بہت گرا ہوا پاتے ہیں۔ حسب روایت ہم خود کہنا نہیں چاہتے بلکہ مرزا قادیانی ہی سے حقیقت اگلوا دیتے ہیں۔ ناظرین بغور سنیں۔

حسن خلق کے معیار بتانے میں اخلاق نویسوں کا اختلاف ہے مسلمان مومن بالقرآن کے نزدیک وہی معیار صحیح ہے جو قرآن مجید نے ارشاد فرمایا:

قل لعبادی یقو لوا التی هی احسن ان الشیطا ن ینزع بینهم ان الشیطا ن کان للا نسا ن عدوا مبینا (بنی اسرائیل) (یعنی میرے بندو ایسی بات کہا کرو جو سب سے اچھی ہو شیطان ہر وقت تم میں لڑائی کرانے پر آمادہ ہے کیونکہ وہ انسان کا صریح دشمن ہے)

حسن خلق کی تعریف جو معلوم ہوتا ہے وہ ظاہر بلکہ اظہر ہے مرزا قادیانی چونکہ قائل اسلام اور بروزی نبوت محمدیہ کے مدعی تھے ان کا حسن خلق اسی معیار پر پرکھنا چاہیے

نوٹ: ہر کہ ومہ جانتے ہیں کہ کسی انسان کو حلال زادہ یا حرامزادہ ہونا اس وقت سے ہوتا ہے جس وقت اس کے وجود کی بنیاد اس کی ماں کے پیٹ میں بشکل نطفہ رکھی جاتی ہے۔ وہ اگر باجازت شرعی ہے تو حلال زادہ ہے، بے اجازت ہے تو حرام زادہ۔ مگر مرزا قادیانی کا خلق یہ ہے کہ جو ان کو مانے وہ حلال زادہ جو نہ مانے وہ حرام زادہ ۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

کل مسلم یقبلنی و یصدق دعوتی ا لا ذریة البغا یا

(یعنی سب مسلمان مجھے قبول کرتے ہیں اور میری دعوت کو مانتے ہیں مگر زانیہ عورتوں کی اولاد یعنی حرام زادے نہیں مانتے)

(آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۵۴۷۔ ۵۴۸)

نتیجہ صاف ہے کہ نہ ماننے والوں کی مائیں زانیہ ہیں اور وہ حرام زادے ہیں

سوال: اس حسن خلق سے قطع نظر ہمیں ایک سوال سوجھتا ہے اتباع مرزا قادیانی اس پر غور کریں گے ایک شخص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت عرصہ تک مرزا غلام احمد قادیانی کا مخالف رہا اتنا عرصہ وہ حرام زادہ رہا مگر بحکم، انقلاب، وہ بجائے منکر کے معتقد ہو گیا تو اب وہ حلال زادہ ہو جائے گا؟

عکس القضیۃ :اس کے برعکس ایک شخص عرصہ تک معتقد رہا آخر کار وہ تائب ہو کر منکر ہو گیا جیسا ہوتا رہتا ہے تو اب وہ حلال زادہ سے منقلب ہو کر حرام زادہ ہو جائے گا ۔علمائے مرزائیہ بینوا تو جروا

مجیب نے اس موقعہ پر کمال ہوشیاری سے اخلاق مرزا قادیانی کی حمایت کی ہے بجائے ندامت کے الٹا لکھتے ہیں: نبی اہل دنیا کے سامنے جج کی حیثیت سے پیش ہوتا ہے کہ تاریکی کے فرزندوں پر فرد جرم لگانے سے پہلے ان کے جرموں سے ان کو آگاہ کرے (تجلیات رحمانیہ۔ص ۳۳)

مطلب یہ کہ مرزا قادیانی چونکہ نبی تھے اس لئے ان کا حق تھا کہ اپنے منکروں کو سخت سے سخت الفاظ سے یاد کریں جیسے جج فرد جرم لگاتے وقت سخت الفاظ بولتا ہے ہم مانتے ہیں نبی ہو مصلح افعال قبیحہ کہہ کر کرنے والوں کو تنبیہ کرتا ہے مثلاً کافر فاسق فاجر اصحاب النار وغیرہ الفاظ ان کے حق میں کہتا ہے مگر ایسی طرح کہ سننے میں نہ مکروہ ہوتے ہیں نہ کسی خاص شخص یا جماعت کے حق میں دل آزار۔ برخلاف مرزا قادیانی کے ان کے الفاظ سنتے ہی ہر شخص کا ضمیر جوش میں آ کر انتقام کی طرف متوجہ ہوتا ہے مثلاً: اے بدذات فرقہ مولویاں (انجام آتھم ص ۲۱)

ناظرین ایک طرف یہ مکروہ الفاظ رکھئے اور دوسری طرف وہ رکھئے جو مجیب نے تجلیات رحمانیہ کے صفحہ ۱۳۴ پر قرآن مجید کے مختلف مقامات سے نقل کئے ہیں مثلاً قردۃ (بندر) خنازیر، حمر زنیم ولد الزنا نجس ناپاک شرالبریہ وغیرہ۔

اس لئے ہم مثال کے طور پر وہی آیت سامنے رکھتے ہیں جس میں سخت سے سخت مکروہ الفاظ مجیب کو نظر آئے ہیں ارشاد ہے و لا تطع کل حلا ف مھین ھماز مشاء بنمیم منا ع للخیر معتد ا ثیم عتل بعد ذا لك زنیم ۔(القلم ۱۰۔۱۴)

خدا اپنے نبی کو اور نبی کی وساطت سے سب بندوں کو حکم دیتا ہے :

تم مت کہا مانا کرو بڑے جھوٹے نکتہ چین چغل خور مانع خیر حد سے بڑھے ہوئے بداعمال متکبر اور نسل بدلنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے کا

بتائیے اس میں کیا سختی ہے۔ یہ ہے اصل فرد جرم جو نبی بحیثیت جج لگایا کرتا ہے۔ یعنی ان فاعلوں کی صحبت سے منع کیا۔ لیکن دراصل ان افعال سے منع کرنا مقصود ہے۔ سنئے کسی محلّہ میں چند لوگ بدکار بد معاش آوارہ گرد ہوں وہاں کا نیک صالح بندہ اپنی اولاد کو یوں نصیحت کرے کہ:

تم بدکاروں آوارہ گردوں کی صحبت سے پرہیز کیا کرو،

اس میں کیا خرابی اور کیا بداخلاقی ہے۔

برخلاف اس کے اہل محلّہ کو مخاطب کر کے یوں کہے:

او بدذاتو، شریرو، خبیثو، جیسے تم خود خبیث ہو، ویسے میری اولاد کو بنانا چاہتے ہو۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا قول ہے:

اے بدذات فرقہ مولویاں! تم کب تک حق کو چھاؤ گے کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑ و گے ظالم مولویو تم پر افسوس ہے کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا۔ (انجام آتھم ص ۲۱)

ناظرین کرام! یہ ہیں وہ شیریں الفاظ جن کو قادیانی خلافت کے تنخواہ دار جج کا فرد جرم قرار دیتے ہیں ماشاءاللہ چشم بددور

لیکن معاف فرمائیے کیا ہم بھی ایک لفظ کی زیادتی کر کے یہی عبارت کہہ سکتے ہیں جو یوں ہے:

اے قادیانی بدذات فرقہ مولویاں تم کب تک حق چھپاؤ گے ...الخ۔ مرزائی دوستو! یقیناً یہ ترمیم تم کو بری معلوم ہوگی پھر کیا یہ صحیح نہیں ہے ۔ آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

۲۔ لدھیانہ میں ایک شخص صاحب سعادت ازلیہ مولوی سعداللہ نومسلم تھے جنہوں نے تمام گھر بار برادری چھوڑ کر اسلام قبول کر کے علم دین حاصل کیا اور تمام عمر توحید وسنت کے شوق اور اشاعت میں گذاری مگر مرزا قادیانی کے منکر تھے مرزا قادیانی اسی مذکورہ اصول کے ماتحت ان کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں

اذیتنی خبثاً فلست بصادق
ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۵ اخزائن ج ۲۲ ص ۴۴۶)

(تو نے مجھے تکلیف دی ہے اے زانیہ کے بیٹے (یعنی حرام زادے) اگر تو ذلت سے نہ مرا تو میں جھوٹا)

اس خبیث لفظ (ذرية البغايا) نے امت مرزائیہ بہر دو صنف کو ایسا پریشان کر رکھا ہے کہ بہت بہکی بہکی باتیں کہتے ہیں۔

کہہ دو کہ مرزا قادیانی نے غصہ کی حالت میں لکھ دیا اب جانے دو۔ یہ کیا ہے کہ اس کی تصحیح کرنے بیٹھے ہو کہ ذریۃ البغایا سے مراد شریر لوگ ہیں، مرکب اضافی مراد نہیں، جیسے ابن السبیل کے معنی ہیں مسافر، وغیرہ (تجلیات رحمانیہ۔ص ۳۷)

ہاں جناب ہر لفظ اپنے معنی میں مستقل حقیقت رکھتا ہے الا جس کو اہل زبان مجازی شکل میں استعمال کریں۔ابن السبیل کے معنی مسافر کے اہل زبان مراد لیتے ہیں مگر ذرية البغايا کے معنی سوائے، حرام کاروں کی اولاد، کے اور مراد نہیں لیتے۔ لیتے ہیں تو دکھاؤ۔

مرزائی دوستو! ہم تمہارے ضمیر سے ایک سوال کرتے ہیں خدا سے ڈر کر صحیح جواب دینا جس طرح تم لوگ منکرین مرزا کو بوجہ انکار ذریۃ البغایا بمعنی شریر بدکار کہتے ہیں وہ بھی تم کو بوجہ اقرار مرزا کے ایسا مانتے ہیں تو کیا تم لوگ پسند کرو گے کہ تمہارے مخالف یوں کہیں :

كل امرء لا يقبل دعوة المرزاا لا ذرية البغايا

یعنی ہر آدمی مرزا کی دعوت کو رد کر دیتا ہے سوائے ذرية البغايا کے (وہ قبول کرتے ہیں)

اگر تم اس کو مکروہ سمجھتے ہو تو منکروں کو بھی مکروہ سمجھنے دو ناحق جواب نویسی میں وقت کیوں ضائع کرتے ہو

۳۔اور سنئے ۱۸۹۵ء میں پادری آتھم کے متعلق مرزا قادیانی کی پیش گوئی ختم ہونے پر مخالفوں نے مشہور کیا تو مرزا قادیانی نے ان کے حق میں احسن خلق کا اظہار کیا۔

جو شخص اپنی شرارت سے بار بار کہے گا (کہ آتھم کے زندہ رہنے سے مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشگوئی غلط اور عیسائیوں کی فتح ہوئی)اور کچھ شرم وحیا کو کام میں نہیں لائے گا اور بغیر اس کے کہ ہمارے اس فیصلہ کا انصاف کی رو سے جواب دے سکے انکار اور زبان درازی سے باز نہیں آئے گا اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ولدالحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔پس حلال زادہ بننے کے لئے واجب یہ تھا کہ اگر وہ مجھے جھوٹا جانتا ہے اور عیسائیوں کو غالب اور فتح یاب قرار دیتا ہے تو میری اس حجت کو واقعی طور پر رفع کرے جو میں نے پیش کی ہے ...ورنہ حرام زادہ کی نشانی یہی ہے کہ سیدھی راہ اختیار نہ کرے

(انوارالاسلام ص ۳۰۔قادیانی خزائن ج۹ص ۳۱۔۳۲)

حلال زادہ اور حرام زادہ بننے کا کیا ہی اچھا طریقہ ہے۔مرزائی دوستو! کسی مخالف مرزا کا بھی یہ حق ہے کہ وہ یوں کہے کہ مرزائیو حلال زادہ بننا ہے تو اس رسالہ کو غور سے پڑھو ہمارا خیال ہے کہ ایسا کہنے کا حق نہیں

اس نمبر میں مجیب نے کمال دلیری سے چراغ داشتہ جواب دیا ہے پہلے تو یہ جھوٹ بلکہ افتراء علی الرسول کیا ہے کہ:

آنحضرتﷺ نے ولید نامی ایک شخص کو ولدالزنا قرار دیا ہے (تجلیات رحمانیہ ص ۱۴۱)

ہم اس کذب بلکہ افتراء کا جواب نہیں دے سکتے۔ہاں مطالبہ کرتے ہیں کہ الفاظ نبوی دکھاؤ جن میں ولید کو ولدالزناء قرار دیا ہو۔

دوسرے جواب میں اس سے بھی زیادہ دون کی لی ہے لکھا ہے:

سعداللہ ہندووں کا لڑکا تھا ان کو اتقیاء صلحا تو نہیں کہا جا سکتا تھا پس مسیح موعود نے جو کچھ فرمایا بالکل بجا فرمایا۔(تجلیات رحمانیہ۔ص ۱۴۰)

ہائے جانب داری تیرا ستیاناس! کیا ہندو کے لڑکے کو ابن بغا (نسل بدکاراں) کہہ سکتے ہیں۔اگر تم ہندوؤں کو نسل بدکاراں کہہ سکتے ہو تو ان کو تمہارے حق میں ایسا لکھنے سے کیا امر مانع ہے۔ پس اللہ سے ڈرو اور بے جا حمایت نہ کرو۔میدان محشر میں یہ کچھ کام نہ آئے گا

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

۴۔مرزا غلام احمد قادیانی اپنے مخالفوں پر ناراضگی کا اظہار ان لفظوں میں فرماتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان العدی صاروا خنازیر الفلا
ازواجھم (نسائھم) من دو نھن الاکلب

میرے مخالف جنگلوں کے سور ہیں اوران کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔(رسالہ نجم الہدی ص ۱۰۔قادیانی خزائن ج ۱۴ ص ۵۳)

۵۔اپنے منکرین علماء اسلام چھوٹے اور بڑے سب کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

اے بدذات فرقہ مولویاں اے یہودی خصلت مولویو۔(انجام آتھم ص ۲۱۔خزائن ج ۱۱ ص ایضا)

مرزا قادیانی کے حسن خلق کا ظہور کسی مخالفت یا عداوت پر موقوف نہ تھا بلکہ جدھر نظر عنایت ہوئی اسی کو کوسنے لگ جاتے۔مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو کسی خاص شخص یا اشخاص سے ناراضگی کی وجہ سے بدگو ہیں،مگر ایسا فرقہ یا شخص کوئی نہ ہوگا جو منصوص رسول کے حق میں بدزبان ہو ہاں مرزا قادیانی اس میں یکتا ہیں چنانچہ آپ کے جواہر ریزے یوں ہیں

۶۔مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ایک کھاؤ پیئو،شرابی،نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار،متکبر خودبین خدائی کا دعوی کرنے والا (مکتوبات احمدیہ۔ج ۳ ص ۲۳۔۲۴)

۷۔اور سنئے اور غور سے سنئے

یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسی علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شائد کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ (کشتی نوح۔ص ۶۵)

ناظرین کرام اس موقعہ پر ہم خاص اہل اسلام سے نہیں بلکہ ہر انسان سے انسانیت کی اپیل کرتے ہیں کہ کیا یہ حسن اخلاق ہے کہ ایک شخص جس نے ہمیں کچھ کہا نہیں نہ ہماری بدگوئی کا جواب دے سکتا ہے اس کو ایسے لفظوں سے یاد کیا جائے ۔ بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

۸۔غور سے سنئے

حضرت عیسی علیہ السلام کو جناب مرزا قادیانی نے ہیجڑا بتایا ہے۔

کیا تمھیں خبر نہیں کہ مردمی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہے ہیجڑا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں ہے جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ دے سکے اس لئے یورپ کی عورتیں نہایت قابل شرم آزادی سے فائدہ اٹھا کر اعتدال کے دائرہ سے ادھر ادھر نکل گئیں اور آخر ناگفتنی فسق وفجور تک نوبت پہنچی...

مسیح نے اپنے نقص تعلیم کی وجہ سے اپنے ملفوظات اور اعمال میں یہ کمی رکھ دی مگر چونکہ طبعی تقاضا تھا اس لئے یورپ اور عیسویت نے خود اس کے لئے ضوابط نکالے اب تم خود اس صاف سے دیکھ لو کہ گندی سیاہ بدکاری اور ملک ملک رنڈیوں کا ناپاک چکلہ بن جانا ہائیڈ پارکوں میں ہزاروں ہزار کا روز روشن میں کتوں اور بلیوں کی طرح اوپر تلے ہونا اور آخر اس ناجائز آزادی سے تنگ آ کر آہ وفغاں کرنا اور برسوں دیوثیوں اور سیاہ رویئوں کے مصائب جھیل کر اخیر میں مسودہ طلاق پاس کرانا یہ کس بات کا نتیجہ ہے کیا اس مقدس مطہر مزکی نبی امی ﷺ کی معاشرت کے اس نمونہ کا جس پر خباثت باطنی کی تحریک سے آپ معترض ہیں یہ نتیجہ ہے اور ممالک اسلامیہ میں یہ تعفن اور زہریلی ہوا پھیلی ہوئی ہے یا ایک سخت ناقص نالائق کتاب پولوسی انجیل کی مخالفت فطرت اور ادھوری تعلیم کا یہ اثر ہے (مکتوبات احمدیہ۔ج ۳ ص ۲۸)

نوٹ: ناظرین ملاحظہ کریں کس جرأت سے حضرت مسیح علیہ بالسلام کو ہیجڑا اور ناکارہ کہا ہے۔

الی اللہ المشتکی

نمبر ۶، ۷، ۸۔ ان سب نمبروں کو مجیب نے یکجا کر کے گلے سے اتار دیا ہے سب کے جواب میں ایک ہی لفظ کافی جانا ہے کہ: ہر سہ حوالجات عیسائیوں کے مسلمات اور ان کی کتب سے اخذ کردہ نتائج ہیں۔

(تجلیات رحمانیہ۔ ص ۱۴۸)

ناظرین کرام! اس بے چارگی کی مثال بھی کہیں ملے گی کہ مجیب خود تجلیات رحمانیہ کے ص ۳۰ پر کہہ آیا ہے کہ:

یسوع اس حیثیت کا مظہر ہے جو عیسائیت پیش کرتی ہے اور مسیح اس حیثیت کی نمائندگی کرتا ہے جو اسلام نے پیش کی ہے (تجلیات رحمانیہ ص ۳۰)

ناظرین کرام بس دیکھ لیجئے کہ مرزا قادیانی نے مسیح کو مسیح کے نام سے یاد کیا ہے یا یسوع کے نام سے۔ ایک دفعہ اس کفریہ عبارت کو پھر پڑھ لیجئے یا سن لیجئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ایک کھاؤ پیئو، شرابی، نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار، متکبر خود بین خدائی کا دعوی کرنے والا (مکتوبات احمدیہ۔ ج۳ص۲۳۔۲۴)

علاوہ اس کے ہم پوچھتے ہیں یہ کس عیسائی کا مسلمہ ہے کہ:

مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ایک کھاؤ پیئو، شرابی، نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار، متکبر خود بین خدائی کا دعوی کرنے والا۔

مسیحی ممبرو! کیا قادیانی مجیب سچ کہتا ہے

تمہیں تقصیر اس بت کی جو ہے میری خطا لگتی
ارے لوگو ذرہ انصاف سے کہیو خدا لگتی

حقیقت یہ ہے کہ ایک غلطی کو ثابت کرنے کے لئے آدمی بہت سی غلطیاں کر جاتا ہے۔یہی حال ان لوگوں کا ہے۔مرزا قادیانی کی بے بس طبیعت سے ایسے مکروہ اور ناشائستہ الفاظ نکل گئے اب یہ لوگ ان کی اصلاح کرنے بیٹھیں تو یہی جواب ملے گا

لن یصلح العطار ما افسد الدھر

الحمدللہ ہم جواب الجواب سے فارغ ہو گئے فللہ الحمد

ناظرین کرام! یہ نمونہ ہے مرزا قادیانی کے حسن اخلاق کا جو صاحب مفصل دیکھنا چاہیں وہ ہمارا رسالہ ہندوستان کے دو ریفارمر ملاحظہ کریں جس میں سوامی دیانند اور مرزا قادیانی کے اخلاق حسنہ مساوی دکھائے گئے ہیں۔

نوٹ: یہ سچ ہے کہ مرزا قادیانی کے مخالفوں نے بھی مرزا قادیانی کے حق میں سخت وسست الفاظ لکھے، مگر ان کا ایسا لکھنا مرزا قادیانی کے لکھنے کو جائز نہیں کرسکتا اس لئے کہ مرزا قادیانی من جانب اللہ مصلح بن کر آئے تھے اور لوگوں کی یہ حیثیت نہیں۔ بیمار کی ریس طبیب کرے تو طبیب نہیں۔علاوہ اس کے دنیا میں موجودہ لوگوں نے تو جو کہا وہ سنا مگر حضرت عیسی علیہ السلام نے مرزا قادیانی کو کچھ نہیں کہا تھا ان پر کیوں ایسے تیر پھینکے۔ کیا اس لئے کہ ان کو اپنا رقیب جانتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انصاف یہ ہے کہ مرزا قادیانی کی یا کسی اور صاحب کی ساری عمر کی نیکی ایک پلڑے میں اور حضرت عیسی علیہ السلام کے حق میں مرقومہ بدگوئی دوسرے پلڑے میں رکھی جائے گی، تو یہ دوسرا پلڑا بحکم شریعت بہت جھکنے والا ثابت ہوگا۔

عذر بارد:

حسن عقیدت ایسی چیز ہے کہ بعض اوقات حق و باطل میں امتیاز کرنے کا ملکہ چھین لیتی ہے۔ مرزا قادیانی کے معتقد کہا کرتے ہیں کہ ہمارے حضرت صاحب نے اس عیسی مسیح کو برا نہیں کہا جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے، بلکہ اس کو کہا ہے جسکی نسبت عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ اپنی الوہیت اور تثلیث کی تعلیم دے گئے

اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے جو حوالے نقل کئے ہیں ان میں تین لفظ خاص قابل غور ہیں عیسی مسیح اور علیہ السلام یہ تینوں اسلامی اصطلاح کے لفظ ہیں انہی ناموں سے برا کہا گیا علاوہ اس کے قرآن مجید میں یہ بھی ایک اخلاقی سبق ہے لا تسبوا الذین یدعو ن من دو ن الله فیسبّوا الله عدوا بغیر علم (الانعام)(یعنی جن لوگوں کو غیر مسلم پکارتے ہیں تم مسلم لوگ ان کو برا نہ کہا کرو، ورنہ ضد اور جہالت میں وہ خدا کو برا کہیں گے)

فرض کرلیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے عیسی مسیح مسلمہ اسلام رسول کو برا نہیں کہا بلکہ عیسائیوں کے مصنوعی معبود کو برا کہا ہے تو بھی بحکم آیت مرقومہ بالا ناجائز فعل ہے۔

ناظرین کرام! مرزا قادیانی کو مصلح سمجھ کر اخلاق میں ان کی ریس کرنے کا خیال نہ کریں بلکہ قرآن مجید کے احکام کی تعمیل کریں اور اس بات کا خیال رکھیں جو کسی استاد نے کہا ہے

بد نہ بولے زیر گر دوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسا کہے ویسی سنے

امید ہے ناظرین اس رسالہ کو خود دیکھ کر مرزا قادیانی کے اتباع کو ضرور دکھائیں گے اور ہر ایک حوالہ کا جواب ان سے طلب کریں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چورن کا اشتہار

چورن فروشوں کا دستور ہے کہ بازاروں میں کھڑے ہو کر اپنے چورن کی بابت ایسا پرزور اعلان کرتے ہیں کہ ساری بیماریوں کی شفا اسی میں بتا دیتے ہیں۔ امت مرزائیہ کی بھی یہی عادت ہے۔ کوئی کیسی ہی زٹل تحریر جو ہمارے جواب میں نکلے بس اس کی تعریف کرتے ہوئے چورن فروشوں کو مات کر دیں گے۔ اسی کتاب تجلیات رحمانیہ کی بابت جس کے جواب سے ہم فارغ ہوئے، خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) نے بھی بڑی تعریف کی۔ (الفضل ۴ جنوری ۱۹۳۲ء ص ۵)۔ اس کے بعد دیگر چورن فروشوں نے تو کمال ہی کر دیا۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں: مولوی اللہ دتا نے ایسے پختہ اور قوی دلائل دیئے ہیں جو مولوی ثناء اللہ کی پھکڑ بازیوں کو جو ان کی تمام تحریرات میں حضرت مسیح موعود کے برخلاف ملتی ہیں اس طرح تار عنکبوت کی طرح بکھیر کر رکھ دیا ہے جس کا جواب مولوی ثناء اللہ امرتسری سے اب تک نہ بنا ہے نہ بنائے بنے گا۔ اگر چہ ان کے دوسرے مددگار روح الخبث اور کج رفتار بھی کیوں مولوی صاحب کی پیٹھ ٹھونکیں لو کا ن بعضا لبعضه ظهیرا

اور بارہ دلائل مولوی اللہ دتا قادیانی کی طرف سے ایسے دیئے گئے ہیں جن کی طرف مولوی صاحب نے رخ تک نہیں کیا۔ کیا یہ ان کی عاجزی کا ثبوت نہیں۔ اگر نہیں تو ذرہ ان کا نمبروار جواب تو دے کر بتائیں۔ دیدہ باید

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے۔ یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

(اخبار فاروق قادیان ۲۸ مارچ ۱۹۳۲ء ص ۸)

جواب ناظرین اس چورنی اشتہار کی صداقت کتاب اور جواب کتاب سے ملاحظہ فرما چکے ہیں ہمارا تو عقیدہ ہے قادیانی اور جواب ضدان مفتر قا ن ای تفرق۔

چونکہ غرض فاسد کے لئے آیت بے موقع لکھی ہے اس لئے تصرف الٰہی سے صحیح لکھنے کی توفیق نہیں ملی۔ صحیح یوں ہے و لو کا ن بعضھم لبعض ظهیرا ۔

جو لکھا ہے، آیت تو کجا، عربی عبارت بھی صحیح نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر بہاءالدین
مشاہدات وتاثرات

(پروفیسر محمد سرور۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج بورے والا۔ پنجاب)

حضرت مولانا محمد رفیق اثری حفظہ اللہ شیخ الحدیث جلال پور پیر والا نے اپنے استاد گرامی مولانا سلطان محمود محدث جلال پوری رحمہ اللہ کی حیات وخدمات پر ایک نہایت عمدہ کتاب مرتب فرمائی ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے مولانا عبدالقادر رحمہ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایک بار شہنشاہ خطابت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے دوران تقریر کسی روایت کا ترجمہ اپنے مخصوص انداز میں کیا تو مولانا عبدالقادر رحمہ اللہ نے اسی وقت توجہ دلائی کہ: شاہ صاحب! یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ یہ بات اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد نہیں فرمائی۔

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بہت خوش ہوئے اور مولانا عبدالقادر کا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے میری رہنمائی فرمائی۔ اس کے بعد سید عطاء اللہ شاہ صاحب جب کبھی اس علاقے میں تشریف لاتے تو اپنے مخصوص لہجے میں بلند آواز سے فرماتے: ھل فیکم عبد القادر ؟ کیا تم میں عبدالقادر ہے؟ میں کوئی غلط بات نہ کہہ بیٹھوں۔ (مولانا عبدالقادر، مولانا عبدالحق ہاشمی کے شاگرد تھے اور مولانا سلطان محمود کے گہرے دوست۔ شیخ رفیق اثری نے لکھا ہے کہ سند ورجال حدیث پر گہری نظر رکھتے تھے معجم صغیر کی تبویب کی تھی اور موطا امام محمد کے رجال کی فہرست بھی مرتب کی۔ کچھ اور بھی علمی کام ہیں)۔

شاہ جی رحمہ اللہ تو بہت بڑے آدمی تھے، میرے ساتھ بھی ایک ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ ڈیڑھ دو سال پہلے میں نے فیس بک پر ایک پوسٹ میں مولانا ظفر علی خان کے ایک شعر کا مصداق مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کو قرار دیا تھا۔ محترم ڈاکٹر (بہاءالدین) صاحب کی نظر سے یہ پوسٹ گزری، تو مجھے کال کر کے نہ صرف اس غلطی پر مطلع کیا، بلکہ اس شعر کا درست پس منظر بتاتے ہوئے بٹالہ شہر کے ایک صدی پہلے کے جغرافیہ سے متعلق قیمتی معلومات فراہم کیں ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر چہ اس واقعہ سے پہلے بھی میری یہ عادت رہی کہ کچی بات کہنے سے حتی الوسع گریز کرتا تھا،لیکن ڈاکٹر بہاء الدین صاحب کی اس توجہ کا یہ فائدہ ہوا کہ اس کے بعد مزید محتاط ہوگیا۔ بالخصوص فیس بک پر جب بھی کچھ پوسٹ کرنا چاہتا ہوں تو اکثر ذہن میں یہ بات آجاتی ہے کہ:فیھم بھاء الدین ،اس لئے پہلے پوری تحقیق کرلو۔

ڈاکٹر بہاءالدین صاحب کے نام اور کام سے میرا پہلا تعارف اس وقت ہوا، جب میں مرکز التربیۃ فیصل آباد میں پڑھا کرتا تھا۔استادگرامی مولانا ارشادالحق حفظہ اللہ کے علمی مقام سے پاک وہند کا کون سا دینی حلقہ واقف نہیں ہوگا۔ان کی زبان سے کئی بار ڈاکٹر صاحب کا ذکر خیر سنا۔ پھر ایک دن ان کے ادارہ علوم اثریہ جانے کا اتفاق ہوا،تو ڈاکٹر صاحب کی تحریک ختم نبوت کی کچھ جلدیں وہاں پڑی دیکھیں۔اس وقت میں اپنی علمی ناپختگی کی وجہ سے یہ تو نہیں پہچان سکتا تھا کہ تحریک ختم نبوت کے مشمولات ومضامین کیا ہیں اور فاضل مولف کے اس سلسلہ کتب کی اہمیت کیا ہے۔لیکن استاد محترم کے مکتبے میں یہ کتابیں دیکھ کر اتنا اندازہ ضرور ہوگیا کہ اس سلسلہ کتب کا مولف ضرور کوئی جوہر قابل ہے جس کے کام کی تحسین وتوصیف استاد محترم اثری حفظہ اللہ جیسے محقق اور محدث بھی کرتے ہیں۔یہ ۲۰۰۷ء کے پس وپیش کی بات ہے۔

۲۰۰۸ء میں مرکز التربیۃ سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد واپس ملتان چلا گیا جہاں کچھ عرصہ ایک پرائیویٹ سکول میں پڑھاتا رہا۔اس دوران جامعہ دارالحدیث محمدیہ عام خاص باغ ملتان کے ارباب انتظام کی طرف سے استاد محترم شیخ اثری حفظہ اللہ کا ایک لیکچر رکھا گیا جس کا عنوان تھا:

تحریک ختم نبوت میں اہل حدیث کی خدمات،

استاد محترم نے اپنے لیکچر میں ذکر کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب کا مسودہ ابھی اشاعت کے لئے پریس میں ہی موجود تھا کہ مولانا محمد حسین بٹالوی نے دیکھ لیا اور فوراً لاہور کی چینیا نوالی مسجد سے مرزا قادیانی کو ایک خط لکھا جو تحریک ختم نبوت کا نکتہ آغاز تھا۔مزید انہوں نے ذکر کیا کہ مرزا قادیانی نے ایک بار علماء کرام کو آسمانی نشان پیش کرنے کا چیلنج دیا،تو مولانا بٹالوی ہی نے اس کا یہ چیلنج قبول کیا تھا۔(مولانا محمد علی بھوپڑی نے ایک رسالہ مرزا غلام احمد کے خطاب میں اس کی زندگی میں رقم فرمایا تھا جس کا نام ہے :سیف القھار علی عنق اما م الاشرار۔اس رسالے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں انہوں نے بتایا ہے کہ مرزا کے آسمانی نشان والے چیلنج کو مولانا محی الدین عبدالرحمٰن لکھوی نے منظور کر کے جوابی چیلنج کیا تھا۔مولانا بھوپڑی کی تحریر یوں ہے: حضرت مولانا مولوی محی الدین عبدالرحمٰن علیہ الرحمۃ والرضوان ساکن لکھو کے ضلع فیروز پور، جو ایک فاضل اجل و صوفی کامل تھے، جواب مدینہ طیبہ میں جوار رسول ﷺ میں مدفون ہیں، اس (مرزا قادیانی) کو بہت ہدایت کی طرف بلاتے رہے۔اور فرماتے کہ:

دو گھنٹہ تک ایک کوٹھڑی میں میرے پاس بیٹھے، تو اللہ کی طرف سے وہ نشان دیکھے گا جو ان شاءاللہ کبھی اس عقیدہ پر نہیں رہے گا۔

اور فرمایا: ان کو ان شاءاللہ ملائکہ آسمان سے اترتے ہوئے دکھاؤں۔

اور فرماتے: جو نشان تو دس ہفتہ میں نہ دکھا سکے، ان شاءاللہ میں پانچ ہفتہ کے اندر دکھاؤنگا۔

اور رجسٹری کے ذریعہ سے اس (مرزا قادیانی) کو اطلاع بھی دے دی۔اور اس کی رسید بھی آ گئی۔لیکن اس (مرزا) نے جواب نہ دیا۔اگر یہ بدنصیب اون کی دعوت قبول کر لیتا تو ہلاکت سے بچ جاتا۔لیکن۔ تہی دستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل

مولانا محی الدین عبدالرحمٰن لکھوی کے اس جوابی چیلنج کو ان کا نام پردہ اخفا میں رکھتے ہوئے مولانا بٹالوی مرحوم نے اپنے اشاعت السنہ میں شائع کیا تھا اور مرزا صاحب کو دعوت دی تھی کہ وہ میدان میں تشریف لائیں تو ہم اپنے بزرگ کو میدان میں لے آئیں گے۔

مرزا صاحب ہتھے سے اکھڑ گئے اور آئیں بائیں شائیں کرنے لگے،

اس پر مرزا صاحب قادیانی کے ایک سابق مرید صوفی عباس علی لدھیانوی نے مرزا صاحب کو خط لکھے کہ وہ میدان میں کیوں نہیں نکلتے،،وہ تشریف لائیں اور مدمقابل بھی وہاں موجود ہوگا۔

بفرض محال اگر مدمقابل موجود نہ ہوا، اور مولانا بٹالوی اسے پیش نہ کر سکے، تو فائدہ تمہارا ہی ہے۔ساری دنیا میں تمہاری فتح و نصرت کا ڈنکا بج جائے گا۔یہ خطوط بھی اشاعت السنہ میں شائع ہوئے جسے ہم نے اپنے سلسلہ کتب کی کسی جلد میں شامل کر دیا ہے۔بہا)

استاد محترم کی اس گفتگو کے بیشتر نکات ڈاکٹر صاحب ہی کی تحریک ختم نبوت سے مستفاد تھے۔اپنی گفتگو کے اختتام پر جب انہوں نے یہ شعر پڑھا : منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہ تھے

تو جامعہ خیر المدارس ملتان کے طلبہ جو استاد محترم (مولانا ارشاد الحق اثری) کا نام سن کر بطور خاص ان کی تقریر سننے آئے تھے، طیش میں آ گئے اور استاد محترم (مولانا اثری) سے کافی تند و تلخ لہجے میں مخاطب ہوئے تھے۔ تقریر کے اختتام پر میں ان سے ملا، تو سوال کیا کہ استاد جی! رد قادیانیت پر مولانا بٹالوی کا کام ہمیں کہاں سے مل سکتا ہے۔تو ان کا جواب تھا: مولانا بٹالوی کا کم و بیش سارا کام ڈاکٹر بہاء الدین کی تحریک ختم نبوت میں آ گیا ہے۔،(: مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی مسیحیت سامنے آنے پر مولانا محمد حسین بٹالوی بٹالوی نے اپنے ماہنامہ اشاعۃ السنہ کو رد قادیانیت کے محاذ پر کھڑا کر دیا۔اور اپنی زندگی میں دو ہزار صفحات سے زائد کا تحریری مواد امت اسلامیہ کے حوالے فرما دیا، میں نے یہ سارا مواد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترتیب وتہذیب وتنقیح وتسہیل کے بعد تحریک ختم نبوت کی جلد ۱۶ جلد ۱۷ جلد ۱۸ جلد ۱۹ میں محفوظ کر دیا ہے)۔

اسی عرصے کی بات ہے کہ ایک بار کوئی کتاب خریدنے کے لئے ملتان کے فاروقی کتب خانہ پر جانا ہوا۔ وہاں ایک کتاب دکھائی دی کتاب کا نام: تاریخ اہل حدیث، تھا، اور مولف کے طور پر: ڈاکٹر بہاء الدین، مرقوم تھا۔ ایک تو کتاب کا موضوع میری دلچسپی کا، اور دوسرے مولف جناب ڈاکٹر بہاء الدین صاحب، یعنی: ذکر اس پری وش کا اور پھر بیان اپنا، والی صورت حال تھی۔ مجھے یاد ہے کہ اس کتاب کی قیمت غالباً پانچ سو بتائی گئی تھی، جو میری اس وقت کی قلیل سی تنخواہ کے تناسب سے بہت زیادہ تھی اور جیب اس کتاب کی خریداری کی متحمل نہیں ہوسکتی تھی۔ لیکن چارو ناچار کتاب خرید لی تھی۔ اس کتاب کے توسط سے پہلی بار ڈاکٹر (بہاء الدین) صاحب کے کام کی گہرائی گیرائی اور پہنائی سے آشنا ہوا۔ یہ تاریخ اہل حدیث کی پہلی جلد تھی جس میں: سواد اعظم: کے عنوان سے مولانا ابوالکلام آزاد کی ایک تحریر شامل ہے جسے میں نے اس وقت کئی بار پڑھا تھا۔ حنفی مقلدین وجوب تقلید کے لئے جو دلائل پیش کیا کرتے تھے، ان میں ایک اتبعوا السوا د ا لا عظم ، بھی ہے۔ اس تحریر میں مولانا آزاد نے اسی استدلال کی قلعی خوب اچھی طرح کھولی ہے۔ اسی کتاب پر مولانا عبدالستار حماد حفظہ اللہ (آف میاں چنوں) نے جو مقدمہ لکھا ہے اس کے مطالعہ سے پہلی بار پتہ چلا کہ جناب ڈاکٹر صاحب کا اصل نام پروفیسر سلیمان اظہر ہے اور یہ مولانا عبداللہ گورداسپوری کے فرزند ارجمند ہیں یعنی بڑے باپ کے بڑے بیٹے۔

آج کل کی عام روش یہ ہے کہ اکثر اصحاب علم وفضل کے صاحبزادگان محض اس بنیاد پر معاشرے میں برتری چاہتے ہیں کہ ہم چونکہ بڑے باپ کے بیٹے ہیں اس لئے ہمیں بھی بڑا مانا جائے حالانکہ حقیقت وہی ہے جو عرفی نے بیان کی ہے ، تا بہ کے عزو ناز از اب عم داشتن

میری اس تحریر کا کوئی قاری میری اس بات کو اپنے او پر محمول کر کے آزردہ خاطر نہ ہو۔ میری فرینڈ لسٹ میں شامل تمام صاحبزادگان میرے لئے اسی طرح قابل احترام ہیں جیسے ان کے لائق صد تکریم آباء کرام میرے لئے محترم ہیں۔ اس بات کا رخ میری فرینڈ لسٹ میں موجود کسی بھی صاحبزادے کی طرف نہیں ہے بلکہ معاشرے میں پائے جانے والے عمومی رویئے کی بات کی جارہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے ممدوح ڈاکٹر صاحب بھی اگرچہ بڑے باپ کے بیٹے ہیں، لیکن ان کی اصل پہچان ان کا اپنا علمی و تحقیقی کام ہے۔ اور اگر کسی کو علم و فضل کے ساتھ ساتھ بلند نسبت بھی مل جائے تو یہ بات یقیناً باعث فضیلت و افتخار ہے۔ اس لئے محترم ڈاکٹر صاحب کے کام کو مختلف حلقوں اور شخصیتوں کی طرف سے جس طرح سراہا جا رہا ہے وہ بجا طور پر اس کے مستحق ہیں۔

۲۰۱۵ء کے اواخر میں میرا مقسوم مجھے بورے والا کھینچ لایا۔ ڈاکٹر بہاء الدین صاحب کے والد گرامی مولانا عبداللہ گورداسپوری نے تقسیم برصغیر کے بعد اسی شہر میں سکونت اختیار کی تھی اور اسے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز بنایا تھا۔ میرے یہاں آنے سے پہلے مولانا گورداسپوری رحمہ اللہ وفات پا چکے تھے۔ یوں کہہ لیجئے کہ گلستان توحید و سنت کا یہ عندلیب کم و بیش پینسٹھ ۶۵ برس تک اپنی نوا ریزیوں سے اس خطے کو مسحور کرنے کے بعد چمن سے آشیانہ اٹھا چکا تھا، اس لئے میری آنکھیں اس پاک نفس انسان کی زیارت سے محروم رہیں۔ البتہ ڈاکٹر صاحب کے بھائیوں اور فرزند ارجمند سے علیک سلیک ہوئی۔ یہ سب حضرات نہایت خندہ جبین اور با اخلاق ہیں۔ مولانا گورداسپوری والی مسجد میرے کالج سے قریب ہی پڑتی ہے یہاں جمعہ کا خطبہ ڈاکٹر صاحب کے بھائی جناب زبیر گورداسپوری صاحب دیتے ہیں، انہیں کی اقتداء میں جمعہ ادا کرتا ہوں۔ لاہور میں رہتے ہوئے اپنے خطیب کے طور پر سید جنید غزنوی صاحب کو چنا ہوا تھا، یہاں ان کو منتخب کر لیا ہے۔ عام طور پر معاشرے کی اعتقادی اور عملی گمراہیوں کو موضوع گفتگو بناتے ہیں اور سلجھے ہوئے انداز میں بات کرتے ہیں۔

ڈاکٹر بہاء الدین صاحب نے از راہ محبت مجھے اپنے: استاد کے مقام پر، قرار دیا ہے۔ ان کی مہر و مودت تو مجھے قبول ہے لیکن میں اپنے آپ کو ان کے استاد کے درجے میں قرار دے کر گستاخ و بابی نہیں بننا چاہتا۔ حضرت مولانا محمد اسحاق بھٹی مرحوم نے لکھا ہے کہ ایک بار جب مولانا داود غزنوی کے نائب کی حیثیت سے وہ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری سے ملنے گئے تو شاہ صاحب نے بہ اصرار انہیں سرہانے کی طرف بٹھایا ۔ کچھ دیر کے بعد جب تعمیل ارشاد کر چکا تو اٹھ کر پائنتی کی طرف آ گیا اور عرض گزار ہوا کہ،

الامر فوق الادب ، پر عمل ہو چکا ہے اس سے زیادہ کی اس فقیر میں تاب نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امر واقع یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے کئی شاگرد ملک کی مختلف جامعات میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کے طلبا کو پڑھانے کے بعد ریٹائر ہو چکے ہیں۔مثلاً ڈاکٹر نور الدین جامی اور محترم ڈاکٹر خالد ظفر اللہ۔کچھ عرصہ پہلے بہاء الدین زکریا یونیورسٹی میں پروفیسر علی اصغر سلیمی صاحب سے ملاقات ہوئی یہ بھی ریٹائر ہو چکے ہیں اور ڈاکٹر صاحب کے شاگردوں میں سے ہیں۔ہمارے کالج میں شعبہ اسلامیات کے دو سینئر اساتذہ بھی ڈاکٹر صاحب سے فیض یافتہ ہیں۔یوں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت ایم فل اور پی ایچ ڈی کرنے والے کئی طلبہ دو دو یا تین تین واسطوں سے ڈاکٹر بہاء الدین صاحب کے شاگرد ہیں میرا مقام بھی ان کے شاگردوں کے شاگرد جیسا ہے۔

ڈاکٹر بہاء الدین صاحب واقعات کے محض ناقل اور مرتب نہیں ہیں بلکہ ایک دیدہ ور مورخ کی طرح واقعات کا تجزیہ وتحلیل کرنے اور ان سے استنتاج واستنباط کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔کھرے اور کھوٹے کی جانچ کے لئے واقعات کو تنقید کی کسوٹی پر بے لاگ انداز میں پرکھتے ہیں اور اس کے لئے کسی بڑی سے بڑی شخصیت کی عقیدت کے بوجھ تلے دبنا گوارا نہیں کرتے۔مجھے سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ اور مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کے متعلق ان کے دو کتابچے پڑھنے کو ملے۔یہ دراصل ان کے محاضرات (لیکچرز) تھے۔انہی کتابچوں سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ برصغیر کی مذہبی اور دینی تاریخ پر ان کی نظر کتنی گہری ہے۔اور یہ نظر تقلیدی نہیں بلکہ ناقدانہ ہے۔مولانا عبید اللہ سندھی اور ان کے ہم نواوں نے اپنی خواہشوں کو تاریخ کا نام دیتے ہوئے تاریخ نویسی کے نام پر تاریخ سازی کی ہے۔چنانچہ ان کا خیال ہے کہ شاہ اسحاق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے ہند سے حجاز کی طرف ہجرت کرنے سے پہلے ایک بورڈ تشکیل دے دیا تھا جو ان کے بعد سیاسی اور جہادی کاموں کی نگرانی کرتا رہا۔ڈاکٹر صاحب نے اپنے مذکورہ ایک لیکچر میں ان کے اسی خیال پر تنقید کرتے ہوئے کہا:

جو لوگ کہتے ہیں کہ شاہ محمد اسحاق دہلوی مرحوم نے ہند سے حجاز ہجرت کرتے وقت ایک بورڈ تشکیل دے دیا تھا جو ان کے بعد تحریک مجاہدین کی قیادت کرتا رہا وہ لوگ حقائق کی دنیا میں نہیں رہتے۔شاہ صاحب کا احترام سر آنکھوں پر،لیکن وہ ہند سے گئے ہی کیوں؟ قوم کو ان کی یہاں ضرورت تھی۔مکہ میں بیٹھ کر انیسویں صدی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہند میں کسی بورڈ کے ذریعہ کام نہیں کیا جاسکتا تھا۔

اس قدر بے باکی کے ساتھ ایسا سوال وہی مورخ اٹھاسکتا ہے جس کے افکار وتخیلات نہ تو بے جا عقیدتوں کے بوجھ سے گراں بار ہوں، اور نہ ہی تاریخ پر اس کی نگاہ محض رسمی اور مقلدانہ ہو، بلکہ لگی لپٹی رکھے بغیر اس کا مطمح نظر صرف احقاق حق ہو اور وہ متعلقہ واقعات کی تمام کڑیوں پر بصیرت مندانہ نظر بھی رکھتا ہو۔

(شاہ محمد اسحاق دہلوی کے علاوہ اور بھی کئی نامور لوگ ہندوستان چھوڑ گئے تھے ہم فرداًفرداً ان کا نام نہیں لیتے تاہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ادبار کی اس گھڑی میں ہندی امت مسلمہ کو چھوڑ کر جو لوگ حجاز چلے گئے تھے ان کے اس اقدام کو ہجرت جیسے معزز لفظ سے یاد تو کیا جاسکتا ہے لیکن اس بات میں کوئی کلام نہیں ہوسکتا کہ وہ لوگ ہند میں رہ جانے والے شکستہ دل مسلمانوں کے لیڈر رہنما پیر ساتھی اور قائد نہیں ہو سکتے اسلئے کہ جس قوم کا دل غلامی نے توڑ دیا تھا ان کی پریشان نظری کا دارو ڈھونڈنے کی بجائے یہ لوگ نہ صرف اپنی دکان بڑھا گئے تھے بلکہ فاذھب انت و ربک فقاتلا کہتے ہوئے قوم کی کشتی کو بیچ منجدھار چھوڑ گئے تھے۔

حضرت رسول اعظم و آخر ﷺ نے اپنی حیاۃ مبارکہ میں ایک مرتبہ ایک لشکر کسی جانب روانہ فرمایا۔ اس لشکر کے ایک شخص نے کو آپ ﷺ نے مدینہ میں دیکھ لیا۔ پوچھا کیا ماجرا ہے؟ تم تو لشکری ہو۔ وہ کہنے لگا میری سواری تیز رفتار ہے میں نے سوچا کہ میں زیادہ وقت آپ کی معیت میں گزار لوں آپ کی امامت میں مزید عبادت کرلوں اور پھر اپنی تیز رفتار سواری کے ذریعے لشکریوں کے ساتھ ان کے منزل پر پہنچنے سے پہلے مل جاؤں۔ آپ ﷺ نے جو کچھ ارشاد فرمایا اس کو یوں بھی بیان کیا جاسکتا ہے کہ تمہارا یہ کام بالکل غلط ہے تمہارا مدینہ وہاں ہے جہاں دوسری لشکری ہیں اور تمہاری مسجد نبوی وہ ویرانہ ہے جہاں دوسرے لشکری اپنی نمازیں ادا کررہے ہوں گے۔

ایسے ہی جو گ حضرت سید احمد بریلوی کی شہادت کے بعد کسی بھی طرح خواہش یا نیت سے اپنی قوم کو بیچ منجدھار چھوڑ کر حجاز چلے گئے تھے ان کا مکہ اور مدینہ حجاز میں نہیں تھا ان کا مکہ وہ رزم گاہیں تھیں جہاں مجاہدین جان کے نذرانے پیش کررہے تھے اور ان کا مدینہ وہ پھانسی گھر سے جہاں پکڑے جانے والے مجاہدین ملت اسلامیہ کی بقا کی خاطر پھانسی کے پھندوں کو چوم رہے تھے۔ کعبہ شریف نے زبان حال سے یہی بات ہند کے ایک بہت بڑے پیر صاحب سے کہی تھی جو ۱۸۵۷ء کی جنگ کے بعد ہجرت کر کے ہند سے حجاز سے چلے گئے تھے ۱۸۹۰ء میں ان کے ایک مرید (جو بعد میں خود بھی بہت بڑے پیر ہوئے) کسی بات پر ان کا شکریہ ادا کرنے ہوئے عرض کرتے ہیں: مجھے طواف کعبہ کی طرف قلبی توجہ نہیں ہوتی۔ اگر ہوسکے تو اس قدر مہربانی فرمائیں کہ خدا کرے یہ ہوجائے۔ (بڑے پیر صاحب نے) فرمایا: میں بھی تیس سال سے ایسی ہی کیفیت میں مبتلا ہوں (مہر منیر ص ۱۲۸ طبع پنجم اپریل ۱۹۸۷ء)۔ یعنی بڑے پیر صاحب، چھوٹے پیر صاحب سے فرماتے ہیں کہ میرا تو اپنا حال تیس سال سے (یعنی جب سے ہند سے آیا ہوں کیونکہ یہ بڑے پیر صاحب ۱۸۵۷ء کی جنگ کے معاً بعد ہند چھوڑ کر حجاز چلے گئے تھے) یہی ہے کہ مجھے طواف کعبہ کی طرف قلبی توجہ نہیں ہوتی میں تمہارے لئے کیا کرسکتا ہوں۔

آپ کو معلوم ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ ان بڑے پیر صاحب کو طواف کعبہ کی طرف دلی توجہ اس لئے نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہوگی کہ کعبہ شریف ان سے بے زار ہوکر زبان حال سے کہتا ہوگا کہ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ ہندوستان جاؤ اور اپنی قوم کے ساتھ جیو اور مرو۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ شاہ محمد اسحاق دہلوی مرحوم نے ہند سے حجاز ہجرت کرتے وقت ایک بورڈ بنا دیا تھا جو ان کے بعد تحریک مجاہدین کی قیادت کرتا رہا وہ لوگ حقائق کی دنیا میں نہیں رہتے۔ شاہ صاحب کا احترام سر آنکھوں پر، لیکن وہ ہند سے گئے ہی کیوں؟ قوم کو ان کی یہاں ضرورت تھی مکہ میں بیٹھ کر انیسویں صدی کے ہند میں کسی بورڈ کے ذریعہ کام نہیں کیا جا سکتا تھا وہ کمپیوٹر کا زمانہ تھا نہ ای میل کا، ریڈیو کا اور نہ ٹیلی گرام اور ٹیلی فون کا۔ کہ ملک سے باہر ہزاروں میل دور بیٹھ کر آج کے دور کی طرح اپنے ملک کے اندر اپنی جماعتوں کو چلایا جا سکے یا انہیں کنٹرول کیا جا سکے۔ ذرا سوچیے کہ انیسویں صدی کے ہند کا کوئی لیڈر مکہ میں بیٹھا ہو، اور ہند میں اس کی جماعت کو کسی معاملے میں رہنمائی کی ضرورت ہو، تو کیا ہوگا؟ ہندوستان سے کوئی قاصد بری اور بحری سفر کر کے کئی ہفتوں کے بعد مکہ شریف پہنچے گا اور اگر وہ بدوؤں سے بچ کر اپنے لیڈر سے ملاقات کر کے ضروری ہدایات لینے میں کامیاب ہو گیا تو پھر کئی ہفتوں کے سفر کے بعد وہ واپس ہند آ کر اپنے مرکز میں رپورٹ کرے گا۔ کیا اتنے عرصہ میں کار طفلاں تمام خواہد شد والا معاملہ نہیں ہو چکا ہوگا؟ کیا جان بلب مریض خم آئے گا صراحی آئے گی پھر جام آئے گا کا گیت گاتے ہوئے عالم عقبیٰ نہیں سدھار چکا ہوگا؟ ان مشکلات اور مسائل کا شاہ اسحاق محدث کو بھی علم ہونا چاہیے اور ان لوگوں کو بھی جنہوں نے ان کی وفات کے بعد ان سے ایک بورڈ تشکیل دلوایا تھا۔ بہاء)

جن کتابچوں کی اوپر بات کی گئی ہے ان کے صفحہ اول پر جلی حروف میں ایک جملہ شرطیہ لکھا ہوا تھا جس نے مجھے چونکا دیا تھا جیسے ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری کے مقدمہ کلام غالب کا پہلا ہی جملہ قاری کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتا ہے، یہ جملہ تھا: برصغیر میں اگر وہابی نہ ہوتے؟۔ اسے مقالہ نگاری کی اصطلاح میں آپ: تحقیق کا بنیادی سوال، بھی کہہ سکتے ہیں اور اس سوال کا جواب ڈاکٹر صاحب نے اپنے ان لیکچرز میں بھرپور انداز میں دیا ہے۔ معلوم نہیں کہ یہ جملہ ڈاکٹر صاحب کی زرخیز فکر کا نتیجہ ہے، یا ناشر نے اپنی صوابدید کا استعمال کرتے ہوئے صفحہ اول کی زینت بنایا ہے۔

تحریک ختم نبوت اور تاریخ اہل حدیث کے سلسلہ ہائے کتب میں حسن ترتیب و تالیف کے علاوہ ڈاکٹر صاحب کا تجزیاتی و تنقیدی شعور بھی جا بجا جلوہ گر ہے۔ اس کی ایک مثال پیش کرنا چاہوں گا۔ ہمارے ہاں یہ بات عام طور پر کہی اور لکھی جاتی ہے کہ برصغیر میں اسلام کی اشاعت صوفیاء کی مرہون منت ہے۔ اس بات کو ثابت کرنے کے لئے عجیب و غریب مبالغہ آمیزیاں کی جاتی ہیں۔ متصوفین سے تو گلہ نہیں کہ ان کا اکثر و بیشتر کاروبار ہی جھوٹ پر چلتا ہے لیکن حیرت ہوتی ہے کہ بعض معروف علماء اور محققین نے بھی ان مبالغہ آرائیوں کو جوں کا توں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تسلیم کرلیا ہے۔لیکن ڈاکٹر صاحب نے اپنے تنقیدی شعور سے ایسی کئی مبالغہ آمیز روایتوں کے غبارے سے ہوا نکالی ہے۔ چنانچہ تاریخ اہل حدیث کی دوسری جلد میں جناب محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ کی روایت سے ڈاکٹر صاحب نے نقل کیا ہے کہ خواجہ معین الدین اجمیری رحمہ اللہ کے ہاتھ پر نوے (۹۰) لاکھ آدمی مسلمان ہوئے۔ پھر اس پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ خواجہ معین الدین اجمیری رحمہ اللہ کی وفات کے وقت پورے ہندوستان میں مسلمانوں کی کل آبادی بھی نوے (۹۰) لاکھ نہیں۔ پھر اگر ساتویں صدی کے نصف اول میں صرف خواجہ معین الدین اجمیری رحمہ اللہ کے ہاتھوں پر مسلمان ہونے والوں کی تعداد نوے (۹۰) لاکھ ہو چکی تھی، تو اس کے سات صدی بعد یعنی چودھویں صدی کے نصف میں ان کی تعداد اکیس مرتبہ دوگنی ہو جانی چاہیے حالانکہ یہ تعداد پوری دنیا کی آبادی سے بھی زیادہ ہے (نوّے (۹۰) لاکھ کو ایک دفعہ دوگنا کرنے سے ایک کروڑ ۸۰ لاکھ۔ دو دفعہ دوگنا کرنے سے تین کروڑ ۶۰ لاکھ، تین دفعہ دوگنا کرنے سے سات کروڑ بیس لاکھ، چار دفعہ دوگنا کرنیسے ۱۴ کروڑ ۴۰ لاکھ۔ پانچ دفعہ دوگنا کرنے سے ۲۸ کروڑ ۸۰ لاکھ، چھ دفعہ دوگنا کرنے سے ۵۷ کروڑ ۶۰ لاکھ (یہ تعداد آج کے بنگلہ دیش، ہندوستان، نیپال، اور پاکستان میں مسلمانوں کی مجموعی آبادی کے لگ بھگ ہے) سات دفعہ دوگنا کرنے سے ایک ارب پندرہ کروڑ بیس لاکھ۔ آٹھ دفعہ دوگنا کرنے سے دوارب تیس کروڑ چالیس لاکھ ...)

میں (محمد سرور) نے سلسہ چشتیہ کے ایک صوفی اور عالم کے سامنے ڈاکٹر صاحب کی یہ تحقیق رکھی تو وہ گویا ہوئے کہ ہم اس تحقیق کو نہیں مانتے کیونکہ ہم نے یہ تعداد (نوے لاکھ ۔۹۰) لاکھ تواتر کے ذریعے حاصل کی ہے۔ اگر کوئی اس تعداد کا انکار کرتا ہے تو اس کے لئے ٹھوس ثبوت چاہیے۔ میں نے کہا کہ متواتر کی چار شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ ان یکو ن مستند خبر هم الحس (راویوں کی خبر کا دارومدار حس پر ہو) اب اس شرط کے مطابق آپ فرمائیے کہ پورے نوے (۹۰) لاکھ لوگوں کو خواجہ اجمیری کے ہاتھوں پر اسلام قبول کرتے ہوئے کس کس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا؟ یا اگر یہ تعداد خود خواجہ اجمیری نے بیان کی ہے تو کس کس نے حاسہ سمع استعمال کرتے ہوئے ان کی زبان سے یہ بات سنی ہے؟ ان کے پاس سوائے خاموشی کے کوئی جواب نہ تھا۔

اندازہ کیجئے کہ کہاں محدثین کے حدیث متواتر والی اصطلاح اور اس کے کڑے معیارات اور کہاں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دین خانقاہی والوں کا اس اصطلاح کو اپنی گپ بازیوں کے لئے استعمال کرنا۔ بینھما مفاوز تنقطع فیھا اعناق المطی

اس میں کوئی شک نہیں کہ ڈاکٹر بہاء الدین صاحب جس نوعیت کا انسائیکلوپیڈیائی کام کر رہے ہیں ایسے کاموں کے لئے اکیڈیماں اور انجمنیں قائم کی جاتی ہیں اور ان کے لئے خطیر رقم مہیا کی جاتی ہے، لیکن ڈاکٹر صاحب یہ مکمل کام تن تنہا سرانجام دے رہے ہیں۔ طرہ یہ کہ برصغیر کی دینی اور مذہبی تاریخ پر اس قدر گرانمایہ کام کرنے والا مولف برصغیر سے سینکڑوں میل دور بیٹھا ہے۔ یقیناً اس کا اصل سبب اللہ کی عنایت کے بعد مولف کا اخلاص ہے جس کے ذریعے اسے یہ کام سرانجام دینے کی توفیق ملی ہے۔ دعا ہے اللہ تعالی اس کام کو ڈاکٹر بہاء الدین صاحب کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے اور انہیں تا دیر سلامت رکھے کہ ہم ان کی تحقیقات عالیہ اور گراں قدر نگارشات سے مستفید ہوتے رہیں۔

رقیمہ وداد

سر! کئی روز سے کچھ لکھنا چاہتا ہوں۔ موبائل اٹھاتا ہوں، پھر سوچتا ہی رہ جاتا ہوں کہ کیا لکھنا چاہتا ہوں۔ اس سیمابی کیفیت میں شبانہ روز گزرتے ہیں۔ شائد اس بے چینی کا سبب لمبی جدائی ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میرے دل میں آپ کی عقیدت کی روشنائی ہے، اور اسی سے میری زندگی میں رعنائی ہے

سر! شب کو چندر کا ہالہ اور دن کو صبح کا اجالہ مجھے آپ کی کمی کا احساس دلاتا ہے۔ آپ مجھے یاد آتے ہیں، پھر محبت و یگانگت کی جبل اور بھی راسخ ہو جاتی ہے اور ضمیر کی دیوی میرے سچل جذبوں کی امین ہو جاتی ہے تو نغمگی کا احساس ہونے لگتا ہے۔

آپ ہمیں چاہو نہ چاہو یہ پریت نہ ہوگی کم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یادوں کے دریچہ سے آپ کی جھلک ہویدا ہوئی تو ساحت دل میں آپ کی خوشبو بکھر گئی۔خوشبو سے ذہن معطر ہوا،تو میری زندگی نکھر گئی۔شائد اس لئے کہ مجھے آپ سے محبت تھی اور محبت ہے اور ان شاءاللہ رہے گی۔

ماضی کا لمحہ لمحہ محبت ہے، پیار ہے، آپ کے ساتھ بیتے دنوں میں ایک جادو ہے۔ایک کشش سی ہے، ان لمحوں دنوں اور محفلوں میں پھر سے لوٹ جانے کو جی چاہتا ہے۔یوں لگتا ہے کہ حال کی تلخیوں پر ماضی کی مہک غالب آ گئی ہے۔اسی لئے آپ کی چاہتوں کی چھاؤں میں مجھے جینے کی آرزو ہوتی ہے۔شائد اسی لئے ہی آپ کے ساتھ عمرہ شریف کے پروگرام خوابوں میں، باتوں میں اور میسیج میں بناتا رہتا ہوں۔

سر! آپ کے شاگرد پورے وطن عزیز میں آپ کی خوشبو بکھیر رہے ہیں۔پروفیسر ڈاکٹر نورالدین جامی ملتان، پروفیسر ڈاکٹر مقبول حسن گیلانی ملتان، پروفیسر ڈاکٹر خالد بہاولپور، پروفیسر ڈاکٹر عطاء الرحمٰن بہاولپور، پروفیسر رشید، پروفیسر صدیق بوریوالا، پروفیسر صفدر نیر، پروفیسر ناصرہ بورے والا، پروفیسر شمیم، پروفیسر ریحانہ قمر، پروفیسر مسرت جبین، پروفیسر شاہین ساہیوال۔پروفیسر یاسمین، پروفیسر رضیہ شفیع محترمہ نجمہ نازلہ مرحومہ ہیڈ مسٹریس کمالیہ، محترمہ کلثوم، محترمہ خالدہ، محترمہ آسیہ۔محترمہ شازیہ، محمد چوہدری افضل پارلیمنٹ ہاوس اسلام آباد، چوہدری خالد محمود اسٹیٹ بنک، چوہدری نذیر ...سر! یہ لوگ اسلامیات کے تھے جو مجھے یاد آئے۔دیگر مضامین کے طالب علم جو آپ کو اپنا آئیڈیل سرعام کہا کرتے تھے ہزاروں ہیں۔پاکستان کے ہر بڑے ادارے اور شعبہ ہائے زندگی میں آپ سے فیض یاب ہونے والے والے موجود ہیں جیسے جیسے یاد آتے گئے لسٹ تیار کرونگا۔ان شاءاللہ۔

خیر طلب۔محمد ظفر اقبال۔بورے والا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارمغان ممبئی

جامعہ رحمانیہ کاندیولی ممبئی کے استاد شیخ جبران احمد رحمانی لکھتے ہیں:

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته۔

امید ہے کہ آپ بخیر ہوں گے۔ اللہ آپ کو شفایابی سے نوازے۔ لا باس طهوران شاء الله۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ کا وجود جماعت اہل حدیث کے لئے شرف کی بات ہے، اللہ آپ سے جو کام لے رہا ہے وہ کام بھی مکمل نہیں ہوا ہے آپ کے سیال قلم سے نکلنے والا ایک ایک لفظ جماعت اہل حدیث کے لئے کسی ہیرے اور موتی سے کم نہیں۔ اور آپ کی تصنیفات اس چیز پر دال ہیں۔

ختم نبوت اور تاریخ اہل حدیث کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو ایسا لگتا ہے جیسے علم کا دریا بہہ رہا ہے یہ دونوں کتابیں مکمل انسائیکلوپیڈیا ہیں اور برصغیر کی ہر لائبریری کی زینت بھی ہیں۔ اللہ رب العالمین آپ کو لمبی عمر دے۔ انہی سطور پر اکتفا کرتا ہوں کیونکہ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں جن کے ذریعے میں آپ کی شان میں کچھ لکھ سکوں

خدا کرے تیری زندگی کے گلشن میں
خزاں نہ آئے سدا موسم بہار رہے

جزاك الله خيرا حياك الله اطال الله بقاءك و زادك في علمك و عملك، آمين۔

محبکم : جبران احمد رحمانی استاد جامعہ رحمانیہ کاندیولی ممبئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راشدی ارمغان

محترم ڈاکٹر صاحب! امید ہے آپ بخیریت وعافیت ہوں گے

آپ کی طرف سے برادرم عبداللہ اختر صاحب کے توسط سے تحریک ختم نبوت کتاب کا نہایت ہی قیمتی اور عظیم شاہکار موصول ہو چکا ہے جس کے لئے ہم آپ کے بے حد شکر گزار ہیں۔ آپ کی اخروی نجات اور جنت کے استحقاق کے لئے آپ کی یہی ایک تصنیف کافی ہے۔ ان شاء اللہ العزیز

آپ کی طرف سے یہ کتاب بطور ہدیہ بہت زیادہ مقدار میں تقسیم ہوئی ہے اس اعتبار سے بھی آپ نہایت شکریہ کے مستحق ہیں لیکن اب ضرورت اس بات کی ہے کہ جن تک آپ کی طرف سے یہ نایاب تحفہ پہنچے وہ اسے مکمل پڑھ کر اسلحہ سے لیس ہو جائیں تاکہ بوقت ضرورت اسے بروئے کار لایا جاسکے اور امت کو چھپے ہوئے آستین کے سانپ اور دشمنان دین کی دشنام طرازیوں سے بروقت آگاہ کیا جاسکے

اللہ تعالی توفیق عنایت فرمائے نیز ہم آپ کی صحت کے لئے بھی دعا گو ہیں کہ اللہ تعالی آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ ایمان والی زندگی عطا فرمائے تاکہ تادیر آپ دین کا دفاع کرنے اور اس کی چوکیداری والے منصب عظیم پر فائز رہیں۔

والسلام۔ ابوالمحبوب انور شاہ راشدی

مجلس التحقیق والتصنیف العالیۃ العلمیۃ۔ پیر آف جھنڈا سندھ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرا نصیب: چوکیداری

رانا محمد انور صاحب حفظہ اللہ نے لکھا ہے:

امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے چوکیدار،

تاجدار ختم نبوت کے دربان ،

عظیم مسلک کی عظیم شخصیت، عظیم باپ کا عظیم بیٹا،

قابل صد احترام جناب ڈاکٹر بہاء الدین حفظہ اللہ،

جن کی لکھی گئی کتاب صدیوں یاد رکھی جائے گی ۔

اللہ رب العزت ان کو جلد از جلد صحت و تندرستی عطا فرمائے تا کہ وہ پھر سے بقیہ زندگی تاجدار ختم نبوت کا دفاع اور تحفظ کرتے ہوئے گزار دیں۔

آمین ثم آمین یا الہ العالمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک گرامی نامہ

ڈاکٹر شیخ نصراللہ خان مظفر حفظہ اللہ نے لکھا ہے:

السلام علیکم و رحمة الله و بركاته

سماحة الشيخ الدكتور العالى

بفضل الله و عونه و نصرته انت كنز الامة فى هذه الايام

و انت سليمان العصر فى مجال دفاع ختم النبوة

و جهودك اظهر من الشمس

و انت فى الحقيقة بهاء الدين

جزاك الله احسن الجزاء يوم الدين

☆☆☆☆☆

و الصلوة و السلام على خير خلقه محمد و على آله و صحبه اجمعين۔

و الحمد لله رب العالمين

فقير بارگاه صمدی ۔ محمد بهاء الدين ۳۱ جنوری ۲۰۱۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "